

11420





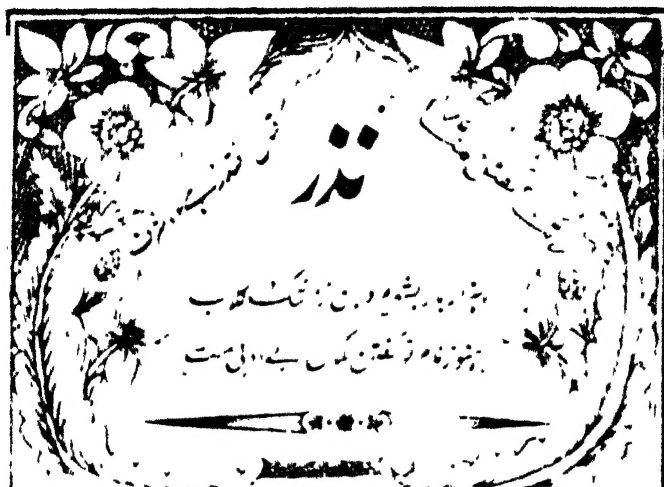
# فہرست مضامین

باب	نظامہ مضامین	صفحہ نمبر
	نہ	۲
	۱	۱۵
چملا	۲	۲۵
۱۰۰	۳	۳
قیمہ	۴	۱۰
چوہتا	۵	۱۱
پانچواں	۶	۱۲
چھٹا	۷	۱۳
ساتواں	۸	۱۴
آٹھواں	۹	۱۵
نواں	۱۰	۱۶
دسواں	۱۱	۱۷

کرن پانیہ



۲۱۹	۲۰	رفع مرئی بنی بستان	گیارہواں
۲۲۰	۲۱	رفع مرئی بنی بستان	بارہواں
۲۲۱	۲۲	رفع مرئی بنی بستان	تیرہواں
۲۲۲	۲۳	رفع مرئی بنی بستان	چودھواں
۲۲۳	۲۴	رفع مرئی بنی بستان	پندرہواں
۲۲۴	۲۵	رفع مرئی بنی بستان	سولہواں



انگلہ زہ نے مین کیاروں کے شاہ عین مرثعت کے بعد بادشاہ اورہ مرثعت  
 کی تعریف کی جاتی تھی بے سوزہ زہ زہ لوگ اس زہ نے کی چال یہ سب کہ  
 کتاب کو کسی پر ہے ہی گراقی مصلے مرثعتوں کہتے ہیں ملین فی زہنت  
 مرثعت ہر یک پہنچا کر ہے اور

بہارِ جگہفت اک پہ شہید و بہارِ پاد  
 کنون کر و ان کے پہ سب زہ خندان  
 اگر کوئی قسمت کا پورا کسی میں غداش ہے وہاں تک پہنچ جی گیا تو غداش  
 میں طوسی کی تو زہ کون سنتا ہے اورا کے راہ کی تو افروز کے تہمت سے  
 کہ نہیں عاتق تو نہیں ہی رسی من بخدا ہی ہے ہر مذہب ہر ہر ہر  
 کہ دنیا چند زہ سب ایمان کی سب چیزیں ہیں نئے وال میں کسی وقت نہیں اس  
 حرف سے نیک موزہ اور اپنی کتاب کو ہے بزمِ مرثعت کی تہ پر و جہان مقبول

میں جو ایمون میں تھادی کیا ہوا ہے اس کتاب کو کون پڑھے گا؟  
 ع پرگ بزرگ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 رباعی

ہو ان کو ہر دل کو کفر و منہ کون      با سلسلہ وضع کا پابست نکون  
 ایک روز خدا کو کھانڈا نہو انیس      ان زندوں کو کس منہ سے خداوند نکون  
 بعد تھیک قمری دل میں چب گئی      ایک خونی کتا جس میں دو جالیوں سے  
 در اکراہ راستہ قیل احکام الیوشی خریف کی موت تیرہ دلائی گئی      جس میں  
 احکام میں دہی س کی نہ کرے گا پس کون نایب چیز ہوا کو افسانہ بکشتہ  
 المبعوث ال لا یتوب ولا یخیر      حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 یابی انت و اقرب کل خدمتہ قدس میں گزانا بائے      وہن ندبان کا در ہے نہ  
 چہ بہا کا خطر ہو رہی کتاب میں اخلاق کا خلیفہ ہے      ان سے بڑھ کر کس کے حقوق  
 تھے      احکام الیوشی ہم تک اسی ذات بابرکات کی زبان فیض تر جان سے پونچے ہیں  
 کفر و ضلال سے نکل کر خدا سے ماسد و گناہ کی جدوت اسی نے ہم کو کھلائی ہے      پس  
 اُس کے احکام کی دہی خد کرے گا      لیکن ڈرہا کیا قلب! امیر جا بے! کی باجھڑت  
 مجھ کو اور میری کتاب کو اہ      اس جرات کو کچھ      اسدا کبر      کان ذرہ      کہہ آفتاب  
 چھوٹے جہدات      رہن مختصر ہے میں خواب بچیں ہوں کا ع      چہ نسبت خاک کا بل بل ہاں  
 اس تسوے سے دل بیٹھ گیا      پھول نے لگا کر کیا تجھے وہ ماسد و گناہیں کی ایک لکھا  
 سارے ماسد و گناہیں سے بزرگ کئے گا      سب کو منہ سے کھڑے ہیں ہم کہیں کے  
 ۱۰۰ نمبر      "پہلی نمبر"

چو شمع الٰہیہ بن خادۃ تعالیٰ سے گنگھو کر رہا تھا اور اپنی بساط کے موافق چو شمع  
اور جو بین چو دل میں کیا کر رہا تھا۔ حضرت مولیٰ نے جوئے توڑ دئے کہ یہ دھانی بوجھ کر  
باری تعالیٰ عمر میں کیا سوے ادب کر رہا ہے اُسے ڈانٹا گراہ سے تیری بے وفائی  
اُس وقت ہی آئی۔

دھی آہ سوے مولیٰ از خد ا      بندہ ازار از انہ کردی جدا  
تو براے وصل کردن آدمی      نے براے فصل کردن آدمی  
غرض چو شمع عقیقہ کچھ بات ہی اور ہے۔ سوئے بے سوئے سے کام نہیں دیا  
ہر کام دیا اگلی ہے۔ دیوانہ راہو لئے بس است

دہ عشق جب کہ اختر نیت  
ابن سوئے سے ساقی نیت

میں نے بھی عالم بے خودی میں اپنے پیار سے بنی کار میں بچا ہے  
گوڑا ہونے سے جڑ ہون      آپ کا اسی مقصد ہون  
نیک بند سے بھی کل نہیں ہونے      خار ہر دشن کل نہیں ہونے  
بہا افات خلوص نیت اور صدق دل سے جو تحفہ پیش کیا جاے گو وہ تحفہ  
کیون ہو قبول ہو جاتا ہے میں نے اپنے بھائی بندوں کو جو دار راست چھوڑا  
بے شک رہے تھے جنہاں کی ہے۔ است محمدی کا ہم در و ذات پاک جبرست زیادہ  
کون ہے۔ اس حد تک سے اُن کو نکالنے والا کون ہے

عقل احد نہ صدفان و در نیک بر      جس کی نبوت مستندہ اہل ہی نہیں  
مست کے جو غم خدین اور بیکسوں کا ہیں      محبوب ہیں تمام میں بعد از غلبہ حقین

سوائی ہا وہی ہمسائی ہا ہی ہر ایک کے تاقیوں میں ہا ہی تو ہیں  
 مرکز ہاں مقصود تن فخر زمان غلو ہیں محبوب رہنا الخیر خیر الیہ ہی تو ہیں  
 حضرت محمد مصطفیٰ خیر الہی خیر الہی کیا خوب طبع ہیں زکے کھکھاہٹ  
 میں نے اپنی کتاب حضرت کے حضور میں پیش کی ہے اور دست بستہ مانے کتر بہون  
 اور زبان حال سے عرض کر رہا ہوں ۵

حق نے بخش ہے شہود ہائے خاک کچھ جہاں ہے تم سے ہو کبر  
 آہن خیر وہ جلا جا ہے آفتاب اس کے کھانے شاہے  
 تر آ کر چشم لطف واکر دوہ سن کو چاہو تو کیسا کر دوہ  
 گریزی ہر کی نظر ہو جا ہے یہ عزت و کثر ہو جا ہے

سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا يَمُوتُ وَلَا يَمُوتُ  
 عَلَى نَبِيِّكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
 الْمُتَعَبِّثُ بِالْقُصُورِ الرَّاجِي عَفْوَ رَبِّهِ الْقَدِيرِ  
 أَخَذَ مَذْعُومًا بِالْبَشِيرِ  
 كَانَ اللَّهُ لَهُ وَلِيُّ الدِّينِ وَالْحَسَنُ إِلَيْهَا وَإِلَيْهِ



الْحَمْدُ لِلّٰهِ مُحَمَّدٌ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغِيْرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ  
 نُّشْرٍ وَّرَأْيَسَاوٍ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ  
 مَنْ يُّضِلِّهٖ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ  
 وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَنْزَلَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا  
 لِّكَيْنَ يَدْعِيَ السَّاعَةِ - مَنْ يُطِيعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَ مَنْ  
 يَعْصِمْهَا فَاَنَّهُ لَا يَصْرِفُ اِلَّا نَفْسَهُ كَمَا يَصْرِفُ اللّٰهُ شَيْئًا -

الحمد ہے جس کی قربت خواہی کو سزا دے اس کی ہم نہایت کرتے ہیں اور اس سے درجہ  
 ہیں اور اپنے نفس کی شرارتوں اور عمارے اعمال کی گمراہیوں سے بچاؤ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت  
 دے اسے کوئی گمراہ کر سکتا ہے اور جسے گمراہی میں نہ لے سکے ہدایت دینے والا کوئی نہ کر سکتا  
 گو اسی دیتے ہیں کہ وہ اسے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں جو بھگوان پر اور اس کا کوئی شریک نہیں اور یہی  
 گواہی دیتے ہیں کہ میں نے کبھی نہ سیکھنا سیکھنا سے اور اسی کے قول میں جگو سے غرض جو دینے والا اور  
 ڈرانے والا بنا کر قیامت تک کے لیے بھیجا ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی دعا فرماتا ہے  
 اور اللہ جو چاہے ان کی توفیق دے انہیں کبھی نہ خدا کا تو اس میں کسی قسم کا نقصان نہیں ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ  
 نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَكُمْ وَنُمُلَّكُمْ فِي  
 كُتُبٍ وَنِسَاءً وَالَّتِي لِلَّهِ الَّتِي كَسَاءَ لَوْ نَبَى  
 إِنْ شَاءَ اللَّهُ كَانَ عَلَيْكُمْ مِنْهَا حَقٌّ  
 يَتَّخِذُهَا نِسَاءً وَلَا يَتَّخِذُهَا نِسَاءً وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
 آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ كَمَا تَقُولُونَ إِنَّكُمْ لَعِنَائِهِ  
 ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا  
 عَظِيمًا - نَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ لُطْفًا  
 وَيُتَّبِعُ رِجَالَكُمْ وَيُتَّبِعُ سَعْيَكُمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

۱۔ لو کہ! اے لوگو! اللہ سے ڈرو جس نے تم کو تن واحد (یعنی آدم) سے پیدا  
 کیا اور (و) اس سے (سچی کہانی) اُس سے اُس کی لڑکی (۱۱) کو پیدا کیا اور اُن (بیان  
 لایا) اب سے بہت عرصہ رحمت (رضائیں) پہنچے گی جو جس نے اس کا نام اچھا رکھا ہے وہ اسے کراہے  
 کہنے کو نہیں چاہئے ہوا اس کا کہہ سونے کا پس منہ ہو کہ (کیونکہ) اسے خدا کا نالہ حل ہے۔ اسے  
 اس کا ذرا اور ہے جیسا کہ اُس سے ذرا پہلے ہے اہم مسلمان ہی پر مسلمان اس سے کہنے کو  
 بات (جی) کہ (تو اہل کونسا سہی) (جی) (سا کر گے) تو (خدا) تم کو حال صلہ کی توفیق دے گا  
 اور تمہارے گناہ (جی) بخش دے گا جس لئے کہ اُس کے حق کا کہنا وہ اس نے بڑی کامیابی  
 حاصل کیا۔ اس سے کہی وہ کہہ میں پابند اپنے رسول کا اطاعت کرو اور اس کی جہی کا تابع ہو  
 اُس کے فضل سے چنے والا بن کر بن کر کہہ اور اس سے چنے ہو اُس کے لئے ہے ۱۱





کے مناسب حل کیا ہے پھر جس مصلوق الفضل <sup>۱</sup>للتقدم اگرچہ ترقی کے  
 تو ان میں ایک ہے جو قوم و ملت نقل میں پھری صاحب موصوفے کی رائے کہ ان میں  
 کلمی میں جا رہے تھے اور چاروں تون کے لئے۔ ان کتابوں کی مقبولیت  
 کلاس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ دنیا کی مختلف جیتا لیس زبانوں میں ان کا ترجمہ  
 ہو چکا ہے ایک ہندی اردو ہی نسخہ میں موصوفے سال ۱۷۷۵ء کا نام ہے خاکسار نے کیا  
 عزم و حال تمام میں دیوانہ زندہ ہو کر اپنی بے بضاعتی کے گوہر میں  
 اہم تر ہندو کے نقل نہ تھا لیکن جب کسی دوسرے نے توجہ دیکھ کر تو تیار ہو کر  
 کرنا پڑا اور جیسا کہ مجھ سے سن چکا ہو ابھی میں نے قوم کی خدمت کی اور  
 کسی طبع شکر گزار ایسی دہم مند کے لئے نہیں کی بلکہ موت اپنی قوم کے مطلق  
 و عاواص کی دقت کے کوڑے کی ہر روز اپنی <sup>۲</sup>بجری <sup>۳</sup>کلی علی اللہ۔ یورپ  
 کی صند اقوام میں اور ہر میں آسمان اور زمین کا فرق ہے جو بات ان کو مسیون  
 برس پہلے نصیب تھی ہر روز <sup>۴</sup>چشم اس سے آج تک نقل ہے۔ یورپ میں ان  
 کتابوں کی ایسی قدر ہوئی کہ اب تک دس لاکھ سے اوپر چرکایاں چارونگ  
 عالم میں پیل گیلین لین ہندوستان میں ان کو کسی نے پوچھا تک بھی نہیں  
 اگر کسی مہمانوں نے شاہ پرچی ہون گرا دیا تو ان سے توقع محض ہیں

۱۔ بڑی تو اس کی ہے جو پہلے کوئی کام کرے ۱۱

۲۔ اس کتاب کا بدلتو بس خدایں دے گا ۱۲

۳۔ ہم ادب ۱۳

انگریزی خوان ہندوستانیوں نے اگر چہ صاحبی ہو گا تو اچھے دل سے اور شاید  
 اس قابل نہ سمجھا ہو گا کہ اپنے بھائی ہندن کو اس سے مستفید کریں۔ ہم حرز غلامان  
 کہتے وقت کہہ رہے تھے اور جاتے تھے کہ یہ اچھوتا مضمون ہے مگر لوگ  
 اس پر کان کٹے کرین گے سو بھارا نڈہ غلام نہ تھا۔ بہتوں نے ہماری کتاب  
 کی قدر کی پسند کیا لیکن بجز مہض صاحب اسکو وہ جیسا سے گرا ہوا سمجھتے ہیں  
 کیونکہ کس میں ایسی ناگزیر باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ جن کا  
 چھپاے رکھنا ہی ہماری قوم پسند کرتی ہے۔ لیکن وہ لاکھ چھاپیں نہ باعین کسی کے  
 چھپاے چھپ نہیں سکتیں ویرمنا ہر ہون گ پر ہون گی اور کیون نہ ہون کہ قدرت  
 نے اُن کی درست کی ہے۔

من ارآن حسن روز افزون کی جوف دخت نہنم  
 کہ عشق از پروہ عصمت برون آروز لینا را  
 ایسے حضرات اپنے لوگوں کے لئے یہ تجاویز کہتے ہیں کہ وہ دیکھ کر ان اور لوگوں کو  
 لہجوں۔ مضمون کی زبان سے یہ باتیں بڑی اور بہت بڑی رنگ اور خوش صورت  
 میں سنیں لیکن اس بات کو گوارا نہیں کرتے کہ کوئی بلا انس اُن کو اچھے پر ہے  
 میں اُن کے سامنے پیش کرے۔ کہتے ہیں کہ جو بچے جو لے بھالے ہیں نہ  
 سر وستان یاد دہیندہ ہے۔ لیکن اس زمانے میں ہم نے کوئی بچہ ایسا بھولا  
 نہیں دیکھا جو ان باتوں کو عمر طبعی پر لپٹ کر نہ جانتا ہو جانتا ہے منہ جانتا ہے اور  
 چوری چھپے کرنا ہی ہے لیکن باب کو! تو اس کی خبر نہیں یا خبر ہے تو تہل مٹاؤ  
 کرتا وہ چھپاتے ہیں۔ ان وہ یہ نہیں جانتا کہ ان افسال کی بات کیا ہے

ہم کہہ توی کون دے گئے ہیں۔ سمجھا لے کاشف کیا تھا بن کا صحیح معنی یا  
 طریقہ کیا ہے اور بے جا معنی کیا گئے۔ یہاں دیکھنا قصائد میں امری باتیں  
 ہم کو جملان مقصود ہیں۔ ایسے معجزات اپنے لوگوں کو برباد انش۔ صفت زلیخا تو  
 بوجہ غش پر یحییٰ کے دودھ پڑھنے میں گے تو ہماری مکتب میں بن کی آیت پر پ  
 میں دھک ہے جو گم گم پیل پری میں عورت مرخواہ و کسی عمر کے ہیں ان کے  
 مطالعہ سے مستفید ہوتے ہیں۔ پس کیا وجہ ہے کہ بنیاس نیکی کا یہی کی سبیل  
 سے شکریہ ہو اور ہم پڑا سے رہیں۔ اب ہم کہہ دیکھنا مقصود ہے کہ بنیاس کا  
 غش قرار دیا گیا ہے آیا وہ فی لغت بڑے اور غش میں یا ہم نے ان کا ہے بابت  
 کو کہ ان کو اس بڑے کو چنادیا ہے۔ اطلاق خاصہ میں ہے کہ مرزا ہے  
 یہاں تک کہ اسلامی خریدنے اس کو مرزا یا بن قرار دیا ہے اکیلا و مشعبہ  
 میں الایضاً بن۔ اس لئے کیا گویا خطی متبہ کہ جو آدمی کو برکت  
 افضل زیر سے روکا رہنا ہے۔ غصہ اور خواہش آہی کے دو ضروری خواص ہیں  
 اور ہر فرد بشر میں پائے جاتے ہیں کسی میں کم کسی میں زیادہ پس آدمیوں میں ہم  
 کشمکش کا واقعہ ہوتا ایک ضروری بات ہے اور کشمکش موجب فساد۔ وہ چیز  
 جو دنیا میں امن و ممانعت کو قائم کئے ہوئے ہے وہ جاسے ہے اٹھ جائے تو  
 دنیا میں ایک لحاظ میں قائم نہیں رہ سکتا اور اسی سے کہا گیا ہے اذ اکھر  
 شکلی کا مخرج ما شئت جا کے تین درجے ہیں۔ ہما کا ادنی درجہ ہے

۱۱۔ ماحول کی ایک شاخ ہے۔

۱۲۔ بہتر و شہر میں کو توجہ دینی چاہیے کہ

لکادی بائے جنس سے شرم کرے اس سے بڑھ کر یہ خود اپنے نفس سے  
 شرم کرے۔ اور جب جوہر یکہ خط سے شرم کرے **وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَا فَتْرًا لَهُمْ**  
 یوحنا۔ ہم نے تو جہان ہم کو یکساں ہی سمجھ میں آیا کہ ایک جیل حکومت کا دیون پر  
 کا حدیث میں منظم دینا اور ضبط حقوق کے لئے بس کرتا ہے جہاں حکومت تو  
 آدمی کے تمام اعمال پر عام حق یعنی آدمی کے ہر ایک عمل میں جہاں داخل تھا مگر اگر حق نے  
 از خود جہاں حکومت کو محدود کر دیا اب جہاں کا استعمال زیادہ تر ایک خاص خواہش  
 نفسانی میں کیا جاتا ہے۔ وہ جس حد سے زیادہ جاننے کے ساتھ حق کی بعض اوقات  
 جس کو جیل شرم کما پڑتا ہے جو جہاں سے خود رزیت ہے۔ اخلاق کی کتابوں میں  
 یہ کلیہ قاعدہ قرار پاتا ہے کہ تمام فطری قوانین و جب اعتدال میں فضیلت میں اور افراط  
 و تفريط میں رذیت مثلاً غصہ ایک فطری تو ہے مگر جب اعتدال میں شجاعت  
 محمود افراط میں تو تفريط میں جہنم ہو و مذموم۔ یہی حال جہاں کا ہے جو درجہ افراط  
 میں مجنون شرم ہے۔ جہاں حقیقت میں حفاظت کے فطری قوت خواہش  
 نفسانی کی۔ خواہش نفسانی کے اسے میں عموماً لوگ غلطی کرتے ہیں اور کہتے  
 ہیں کہ یہ قوت فی نفساً میوہ ہے قابل عقارت و نفرت اور جہاں اس خدمت و  
 نفرت کا اظہار ہے اور اسی خیال سے ہر مذہب میں کہتے لوگ زہا اختیار  
 کر لیتے ہیں جو خادسی بیاہ کہ نہیں کرتے مگر جوڑ سے دیکھا جائے تو خواہش نفسانی  
 کی قوت تمام فطری قوتوں کی سزا ہے اور سب میں شریعت تر اور بزرگ تر ہے  
 اس لئے کہ اور تو میں انسان کی خادم اور اس کے لئے غرضت و راحت میں اور

۱۵ اگر تمہارا کو نہیں دیکھا تو تمہارا ہن لکھو تمہارے دیکھ رہا ہے

خواہش نفسان کی قوت خود انسان کی پیاس نفس کا ذریعہ یعنی بہتر خواہر انسان کے پیدا کرنے والی ہے۔ اور ان کی کما مشق اللہ تعالیٰ کو صدم سے جو دو کرت ہے۔ جہاں جو خواہش نفسان کی ذیل بنایا جاتا ہے وہ میں اس کی عورت اور مرد رخصت کی لیلیٰ ہے۔ بیش قیمت جو ہر کی متبادل ملک جاتے ہے نہ بیگنی کی۔

گرو انم بجے روے تو دیدن نہ دہم

گوش رانیزہ مد سبب خوشیندم نہ دہم

بنات اور حیوانات میں الامور کے امتیازات سے انسان میں داخل حیوانات کا خداوند تعالیٰ نے یہ خاصہ کیا ہے کہ اس میں اس کی صکو پو خچ کر ایک سالہ پیدا ہوتا ہے جو نسل آئندہ ملک کوئی قرار پاتا ہے۔ مادہ بنات کے خلق سے تخم یا بیج اور حیوانات کے خلق سے نطفہ نکلتا ہے اور یہی نسل آئندہ کا خاکہ ہے۔ جس طرح خاکہ رنگ بھرنے اور خطہ مثل نکالنے سے پوری تصویر بن جاتا ہے اور اس طرح تخم اور نطفہ چند بلائی اعمال کے اختتام سے جیتے جاگتے بنات اور حیوانات کی شکل اختیار کرتے ہیں اہل بالائی میں عمدہ اور عمدہ ہی انسان کے بس کے بغیر مضبوطی کرتا ہے کہ پوری اور سرسری قسم کے آدمی بانجام ہوتا ہے جیسے تخم کے تہ زمین کا جو تباہ ہونا کھا دو یا سینچنا۔ نطفے کو عورت کے رحم میں داخل کرتا بس اسے خلق سے آدمی کو شہادت کا موقع ملتا ہے اور وہ طرح طرح کی بد کرداریوں سے یا تو سرے سے نطفے ہی کو تباہ کر دیتا ہے کہ اس میں تو نیند نسل کی قابلیت باقی نہیں رہتی یا اس کو ضائع کر دیتا ہے اور عطف میں باطل حکمت الہی کا جوہر نیست ہوتا ہے اور مافرا میں نسل آدم کا خالق گوشت کی جامع الہیوں نے اس مضمون کو

ایسا ہی فرمایا کہ اس مضمون پر لکھتے ہوئے آپ ہی لا جو نر ہوتا ہے ۵

منزل سے نہیں کلام ہوا سے دل

گویم مشکل و گریہ گویم مشکل

ہم نے جوئی شہم کی کچھ پروا نہ کی ۵

در طلب کردن حقیقت کار از خدا شہم دار شہم طار

بلا خوف نہ لایم کے جو کہنا جا رہے تھے اس کے ظہر کو چپک سے کسی معذرت کی

ضاحت نہیں ہے کیونکہ سمجھ دار آدمی کو اپنا بچا اپنی جانی اور اُن میں جو خطرات

پیش آتے ہیں سب یاد رہتے ہیں اور جو لوگ ان منزلوں میں چل رہے ہیں ان کی

بھی قدم قدم پر نظر کریں لگ رہی ہیں راستہ اندر سر اگھے ہیں اُس میں چراغ دکھلا

دینا اور کسی پہلے ہوئے کو راستہ بتا دینا گناہ ہے بلکہ لوگوں کو یہ امنوس

کرنا چاہئے کہ ایسی کتاب جو نر پہلے کون دکھی گئی کہ ہزار مخلوق خدا عالم ادب کی

میں یوں اُٹھی پھری سے ذبح نہ ہوتی۔ ایسی کتاب بھی لکھے گا جس کے دل میں

خدا کا خوف ہو گا جس کا دل انسان کی کالیف اور مصیبت سے کشا ہو گا جس کو

اپنے بھائیوں کی ہمدردی ہو گی۔ ایسی کتاب لکھنے والے کو پہلے سمجھ لینا

چاہئے کہ اُس پر جو طرے سے جو چھار ہو گی۔ ہوا کرے۔ جو لوگ خدات نہ ٹھہریں

اُس کے حکموں کے خلاف کرنے میں ان کو ذرا باک نہ ہو گا کچھ پڑا نہ ہے کہیں تو

میں کس خواہش میں ہیں ع۔ سب تسلیم فرمے جو مزاج دار ہیں ۵ +

ان کتابوں کو دل لگا کر کون پڑھے گا؟ زبان میں عاشق و معشوق کا چٹھا رہے

نہ راز نہ نیاز نہ اشارہ نہ ہجر نہ ایک تڑپ اور بے غماری ہے لہذا نہ وصال نہ ایک ایک

عصی کلمہ پہل پہل پڑھ کر پل پل سے نکال دینا کہ کوئی خفیہ فعل ہے نہ جہل نہ گم  
ہے نہ وہ نہ سمجھتا وہ بھی خشک ۔ ۵

نصیحت گوش کن جان کہ از جان بکوت خواند

جوانان سادہ دست بند پیر ہونا را

الحق مراد و لو کان ذرعا عک دار و سے منع دست دافع مرض و جا کر  
دیکھو کہ جس کی نادمی کتنے لوگ سمجھ رہے ہیں کہ وہ خط میں کتنے تپ رہیں کتنے  
ہو حال اس کتاب کا ہے۔ میں نے دو کتابیں ساتھ ساتھ لکھیں ایک اقبل دلمن  
جو عربیوں کے لئے ایک نصیحت آمیز قصہ کہانی تھی اور دوسری عرز خندان۔

اقبل دلمن کے نو سیکڑوں بلکہ ہزاروں عاشق تھے آئے اس کی ہزاروں جلدیں  
انہوں نے ہاتھ بک گئیں لیکن بے جاری عرز خندان کو کسی نے بھی نہ پوچھا جان گویا  
انہیں نے ناک جھون چڑھا کر قال دیا اور یہی حال اس کتاب کا ہو گا لیکن ہوا کرت  
ہم اپنے کونے کے جاعین کے ع کس بشنود و بشنود من گھگھوے می کہنم۔

اقبال دلمن کو چھ پڑے اگر میں کوئی عشقہ نظم غنوی لکھ دیتا یا ایک تجلیہ کا ڈراما لکھ  
تو گو عاقبت میری خواب ہوئی کرو یا میں تو ضرور دوا دہا ہر جاتی اور ایڈیشن  
ایڈیشن نکل جانے ہم کو اپنی قوم کے ہمتاؤں کی حالت پر افسوس آتا ہے رہا ع

اہل غفلت کو باغیر کتبہ بن تا شہد ہونے کو اثر کتبہ بن

انہا بہر جا کہ کریں اسے حالت اس مہم میں عجب کتبہ کتبہ بن

ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ تباہ ہو رہے ہیں ہمارے غرض ہے کہ ہم ان کے کون میں ایسی

لکھ چکی با عکود ہی ہی گئی خداداد صوفی مریس اچھی کون ہو

بچن مال جی جی کا ہانا ان کو ضرور ہے کہ ان کی خاطر ہم کو گایاں میں وہ ہم کو چھوڑا  
 جھک کر۔ لوگ ہمیں بڑا کہیں گے کہ وہ نہیں مانتے ۵  
 ہم گفتی و نور سندم عفاک اللہ کو گفتی  
 جواب تمخ می زید باب لعل شکر خارا

اگر ہماری اس عجیب و غریب اور ایسا سے ایک فرد بھی ہونے کے واسطے سے  
 پس گیا تو ہماری محنت و محول ہوئی اور اس نے پندار میں ہم پر خوش نصیب نہیں  
 اس میں شک نہیں کہ وہ پیر کے بغیر کچھ کام نہیں ہو سکتا لیکن اس قسم کے کام میں  
 وہ ہر کام میں عجبیل کے کم فیہ میں اس کام میں اگر وہ پیر کی طرح ہوتی تو ہم کو  
 اجا جا رہی کرتے کوئی رسالہ لکھنے کوئی پیر کا ہر اہول لکھتے۔ یہ تعجب خدا کا ہوا  
 کا کام ہے اللہ جس۔ اللہ ہی کا ہم نے شروع کیا ہے اور وہی پور بھی کرے گا۔  
 ہماری شرم ہی کے واسطے ہے۔ لا شکر یذکر منکم جزاء و لا مشکویر  
 خداوند تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں مختلف احکام بیان فرمائے ہیں۔ کچھ بدعات  
 ہیں کچھ اخلاق ہیں کچھ ہمارے جسمانی قوی کی روک تھام کے متعلق ہیں۔ حکم سب کے  
 ہیں اور سب یکساں ہیں۔ اگر ہم ہمارے نفسان خواہشوں کے احکام کی مدتی سے  
 باجای کریم تو اخلاق و انصاف میں اوصان میں کیا فرق ہے۔ کچھ بھی نہیں جیسے اور  
 احکام کی تعمیل فرض ہے ویسے ہی اس کی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کون سی بات  
 چھوڑ دی ہے جو دیکھنے کے کلام میں موجود ہے۔ حضرت مولانا صلی اللہ علیہ وسلم  
 کلام نبیہ کی آئین ہوتی ہو مگر ہر روز ہر ایک کے لڑکوں میں سب کے سامنے آتے تھے  
 سہ ہوا مقصد ہم سے کسی قسم کا بد راہ شکر بننے کا نہیں ہے ۱۴



حوت اسلام عام حق و خاص اس میں انسان کی عادت کامل منسل ہو جود ہے  
 کائنات کہہ کر پیدا ہوا۔ زانی و زانیہ کے احکام حیض و نفاس غسل جنابت۔ مغایرت  
 سب ہی کچھ ہے لہذا ان میں بھی کلام الہی کی عربی تہی جو ان کی ہادی زبان تہی مسیت  
 احادیث جو دین جو حضرت عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی قسم کی ہادی میں لیکن  
 اس وقت کسی کو شہم آلتا حاضر کیا۔ ناکاری کی مزہ کیسی سخت کام نید  
 میں ہے لہذا زانی اور زانیہ کے متعلق یہ مقابلہ دوسرے گناہوں کے کیسے سخت  
 اور جبر تک احکام میں۔ ہاں ہی نظروں سے ایسے لگے لگتے ہیں جن کو جوانی میں  
 کھرا لگ گیا ہے ان کا رنگ جیسا دھوا کپڑوں کا نام نہیں انکھیں میں کہ نہ گھسی  
 ہوئی لڑکے لڑکیوں ہی جن جسم پر پل نہیں جو نک۔ مار تو آڑ جائیں جوان اور ڈھیلا لگا  
 ان کی صورت خود ان کی بیاری ان کے اخلاق کی بنا ہی ان کے قواسم جہاں  
 کی بربادی انکے بکارے بنا ہی ہے کہ کیا حل ہو گیا۔ پکبڑی اور نیک ہادی کا  
 تو خاتمہ پہلے ہی ہو چکا اب خود ان کی ہادی ہے غمگرا نہ شبے نہ شبے کی گری نہ اندھا  
 جب ان کی نیک نیت بیرون ہوا ان کے معصوم بچوں کی دوا یا خود نفعان کی آغا  
 ہمارے قانون میں آتی ہے جو ان نادقت نامت انتہیوں کی خطا کاری کا نشانہ  
 بنے ہیں تو ہمداد ملنا ہے۔ یکسر پھٹ جاتا ہے۔ یہ غائب دیکھ کر بھی کہہ سکتے ہیں  
 اندھ کھین کہ ہاں نے کئے کی ستر اس پر اس دنیا میں بگت رہے ہیں۔  
 جو لوگ روز و کچھ ہے ہیں کہ ہادی کہ ان کی کیسی سخت مزہ دیکھا خداوندی سے ملی  
 ہر شہر ان کو کفر پہنچے نہ کہ ان کو جو صرف خوف خدا سے محض نماز ہادی  
 غم خراہی اہم ہادی کے کم کو ایسی باتیں سن کر کہ کو نیشہ دوزار سمجھائے لہذا کہہ سکتے

سے روکنا چاہتے ہیں۔ فَأَمَّا الْفِرَاقُ بَيْنَ يَدَاكَ مُرِبٌّ إِنَّ كَلْمًا  
 تَعْلَمُونَ۔ وہ انہم۔ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور یقیناً اسکی شریعت قرآن  
 کا کوئی حکم پاک کا شاخ بھی نہیں رکھتا۔ اگر اس کے پاک احکام میں اپنے آپ کا پاک  
 خیالات فکر اسے خواب کریں تو خداوند تصور ہمارا ہے نہ کہ تو خود خداوند تعالیٰ جل جلالہ  
 کا۔ ہماری قوت و عہد کے مطلق امتداد کا منشا بالکل باصاف ہے ہر کوئی وہ نہیں ہے  
 کہ ہمارا خیال بھی ویسا ہی پاک و صاف ہو ہمارا صفت فرض اور حق عبودیت کے کہ ہم  
 اُس کے احکام کو اُسی نظر سے نگاہ سے دیکھیں جس سے کہ وہ دیکھتا ہے۔  
 اس میں شک نہیں کہ ہدیٰ تو ہم بھی ایسے کملی باتوں کے لئے طیار نہیں ہے یعنی  
 اس دور میں تنبیہ کو نہیں پہنچی ہے بلکہ آخوان میں کب ایسی ہمتاے گداور بیکجا  
 بھجائے کیسے آسکے۔ اگر اس اظہار امتحان میں اتنے پرہیز و حرے بیٹھے۔ ہیں  
 تو کچھ بھی نہ بھگا سکتے عہد ہر چہ باہاد و کشتی در آب نہ اختیار ہو۔  
 اب بھی ہر ایک سچے مومن سے ماننی ہے کہ ان کی تعداد کم ہے۔ ہماری کتاب عز و فضل  
 پر بڑے ہڈنگ اخبارات نے عہدہ عہدہ ردیو کئے۔ ہندوستان کے نامی گرامی  
 مصنفین نے اُسے پسند کیا تو قرین کہیں اس سے زیادہ مجھے اور کیا توقع  
 ہو سکتی تھی خدا کا شکر ہے کہ یورپ کی طرح بھی نہ بیان زنا کاری کا بازار گرم ہے نہ  
 یہاں شہاب غمراہی کی وہ بھرا رہے۔ مگر بڑی تعلیم یافتہ صاحبہ اس کی  
 بھی مٹنی ہو رہی ہے لیکن کچھ تو اس دور سے کہ ابھی بڑے بڑے خداوند تعالیٰ کے  
 لئے تو ہم مومن و مومن ہیں سے کرنا (زین) اس (داعیہ) سے۔ نہ خدا کا کیا حق ہو۔  
 ہے گوتم غل رکھتے ہو تو تم آپ ہی مجھ کو ۱۰



بسوی خدا من - بکار آمد اور مفید بنا - وَاَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التَّكْلِمُ

هر که خواند و مسامحت دارم زان که من بنده گنایم

اَلْمُفْتَخِرُ الْبَرَّاجِ اِلَى اللّٰهِ الْقَمَدُ

بشیر الدین احمد

وَقَفَّهَ اللّٰهُ الشَّرَّ وَدَعَدُ

{ لنگور (علاقہ حیدرآباد) کن  
یکم مئی ۱۱۵۱ھ



بسم الله الرحمن الرحيم

## باب پہلا

سہ ماہیہ زندگی

الدُّنْيَا فَرْعٌ مِنَ الْآخِرَةِ

کہنے کو لوگ کہیں کہ اسکے زمانے میں یوں نہادوں نہا مارنے والے کا اٹھ  
 بکرہا سکتا ہے کر کہنے والے کی زبان کون بکڑ سکتا ہے۔ لیکن سچ بولتے ہیں کہ  
 نہ وہ ترقی کی تہ کو کہ نہ تار دنیا میں عروج و کمال پہنچ گئی ہے کہ جس کی تفسیر  
 گذشتہ زمانے میں ناممکن تھا ہے۔ انسان کے تمام سائیش و تفریح و طبع کے لئے  
 دیکھیں اس کثرت سے اور پتے عمر و سالان موجود نہ تھے جو آج ہم کو بہ آسانی

لے دیتا تھا کہ کہیں نہیں ہے۔ یہاں کو گئے وہاں پڑ گئے ۝

میر جین سارے جہان کے میوہ جات۔ تمام ملکوں کی پسیدہ اور خضر دنیا کی کل  
کائنات جس خزاں سے آج انسان کے قدموں تلے دھری ہے پہلے اُس کا  
دھوکاں ہی نہیں ہو سکتا تھا ع شکر نعمتائے تو چند بن کا نعمتائے تو +  
عمدہ عمدہ کتابیں اور مؤثر مفید ذرائع جو آج ہم کو میر جین کب موجود تھے مار س  
کالج۔ یونیورسٹیاں انواع و اقسام کے تعلیمی انشٹیوٹس اور درس گاہیں آج غریب  
ایم کے لئے یکن کپڑوں میں بجنہ ہیں حال تجارتی کاروبار اور ہر قسم کے  
پیشہ و ن کا ہے۔ گو پہلے ہی تجارت اور صنعت و حرفت تھی لیکن جس سطح پر اور  
عمدگی اور اطراف سے اب ہے پہلے کب تھی غرض مذاکی اور نعمتیں جو صرف  
انسان کے لئے موجود ہیں ان کے حاصل کرنے کے لئے ہر مہمت کو کوشش  
سمت اور استقلال کی ضرورت ہے۔ دنیا میں ہمیشہ "طاقت" کی لڑائی ہی ہے  
سلطنتوں کی قوت اور استحکام کا اندازہ ہی ان کی قوت کی تعداد سے لگایا جاتا ہے  
دشمن اور فریبند تو ہیں ہی اپنے میں سے جسے قوی پہل اور توانا پائی تھیں  
اُسے ہی اپنا طرز بنالیتی تھیں مذہب اقوام میں مرکزِ دل کے لئے قوت و توش  
نہیں دیکھا جاتا تا بلکہ عقل و ہوش معیار قرار دیا گیا ہے لیکن جو ہی قوت اسے مہول  
کی بہت قدر رک جاتی ہے جب ہی تو تمام تعلیمی انشٹیوٹس اور سوسائٹیوں میں  
وہ دانش کے ذرائع کا بنیاد شدہ سے اپنا مکمل جاتا ہے اور یوں ہی جسے دیکھو  
جسمان و دانش کرکٹ۔ فٹس۔ گالف۔ بائیکل کاڈل وادہ ہے جسکا ظاہری خوب  
یہ ہے کہ انسان قوی پہل اور مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے ان کی جسمانی طاقت ان کو  
زیادہ تحمل و محنت کش اور سختیاں اٹھانے کے قابل بناتی ہے۔ اوسطاً حاملہ ہو کر

ہے بیاریان پاس کم بختی مہا عذاب انسان وہ وہ کام کر سکتا ہے کہ جو آج تک  
 اس نے کبھی نہیں کئے تھے۔ انسان جس کسی لین دین میں ہی پڑے خود وہ کا وہ  
 کے معلق ہو یا پیش کی طاعت ہر جگہ کا آتی ہے اس کو جی جہاں قوی کی طاعت  
 سے کہیں توفیق نہیں کرنا چاہئے ع تہمتی ہزار عہد ہے۔

جسے تہمتی نصیب نہیں وہ کیا کر سکتا ہے۔ کم زور و نحیف الجشہ بمقابلہ قوت بدست  
 و توانا کے ہمیشہ ہیشا ہے گا۔ اگرچہ توانا جہاں انسان کے لئے ایک عہد و مباد  
 ستہ لیکن جس چیز نے انسان کو سماوی مخلوقات پر برتری دی ہے اور جس کی وجہ سے  
 وہ اشرف المخلوقات کے درجے پر پہنچا ہے وہ اور ہی بات ہے۔ انسان سے  
 قویہ بعض جانور زیادہ طاعت و رہنمائی ہی کہہ کہہ کہ وہ انسان سے زیادہ بارکش ہے  
 پرندہ جازر کس آسانی سے اُڑ سکتا ہے جہاں بھلا انسان کی وہان تک صلی کب ہے۔  
 عقاب کی نظر انسان سے کہیں نیر ہے۔ شہد کی کمی محنت میں انسان سے

بڑی ہی ہوتی ہے اور ایک ذرا سی جیونٹی لگا تا محنت اور استقلال میں انسان سے  
 بہرہ و افضل ہے۔ انسان کی کل تصویر لگو کی گئی ہے تو یہ ہے کہ نوجوان۔ طاعت  
 تہمتی است اور توانا ہو جس کے چہ سے تہمتی لگتی ہو اور جس کی ظاہری  
 حالت سے ایک جڑی طرنگ پونچھنے کی امید ہو اور جب تک زندہ ہے تہمتی اور  
 کام کاج کا ادبی نظر آئے۔ جو ان آدمی جو بڑے چمکے سینے کا جس کے ہاتھ پاؤں  
 کے کسے کسے سا پنے میں ڈھلے ہوئے ہوں جس کے چہرے اور فراخ پیشانی  
 آئنا منات لگتے ہوں ہی مصلیٰ نمونہ ایک کل اور بے روگ انسان کا ہے۔

انسان کے لئے جو سرمایہ نامہ امتیاز ہے جس کی وجہ سے وہ دشمنوں پر سبقت لگیا

اور خدا کے بعد کا وہ حاصل کیا وہ یہ ہے کہ اسد تعالیٰ نے اُسے اپنی شکل پر پیدا  
 کیا ہے۔ خدا نے اُسے عقل، اخلاق، احساس، روحانی قوت دی۔ یہی چیزیں  
 ہیں جس نے اُسے تمام مخلوقات عالم پر برتری دی ہے۔ اگر یہ صفات اُس میں نہ ہوں  
 تو وہ کہیں تمام مخلوقات عالم پر حکومت کرنے کے قابل نہیں ہو سکتا۔ ان ہی صفات  
 عقلی و اخلاقی و روحانی کے سبب سے وہ بے کاسود و بے گناہ رہ گیا ہے اور یہی وہی نہیں  
 ہیں کہ کوئی نہ اُس کی بہتری کا دعویٰ کر سکتا ہے اور نہ اُس کے قبضہ قدرت سے  
 نکل سکتا ہے۔ انسان کی بہترین نشوونما انہیں قوا ہے۔ کلمہ یعنی جہان و عقل  
 و روحانی کی یکساں ترقی پر موقوف ہے اگر ان میں سے کسی ایک کو نقصان پہنچے  
 تو بلا محال بقیہ دونوں یا ایک قوت کو بھی ملندہ ہی ساتھ مزید نقصان پہنچے گا۔  
 اگر قواے عقلی و اخلاقی سے متنازل کر کے صرف جہانی قوت کی خبر گیری کی جائے  
 تو گو یا انسان نے قواے ہمیہ کی پرداخت کی اور اگر کوئی ایسی حرکت کی جائے  
 کہ جس سے قواے جہانی کو نقصان پہنچے تو بلا محال عقل و اخلاقی قوتوں کی تخریب و  
 بنیاد کو کھلی ہو جائے گی۔ اگر کسی شخص نے استعمار کی مادیات پر اختیار کر لیا  
 کوئی جوان آدمی بعد دونوں میں نہیں گیا تو علامہ قزوینی کے ذخیرہ کو نقصان پہنچا  
 کہ اُس کی غلط کاری کا نایاب اثر اُس کی اخلاقی مگر اہی کا باعث ہوتا ہے جسے  
 پہلے اخلاق کی تباہی شروع ہوتی ہے اور رکون میں والدین کی نافرمانی۔ اسیر  
 تعالیٰ سے برکتی۔ کلام الہی کی بے وقعتی اور نام بھلی باتوں سے مغرور ہونا  
 ہے۔ ایسی حرکات کے آخری نتائج اُس کی قواے عقل کی کمزوری ہوتی ہیں  
 اور اگر وہ ان حرکات کو روکنا ہوں گے کرنے میں مادیات کرے تو کھول بنا۔



کاہلی اور سستی: دیوانگی: ناکارہتا ہے۔ انسان کو چار صدقائی سفو اسے  
 شہوانی معذراتی مہینہ و ماسک مکت بالذہ اور بے نظیر دانشمندی کی دلیل ہے اور قوی  
 شہوانی کا استہول جب تک اس فضا کے موافق کیا جائے جبکہ خداوند تعالیٰ کا مقصد  
 ہے تو وہ ایک پاک اور بزرگ فعل ہے اور جہاں اس مقصد سے سر موٹھوز کیا  
 کیا اس و مہینہ بجا ہے ایک نعمت عقلی کے یہی قوت مذاب جان پہنچاتی ہے  
 خدانے ہم کو اعلیٰ درجہ کی پاک اخلاق اور دانش مندانہ زندگی بسر کرنے کے لئے  
 پیدا کیا ہے۔ پس اگر کسی قوائے اسفل میں لغزش نظر آئے تو ضرور ہے کہ اعلیٰ  
 درجے کی قوی میں دل و دماغ سے مدول جائے کیونکہ خدا نے ہم کو یہ دونوں  
 چیزیں ہی اس واسطے دی ہیں کہ ان کی مدد سے ہر قوم سے شہوانی کو مغلوب کر سکیں  
 چند مثال ہرے کہ نیو بکر کے مشہور ڈاکٹر پڑھ کر نے ایک جنس و غنیمت ہمارے  
 اس خیال کی توضیح ثابت عہدگی سے کی تھی۔ انسان کے جسم کی بدولت میں  
 سکون انہیں نے ایک فلسفہ کے بالا حصار سے تشبیہی جہاں سے اس کا ملک اپنے  
 وسیع مقبوضات پر نظر ڈالنا ہے۔ جسم کا بالائی حصہ یعنی سینہ گویا اس محل میں رہنے کا  
 کمرہ ہے جہاں گرد کے نامی کار و بار انجام پاتے ہیں۔ سہوہ و باورچی خانہ ہے جہاں ہر  
 کے پرورش لہو توانائی پہنچانے کے لئے غذا لپٹا رکھی جاتی ہے اور اسفل حصہ  
 جسم کا گویا کام اور دوسری حوائج ضروریہ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ انسان کی  
 دونوں روان بالا حصار میں۔ اور حکمران رہتی ہے اداسی کو سیٹ آف گورنمنٹ  
 یعنی دار الحکومت کہنا چاہئے اسفل حصہ جسم کا جو گندہ اجزاء پر ہے اس قابل  
 نہیں ہے کہ وہ حکومت کی بڑی حاصل کر سکے لیکن اکثر معاد برعکس نظر آتا ہے

کہ انسان اپنی اخلاقی اور دینی قوتوں کو اپنے شہوانی قوتوں کے محکوم کر دیتا ہے۔  
 ہمارے اس بیان سے صاف طور پر سمجھ لینا چاہئے کہ تو اسے جسمانی کی پرادی  
 کبھی ممکن نہیں ہے جب تک کہ تو اسے عقل و اخلاق کو ان کے اصل درجے سے  
 گرا نہ دیا جائے اور یہاں تک کہ تو اسے عقل اور اخلاقی کا غلبہ ہو ان کو  
 محکوم تو اسے شہوانی کا نہ بنا دیا جائے جس شخص نے اپنے اخلاق کو درست  
 رکھا ہے اور اس کی عقل کو کالے سے ہے اور یہ دونوں قوتیں اس میں مستحکم اور سرآوردہ  
 ہیں تو ضرور ہر حکم وہ شہوانی قوتوں کے غلبہ سے محفوظ رہے گا اور اس کا انجام  
 بخیر ہوگا۔

## دوسرا باب

### تزکیہ نفس

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِتْيَانِ ذِي الْقُرْبٰى وَ  
 يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۱۰۸

تو پاک باشش را اور مدار از کس پاک

ز سنہ جامہ تا پاک کا دزان برآید

سب کے برابر جو انسان کا مقصد ہے جو ہر نوعیت آدمی کے پیش نظر رہنا چاہئے

اسے اس انسان کرنے کا حکم دیتا ہے اور ان لوگوں کے ساتھ اس کرنے کا عہد امتداد دیتا ہے

وہی امر ہے کہ وہ بے حیائی (کے کاموں) کو نہ شائستہ کرتی ہو بلکہ ایک دوسرے پر زیادتی کرے

منع زنا ہے تو ان کو ایسے میں نصیحت کرنا جو کلمہ (ان باتوں کا خیال نہ کرے)

جو اس پر کار بند ہو گا اُس کی تمام شکایات سنان ہو جائیں گی۔ دنیا میں جو شخص تنہا  
 اور تنہا ہے مزدور ہے کہ اُس میں خواہشات نفسانی ہیں اُسے مناسب کھانسی ہو  
 لیکن اگر یہ قوی ہے۔ ایک ٹوک چوڑا۔ وہ جہنم تو برا غصہ ہے بلکہ مزدور ہے کہ  
 اُن کو منظر کر کے اُسے افضل ورجین رکھا جائے جس کے لئے وہ موزون ہیں  
 اور اس کے لئے لازم ہے کہ ایسے شخص کے اصول زندگی ایک مستحکم اصول پر قائم  
 ہوں اور وہ اپنے نواں فضل پر پوری طرح قادر ہو۔ خداوند تعالیٰ نے جو خواہے  
 شہوانی برکودی میں نمودار اس میں کسی قسم کی غلطی نہیں ہے کیونکہ جتنے بڑے  
 بڑے آدمی آج تک گرے ہیں اُن سب میں علی و ابی لکمال یتوت موجود تھی اگر  
 یہ خود اُن کی تھیں۔ دونوں طبیعت۔ گھر گھر۔ خود غرض۔ بڑیل اپنے ہر جنسوں سے  
 بے گناہ اور عورتوں سے متفرق ہو جائے گا۔ اگر اُن میں مردی کا جوہر نہ ہوتا تو انسان  
 میں ہم مردی کی صفت کبھی پیدا نہ ہوتی اور وہ کبھی ایسے تعلقات کے میں پھنستا  
 جن سے ایک کہنے اور قبیلے کی گمراہی یا بل بچوں کی پرداخت کی ذمہ داری عاید  
 ہوتی۔ اگر جبرائیل میں یہ تحریک نہ ہوتی تو ہر کبھی عورت کی طاعت رخ نہ کرتا نہ غلامی  
 و مہول خوش خلقی اور تواضع سے پیش آتا۔ اگر یہ جوہر صاعقہ ال پر ہے اور انسان  
 اس پر قابو رکھے تو یہ دیکھ سکے کہ وہ کیسا شریف المزاج اور ہمہ دہوتا ہے۔ عمومی ہی ایسا  
 جوہر ہے جو انسان کے دل میں اعلیٰ اور شریفانہ خیالات پیدا کرتا ہے وہ خداوند  
 کی بھڑوں کو دیکھو جو اس قوت کو ضائع کر دیتے ہیں کہ وہ فی الطبع۔ نامزد۔ بزدل اور  
 ناکارہ محض ہو جاتے ہیں دنیاؤں کے لئے اور وہ دنیا کے لئے بے کار محض  
 ہیں اُن پر کسی بھڑکاہٹ ہی ہے۔ حمان جاتے ہیں وہیں سے دھتکارے جاتے

ہیں ساگر کوئی شخص اپنی خواہشات فحشانی کو اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتا تو اپنے حق  
میں کاٹتے ہوتا ہے۔ خواہشات فحشانی کو دبا کر رکھنا ہی بڑی بہت کا کام ہے  
اس میں شک نہیں کہ یہ ایک بہت مشکل کام ہے اور اشکال کا یہی ثبوت یہ ہے  
کہ ہزار آدمی نفس مرکش و خیر کے غلام بنے ہوئے ہیں ۵

ننگ و اژدہا دشیر و زمارا تو کیسا را

بڑے موزی کو مارا نفس لاکھ گرا را

جو بندہ نفس میں ممکن ہے کہ بعض قوی کے اعتبار سے وہ کامیاب ہوں لیکن  
اس خصوص میں تو سراسر وہ دست و پاشکت میں۔ سکندر اعظم اس خیال سے رہتا  
تھا کہ اب کوئی ملک فتح کرنے کے لیے باقی نہ رہتا لیکن انہوں نے کہ وہ خود اپنے  
آپ پر فتح نہ پاسکا چرلین نے سارے یورپ کو مارا تھا لیکن اسکا چال چلن دیکھو  
تو وہ خود ناممکن الحصول العوالمی کا غلام تھا۔ گو دنیا میں لاکھوں آدمی ان کے تابع  
فرمان تھے لیکن ایک اپنے نفس مرکش کو مطیع نہ کر سکے۔ بڑل نامی فرانس کا  
ایک شخص خیرون کے سدھانے میں مشغور تھا جس کو ایسا کمال تھا کہ جنگل سے  
تازہ پکڑے ہوئے خیرون کے پیچھے میں بے حد تک کھس جاتا تھا اسکا مقصد  
تھا کہ یہ وحشی دھڑے بھڑے اس داسے نہ دے میں کہ وہ دیکھتے ہیں کہ میں  
اُن سے نہیں ڈرتا۔ مجھے اُن پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے ضرور ہے کہ چلے میں  
اپنے نفس پر غلبہ حاصل کروں۔ خوب یاد رکھو کہ جو شخص اپنے صبر کو پاک رکھتا رہتا  
ہے اور اپنی زندگی نیکی سے بسر کرتا جاتا ہے جب تک اُس کے خیالات اُس کی  
زبان اُس کا تصور اور اُس کا دل بڑی باتوں سے پاک نہ ہو وہ کہیں اپنے اس داسے

میں کا سبب نہیں ہو سکتا۔ جو سبب کوئی شخص اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا  
 کہ اُس کے دل میں دوسرے شیطان کا گزرنہ ہو کیونکہ اگر وہ ایسے خیالات کو اپنے  
 دل میں جنم دے تو یقیناً بڑی فعلی کرتا ہے۔ بڑے خیالات دل میں ایسے  
 معلوم طور پر داخل ہوتے ہیں جیسے کہ امراض متعدی (Germ) (پھر نئے پھیلنے  
 کیڑے) کے جو خفا اور سانس کے ساتھ ہر جسم میں داخل ہوجاتے ہیں۔ لیکن اگر جسم میں دوسرا  
 اور تازہ اندہ جراثیم سے پاک ہے اور طبیعت قوی ہے تو ایسے جرم نشود قائم نہیں  
 پاتے بلکہ طبیعت خود اُن کو دفع کر دیتی ہے لیکن جان خود جسم رو گیا ہے تو ان ہی  
 کیڑوں کے ذریعہ کہہ سکتے ہیں کہ اصل جراثیم جاتی ہے اور یہ سبب جگہ پر لیتے ہیں اور رفتہ  
 رفتہ یہ حکم بظاہر محسوس ہوتا ہے۔ مثلاً ہر نئے جنم۔ امراض کے جرم سے تو کوئی بھی محفوظ  
 نہیں ہو سکتا ہے نہ ان کی روک تھام کسی کے اختیار میں ہے لیکن طبیعت اگر بڑی  
 ہے تو نہ تیرم سکتے ہیں۔ اس سے بھی صاف اور ایک مثال میں بیان کرتا  
 ہوں کہ جسم کی زمین میں خود اور طور پر گھاس پیدا ہو جاتی ہے لیکن کیا اس کا ازالہ ہم  
 کا شتمنا رہے ہو گا کہ اُس کے کھیت میں ایسی بے کار گھاس کہن کی لیکن اگر وہ  
 کھیت کو اس فصل گھاس سے پاک نہ کرے اور وہ اپنی غلطی سے بڑھنے  
 دے تو ضرور ایک نافع کا شتمنا رکھ لے گا گھاس کے پنب جانے سے  
 یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ زمین خوب طافہ ہے لیکن جب فصل کے دور کا وقت  
 آئے گا تو خط کا آئے گا یا بے کار گھاس پات۔ پس محض خیالات کا  
 دل میں آنا تو چند انہ بننے کی بات نہیں ہے لیکن اُن کا دل میں اتنی مدت  
 تک جگہ دینا کہ اُن سے دوسرے اس قسم کے خیالات آنے کے لئے رستہ

کھلے بست خطرناک ہے کیونکہ ایسے خیالات کے جاگرنے سے شہوانی  
 خیالات فاسد دل میں جگہ کر جاتے ہیں جن کا نتیجہ گناہوں کا ارتکاب ہے۔  
 تن اور جسم میں مسدود بگلا جیسے بھیس  
 ہم سے تو کوڑا چلے کر باہر ہمیت ایک

انسان کا جسم اور اس کی زندگی پاک رہنے کے لئے خیالات کا پاک ہونا  
 ضرور ہے۔ بری رائے میں انسان کے خیالات کو کسی چیز سے ایسا بھاری نقصان  
 نہیں پہنچتا جیسا کہ ناپاک کتابوں کے پڑھنے سے یہاں حشرات الارض کی  
 طرح سیکرہون بلکہ ہزاروں اس قسم کی کتابیں نکل چلی آتی ہیں۔ پڑھنے والے گناہ  
 میں دل لگتا ہے اور زمانہ نہ سہی کیونکہ وہ خیالات حیا نشی کی ٹوک ہوتی ہیں  
 اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چھپے چھپے وہ خیالات کو بر باد کرتی جاتی ہیں پڑے پڑے  
 تصورات ہر وقت پیش نظر رہتے ہیں نیکی کے خیالات کو اندر کے ہر تن اور ہوشی  
 کی حالت ڈال دیتی ہیں ایسی خوب اخلاق کتابیں کھلے فوٹو نے بڑے بڑے  
 سکھانوں میں پڑھی جاتی ہیں جن کا بہت بڑا اثر اخلاق پر پڑتا ہے جس ناول کو  
 دیکھو اس میں عشق بازی وصال اور ہجر پارہ کو اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ دل  
 لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے اور مصداق ہر درد پستان یاد دہانیدن ایک قسم کا جوش  
 قواسم شہوانی میں پیدا ہو جاتا ہے اس لئے ایک عارفانہ معتمد مکر دینا چاہئے  
 کہ مرد و عورت پچیس سال کی عمر کے اوپر کسی ناول کو نہ چھوئے اول تو اس  
 کی زندگی خود متوجہ رہے پھر ہزار ہا گندہین اخلاق و سیرک عمدہ سے عمدہ موجود ہیں  
 اور ہم کو بہت کچھ سیکھنا ہے جس کے لئے ہم کو کافی دقت نہیں مل سکتا پس وہ

کوئی سحر کا اونچا ہوا کہ جو اپنی اوقات سنہری کو ایسی موزخفات کہ بہن کے دیکھنے  
 میں رہد کہ ناپسند کرے گا اور جب تک اُس نے کئی دستگا وصول علم اور ضروری  
 معلومات کے ذریعہ کہ نہیں حاصل نہ کر لیا ہو اُس نے خود اپنی زندگی کے لئے  
 ایک مستحکم اور باقاعدہ چمچہ بنا لیا ہو ایسی کتابوں کا لکھنا مہر و پل ہے چاہے  
 کہ اوائلی زمانہ میں جب کہ انسان کے چال چلن کی بنیاد پڑنے کا وقت ہے  
 عہدہ اور مصلح اسباق و عادات کتابوں کا ایسے اہتمام سے مطالعہ کیا جائے کہ  
 اُسکا چمچہ پڑ جائے اور اگر کہیں مشروع ہی سے نادون کی دقت نہ کیا تو یاد رہے  
 کہ پھر تمام علم کتابوں کے پڑھنے کی دقت نہ ہوگی اور نہ کبھی دل لگے گا۔  
 ہم کو ہر طرح سے اپنے دل اور خیالات کو بوجہت پاکہ کرنا لازم ہے۔ گندی  
 تصویروں سے اس طرح دور رہنا کہ جیسے کہ پیٹنے یا دوسرے اراضی متعدی سے  
 دلک تھلک رہے ہو۔ اس قسم کی تصویروں کا اثر بہت ہی تباہ کن اور گندہ  
 اور پرہیزگار ہوتا ہے۔ ایسی بڑی تصویروں کے دیکھنے سے آدمی کو حرام کاری زنا  
 اور دوسرے افعال قبیحہ کے کرنے پر آمادگی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہزار ہا  
 شخص ناکستہ بہ مصائب و اراضی میں مبتلا ہو کر پشیمان ہوتے ہیں اور اگر گناہی  
 جگت کہ چہرہ جاتے تو قیمت تھا اس بناہی کا اثر ان کی ناکردہ گناہ اولاد تک  
 بھی پہنچتا ہے۔ پس ہم کو چاہئے کہ فوراً اس قسم کی کلی تصویریں اور فوٹو گراف  
 جلا دیں خواہ وہ کسی نام کی آرمین کون پیش کی گئی ہوں مثلاً آرٹ کیچر یعنی صنعت  
 و فن مصوری کا فنہ لیکن جن نووہ برہنہ ہی اور ضرورتاً سے نفسانی کو حیا جن  
 لائق جن اور بڑے اور ناباک خیالات پیدا کرنی ہیں۔ اس قسم کی تصویریں خواہ اہرا

کے مکہ خون میں بطور زیبائش لگائی گئی ہوں یا البتہ میں ہوں۔ بہر حال کسی شکل میں ہوں اور کس جگہ ہوں ایک قلم ان کا نیست و نابود کر دینا اُس شخص کا ایک اہم فریضہ ہے جو اپنی زندگی پاک طبع بسر کرنی چاہتا ہے۔ اگر تم اپنے جسم کو پاک رکھنا چاہتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ اپنی زبان کو بھی پاک رکھو۔ ناپاک اور زویل گفتگو اور بڑی چیزیں پیش نظر رکھنے میں کبھی دہر کا نہ کھاؤ اور یاد رکھو کہ یہی بنا ہے مردہ اخلاق کے بگڑنے کی۔ بڑے جنات کو دل میں جگہ دینے سے مراد ایک ہی شخص کو نقصان نہیں پہنچتا نہ مرث وہی شخص متاثر ہوتا ہے جو بڑے کلمات زبان سے نکالتا ہے۔ بہر حال قصے کہانیاں بیان کرنا چاہتا ہے بلکہ ساتھ ہی ساتھ وہ بھی یاد ہونے میں جن کے کا خون میں ایسی باتیں پڑتی ہیں۔ زمانہ نہیں بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو اب بچھتے ہیں وہ اُس کھڑی کو نہیں پاتے کہ جب انہوں نے ایسی تصویر دیکھی تھی جس کا نقش اُن کے دل پر چم گیا آج اگر کوئی اُس نقش کو اُن کے دل سے مٹا دے تو وہ کسی بڑے روپیہ فروشان کرنے کا وجود میں لگے۔ نقش ایسا کہ آجما ہے لکھنؤ سے اچھل نہیں جاتا۔ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے ایک دفعہ کبھی مبتذل کہانی سُن لی ہے اور وہ دفعہ ہر وقت اُن کے سامنے موجود ہے کسی مرنے والی نین کیا جاسکتا۔ پس اگر تم ایسی باتوں سے بچنا چاہتے ہو جو کفر و اے شہوانی کے محرک ہیں تو تم کو ایسے لوگوں کی صحبت سے بھاگنا چاہئے جن کے خیالات حار زندگی کو کھنڈا شہوت خیز ہوں۔ ہمیشہ ناپاک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھو اور ایسی باتوں سے بچتے رہو جو نظم میں کردہ ہوں یا خیال کو نفرت دلانے والی ہوں یا تصویر میں ذلیل معلوم ہوں شہوت انگیز اور عشقیہ قصے



لہذا ان کی طرف سے اپنے کان بند کر دو، یہ ظاہر خلعت و دل چپ اور شیریں ملامت  
 پہنچا دینا لیکن سید ہی دل میں اتر کر کہہ دے خیال و حیرت و غریبہ کرتی ہیں۔ جو  
 لوگ پاک نہ لگ سکیں وہاں پہنچنے میں ان کو غور و محنت کا بھی خیال رکھنا چاہئے  
 کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ بڑھاپہ اور کردہ اشیا کا استعمال کریں اور باطن پر تمام  
 خون پاک رہے۔ انسان کے اخلاق منکلی بننا دلوں میں بہتی ہے جو دل و نور  
 ایمان سے نور نہیں ہے وہ ہمیشہ خدا سے باقی اور شیطانی کی طرف راغب رہتے  
 ہیں اور اس وجہ سے تمام پاک اور شریفانہ خیالات اور فاضلہاں میں باقی نہیں  
 رہتی بہت سے لوگ اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ وہ دل کو جس میں خلالت  
 سے مسلمان کا اکثر خیال ہے کہ اگر زندہ کے ان کو کھانا حاصل نہ ملے ان کا کھانا بھی ملامت  
 و دوسرا کہ اس کا مایہ نگاہ ہو چنانچہ اکثر سال صاحب پسند نہیں لکھتے ہیں کہ جو لوگ کھانا کھاتے  
 کھانے کے دوسری چیزیں منور۔ ان کے غریبوں زہر جانی ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے مختلف قسم کے بدی  
 امراض پیدا ہو جاتے ہیں غور، زہر گوشت کھا جاوے، بالکل پاک، جو وہ بہت سے آتا ہے یا کوئی  
 ایسی چیز سلون یا بیشی کہ جس میں اس کی آمیزش ہو بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر شور کا  
 گوشت کھانا سفر صحت پر ضرور پیدایں کیوں کیا گیا۔ سوز کو تھوڑے۔ گردہ و فیو جانورین کی طرح  
 خفیہ کھانا، ہر قسم کی غذا و ادویہ کو ختم کر کے اگر صحت نہ کیا جاوے تو انواع و اقسام کے امراض  
 سکسید ہر ۲۲ میں لگے بڑے بڑے شہوں میں نام خضر بنوید بیٹوں کے عہد میں دن شہر  
 گمان نہ رہی جاوے، جو۔ دیات میں شور اس کام کو کرنے میں پس دیکھنے دکھانے صحت  
 کیسے گوارا سکتی ہو کہ وہ جانور کہ جس کی غذا ایسی، پاک ہو اور اسی سے کس کا حق تو شر  
 ہر کسی کا یہاں ہے ۱۱

اور ایمان کے خیالات راسخ نہیں ہیں ہمیشہ ٹکڑاؤ رہو کہ باز ہوتا ہے۔ ایسے دل میں  
 یہی نہیں کہ خدا کا خوف نہیں رہتا بلکہ انسانیت کی بوجہ اس ہی نہیں ہوتی۔ پس جس شخص کا دل  
 ناپاک ہو گا کبھی نفع نہیں کی جا سکتی کہ وہ خود پاک ہو۔ اس قسم کے گوشت کے تو تھڑے  
 کے بجائے مگر چارے جس میں تھڑا لکڑا ہوتا تو زیادہ اچھا ہوتا اس لئے ہمارا فرض  
 ہے کہ ہم سب چھڑک کر نفس کی کوشش کریں۔ انسان کے دل کی اچھائی بُرائی  
 کی ایک مثال یہ ہے کہ جب کلاک میں سے ٹنڈ نکال کر دیکھتے ہیں تو ہم کو معلوم دیتا  
 ہے کہ ہوا کس طرف چل رہی ہے اگرچہ ہم ہوا کو نہیں دیکھ سکتے تاہم اُس کا اثر معلوم  
 دیتا ہے۔ نفس دھڑک لہر لہا کرتا ہے تو ہوائیہ کہہ کر ہوا کا اثر معلوم کر سکتے ہیں  
 میں حال انسان کی روح کا ہے ہم روح کو اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے لیکن وہ  
 انسان کے جسم میں موجود ہے آدمی کے افعال و اعمال سے ہم کو معلوم ہو جاتا ہے  
 کہ کس قسم کا آدمی ہے تاکہ وہ خود غرض عباس اور جگر دار ہے اور خدا کے احکام  
 کی مخالفت کرتا ہے اور ہر اچھے کام کی طرف سے مُنہ پھیرتا ہے یا یہ کہ وہ خدا کے  
 احکام پر چلتا ہے اُس کی عبادت کرتا ہے۔ اُس کے احکام کی تعلیم کرتا ہے اور  
 ایک استبانہ نگاہ کرنا ہے۔ پس جس شخص کا دل پاک ہے اور اُس میں ایمان کی  
 روشنی ہے تو غور ہے کہ اُس کے افعال سے اس کا تصدیق ہو جائے۔ (دوام)

آکھہ تاکھ یکھ مونہ کے نام زربخیں نے

کر کا منکا چھاڈ دے منکا من سے چھ

اندھ کے پٹ جب کھین کہ باہر کے پٹ پٹ

بھیرت بھیرت جہڑ گونہ من کا پھیر

چھ پھرت نہ فہرک پھرت نہ فہرک گونہ من کا پھیر

دل کی صفائی اور خیلا سکی دستور و اسلاح کے بعد بندہ دم میں نیک نیت  
 عورتوں کی سہائی سے ہم کو فائدہ پہنچنے پہنچنے کی پاک بطنی نیک طینتی اور  
 خوش مزاج سے بڑا سفید تر متب ہوتا ہے جن کی قرآن سے شہوانی اُن کے  
 قابو میں نہیں ہر اُن کے لئے تو عموماً عورتوں سے میل جول جبراً کھل مضر ہے  
 بعض مجرمین کو بلوا اپنے اعضاء کے تو بھی بولہ برین گرداں لگندی ہوتی ہیں  
 اُن کے تیرے شوق باہمی سے ہوتا ہے۔ اُن کی ہال ڈواں چٹک مشک ناز واد  
 شہوت انگیز اُن کی ہل چال دل زیب ہوتی ہے۔ ایسی عمر تین مزدور نسانی  
 خواہشات کی محک ہوتی ہیں لیکن یہ حالت مسنوعات میں بہت کم ہوتی ہے بالعموم  
 عمر تین نیا نیا پاک باز شہ میل۔ دنیا اور نیک نیت ہوتی ہیں۔ اُن کے دلوں میں  
 مردوں سے زیادہ مذہب خیالات کی غفلت ہوتی ہے وہ ہم سے زیادہ اعضاء کے  
 خوف سے ڈرتی ہیں بشفہ ہیکل بڑی صحبت اور نشر وادوں کے پڑھنے سے اُن کے  
 خیالات میں کہ درت نہ پیدا ہو سکتی ہو۔ ایسی عورتوں کی صحبت جوان مردوں کے  
 لئے مفید ہوتی ہے پس یاد رکھو کہ نیک نیت اور نیک روش عورتوں کے  
 پاس اُٹھنے بیٹھنے سے جوان مردوں کو اور زیادہ تہذیب ملتی ہے جب کہ کسی  
 عورت کو سچے دل سے محبت کرنا ہے تو وہ رکھو کہ مو کے لئے عورت کا زیادہ ہم  
 اور جان بچھڑکے دلا سہا نہیں نہ نامکن ہے

وہ لوگ سخت غلطی کرتے ہیں جو عورت اور مرد دونوں کی پاکبازی کے لئے دوجہ  
 درجہ قرار دیتے ہیں۔ بلکہ دونوں کے لئے کائنات کی قول ایک ہی مہار ہے۔  
 جو شخص اخلاق کو رُعب میں مبتلا ہے خواہ وہ عورت ہو یا مرد اُس سے دور بھاگنا چاہیے

وہ اُس کا مرض اُٹار لگ جانے کا اندیشہ ہے۔ پاکبازی کے دودھ سے عورت کے لئے لگ لگود کے لئے لگت مقرر کرنے کی کوئی وجہ ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ مرد کے لئے کیونکر ایک فعل جائز رکھا جاسکتا ہے جو عورت کے لئے منہر ہے کیا خدا نے مرد اور عورت کے لئے اخلاقی قانون جدا جدا بنایا ہے کیا اُن دونوں کو نفس واحد سے پیدا نہیں کیا **هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا نَرًا وَنَهًا** ۱۷۱۔ کیا کسی فعل کے حسن و قبح کی افراط و تفریط کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ کس سے سرزد ہوا۔ ہرگز نہیں۔ خدا کا قانون اخلاق سب کے لئے یکساں ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔ خراب ہو یا اچھا۔ فلا ہو یا

گورا۔۔۔ اس میں ذات جماعت کو کچھ دخل نہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا نے عورت و مرد کے لئے جدا جدا ایسا ہیہ رشتہ نہیں کئے بلکہ قانون قدرت دونوں کے لئے یکساں ہے تو ہم فی زمانہ جو مرد و عورت کی آزادی حاصل ہے اور وہ جو چاہتے ہیں کھلے غزانے کرتے پھرتے ہیں اُن کے لئے کچھ موجب تنگ دماغی نہیں اور اُن کو کوئی نہیں پوچھتا کہ تمہارے رشتہ میں کس قدر عورت ہے لیکن عورت سے ذرا سی نفرت بھی ہو جائے تو بت کا بنگلوں میں جاتا ہے اور اُس کو ہائیں پر چڑھا دیتے ہیں اس کی کب وجہ ہے، مردوں کے علاوہ بات کیونکر روا رکھی جاسکتی ہے اگر عورتوں کے لئے مذہب ہے کیا خدا کی طرف سے ایسی کوئی تفریق کی گئی ہے؟ کیا کسی فعل کی اچھائی اور برائی کا دار و مدار اس کے لئے (گو) وہی (قادر مطلق) ہے جس نے تم کو دنیا و مافیہا سے پیدا کیا؟ کیا تمہاری

اُس کو جوڑ دیا

کر نہیائے کی نوعیت پر متوقف ہے؟ کیا واجب اور نحو واجب کا انحصار مذکر و  
 مؤنث پر منحصر ہے؟ خداوند تعالیٰ نے قانونی جہان کی بنیاد ایسی مستحکم رکھی ہے کہ  
 جو کسی حالت میں بدل نہیں سکتی خواہ مرد اس کا فاعل ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام۔  
 امیر ہو یا غریب۔ کالا ہو یا گہرا۔ اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے نہ مذہب و ذات  
 و ذات و جماعت ان فرقہ و بتدیل حالت کو دخل دے۔ پس اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے  
 کہ جب خدا کی امت سے عورت مرد کے لئے اخلاقی اسوہ میں کوئی امتیاز نہیں رکھا  
 گیا ہے تو پھر اس ایک بہو و بہو کا سبب کیا ہے اور اس تفریق منصفانہ کا موجب  
 کون ہے؟ صاف بات ہے کہ یہ مرد و عورت ہی کی من گھڑت ہے۔ اس کی ابتدا  
 غیر مذہب نامہ میں ان لوگوں سے ہوئی جو اصول مذہب کے بے بہرہ تھے۔  
 لیکن ثقیبہ ہے کہ مذہب ملکوں نے بھی اس کا متبع کر لیا ہے اور کم و بیش  
 ہر مذہب کے لوگ اس غلط اصول پر چلنے لگے۔ ناذر جاہلیت میں مرد و عورتوں کو  
 خود یکساں سمجھتے تھے یا یہ کہ جب ان کا رشتہ کرتے تھے یا بچہ لاتے تھے عورت ایک  
 قسم کی جائیداد سمجھتی تھی کہ جس پر مردوں کو بچہ اختیار حاصل تھا کہ جب چاہیں خریدیں  
 اور جب چاہیں بیچیں زمین بلکہ ان کا مردانہ بھی ایک ادنیٰ بات تھی۔ عورتوں کا  
 کسی قسم کا حق ہی نہ تھا جو کہ اختیارات تھے مردوں ہی کے دست و پاؤں میں تھے  
 عورت کی مددگار مردوں کے لئے جتنا نہ دیکھنا تھا بلکہ ایک ٹکڑا اور جبرائے حق تھا  
 مگر مردوں نے لئے کچھ بھی نہ داری نہ تھی وہ اپنے افعال کے ملک و مختار تھے  
 مردوں کی مدد تمام کرنے والا کون تھا۔ مردوں نے عورتوں کو تو ہر طرح سے کینہ و  
 بکھڑا دیا لیکن اپنے لئے کسی قسم کی نیند لگائی اور شر ہے صدار کی طرح توڑ دھو گئے۔

سارے قانون اور قواعد اور پابندیان عورتوں کے مرتبہ لی گئیں اور قانون قدرت اور انصاف سب کو یہ دے گا کہ کہ خود مطلق انسان ہو گئے۔ یہ غیر منصفانہ میعاد نہ صرف غیر مذہب ملکوں میں قائم تھا بلکہ اس مذہب میں بھی بہت سے لوگ اس پر اور سے ہوئے ہیں اور اسی کی تعلیم دینے میں اور بہت دہریہ سے اسے وہیل لیں اور درست سمجھتے ہیں۔ واضح ہے کہ کس فعل کی اچھائی بڑائی نوعیت فعل پر ہوتی ہے نہ کہ نوعیت ترکیب پر۔ انصاف کے حسن و قبح کا تعلق جسم سے نہیں ہے بلکہ روح سے ہر اصل چیز میں تو جسم و حرکت انصاف کے سرزد ہونے کا ذریعہ ہے انسان سے جو انفعال سرزد ہوتے ہیں ان کی ذمہ داری جسم پر نہیں ہے بلکہ روح پر ہے۔ یہی علت ارتقاء جسم پر نہیں ہے بلکہ روح پر ہے۔ وہ پڑا جاتے ہیں اور بنا پاتے ہیں کہیں کہ کوئی نہ ہوئی ہے جسم انسانی صرف روح کا عارضی سکون ہے۔ انسان کی نوعیت پر سے کبھی اس کے رہنے والوں کا صحیح حال معلوم نہیں ہو سکتا جو کام بڑا ہے وہ جو پڑی میں کیا جائے یا فعل میں اس کی بڑائی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اسی طرح انصاف کا حسن و قبح جسم انسانی کے اندر ذکر اور نوشت کی روح جو سنہ پر موقوف نہیں ہے حیوات ایک روح کے واسطے مباح و ممنوع ہے دوسری روح کے لئے بھی مباح و ممنوع ہے۔ اس میں کسی قسم کی تیز و تفریق جنسیت یا رنگ و قومیت کی نہیں ہے کہے باشندے کے لئے یہاں ممل ہے حیوات اور کہ وہاں کے واسطے گناہ ہے وہ اسی طرح ہندوستان والوں کے واسطے بھی گناہ ہے حیوات قطعی میں نہ ہو جائز ہے وہ خط استوا کے ملکوں کے لئے بھی جائز اور مباح ہے حیوات عورتوں کے لئے لندن میں حرام ہے امریکا کے

لئے ہندستان میں ہی خوم ہے۔ خاٹے اپنا قانون کس خاص قوم یا ذات یا نژاد  
 یا جنس کے لئے جابجا نہیں بنایا جو بات ایسی مدوح کہ اسے گناہ ہے جو کہ حق  
 کے جسم میں ہے مزدور وہ بات اس روح کے لئے جس کو وہ جوگی جگہ مدوح کے جسم  
 میں ہے جعفر جو باسفر۔ زمین پر ہو یا سمندر میں۔ دن ہو یا رات۔ ہر وقت اور  
 ہر شخص کے واسطے خواہ وہ ہو یا عورت۔ آزاد ہو یا غلام۔ امیر ہو یا غریب سب کے  
 لئے ایک ہی اخلاقی قانون ہے جس میں ہر موافق نہیں ہے۔ قانون اخلاق کے  
 دو مختلف درجے اب ہیں نہ پہلے کسی سے اور نہ آئندہ کسی پر کہتے ہیں بلکہ دونوں  
 کے لئے بالکل یکساں ہیں۔ بہرہ کو چاہے کہ اپنے اپنے۔ دن میں اس تغیر کو نہ سمجھیں  
 اور صحیح اصول کی بنیاد و این اور اس منطقی نتیجہ کی جڑ اور خرابیوں کی بنا اور سرشتیں  
 کی پرکھائی کا باعث ہے اور جس کی وجہ سے ناگفتہ بگڑا اور غلطیاں سنہ دہر لے  
 رہی ہیں اور جس کی بدولت لاکھوں آدمی دنیا اور دین دونوں میں برباد ہوتے ہیں  
 ایک فلم نیست دنیا بود کردین۔ نیک روش لوگوں کیلئے بڑی مغفہ عقل سلیم ہے۔ ہم  
 ہر جہ کے ساتھ نیک یعنی بہت تر ہے ناہم کی نیک بنی ہے۔ بہت سے لوگ  
 جو بہی کی زندگی شروع کرنے ہیں اس کی وجہ ان کی نادانیت اور جہالت جہتی  
 ہے کہ وہ آل کار اور نتائج سے واقف نہیں ہر شے جو کہ عورتوں کے حالات  
 سننے چلے آئے ہیں اس سے ان کے دلوں میں عورتوں کی طرف سے بلاوجہ  
 بڑے خیالات پیدا ہو گئے ہیں۔ بڑی عورتیں کہ ان کو خوب اخلاق تصاویر سے ہم کو  
 سنت نقصان پہنچتا ہے اور ہم ادعا و صند کر رہے ہیں کہ پڑتے ہیں۔ بہت سی کتابیں  
 ایسی لکھی گئی ہیں کہ وہ بظاہر تو جامع خفیت میں ہو کر درپردہ ان کا مطلب عورت پر ہے

کہ غلط سلسلہ مباحثہ کر کے خیالات کثرت کر دیں لوگوں کو گھبرا دیں تاکہ ان کی جہوں  
 گھمادی جہوں دعاؤں کو فروغ ہو جو ان لوگ ابد اگر ان کو خریدیں جن سے مراد  
 مال دولت کی کھسٹ اور اپنی حیرت برتنے کے واسطے اور کچھ مقصد و نیتیں اس  
 قسم کی کتابوں سے کوئی مفید نتیجہ مترتب نہیں ہو سکتا کیونکہ نصیحت اُس کی کارگر  
 ہوتی ہے جو نیک نیت سے کی جائے خود بھی اُس کا بند ہو اور بیان معاملہ اُس کے  
 بطن سے نہیں لیکن ایسی کتابیں بھی موجود ہیں جن سے عمدہ عمدہ نصائح صحیح معنی و  
 من حالات غایت سنجیدگی سے معلوم ہو سکتے ہیں اور جو شخص ایسی کتابوں کو  
 پڑھے گا ضرور وہ انسان کی جہانی اور حیوانی قوی عورت و کے تعلقات اور اس  
 تعالیٰ کی حکمت بالغہ اُس کی بے انتہا قدرت اور دانش مندی معلوم کر کے گفتگو  
 عالم و جہ میں رہے گا اور اُس کی بے مثال دماغی پرچہ پرچہ پاک اٹھے گا ہر شخص  
 جو عورت کی پاک نظر سے کافغ ہو گا وہ عورت کو نظر احسان اور بہت سے دلچسپی  
 اور ہر وقت اور ہر حال میں اُس کی اعادہ اور مانتیت پر تادہ رہے گا نہ کہ عورت  
 کا نام آتے ہی ناپاک خیالات کا جوہم ہو جائے اور مرث عورت کو ایک ذریعہ شہوت  
 کا سمجھ لے۔ کوئی مذہب اور شریعت آدمی کبھی ایسے کینہ اور بیک خیالات کو  
 اپنے دل میں جگہ نہ دے گا کہ کس پاک اور نیک نسبت بول بجال عورت کو بڑی  
 نگاہ سے دیکھے اور اُسے عصمت کے دیب سے گرا کے بکوالی کہہ دیتے ہر  
 چلانے کی کوشش کرے اور اس طرح اُسے بنا ماہ بہادر کے وہی پیچو کھو رہے  
 ذاتی شہادت پاک بازی ہر جوان آدمی کے لئے ایک جہانِ قبل فدیہ ہر ہے  
 دنیا میں جس تماش کے لوگ ہوں گے اسی طرح دنیا بھر میں۔ انسانیت کا انحصار ہے



کہ پہلے سے اپنے چال چلن میں بے لوث ہوئی۔ ہم کو خود اپنی ذات کے لئے  
 ان صفات کی خدمت ہے اور دوسروں کے لئے بھی خصوصاً اپنے باپ کی خاطر  
 کیونکہ ہماری یہ صفات بڑا لکاشاں پر چڑتا ہے ہماری صالت جن جن سے ہے  
 ہمارے دوست احباب ملنے ملنے والوں غرض اُن سے کہ جو ہر پرہیزگار  
 ہیں اور ہم کو ایک شریف آدمی جانتے ہیں ہم کو سچ بچے کا شریف آدمی ہونا چاہیے  
 نامہ میں ایسے لوگوں کی تعداد ہے کہ جو سر سے ہینک اور دل سے داغ تک غرض  
 جن کا ہر برگ و ریشہ پاکاری سے بھرا ہوا ہو۔ تم کو یاد رہنا چاہئے کہ تم اپنے افعال  
 سے اپنے چال چلن کی بنیاد ڈال رہے ہو اگر افعال اچھے ہیں تو تمہارا چال چلن  
 اچھا رہے گا اگر افعال بُرے ہیں تو چال چلن بُرا ہو جائے گا۔ غرض تمہارے چال  
 و افعال ہی سے دنیا اور دین دونوں کی حالت کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر تم اُس  
 راہ کی بن جس سے کفار کی شادی ہونے والی ہے عصمت اور عفت اور  
 بکینہ و خیال چاہتے ہو کہ تمہاری بیوی شریف اور عاصمہ ہو تو تم کو چاہئے کہ  
 تم شریفانہ طور پر گزارنا کرو اور تم جی بالکل اچھوتے رہو۔ ایمان ایک بات اور بھی پتے باندھنے  
 کے قابل ہے جو کہ تمہاری حالت ہے اور جس طرح کی زندگی تم بسر کر رہے ہو یاد  
 رکھ کر ہی کے لک جگ تمہاری اولاد کی بھی زندگی ہوگی۔ اگر تم بد کردار ہو تو اپنی  
 اولاد کے لئے بھی جگہ داری کا دوسرا صاف کر رہے ہو لہذا اگر تم راست باز اور  
 پاک باز ہو تو تمہاری اولاد بھی اُسی رخص پر چلے گی۔ اگر تم میں کوئی بُری عادت رہے  
 تو یقیناً وہ تمہیں مارتا لی ہن گی۔ ہم کو کوشش کرنی چاہئے کہ اُن کا سلسلہ  
 ہم میں سے کاٹ دیں اور جتنا تک ممکن ہو خود اُن کی اصلاح کر لیں کہ میں ایسا نہ

کہ یہ سلسلہ بڑھتے بڑھتے ہو ہی مولا دنگ نہ پونچے۔ اسی واسطے انسان کے لئے شرافت، بوجہ و خیاں کی بات ہے۔ بڑی بڑی اس واسطے دینی جاتی ہے۔ حسب نسب۔ خاندان کی پرچول ماسی واسطے کی جاتی ہے کہ امچون کے بچے ہی ہوتے ہیں اور بڑوں کے بڑے۔ خصل مشہور ہے اصل سے خلائین کہ اصل سے وفائین۔

## تیسرا باب

وَلَيْسَ مَا شَرُّ ذَايَهْ أَنْفُسُهُمْ كَوَافَاؤُا يُعْلَمُونَ بِبَرِّ  
جسمانی کم زوری

ہر شخص جو دیکھنے میں ہلکا سا اور جوان ہو لیکن اُس کے جسمانی قوتی کم زور ہوں تو ضرور اہل میں کچھ زکچہ کالا ہے۔ ایسے شخص کو زور دینی خبر لینی چاہئے اور اُس نقص کا کھوج لگایا جائے۔ جسمانی کم زوری بعض اوقات پیدا ہوتی بھی ہوتی ہے جو باپ سے بطور وراثت ملتی ہے لیکن ایسے فریختاری نقص کی اصلاح بھی ایک مدت تک کی جاسکتی ہے۔ کس پوشیدہ را کہ اسے مشورہ کرنے یا حفظان صحت اور ورزش جسمانی پر عمل کتابین پڑھنے سے کم کو مزو، اتنا تو معلوم ہو جائے گا کہ پانی کمان رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی غذا کے رد و بل ریاضت جسمانی اور ورزش وغیرہ سے اپنی بڑی ہوتی حالت بہت کچھ درست کی جاسکتی ہے بلکہ

لے لے لے (بہت ہی بڑا اسوہ، جو کہ جس کے بدلے لے لے لے اپنی بہن کو بچا ہ)

اگر بہت دانت غلام اور پابندی اختیار کی جائے تو یہ ممکن ہے کہ پوری توانائی  
 اور قوت دست و پا حاصل ہو جائے اور آگے چل کر حوالہ دینے میں قوت و رستی اور  
 فراخ ابدال کے ساتھ بسر کر سکیں۔ تجربہ سے یہ ثابت معلوم ہوئی ہے کہ اکثر تیس برس  
 کی عمر کے اندر ہی اندھیری لگ دیتے ہیں جو غفلت تو انہوں نے جن گویہات  
 بدعات و تعجب غریبہ سے لیکن صحیح بات یہی ہے۔ کیا تم نے نہیں مشاہدہ کیا کہ جو بڑا تیراک  
 ہوتا ہے وہ اکثر ڈوب کر ہی مرنا پہنچتا ہے یا جو بڑا ناہی گرامی سوار گھوڑہ دوڑ کا درمیان  
 ہوتا ہے وہ جیتے اسی میں ضائع ہوتا ہے وہ اس کی یہ ہے کہ اُن کو اپنے شکار  
 پر بھروسہ ہوتا ہے طبیعت اُن کی ذمہ داری ہوتی ہے ڈر کا نام نہیں دیتا جس کی  
 وجہ سے مہیا کا نہ ہو چر بات کر بیٹھتے ہیں اور نتیجہ یہ کہ اپنی سب سے موقوفہ جہاز سے  
 غلاماں اچھڑ جاتے ہیں۔ یہی حال اُن لوگوں کا ہے جو پیدائش سے قوی اور  
 توانا ہوتے ہیں۔ اُن کو اپنی جوانی اور طاقت کا بے گھمٹہ ہونا ہے کہ احتیاط تو  
 اُن کے بس نہیں بلکہ کس آواز و قدرت بے وقت جو ملاح کا جہاز ہے میں تو اپنے حفظان  
 کو بالاس طاق رکھ دیتے ہیں سہوی کرمی کا کچھ خیال نہیں کرتے۔ کھانے  
 پینے کے اوقات کا لحاظ نہیں کرتے بس کمالانی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قبل از وقت  
 تھک جاتا ہے۔ وہ شخص جس کا جسم بالمشابہت کمزور ہو اور جس کے تھکے  
 جسمانی نمونہ درج کے ہوں اگر اپنی تندرستی کے قیام رکھنے کی تدبیر کرنا چاہے اور  
 شخص سبیل کر قدم رکھتا ہے تو یقیناً اُس کے طویل العمر ہونے کی زیادہ توقع کی جاتی  
 ہے بہ نسبت اُس شخص کے کہ جو ہے تو زیادہ قوی ہیکل گرہے پھلائی سے  
 کسی قدر غفلت و صحت کی پابندی نہیں کرتا اور وہ دانت اُس کی غفلت سے

آری۔ ہوتا ہے۔ جن لوگوں میں جسمانی کمزوری آبائی نہیں ہوتی تو بے اوقات خود اُنکی  
 مکتوب ہوتی ہے اور بعض اوقات یہ محسوس ہوتا ہے کہ راستہ وہ اپنی جان پر خود غضب  
 کرتے ہیں اکثر غم غم غم اور بھلی اضرقت انہیں کھاتے ہیں بعض اوقات وہ چیز کھاتے  
 ہیں جو اُن کو راستہ نہیں اور بعض اوقات وہ کچری کھاتے ہیں جو مسدود  
 ہیں یا کہ ہضم نہیں ہوتی۔ ان کو دن میں صرف تین دفعہ کھانا کھانا چاہیے جن میں  
 پانچ گھنٹے سے کم کا فاصلہ نہ ہو کھانے کی اوقات کی پابندی اہتمام سے کرنی چاہیے  
 اور اوقات متحرک کے درمیان کسی کچھ نہ ہونی چاہیے۔ اگر مسدود ہیں تو پانچ گھنٹے  
 کے دو تین گھنٹے کے اندر کچھ کھانا کھانا تو پہلی غذا اتریب اضرقت ہوتی ہے نئی  
 غذا پختہ ہونے سے اُس کا عمل مکمل ہوتا ہے جانا ہے جس کی وجہ سے پختہ  
 ہوئی غذا اٹھوٹا ہو کر تیر ہو جاتا ہے اور کھنی زہریلے آنے لگتی ہیں اور غذا اچھی طرح  
 ہضم شدہ امعاء میں پختہ ہوتی ہے جو اُس کے اندر کچری پختہ ہوتی ہے  
 جس کا متحرک و مسدود ہوتا ہے اور ایسی غریب شدہ غذا بدن کو بھی نہیں لگتی۔  
 کھانے کے اوقات کی پابندی نہ کرنے سے جیسی کمزوری پیدا ہوتی ہے جس کی  
 وجہ سے سو ہضم اور ضعف مسدود ہو جاتا ہے صحت قائم رکھنے کا عمدہ اصول یہ  
 ہے کہ وقت پر کھاؤ اچھی طرح چرواؤ اور خوری جبکہ کھانا کھینچو مسدود کے  
 محسوس نہ ہو۔ یاد رکھو کہ اکثر بیماریوں کی جڑ مسدود کی خرابی ہوتی ہے۔  
 دوسرا سبب جسمانی کمزوری کا ختم ہونا کہ ہوتا ہے جو ان اوتارن دست آدھی کے  
 لئے جس کے قواسم جسمانی اور دماغی تھکے ہوئے نہ ہوں عموماً آٹھ گھنٹے کی تندرست  
 اور کھانے پر شخص جو تھکا ہوا ہو غیر معمولی محنت سے بہت ہو گیا ہو وہ اس سے

زیادہ سب ضرورت آرام کر سکتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ جب بیماری آگے  
 گھس جاتی ہے تو درد پر کوبے خبر ہو جاتا ہے تو ایک علامت اُس کے بعد تن درد  
 ہونے لگتا ہے۔ عموماً جوان اور شوخین ۱۷ یا ۱۸ لوگوں کو دیکھا ہے کہ جو وقت اُن کے  
 آرام و سائیش کا ہے وہ میرا شون جسون میں مرت کرتے ہیں جس سے طبیعت  
 خراب ہو جاتی ہے۔ کامل اور سست آدمیوں کے سوا کوئی ہی ضرورت سے  
 زیادہ ہوتے رہنے کو پسند نہ کرے گا اور یہ دیکھ کر مسیح کو کچھ کھل جانے کے بعد  
 بچھونے پر کر دین لیتے ایندھے رہنے کا نام نہیں نہیں ہے بلکہ کامل ہے۔ بچھونے  
 میں جب ہی ٹیپس رہنا چاہیے کہ جب تک گویا نیند رہے وہی کچھ  
 کھل جائے تو جھٹ پٹ اٹھ بیٹھا ہوئے۔ یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ کوئی  
 شب کو نیند نہ پڑے وہی اس کے بعد کے نیند خاص میں سے ہے جو سہاویہ اور اشد نیند سے  
 گویا بندہ ہر آدن تن درست ہو لیکن اگر رات کو بے چینی یا بد خوابی رہتی ہے تو ضرور  
 کچھ نہ کچھ خرابی ہے۔ کامل تن درست کے لئے ضرور ہے کہ کمری اور سلسل نیند  
 آسے رات کو کچھ کھل جائے یا نیند اچھا ہو جائے تن درست کے نقص کی علامت  
 ہے اگر غیر معمولی ذرا دے خواب دکھائی دین یا کلبوس ہو تو ضرور ہے کہ صبح  
 میں دن کی شب کی کائی جلی غیر ہضم شدہ یا کوئی ایسی شے خلی تھا ہے جو دین  
 ہے۔ پس تم کو خیال کرنا چاہئے کہ کیا کھایا تھا۔ بعض لوگوں کو دو دو راست نیند  
 بھون کے صبح بچھل دے کسی خاص قسم کی غذا کو قبول نہیں کرتے۔ بہت غرض  
 قنایں حیرت محراب صبح ہوتی ہیں بعض لوگوں کو ترکاریاں یا کھیلے و غیرہ شب  
 میں کھانے سے پیش میں بوجھ اور ترقا پیدا ہو جاتا ہے۔ پریشانی اور زردا

سے جس اکثر خفاً بجاتی ہے اور زمین اسباب سے ماضی مشنہری فریضہ ہوتی ہے۔  
 اور دل کی حرکت تیز ہو کر خون کا دوران دوسری حالت کہ ہو کر دماغ کی جانب ایسی فریضہ  
 متعاد میں جمع ہو جاتا ہے کہ نیند نہیں آسکتی اگر یہی حالت چند گھنٹوں رہے تو مزاج  
 میں بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے ماضی بکر کا طرح طرح کی بیان پیدا ہوتی ہیں سونے سے  
 ہمیشہ تازہ ہو رہی ہیں جس قدمی یا نصف حصہ اسفل جسم کو گرم پانی سے غسل دینا  
 اس مہلک کمر سے بچنے کا جسم پانی میں رہے نیند کے لئے نہایت مفید  
 ہے۔ لیسا درگہ سے سانس لینے سے جو خون کا دوران دماغ کی طرف سے  
 ہٹ جاتا ہے اور ذرا نیند میں خیال ڈالنے سے یہ نشاطت رفع ہو سکتی ہے  
 جب کسی مذکور نیند میں غلش معلوم ہو تو مرد بچہ نہ کچھ اس کا سبب ہو گا یا تو تھری دماغی  
 حالت درست ہوگی یا نہ امین کچھ بے ترتیبی ہوئی ہوگی بہت شخص کو تجربہ حاصل  
 کرنا چاہیے کہ کس قسم کی غذا کا اس پر کیا اثر ہوتا ہے۔ جب کبھی تم کو درد سر معلوم  
 ہو یا طبیعت نامہال اور گھٹا ہو یا ایک بہت معلوم ہو تو ضرور اس کا کچھ سبب  
 ہو گا اور اگر بچھے جو میس یا زیادہ سے زیادہ اڑتا ایس گھٹا کی گزشتہ  
 حالت پر غور کرو تو ضرور تم کو پتہ لگ جائے گا کہ تم نے کونسی چیز ایسی کھائی تھی  
 کہ جسکی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہوئی ہے ہندوستان میں تو کہہ دیجئے مگر  
 دوسرے ملکوں میں بعض لوگ پھول کے پھونے پھونے میں اس میں شک  
 نہیں کہ سخت مسوی میں گرم اور کہ گدا کچھ نا آرامہ تو ضرور ہے لیکن دیسا ہی نقصان  
 بھی ہوتا ہے۔ اس لئے جب کہ دوسرے قسم کے اور بچے کچھ نے سے بھی  
 تن دھتی عملی سے قائم رہ سکتی ہے تو بچہ خواہ مخواہ پھول کے پھونے پر کھین

سوے کپے انتہا گرم ہوتے ہیں۔ چھٹ لینے میں پیچہ اور بڑھ کی جڑی کو زیادہ  
 حرارت پہنچ کر Spinal cord کو ذہن پر پہنچتی ہے جس سے نور  
 جسمانی اور شہوانی دونوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ کسی قسم کی توشک یا موگا  
 جو ذرا سخت ہو زیادہ مفید ہے اور مٹنے کے بھاری لمحات یا زلزلہ جو مجھ لا دینا  
 مسطر ہے ہمیشہ اس میں تبدیل منظر ہے ہلکا اور صائب کا بھاری اور سخت  
 کے بتر ہے بلکہ بھاری لمحات کل جگہ دور زبانی ہوں تو اچھا ہے کوئی اور مٹنے  
 کی چیز ایسی بھاری نہ ہو کہ اگر سوتے میں کھل جائے تو یکایک ہوا لگ کر سردی  
 اور زکام پھجائے بیٹا ہو یا کو ارا لگ الگ ہلک پر سونا نہایت مفید ہے  
 جب دو ہوا مل کر ایک ہلک پر سونے میں مفید ہے کہ جو طاقت درجہ کم نہ  
 کی قوت کو جذب کرتا ہے اور اگر دونوں میں کوئی ایک بھی حق باطل میں مبتلا ہو  
 یا جسے کسی قسم کا جسدی یا متعدی عارضہ ہو تو ایک دوسرے سے متاثر ہو جائے  
 کا اندیشہ ہے۔ سونے کا کہ ہمیشہ ایسا ہونا چاہئے کہ اُس میں دہریہ کا کردار ہو اور دن  
 کے وقت بلا تک ٹوک ہو۔ کی آمد و رفت چار رات کو بھی گھٹا ہوا نہ ہو بلکہ ہوا  
 کا گزر ہو۔

تھن حال تو بن جسائی کم زوری قوت کے غیر معمولی اسرار یا خود کردہ عوارض  
 کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بچپنے اور زمانہ نابالغ میں بڑے لڑکوں کی صحبت یا کسی  
 اتفاق یا سبب مثلاً سترن پر سے پھسلنا یا خون پر سے چڑھنے اور تھن یا بعض قسم  
 کی غیر معمولی بے چینی یا سوزش سے نامردانہ اور کینہ عادت استغنا کی پڑ جاتی ہے۔  
 مدد دینا حتیٰ کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں تک میں استغنا اور وضع خلاف فطری اور

اسی قسم کی دوسری ناپاک اور برباد کن افعال بہت سے طلباء سے سرزد ہوتے ہیں اور بعض اوقات ان کی کثرت خوفناک درجے کو پہنچ جاتی ہے۔ ان نفیحات اور کینہ خادون کی اگر دلوں کی جائے تو پھر نتیجہ سراسر بربادی کے کچھ نہیں ہے۔ یہ غلطی قوی کی کم زوری اور اخلاق تنزل کا باعث ہوتی ہے اور تو اسے جہانی کو بیخ و بنیاد سے ہلاتی ہے آگے چل کر یہی عادتیں ہی حرکات ہی نہیں کہ مرث خدا کا گناہ ہیں بلکہ انسان کی عمدہ اور پاک فطرت کو بڑے لگاؤ والی ہی چیزوں میں اور اگر تہ پر جائے تو پھر تو اس شخص کی باقی ماندہ زندگی کے لئے بدترین نتائج ہونے لازمی ہیں۔ زیادہ تر وجوہ ان خادون کے اختیار کرنے کے ناواقف اور ناہنگل ہوتی ہے۔ اگر والدین اپنے فرایض کو پوری طرح ادراک میں تو اس کا بہت کچھ انداد ہو سکتا ہے۔ باب کا تباہی عارفانہ سکوت یا چشم پوشی صریح مخالف ہے کہ جو حد الزام تک پہنچتی ہے۔ والدین اپنے بچوں کو یہی سے اس کے کہ خود دانشمند اور عمدہ پیرایہ میں ان امور سے انکی دین ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ ردیل اور کینوں کی صحبت میں انہیں انون سے مطلع ہوں کہ بدترین پیرایہ میں پہنچو یہ کہ وہ غضب کرتے ہیں اور دیدہ و دانستہ ایک عمدہ ذریعہ اولاد کے دلوں میں پاکبازی اور نیکی کے خیالات ہانے کا ضائع کر دیتے ہیں۔ مسئلہ اس کی ہو کہ جو خود دین بچوں کی ان ہیں اسی معصوم پر لکھتے ہوئے کہتی ہیں کہ ”بڑا بھائی گناہ خلیل ہے۔ بڑے ہوئے پیچھے تم کو خود معلوم ہو جائے گا کہ ناواقفیت کوئی ضد و متوکل نہیں ہے اور یاد رکھو کہ شروع ہی سے بچوں کو باخبر کر دینا گویا ان کو بس غم میں گرنے سے بچالینا ہے۔ سچی بات مناسب طریقہ سے مگر



بیان کی جاے تو کسی بچہ کے لئے نقصان دہ نہیں ہو سکتی۔ خاموشی۔ جمہوری  
 سفرم ادب کی گویا طرح چھپانے سے لاکھوں انسانوں کی روح اور جسم  
 برباد ہو گئے ہیں۔ اسے کاش والدین کو معلوم ہوتا کہ کیسے کیسے دردناک خطرات  
 میرے (ڈاکٹر سلوینس مثل صاحب) پاس چھوٹ سے روزانہ چلے آتے ہیں  
 تو غور ہے کہ وہ لوگ بت پھٹاتے اور ضروریان مصیبتوں سے واقف ہو کر  
 اپنے فرائض کی ادائی پر مستعد ہوجاتے اور جمہوری اور یہودہ شہرم اور ناجائز  
 سکوت کو بلا سے طاق رکھ دیتے۔ ان میں سے بت سے خطرات راست باز  
 اور ایمان دار نوجوان میسائون کے ہیں جو لکھتے ہیں کہ دو ہمارے والدین نے  
 ہم کو تاکو اوینشی اشیاء جوٹ بولنے اور بے ایمانی تار بازی۔ بڑی محبت کی  
 معذرتوں کو تو جھٹلایا تھا لیکن اس کم محبت کی طرف تو اشارہ تک بھی نہ کیا۔  
 تیرے والدین یوں تو بڑے بھروسہ دار تھے لیکن خلاصہ میں اسے الفت خطر کیسے کیوں  
 اندہ ہو گئے۔ خدا کر معلوم ہو گیا ہے کہ میرے والدین نے یہی کہیں چکے تھے لیکن یہی کہیں نہ کیا۔  
 میرے والدین نے مجھے میں سے سچ باتیں مجھ سے کہہ دی ہوئیں اور مجھنا مجھ کو جھٹلا کر اس پر یقین  
 سے بجا یا ہوا میری عمر بھر کی تباہی کا باعث ان کی شدید مصیبت غفلت ہے۔  
 ”مجھ کو دیکھئے کہ میں دنیا اور دین سے گیا گزر ہوا شخص ہوں۔ میری اس حالت  
 کا الزام سوائے میرے والدین کے کس پر دیا جاسکتا ہے خصوصاً جب کہ میرا  
 ان مصائب سے بچا لینا بالکل ان کے اختیار میں تھا۔“ کیا میرے والدین۔  
 چھوٹے بڑے مدرسوں اور کالج کے استاد۔ پادری صاحب ڈاکٹر صاحب  
 اور میرے کل دوستوں میں سے کسی ایک کو بھی اس بات کا خیال نہ آیا کہ میرے

ایک ذرا سا اشارہ ہی مجھ کر دیتے یوں تو دنیا کے سارے کاہل و باریں جس کو دیکھو  
میرا مدعا تھا لیکن افسوس کہ اس وقت کسی نے انگلی بھی نہ اٹھائی کہ مجھے ان گناہوں  
سے بچا لیتے حال ان کہ ان سب کو معلوم تھا کہ میں کیا دنیا جہان کے سب لڑکوں کیلئے  
چاندن طافت سے ان امور کی رگوں میں پڑا ہوا ہوں۔ کیوں آہ کیوں؟ ان میں سے  
کسی ایک نے بھی خبر لی۔ ذرا تو مجھے باخبر کر دیتے پس بتلائے کہ کیوں کر میں اپنے  
والدین کو اس انصاف میں معاف کر سکتا ہوں؟ اس قسم کے دل ہلا دینے والے

اس میری کتاب حزن و غم سے متعلقین جن مسافرت و تفریح کر دہی و اخلاق کی پہلی کتاب  
جو لوگوں کے لئے لکھی گئی تھی ایک نے اسکی بیعت تھ کی انھوں نے غل گئی بڑے شایر  
نے بیش قیمت و نقد ڈاکہ لکھے سر آؤ۔ دہا جاردن نے بت حمد اور شیر بر ما کے کاغذ  
کیا لیکن ہر جگہ کسی گنہ گار سے بعض کو تاہ اندیشہ ہو چکا خیال لوگ دل زمان سے کہ  
تزرے کہ کتاب تو سرور و پستان یاد دہندہ ہے اور بیوقوف نے کہ گرفتار ہو

طالب زبان جو دشمن بڑا کہے ایسا بھی کوئی ہے کہ سب چکا کہینے  
افسوس ہے ہرے ہم کی حالت پر۔ ہر ایسے لوگوں کو معذور رکھتے ہیں **قُلْ هَلْ يَسْتَوِي**  
**الَّذِينَ يَعْطُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْطُونَ** ۳۳ زمر (کہیں بانٹنے والے

اور نہ بانٹنے والے برابر ہونے ہیں) پھر ایسے کو شکر دیا وہ پڑانے فتنے کے کیرے تفریح  
ہیں زمانہ کی رفتار سے برسوں پیچھے پڑے ہیں اپنے گئے کر کے چال نہیں چھوڑتے مثل منہر ہے  
**مَنْ كَفَرَ مَعْدَتْ** (جو تصنیف کیا ہے نشانہ علامت) بنتا ہے۔ ہر ایک کتاب سر اسٹان  
بلو دہندہ ہو رہے۔ یہ باتیں ہیں جن کے بار دہندہ کی لذت تیس نفرت نے حذر دلا دیا  
ہے۔ انسان بلا ذی عقل و ہوش ہے جو ان ہوش ہیں وہ بھی جانتے ہیں ان سرٹوں کا

چند دن غصہ کی پوچھا روزانہ لاکھوں اور جوانوں کی حالت سے ہستی ہوا اور اگر ان  
(بقیہ نمبر ۴۷ صفحہ ۴۷) صبح استیلا تو روزانہ ہے اس کا جو کتابیں نہ کہ جو۔ اگر ان کے بایں  
مشتی سے ہو گئے ہیں تو ان کے فتنہ مستی کو دور کرنا ہوا اور فتنہ ہے اگر ان کے ہرے ہوں  
ایسے سودا ہوں کہ کچھ نہیں ہانتے تو ایسے ہی کو خیر نہ ہانا اصل مقصد ہے ہوا جو جان بوجھ کر اس  
میں بتا ہوں ان کے سے ہوا کی کتاب زنجیر کشل کا کام دے گی۔ اگر ہرے مضامین فحش  
ہجے ہا میں تو برین نقل وراثت یا یہ گریست و غلغلا نہ نقل کا کوئی کام نوزادہ فحش ہو سکتا ہے  
اے اللہ لا یا فخر بالحق تعالیٰ جس بات کو نہ لانا فحش کہہ ہے ہر گز فحش نہیں ہے  
بلکہ خداوند تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے جیسے افراد پیدا کرنے کی قوت دی ہے وہ خود خداوند تعالیٰ  
کی قوت نہیں ہر گز تبدیل ہوتے

اپنے کو بڑا بڑے کو چھپا سمجھے

کسی سے کچھ ہے اچھپا کچھ

ہر بات و درسی ہے کہ ہنسنے اس نعمت غلطی کا بڑا سوال کیا ہو لیکن اس سے اصلی شے کی  
نوعیت میں کیا فرق آتا ہے کیا ان باتوں کا ذکر داخل فحش ہے؟ شروع کا مادہ ہی ہے لیجئے کہ  
بات اُس میں اٹھا رہی ہے۔ اعلیٰ کی کتاب میں ہر بات ایسے احکام سے ملو جن کتاب اخلاق میں سے  
بہرہ ہونی چاہیے۔ طب کی کتاب میں اپنا سے پس ہلے میں۔ میری کتاب میں مذکر اگر ان میں کا ذکر ہو تو  
جو اکیلا ہوا۔ اس کتاب میں جنم و نقل کے لئے جن وہ جواب میں ان اعتراضات کا جو میری کتاب  
پر ناگہبی سے کئے ہیں۔ وہ کتاب ہے جس کی کوکھ میں جنم و انتقال کا ہر پرچہ میں کہیں جس  
کھرا لے نہیں دیکھو کثرت کا سبب جو ہر پتہ میں قلعہ ناز و نون میں ان کا ترجمہ (بقیہ نمبر ۴۷ صفحہ ۴۷)

۱۷ نمبر کا نشان بدل کا وہ ہوا جو بدل کر دیا۔ بتا ہے۔

والدین مناسب طریقے پر ان کو مشورہ دینے اور ان کے صلاح کار ہوتے تو کبھی :

(بقیہ نوٹ صفحہ ۵۰) اب تک ہو چکا ہے غاک نے محض اپنی قوم کے بچوں کی ہم دروسی سے خَالِصَةً یُوْجِزُ اللّٰہُ (مرن اللہ کے واسطے) مگر اس کو اردو کے تاب بین پیش کر دیا تو کچھ گناہ کیا؟ کیا میری کتاب انہوں سے بھی گئی گزری ہے۔ مگر بات یہ ہے اَلْحَقُّ قُرْاٰوْکُمْ مَّکَانَ دُشْمَنِ ہمارے قوم مرہ پرست جو کسی کام کی قدر و قیمت پر نہیں کی جاتی پہلے تو احراموں کی ہوجھا ہوتی ہے پھر تکفیر کے فتوے ہوتے ہیں۔ زمین نے کوئی آواز کا کام کیا تھا۔ نقدیہ ایسی زبردستی تھی کہ میرے لئے بھی کھر کا فتویٰ دیا جاتا جو غائب میری غلط لیش کا بدلہ ہونا سکتا ہے لیکن کہ ان کے ساتھ ہماری قوم نے کیا سلوک کیا۔ کافر پنجویں اور کیا کیا ان کو خطاب دیا۔ وہ کیا بیان سنتا رہا کہ قوم کی رحمت سے غافل نہ رہا۔ آج وہی قوم ہے کہ جن کے لئے سے ابھی تو مرہ دن ہوئے سنتا اللہ نکل تھا ادواب بے ساختہ چار دن رحمت سے طے ارستہ کا اٹھنا ہے اور ہر

انچہ دانا کس کس نہ دان

ایک بھلا غرابی بسیار

خدا کا شکر ہے کہ اب بھی قوم قدر دانوں سے غافل نہیں ہے۔ قدیم شہ جاذبہ اندر ہری

میری کتاب کو انھوں نے سزا تکون پر لکھا

حَدُّوْا لَفَتِّ اِذْ لَعْنًا لِّوَا سَعِيْہُ

جب کسی کو وہ بغضیب نہیں ہوتا (مگر ایک شخص کو ہو گئی) اس کو ایک سزا دینے لگے ہیں

فَالْقَوْمُ اَفْلَدَ اَوْلٰہُ وَخَصُوْہُ

اور قوم اس کی دشمن اور بہتر خواہش بھائی ہے

کفر اور سرکشاء قُلْتُ لَوْ جِہَا

جسے میں کوئین کو ایک دوسرے کی نسبت کہا کرتے ہیں

مصابہ اور ایسی پیشانی نہ ہوتی اور ایسے گناہن میں (کے متلاہوتے ہم نے  
 پچیس تیس سال کی عمر کے لئے پڑے ہر طرح پر سمجھا، ایسے نوجوان آدمی بھی  
 دیکھے ہیں جو لدا انگلی کی وجہ سے ان بڑائیوں میں پھنس گئے ہیں۔ ہزار ہاڑ کے  
 اور نوجوان آدمی جو بظاہر دیکھنے میں تو بڑے ہوشیار اور سمجھ دار ہیں مگر ان کو  
 انسان کے تو الود تناسل کے اعضاء کی بناوٹ اور بنیاد وغایت کی کچھ بھی  
 خبر نہیں اس مخصوص میں وہ بالکل گورے ہیں اور ایسے لوگ ہی ان انہوں تک  
 عوارض اور مصائب میں مصائب کہیں لاطلمی کی وجہ سے پھنس گئے ہیں بعض  
 لوگوں کا غلط خیال بھی ہے کہ جب مرد کے ساتھ ساتھ عضو مخصوص بڑھا جاتا ہے  
 تو اس میں جلد نشوونما پیدا کرنے کے لئے مثل دو مرد اعضاء کے کسی قسم  
 کے ورزشی ذرائع پیدا کرنے چاہئیں یہ لغو اور بیوقوف خیال مگر اس وجہ سے پیدا ہوتا  
 ہے کہ بگین اور پٹھے ورزش سے وقت درہو جاتے ہیں لیکن ان لوگوں کو  
 اس بات کی خبر نہیں ہے کہ اعضاء سے تناسل کا بڑا عضو ایک رگون کا گچھا ہے  
 جس کا سلسلہ نفع عمیق اور تمام اعضاء تناسل سے تعلق رکھتا ہے اور یہ بگین  
 سارے جسم میں ایک جال کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔ اس طریقے سے بچاے اس کے

بقیہ صفحہ ۵۱) حکم اوبغیا انہا کذمہم

حسد اور حسادت سے کہ وہ توڑی ہے

Male generative organs مردان کے اعضاء

تناسل غدہ اور مثانہ Prostate gland: غدہ مثانی کی

گردن اور پیشانی کے مابین کے گرد مقصد کے لوہے کو واقع ہوتا ہے جس کی شکل غدہ سے غرضی مثل سپریم

کہ ہم منہ مخصوص کو طانت پہنچا سکیں انا نقصان پہنچاتے ہیں اور اگر چند روز

(بقیہ نوٹ صفحہ ۵۲) ہوتی ہو اس کا طول ایک انچ عرض ڈیڑھ انچ موٹائی ہونے اور وزن

چھ ڈرام ہوتا ہو۔ پیشاب کی نالی اس کی بالائی سطح کے نزدیک اس کے درمیان سے گزرتی ہے۔

خود اس نہ دو پر پندرہ سے بیس تک بڑیک بڑیک نابان ہوتی ہیں جو پیشاب کی نالی میں گھلتی ہیں

اس نہ درمیان ایک سفید رعبت پیدا ہوتی ہے جسے مزی کہتے ہیں

”دوی کے غدود۔ غدودان الکوبر *Super's gland*۔ جو چھوٹے چھوٹے گول

زرد رنگ کے مرکب طبع دو غدود ہیں جو پیشاب کی نالی کے فٹائی حصے کے نیچے ایک جگہ میں

پہنچے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان غدودوں کی نابان زچھے طور پر مٹے کو جا کر پیشاب کی نالی میں گھلتی

ہیں۔ ان غدودوں سے جو ایک سیس دار رعبت پیدا ہوتی ہے اسے دوی کہتے ہیں

”غضرقاسل“ *Penis* اس کے درمیان سے پیشاب کی نالی کا بت مارا سکتا ہے

اس کی ساخت اسٹاد ہونے والی ہون کا ایک گٹھا ہے جو زردی رنگوں سے بنا ہوا اس کی ساخت

میں ٹپک اور ریشوں کے خانے خانے پائے جاتے ہیں جن میں ریشہ ہیں جن میں اس کے قریب جدا

جدا حصے ہوتے ہیں جن میں درختی دوڑوں ہلکے تھیں جنہیں *Corpora cavernosa*

جسمان الاجوان کہتے ہیں جسے اریالی تھانی حصے کو *Corpus Spongiosum*

جسم اسفنجی کہتے ہیں جو جوارے بول پر شامل ہے نلی ہری حصے ایک بڑا ایک جسم ایک ریشہ

جڑ جڑی ہوتی ہے اور دو مضبوطی خون کے ذریعے نظر الجان کے ساتھ مل جاتی ہے اس کے کوہ

میں مشغہ کہتے ہیں جس کی چوٹی پوہل کی نالی کا بیرونی حوالہ ہوتا ہے۔ شتہ کے کنہ سے اور

پہچھونے چھونے غدود ہوتے ہیں جن سے ایک قسم کی ستہ کی سی رعبت پیدا ہوا کہ ان مصلو

نر کہتے ہیں۔ مشغہ کے اوپر جو چڑا ہوتا ہے اسے ولیدین مشغہ کہتے ہیں۔

ہم ہر ایسی کرنے ہیں تو نہ مرمت رنگین مردہ ہو جائیں گی بلکہ ایک قسم کی کشش  
(بقیہ نوٹ صفحہ ۵۳ "خصیستان" Testicles) دو ہم نے فیضی شکل کے  
منی پیدا کرنے والے غدود ہیں جن میں یہ نہ "پیش" کے اندر آ جا رہا ہے بلکہ گردن کے  
نیچے رہتے ہیں لیکن پیدائش کے وقت وہ دھیرے دھیرے پیٹ کی گنج مان والی نالی کے ذریعے غول  
میں آ جاتے ہیں ہر ایک خبیثہ پچھلے نکالتے ہیں ہر ایک خبیثہ ڈیڑھ انچ لمبا ایک  
انچ چوڑا ہوتا ہے اور انچ سترنا زرب نصف چٹ نمک کے ذریعہ ہوتا ہے خبیثے کی پمپیل سطح  
کے ذریعہ نالی کے چپے اور رنگ سے کہ خبیثہ قوتانی کہتے ہیں یہ وہ حصہ ہے جس میں  
منی کا نام لایا جاتا ہے ہر ایک خبیثے کی ساخت میں آریب چار کے چھوٹے چھوٹے لایوز  
(کوئل کوئل سے Testicles) پائے جاتے ہیں ہر ایک لایوز میں منی کی ہر ایک ٹیلیوں کے  
سوانح ہوتے ہیں وہ ٹیلیوں ہر ایک لایوز کی چوٹی پر پونچھ کر باہر منی ہوتی ہے پندہ میں ایمان دلتی ہیں  
جن کے ذریعے سے منی خبیثہ قوتانی میں جا کر نفع پاتی ہے

خصیہ کی نالی Vas deferens ہر ایک نالی اپنی جگہ کے خبیثے کے بلال حصہ  
سے بنے خبیثہ قوتانی کہتے ہیں شروع ہو کر اور خبیثے کے عروق اور اعصاب کے ساتھ ایک غلاف  
میں ملفوف ہو کر اوپر کو جاتے ہیں اور شکم کے گنج مان والے سوراخ کے راستے شکم میں پونچھ کر اوپر  
ہر ایسی "نالی" ذریعہ سے بطور ہو کر اس کے مقیم درشتانے کے وہیں سے نرئی ہوتی ہے مگر منی کی خبیثہ میں خیر ہوتی  
ہو خبیثہ میں منی پیدا ہو کر حسین ذریعے سے منی کی خبیثہ میں جا کر جمے ہوتی ہے ہر ایک نالی آریب  
دو فٹ کے بعد ہوتی ہے اور گریڈ انٹیلی (دغین مکت) یہ سول سول پانچ میں ذہن علم شریع میں مردہ اور مردہ  
کے اعضاے تناس کی اہمیت پر سودا گن میں گھر گھر میں جس سے خداوند تعالیٰ کی صنایع عظمیٰ ہوتی  
کا دل کا ایسا نظارہ پیش نظر ہوتا ہو کہ توئی کب دھک دے جاتا ہو ۱۲

واقع ہو کر اُس کا مقتضائے کم ہو جائے گی لو کہی کے علاوہ اور جڑ بنی پر جاتی ہے اور سارا نظام عصبی کم زور ہو جاتا ہو۔ پس بعض لوگ ایسی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر اس گناہ کے ترک میں ہوجاتے ہیں اور آخر کار اپنے کئے پر پشیمان ہوتے ہیں۔ علیٰ ہذا بعض ناواقف لوگ کیا بلکہ بعض نیم حکیم بھی اسی خیال پر پڑے ہوئے ہیں کہ عہد کی پاک اور بہرہ یزگار ناز و رنگ رومی کے لئے مضر ہے۔ ناظرین کو ہم معلوم کرا دینا چاہتے ہیں کہ یہ خیال بالکل لغو اور مصل اور ضلالت اصولِ ساختہ ہی اور ہمارے اس دعوے کو تائید میں ہم بڑے بڑے نامی گرامی یورپ و ہندو اور کیر کے ڈاکٹروں کی رائے کو نقل کرتے ہیں:-

پروفیسر لیونل۔ اس۔ ٹیل۔ گلر کا لیج۔ لندن کہتے ہیں کہ ”اگر کسی وجہ سے شاہی اور شہزادہ متعذر ہو تو بھی بلحاظ اصول و زیاجی علم و ادب اور بدل کو مل طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے۔ یہ خیال بالکل غلط اور بے بنیاد محض ہے۔ اس امر میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ سنت و جبہ کا اعتدال اور احتیاط ہی علم الامان اور اصول اخلاق کے موافق ہے اور جو شخص جوان خواہشات نفسانی کی یا بھائی اسی طرح مزور بات بدنی کے منافی ہے جیسے کہ وہ اخلاق اور مذہب کے خلاف ہو، شاید لوگ اس رائے پر کار بند ہوں مگر نفعین تامل کریں اس لئے ہم اس سے زیادہ بھر دے اور اعتماد کا وہ ضابطہ کا جواب پیش کرتے ہیں جو ناروے کی ”یونین فار آئیڈل دس منٹ اینڈ چیلک موڈل“ ایک استفساری خط کے جواب میں کہ سچانک یونیورسٹی کی طبی فکٹوری نے دیا ہے جس میں شمالی یورپ کے بہترین ڈاکٹر موجود تھے:-

آپ کے سوال کے جواب میں ہمارے ہر ایک کے میڈیکل فیکلٹی کی رائے سے مثبت ہے۔



اعلان پیش کرنے کی مدت محل کی جاتی ہے۔۔۔ پچھلے دنوں میں بسکٹ بال کھیلنے والوں نے جو اس امر کا اعلان کیا ہے کہ اخلاقی طور پر بحالتِ تہذیب و تمدن کے ساتھ انسانیت کی صحت ہے اور یہی خیال انہوں نے اور بحال عام میں بھی دہرایا گیا ہے یہ خیال پرنا ہے۔۔۔ متفقہ تجویز کے غلط مفہم ہے۔ ہم نے اُن لوگوں میں جو تہذیب کی زندگی بسر کرتے ہیں آج تک کوئی ایسی بیماری یا کسی خاص قسم کی کمزوری ایسی نہیں دیکھی جس کو ہم اس قسم کی زندگی بسر کرنے کی طرف منسوب کر سکیں۔ ہم سب لوگوں کی صحت پر اسے ہی نہیں ہے بلکہ ہمارے متفقہ تجربے کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ پاکبازی کی زندگی صحت اور دودن کے لئے بالکل غیر مفید ہے۔۔۔ مار دیکھیں ڈاکٹر دن کے جنرل (رسالہ) نے جو تعلیم یافتہ ملک زیورچ سوئٹزرلینڈ کے اور زمانہ حال کے طبیب سائنس میں مجروحہ کامل امین ہماری اس سے تہما ماست و توثق سے اتفاق کیا ہے۔۔۔ پروفیسر آگسٹ فورل اور ہیرن دن کرافٹ اینگ یونیورسٹی (اسٹرا) یہ دونوں صاحبِ متفقہ کہتے ہیں کہ ہم اس بات پر جیسے ہوئے ہیں کہ جو ان آدمیوں کے لئے شادی ہونے تک باہمی نایبیت مفید اور صحت بخش ہے۔ یہ امر نہ صرف اخلاقی اور فطرتِ انسانی کے لحاظ سے ضروری ہے بلکہ حفظِ ان صحت کے نقطہ خیال سے بھی بہتر ہے۔

ادنیٰ علیہ السلام بقادر برسلو (المیم) ایک بہت ہی کانگرس و افق اور مخالف فریقوں کی جمع ہولی تھی جس میں اسی قسم کے امور تصفیہ طلب تھے۔ اس میں تمام دنیا کے بڑے بڑے ملک کے ڈیلیگٹ جمع ہوئے تھے نہ صرف یورپ بلکہ ایشیا، افریقہ، روس، جاپان، ایران اور چین کے قایم مقام بھی موجود تھے۔

یہ کانگریس صرف اُن لوگوں کی تھی جو کہ پاکبازی کی مدد معاون تھے بلکہ وہ تو بہت  
 تھوڑے تھے بلکہ اکثر ذریعہ مخالفت کی تھی جو یورپ بھر میں ایسی جو اخلاق  
 عادات کی ترویج اور قیام کے حامی تھے اُن کے خیالات اور اُن کی تحریکات  
 بہت پر زور تھیں۔ اس کانگریس میں انہیں وجہ سے، رزولوشن پاس کر دیا گیا تھا  
 کہ کوئی امر اُس وقت تک واجب التعمیل نہ سمجھا جائے گا جب تک کہ سب اُس  
 پر متفق نہ ہوں ایک شخص کا اختلاف بھی کارروائی کو ناجائز قرار دے گا۔ پس  
 اِس شرط کے بعد جو فیصلہ صادر ہوا اور ایسے متفاو خیالات کے لوگ جس  
 امر پر متفق ہو گئے ہوں وہ بہت وقت کے قابل ہے اور اب اُس میں کیا کلام  
 ہو سکتا ہے اور ایسی حالت میں بجز اس کے چلا نہیں کہ اس قطعی فیصلے کو وہ لوگ  
 بھی چاروناچار تسلیم کریں جو عالم تجربہ کے مخالف ہیں۔ اس کانگریس میں پروفیسر سیر  
 نے جو سب سے بڑے ریگولیشنٹ تھے۔ رزولوشن پیش کیا جو بلا کسی ایک  
 اختلاف کے پاس ہوا۔ جو ان آدمیوں کے لئے سب سے بڑا کھڑدہت ہیں غلیم  
 لی ہے کہ اُن کو خطایا جاسکے پاکبازی صفت قوائے غموانی کا مضبوطی نہیں  
 کہ نقصان دہ نہیں ہے بلکہ علی الرغم پابندی اصول طب اور حفظان صحت کے  
 احاطہ سے بدرجہ غایت ضروری ہے۔ کیا اس رزولوشن کی نسبت یگان  
 ہوا سکتا ہے کہ یہ صرف اُن لوگوں کے لئے ہے پاس ہوا جو پہلے سے پاکبازی  
 خیال سے سوید تھے اور کیا اس رزولوشن سے اُن بڑے بڑے ڈاکٹروں  
 کے قول کی جن کو ہم اوپر لکھ آئے ہیں پوری طرح تائید نہیں ہوتی؟ ڈاکٹر جارج  
 پیئر اپنی مشہور کتاب "مادی ڈیمنسشن آف لیف" میں لکھتے ہیں کہ ہم

نہایت زور سے ترویج کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ کہ تجدد باعث نقصانات ہے نہایت مضرت اور جس سے ناگفتہ بہ برائیاں پیدا ہوتی ہیں اور جو بیرون کے برین اشکال کو ترقی دینے والا ہے۔ تجدد سے نہ عضو مخصوص کم زور ہو جاتا ہے نہ طاقت میں فرق آتا ہے نہ جریان کی نہایت پیدا ہوتی ہے نہ کنجش (اتنا خون پیدا ہونا کہ مرض پیدا ہو جائے) پیدا ہوتا ہے اور نہ کسی قسم کے وہ امراض پیدا ہوتے ہیں جو بعض کو تھ اندیش لوگوں نے ماکہ ایہ اور بے پرواؤ اکثر ذہنوں نے گڑھ لئے ہیں تا زندگی کی کوئی حالت دماغی اور جسمانی قوی سے ایسی موافقت نہیں کھاتی جیسی کہ تجدد کے ذاکر لیسٹن اپنی اس کتاب میں جو امراض شہوانی و اعضائے توالد و تناسل کی ٹیسٹ بتاتے دیکھتے ہیں کہ مریضوں کو اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ اعضائے توالد و تناسل اُسی وقت اچھی حالت میں رہتے ہیں کہ جب توالد و جسمانی جہان ان پر وجہ دوم میں لکھا گیا ہے۔ معمولی آدمیوں کو جہان تک جسمانی قوی کو نقصان ہے اس خاص قوت کی چند ان ضرورت نہیں ہے بلکہ اُس کی نہوت میں بھی مائون کی اچھی گزر سکتی ہے۔ زندگی کے لئے اس قوت کا ہونا لازمی نہیں ہے۔ اس کے معرک کو مدد دینا کیا معنی بعض حالتوں میں مادی عمر بھی ملتی رکھ سکتے ہیں بلکہ کبھی جی اس سے جسمانی قوی کو نقصان نہیں پہنچ سکتا جو لوگ عرصہ دراز تک بند سے رہتے ہیں ان کو کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہئے جس وقت ضرورت پڑے گی فوراً استعداد رکھ رہو سکتے ہیں اور اُس وقت دیکھ لیں گے کہ اتنے دنوں کی رُکاوٹ سے اُن کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا۔ اس کی توجیہ یون یون کی جاسکتی ہے کہ جسمانی فطرت اخلاقی فطرت کے تابع ہوا کرتی ہے۔ سسٹیرین۔ ایم۔ پاول ایڈیٹر

فطین تھروپسٹ و پریزیڈنٹ امریکن بیورٹی لائیسنس اس معاملہ آئیز راے کی  
 ترویج کے لئے منابت ماہر فن ڈاکٹر جوہر نیوارک اور اس کے قرب و جوار میں رہتے  
 ہیں ان سب کی راے نے کربور ایک رسالہ کے شان کی ہے جو بالکل ہماری  
 راے سے متفق ہے اور جس سے ہمارے قول کی ہوری طرح تائید ہوتی ہے  
 "ہم لکھاؤ ان عام مصائب اور امراض جسمانی کے جو کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں  
 اور جن سے افسوس ناک موروثی نتائج اخلاق کی خرابی پیدا ہوتی ہے اور جو بدکاری  
 کی زندگی سے کسی طرح منسلک نہیں ہو سکتے۔ ہم نیوارک اور اس کے قرب و  
 جوار کے ڈاکٹر جن کے دستخط ذیل میں ہیں اس راے پر متفق ہیں کہ بچہ۔ پاکیزہ  
 اور بچہ نگاری کی زندگی عورت اور مرد دونوں کے جسمانی دماغی اور اخلاقی حالات  
 کے بالکل موافق ہے۔ بلوغت مزید طبعیات یہ راے نامی اسپیلسٹ اور  
 ان ڈاکٹروں کے پاس بھی گئی جو اس خاص صیغہ یعنی مین بڑے بڑے کابوٹن  
 اور شفاخانوں میں مشہور ہیں ان سب نے بھی اس راے سے اتفاق کیا۔  
 پس اتنی بڑی قومی اور منفذ شہادت کے بعد اب اس مسئلہ میں کسی مزید رائے کی  
 کی ضرورت نہیں۔ طبی شہادت کے علاوہ دیکھنے تو عقل لا بھی اس کے خلاف  
 ہے کیونکہ کہ اور کھردار۔ شادی اور مذہب سوسائٹی کے نظم کو وہ ہم پر ہم کرنے والا  
 ہے اسی سے لوڈی جان دیون خواصون جرمون اور کئی کئی بیویوں کے رکھنے  
 کی ترغیب ہوتی ہے اور یہی حرام کاری اور عیاشی کی جڑ ہے۔ اگرکہ خیال جاگزین  
 ہو جائے تو بجائے پاک اور سچی محبت کے بد نظری اور شہوتانہ دید بازی کا دور دورہ  
 ہو جائے گا۔ بھلا انسان تو انسانی خدائی قانون بھی اس کے مصلحت خلاف ہے۔

درجات کا ڈاؤر درک ان کا زمین کبھی فرق نہیں ہو سکتا۔ کیسے ممکن تھا کہ وہ  
 حکمران بنے اور فطرت انسانی اس کے خلاف پیدا کرتا۔ اگر وہ فطرتِ جہانی میں  
 ایک ایسا خاصہ پیدا کرے جو اسی کے اخلاقی احکام کے خلاف تھا تو تعارضِ واقع  
 ہو جاتا۔ خدا نے اپنے کلام میں صاف فرما دیا ہے: **وَلَا تَقْرَأُ لِرِزْقِ اللَّهِ كَانَ**  
**فَاحْتِكَوْا مَاءَ سَبِيلًا** ﴿۱۰﴾ انہی سبیل۔ جو لوگ بدکاری کی زندگی بسر کر رہے  
 ہیں ان کے حالات کلم کھلا ایسے ہیں کہ جس سے خود اس خیالِ فاسد کا  
 مریخ بطلان اور نفیث ثابت ہوتا ہے۔ کیا ایسے لوگ خوش ہیں؟ ہرگز نہیں۔  
 خوش کیا معنی اگر تو ان میں سے بتلا سے مصیبت ہیں۔ خود ان کا ایمان ان کو  
 گونا گونا ہے اور ان کا دل کو اسی رہتا ہے کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں گناہ ہے جس  
 سے وہ اپنے جسم اور اخلاق دونوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں **لَكَ فِي الدُّنْيَا**  
**خِزْيَانِيٌّ وَمِنْذِرٌ لِّكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَذَابُ الْحَرِينِ** ﴿۱۱﴾ **ذَلِكَ بِمَا كَدَمْتُ**  
**يَدَكَ اَنْ دَانَكَ اللَّهُ لَيْسَ بِظُلْمٍ لِّلْعَبِيدِ** ﴿۱۲﴾ ان کا دل سچی اور پاک  
 محبت کی تئامین تڑپتا ہے۔ ایسی زندگی کے نتائج پر کثرت ہمارے سامنے موجود  
 ہیں سیکڑوں بلکہ ہزاروں آدمی دنیا میں ہر طرف بھرے پڑے ہیں جو عیاشی کی  
 بدولت ہر طرح برباد ہو گئے ہیں۔ عیاشی زواج لوگوں کو سچی محبت کا مزہ نہیں معلوم

۱۱۔ اور دنیا کے پاس (جو کبھی) نہ بٹکتا کیونکہ وہ بے چارے ہے اور بہت ہی بُرا چلن ہوتا ۱۱

۱۲۔ ایسے (ظالم) کی (سزا) دین میں (بھی) دھوکا اور نیاست کے دن (بھی) اُس کو خدا پر دہن  
 (کاڑھ) کچھاؤں گے (اور اس سے کہیں گے کہ) (دیر سے) اُن (احلِ بہ) کا بدلہ جو تو نے پہلے

(انہوں) (زارا وخت بنا کر) بھیجے تھے (مذخار) اپنے بندہ میں (پیدا بھی نہیں کرتا) ۱۲

وہ ایسے اندھے ہو جاتے ہیں کہ اُن کو بھلائی بڑائی میں بھی تیز بانی نہیں رہتی۔  
اُن کو اپنی شہوت رانی کے ساتھ ذات ذات رنگ، روحن تغاوت عمر، دیکھ باریک  
صفائی، ناپاکی، کسی چیز کی سہ نہ نہیں رہتی وہ یہ وہ دانہ سنڈاس اور معدن لہر اس  
میں جا گرتے ہیں اور خود اُس جلی ہوئی آگ میں بھسم ہو جاتے ہیں۔ اگر مردوں کے  
لئے تجرہ مفر ہے تو بہر ہی قانون اُن ہی دائل لہا حائل سے عورتوں کے لئے بھی  
مقرر کرنا ہو گا کیونکہ دلوں جو شش اور تو اسے شہوانیہ عورت میں اگر مرد سے زیادہ نہیں  
تو برابر توغیر۔ ہیں لیکن مردوں کا یہ حال ہے کہ وہ عورتوں کی طرف سے آنکھیں  
بند کر لیتے ہیں اپنے لئے تو انہوں نے جو اذکی صورت نکال لی مگر عورتوں کے  
مقابلے میں اُن کے پاس کیا جواب ہے؟ وہ دن نے عورت کو مرت ایکس  
شہوت رانی کی مشین سمجھ دیا ہے۔ عورت کو اپنے جسم تک کا اختیار نہیں ہے  
اُس سے تمام آزادیوں اور حقوق چھین لئے گئے ہیں اور اُس کو ایک در پر مغلطہ  
میں جکڑ دیا ہے۔ خداوند تعالیٰ کا کہی یہ منشا نہ تھا کہ مرد عورتوں کے حقوق کا غاصب  
اور اُن کو برباد کرنے والا بنایا جائے بلکہ وہ اُس کا حامی مددگار اور محافظ بنایا  
گیا ہے۔ عورتوں کی عزت اور قسمت میں ہماری عزت اور قسمت ہے۔ جو  
کچھ تالیف اور حق تلفی ہم عورتوں کی کرتے ہیں اُس کا اثر ہماری ہی ذات  
پر پڑتا ہے۔ مولا کا جو زہموت ہے وہ اپنا نہ صرف دایان عورت، جب دونوں  
حقوق کی مقدس بندش میں بندہ جاتے ہیں تو دونوں مل کر تو امداد و تسلی کی  
ایک فرد شمار کی جاتی ہے امداد و نون مل کر مدد کامل ہوتا ہے اس مدد میں ہوا  
کچھ جمع کرنے یا تفریق کرنے سے دونوں افراد کو نقصان پہنچنا لازم و مستم

ہے۔ مگر مردی کو کیا جائے تو کچھ ایسی دوری اور لازمی قوت نہیں ہے کہ ایک  
 بدون کام نہ چل سکے بلکہ اُس کی ضرورت کو ایک صفت کے لئے بھی تسلیم نہیں کیا جاسکتا  
 کیونکہ انسان میں مرد ہی ایک قوت نہیں ہے بلکہ انسان اخلاق اور تمدنی  
 مخلوق جس ہے۔ اُس کی قرآن شہوانی صفت حرام کا یہی ہے سے سیر نہیں کیجتین  
 انسان کے لئے اخلاق اور ایمان کی دو ذمہ داریاں ایسی اور ملگلی ہوئی ہیں جو ہمیشہ  
 قوتِ عصبیہ کے مخالف ہیں۔ انسان دنی الطبع ہو اور اُس کی تمدنی خواہش مرد  
 ہمیشہ جوش کے ذریعہ سے پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ ساتھ ہی ساتھ  
 سوشل - اخلاقی اور عقل قوی کا بھی جوڑ نہ ہو۔ مرد کی طبع عورت بھی دنی الطبع ہے اور  
 اُس کی تمدنی خواہش محض ہمیشہ خواہشات کے رفع کرنے سے کسی طرح پوری  
 نہیں ہو سکتی بہرہ صحت اُس کی تکمیل جب ہی ممکن ہے کہ جب اُس کو شہوانی کے  
 اپنا شکم سادی بنایا جائے۔ سو سادی میں مرد عورت دونوں برابر کا درجہ رکھتے  
 ہیں اور جہانِ عورتیں اس درجہ سے گری ہوئی ہیں دماغ میں ذلیل پست اور  
 تنزل کی حالت میں ہیں کیونکہ دونوں افراد مل کر ہی قوم کھلاتی ہے یہ کیسے ممکن ہے  
 کہ قوم کی ایک فرد ایک حالت میں اور دوسری دوسری حالت میں رہے؟ ایک آنکھ میں  
 مہر ہو ایک آنکھ میں خدا کا تہر۔

اب اس بحث کو ہم ختم کر کے اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اگر کسی جوان  
 جوان مرد کی گردری کا باعث اُس کے اپنے حرکات ناشائستہ ہیں تو اُس کے  
 لئے صرف ایک ہی علاج ہے کہ وہ فوراً قطعی طور پر اُن سے اجتناب کرے۔  
 اس معا کے حاصل کرنے کے لئے جبری ہمت اور استقلال اور راسخ الاعتقاد کی





تیری سن ل اور ہم تجھے ہدایت دین گے۔ وَمَنْ يَكُنْ مُوَدِّعًا يَجْزِئْهُ دُكَا  
يَعْلُ مِنْ مِرْت دُونَ اللَّهِ وَلِيَا وَكَهْصِيْرًا اَج ناء

اے غم خوار ہر اک بے کس کے حامی ہر عاجز بے بس کے  
جس نے لگن میں تجھ کو بگاڑا سانس تیرے ہاتھ پارا  
بھرا نہ خالی اس چوکٹ سے کیا نہ پیا سا اس پن گٹ سے  
ایسے شخص کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیشہ نفس مارو کہ خواہشوں سے بچے کیون کہ  
نفسانی خواہش روحانی خواہشوں کے خلاف ہوتی ہیں۔ بہت سی جگہ بلکہ اکثر موقع  
پر جب تک انسان میں ذرا بھی اخلاقی محبت باقی ہے اور وہ اس کام کو بڑا لگن  
اور تباہ کن سمجھتا ہے تو اس کو چاہئے کہ فوراً روانہ بہت کر کے دل میں ٹھان لے  
کہ آج سے بس میری توبہ ہے اب میں کبھی ایسا کام نہ کروں گا میں اپنے نفس کو  
ٹھیک کر دوں گا اور تادم مرگ بھرا یہی حرکت کے پاس نہ پھسلوں گا اور میں اپنی  
گم شدہ طاعت اپنے بگاڑے ہوئے اخلاق اور اپنی بھٹکی ہوئی عقل کو از سر نو  
درست کروں گا تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ایسا شخص اپنے ارادے میں کامیاب  
نہ ہو اور خدا سے تعالیٰ کی برکت اور رحم سے پوری امید ہے کہ وہ ضرور فتح مند  
اور کامیاب ہو گا اور اپنی خواہشات نفسانی پر فتح پائے گا اور ضرور کامیابی کا سہرا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۶۳) (ادان سے سرزنش کے طور پر کہا جائے گا کہ یہ تو ان ہی مخلوق کی سزا  
ہو رہی ہے جو دنیا میں کرتے تھے ۱۱

۱۱ جو شخص خدا کا کام کرے گا اُس کی سزا پائے گا اور خدا کے اُس کو نہ (تو کوئی سبوتی ہی)  
۱۲ لے گا اور نہ مردگار ۱۲

اُس کے کہ ہے کا اور اگر وہ اپنے قول پر قائم رہا اور آئندہ کے لئے وہ ثابت قدم ہو گیا تو عجب نہیں کہ اُس کے لئے ان تہی نقصانات کی نفاذ بھی ہو جائے جواب تک اُسے پوچھ چکے ہیں۔ بعض صورتیں ایسی سنگین ہوتی ہیں کہ جن میں قوت جہلیت مفقود ہو جاتی ہے یا یہ عادت بد ایسی راسخ ہو جاتی ہے کہ آدمی مجبور اور ناچار ہو جاتا ہے اور کسی طرح اپنے کو قابو میں نہیں رکھ سکتا اور متواتر اخراج منی سے بالکل بے بس ہو جاتا ہے تو ایسی حالت میں کسی ایسے مشہور ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے کہ جو خرد مند بھی خیال کا آدمی ہو۔ ایسے ڈاکٹر دن سے بچو جو استمنا وغیرہ کا علاج تو کوزنا کاری بتلائیں۔ یہ علاج کاہت کو ہوا ایک بلا میں سے نکل کر دوسری بلا میں پھنستا ہوا اور تمہاری نیکنامی اور اخلاقی خوبیوں کے لئے ایک اور ستم قاتل پیدا ہوا۔ عرصہ ناز پے اک اور تازیانہ ہوا۔ اب تک تمام اراضِ نجاست سے محفوظ تھے زنا کاری نے تمہارے سارے اعضاء کا دروازہ کھل دیا جن میں دھن آنکھ نہایت ہی حساس اور علاج ہے۔ انھیں ایسے بڑے مشورے پر عمل کرے گا جیسے اس کے کہ اُس کے غضب کو شکست دے اور اُس کے خفکے ہوئے اعضاء کو آرام ملے جس کی اُسے ایسی حالت میں سخت ضرورت ہے اُسے کوزنا کاری پر مجبور نہ ہو جائے گا اور جو ہر طبیعت جو مکمل جائیگا اس کا حساب ہی نہیں۔ ایسے شخص کے لئے یہ حاکم کا دروازہ کھلا ہوا ہے جو دماغ کو ایسی حالت میں تقویت کی ضرورت ہے اور یہ ان اُس کے برعکس کے کم زوری کے اسباب پیدا کئے جا رہے ہیں تصور اور خیالات کو صحیح و صحت کرنے کے اور آلودہ کرتا ہے اور اس طرح اُس شخص کے لئے جس

بلای سے نجات پانے کا خواہش مند ہے وہ بہتہ تبارا جا رہا ہے جو یقینی پوری  
برہادی اور تباہی کا باعث ہوگا۔ جو ڈاکٹر کسی مریض کو اس بات کی ترغیب دے  
کہ وہ بدون شادی کے عارض طور پر ناجائز منقہ پیدا کر لے تو ایسے نالائق ڈاکٹر  
کو ضرور کفنی الجھم سمجھنا چاہئے اور وہ ضرورت سخت سے سخت قانونی سزا کا مستحق  
ہے۔ استنا بالید کے نقصانات صرف خیال ہی میں ہیں بلکہ واقعی میں اور جو  
شخص اس سے محبت کا راجا حاصل کرنے کے لئے کمر بستہ بندہ لے اور بچا ہوگا  
تو اسے یہ سب سادہ خیر خواہ مشوروں پر عمل کرنا چاہئے۔ ایسے مریض  
کو بخوبی پھیلی زندگی کے تاریک زائیک طوف سے بچ پھیر کر زندہ کے روشن رہنے  
پر نگاہ ڈالنی چاہئے اور دنیا باسی تقایم و شرط سے بھری اور بیودی کی توقع  
یکھنی چاہئے۔ سادہ پس ہرگز یہ آخر خندہ ابست +

ایسا شخص کا بیاب ہو سکتا ہے جو پچھلے دوستوں کی صلاح پر عمل کرے اور اس کے  
لئے سب سے بڑے حکم کی مدد و ہر وقت موجود ہے جس کے دربار میں کسی چیز  
کی کمی نہیں جو صدق دل سے مانگو گے وہ پاؤ گے۔ جب کوئی شخص اپنی صلاح  
کا بڑا ٹھکانے تو ہے چلے اس کو صادق القول اور دانش الارادہ ہونا چاہئے  
اور تم خود اپنی حالت پر غور کرو کہ فی الحقیقت تمہارے قوی کی اصل حالت کیا ہے۔  
محض کبریاہٹ کی وجہ سے غلط انداز نہ کرو نہ بوسی کی حالت تصور کر کے سمجھاؤ  
نہ کہ تم اپنی حالت کو اصل خطرہ اور نقصان سے کم سمجھ کر اس بات پر تادہ ہو جاؤ  
کہ گجراہی کیا ہے چنے بھی دو۔ یہ بات کہ تمہارے جہانی قوی دوسروں سے  
کم تر ہیں یا تم لوڑ و دھوپ کے زیارہ تھیں ہو اور جلد تھک جاتے ہو یا تمہارا

حافظہ کمزور ہے اور تم تاریخی واقعات یا دوسری باتیں جیسا کہ چاہئے یا نہیں رکھ سکتے  
 یا نکالتے طالب علمی و سرون سے تم چھپتے رہتے ہو اور کام نہیں کر سکتے جو دوسرے  
 کو دیتے ہیں تو یہ باتیں تمہارے اعضا سے تو الود تناسل کے مریض یا کمزور ہونے  
 کی کافی وجہ نہیں ہیں۔ سب انسان یکساں نہیں ہوتے۔ تو اسے سمجھو۔  
 عقل اور تاملی حالتیں ہر شخص کی قدر تاجہ جدا ہوتی ہیں۔ پس اپنی حالت کے انداز  
 کرنے کے لئے سب سے پہلے تم کو اپنے پیدائشی اور سواری حالات پر غور کرنا چاہئے  
 کسی اچھے باخدا اگر سے مشورہ کرو تا کہ تم کو اپنی حالت کا صحیح اندازہ ہو جائے  
 اور اگر وہی مشورے سے تم کو اطمینان ہو جائے گا کہ جو ان مریض کا علاج ایک  
 معمولی بات ہے جو تنہا دیرت آدمیوں میں ہوتا ہے جھوٹے پائیے اشتہار  
 حکیم اپنی دوا کو کن کو فروغ دینے کو امراض کا ایسے ہیبت ناک خاکے کھینچتے ہیں  
 کہ آدمی گھبرا جائے ان کی باتوں پر کہیں نہ جاؤ۔ ہر شخص کی حالت جدا ہے تم کو اپنی  
 حالت کا اندازہ کرنا چاہئے تم کو دوسروں سے کیا کام۔ اکثر لوگوں کا یہ غلط خیال ہے  
 کہ سوائے دوا کے کچھ نہیں ہو سکتا لیکن اکثر جگہ دوا دوسروں سے کچھ فائدہ نہیں  
 ہوتا۔ حفظان صحت۔ معمولی کھانے پینے کی احتیاط تبدیل غذا اتھوڑی ورزش  
 اور ایسے ہی چنگلون سے مفید نتائج پیدا ہو جاتے ہیں کہ دوا سے عمر بھر بھی  
 ممکن نہیں۔ اگر بدکاری یا داغ پر غیر معمولی بار ڈالنے سے اعضا سے تناسل  
 کی طرف غیر معمولی مقدار میں خون رجوع ہو گیا ہے تو جب تک رگوں سے خون  
 نہ پھیل جائے اور خون کا غیر معمولی ددان ان اعضا کی جھٹ اعتدال پر نہ آجائے  
 کوئی علاج مفید نہیں ہو سکتا۔ ایک قصہ لکھو ان سے ماضی افادہ ہو جانا ممکن ہے

لیکن جب تک خون کا بیج دوسری شدہ امین اور دیر دون اور داغ وغیرہ کی طرف نہ پھو جائے اور نام بدن میں صحت آمیز اعتدال دوران خون کا نہ ہوگا صحت ممکن نہیں ہے سب سے پہلے آسان اور جزو علاج یہ ہے کہ صبح شام معتدلتاس کو ٹھنڈے پانی سے دھونا چاہئے اس سے ایک قسم کی خشکی اور کٹان ہو جائے گا اور غیلات اور داسے کی دستی ہو کر شہوانی رغبت کم ہو کر خیال و دینی طرف مبث جائے گا۔ اسی کے ساتھ دیریش بھی اس طرح کرنی چاہئے کہ خون کا دوران تمام جسم میں ہونے لگے اور اس قسم کی دیریش جیسے ہندوہ دن کرنے سے مفاد نہیں بلکہ مہینوں اور برسوں اور چاہئے تو یہ کہ وہاں عمر جاری رکھیں۔ سونے کے کرہ میں انھیں طرح ہوا کا گزر ہونا چاہئے جہاں تک ہو سکے باہر کھلے ہو۔ میدان میں تفریح کی جائے۔ کھلے میدان میں تیز مشی بہت مفید ہے بلکہ بدن تک چلین کہ خشک جائیں۔ تھکاوٹ کے بعد ہی نیند برائے مزے کی آتی ہے جو مفید صحت ہے یہی نہایت محو رہے کہ خیالات کو باطن برمی باتوں کو دل میں نہ آنے دین پاک اور عمدہ خیالات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ عمدہ عمدہ فارسی۔ سفویات سوانح عمری علوم و فنون اشال مذکورہ کی کتابیں دیکھیں تاکہ اس میں ایسے شہک ہو جائیں کہ ادمہ کا خیال بھی نہ آنے پائے۔ خوراک بھی ایسی کھانی چاہئے جو مفید اور جزو بدن اور مقوی ہو جس میں کوئی غیر معمولی اہتمام نہ ہو بلکہ وہ نہ ہو جہو نامن و دستی کی حالت میں کھائی جاتی ہو اور جس سے تن بدن کی غرق ہو رہی ہو۔ جب بڑی باتوں کے چھوڑنے کا اہتمام کیا جائے اور گزشتہ نقصانات کی غلافی مقصود خاطر ہوتی ہے تو یہ توقع

بے سود ہے کہ حبیبی پر برسوں جم جاے اور مہینوں بلکہ برسوں کی غلط کاری کا  
 دفعیہ چند دن دوا چینی یا مذکورہ بالا سیدھی سادی تدبیر سے فوراً ہو جاے اور  
 صحت کے آثار جلد نظر ہو جائیں۔ نین نین۔ اس کے لئے صبر و استقلال سے  
 مہینوں بلکہ برسوں پابندی کرنی پڑے گی جب کہ مین جا کر پورا فائدہ ہو گا لیکن یاد رکھو کہ  
 جس قدر محنت اور کاوش اپنی اصلاح پر تم کرو گے بقابل اس مفید نتیجہ کے جو آگے  
 چل کر مرتب ہونے والا ہے کچھ کران نین ہے

اگر کسی علقہ معالجہ کی ضرورت پڑے تو جو لمبے سے بھی تم عطائی یا اشتہار  
 حکیموں کی خدمت میں نہ کرنا ان کا ذہن شک ہے کہ پتہ چل ہی نہیں کرے کہ وہ  
 کچھ دیتے ہیں کہ اُس کے آئے ادب و حواس جانتے رہتے ہیں اگر ایسا ظہار  
 نہ بانڈھیں تو ان کی خاک و حوالا بلا بکے کیسے اور اس طرح تم کو بڑا کر فائدہ تو  
 کچھ ہوتا ہوتا نہیں البتہ تمھاری جیب میں ضرور خالی ہو جاتی ہیں اور ایسے برائے نام  
 حکیم یا ڈاکٹر تم کو پہلے سے بدتر حالت میں چھوڑ چھاؤ چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔

مردہ و دوزخ میں جاے یا جنت میں ان کو اپنے علم و انداز سے کاہر  
 آخر کار نتیجہ یہ ہو گا کہ تم کو بچاؤ ایک حادثہ اور بقیہ کا رشتہ طیب کی طرف رجوع کرنا  
 پڑے گا اگر پتہ ہی سے تم کسی معتبر اور بھروسے کے طبیب سے رجوع کرو گے  
 تو اس نقصان سے بھی بچ جاؤ گے۔ غلطی سے خاک از نو دہ کلان ہمار

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تم کو کیسے معلوم ہو کہ کون سا حکیم عطائی یا نیم حکیم خطرہ جان  
 ہے تو اس کی پہچان میں تم کو جلاؤں جو حکیم اشتہاروں پر ظاہر ہوا ہو جو دنیا بھر کے  
 اخباروں اور رسالوں میں بانگ بے ہنگام لگاے اور زمین آسمان کے قلاب

ملادے اور ہولی کی دونوں کا بڑا دھوی داہ بکھرا کہ وہی غیر طہر ہے۔ اکثر یہ لوگ  
 کئی کو دس میں ٹھٹھتے ہیں کبھی تو فرضی دواں خدائے کا حال دیتے ہیں کبھی کسی  
 کیس کی زمین پناہ لیتے ہیں اور جھوٹے اور فرضی شہادت پیش کرتے ہیں  
 اور یہ ان سے جو کہ ہر تو تمہارے امراض کی ایسی سمیت ناک شکل مصائب  
 سامنے کھڑی کر دین کے کتم کھڑ کر ان کے گردید ہو جاؤ۔ اس مقام پر ایک اور  
 مطلب ہے کہ اکثر لوگ محض اس وہم میں مبتلا ہیں کہ ہم میں کچھ نقص یا جبلت  
 کی کمی ہے حال آنکہ حقیقت کچھ بھی نہیں ہے محض بات کا بھگڑنا بنا دیا ہے  
 مثلاً بعض لوگ اس داء میں گرفتار ہیں کہ خاتم سے بڑا نقصان ہے اور کمزوری  
 کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایسے دھوکے طہر تم کو ڈرا دین گے اور کہیں گے کہ یہ تو کلی  
 بات ہے کہ منی کیسا جوہر انسانی ہے ساری قوت کا دار و مدار اسی پر ہے جب یوں  
 بے کار ہو جائے اور نکل جائے تو پھر انسان میں رہا کیا سبک دھنک تو وہ بیان  
 درست ہے اور چنانچہ آدمی کے لئے جہان تک اس کا اخراج نہ ہو اچھا مزدور ہو لیکن  
 اگر کوئی یہ کہے کہ کسی کبھار ایسا ہو جائے بھی فقہان جبلت کی پیش غمہ ہے تو  
 یہ اس کا قول بالکل غلط اور بیوقوف ہے ایسا داء محض جھوٹ اور دھوکا بازی ہے  
 سالہا سال تک ہم کو ہر عمر کے آدمیوں سے سنا ہے کہ اس معاملہ پر گفتگو بھی  
 بار بار ہی ہے مگر ہم نے آج تک اپنی عمر میں کوئی مرد ایسا نہیں دیکھا کہ جس کو بیٹن کے  
 بعد جہاں بھر نے تک بارہا ایسے اتفاقات پیش نہ آئے ہوں اور جس کے جسم  
 سے منی کے مجموعہ ذخیرہ کا اوبال کسی وقت شب میں عتیقہ خواہر کی طرح نہ نکل گیا ہو  
 میں نے بہترین ڈاکٹروں سے اس بارے میں مشورہ کیا ہے جو اس ضمن کے خفا

ہر مین وہ سب اس امر پر متفق ہیں کہ احتلام مین اخراج مین ایک عام بات ہے جو بالکل فطری ہے بشرطیکہ اُس مین زیادتی یا کثرت یا کوئی غیر معمولی اشتداد نہ ہو۔  
 اب یہ امر تصفیہ طلب قرار پاتا ہے کہ تن درست اور توانا آدمی کے لئے اس کو کیا اندازہ مقرر کیا جاسکتا ہے جو صحت سے معجزانہ ہو اس کے لئے ایسا کلیہ قائم کرنا کہ جو بپریکسان بنیٹن ہو شکل ہے۔ جو مقدار اس شخص کے لئے مستدل قرار دی جاسکتی ہے وہ دوسرے کے لئے ناتوانی کا باعث ہو سکتی ہے۔  
 جو تاکھئے جائے دہے گا کام تمام ہو جائے خاص خاص حالات مین چند عرصہ کے لئے ہفتے مین دو تین مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ ایسا احتلام ہو سکتا ہے کہ اُس سے کسی قسم کی کم زوری محسوس نہ ہو لیکن عموماً دو ہفتے مین ایک دفعہ ہو جانا کچھ بات نہیں ہے عموماً محفوظ صورت مین ایک ہفتے سے پانچ ہفتے کے مین نمانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن لوگوں کی صحت درست حالت مین ہے جن کی فضا عمدہ ہے جو ہوا خوری اور تفریح کے عادی ہیں جن کے دل جھٹکے ہوئے نہیں ہیں اور اپنی زندگی آرام دہ مینان سے بسر کرتے ہیں ایسے لوگوں کو نمانے کی حاجت دو تین ہفتوں مین ایک دفعہ ہوتی ہے اور بعض بعض لوگوں کو چار یا بلکہ پانچ ہفتے بھی خالی گزر جاتے ہیں۔ اگر اس مدت مین بھی احتلام نہ ہو اور طبیعت بھی درست ہو تو پانچ تا ایک ماہ مین ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ احتلام کے بعد ان کوئی پستی نہیں معلوم دیتی بلکہ اور طبیعت بھی اور چاق ہو جاتی ہے لیکن اگر احتلام کے بعد پستی یا کم زوری یا قناعت معلوم دے تو ضرور ہے کہ کسی دیگر یا غیر سے رجوع کیا جائے۔ میرے پاس کثرت سے ایسے



لوگوں کے غم آتے رہتے ہیں جو ہر طرح تن درست اور توانا ہیں مگر آئے دن کے  
 اشتہارات دیکھ کر وہ سمجھ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ بھی کوئی بیارن ہے  
 میں؟ مگر معلوم کرتا ہوں کہ بات خواب اس قسم کا اخراج بشرطیکہ وہ کثرت سے بار بار  
 نہ ہو اور اس کے بعد پتی اور ناتوانی پیدا نہ ہو بالکل ایک طبعی فعل ہے جس سے  
 بے نشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے ایک تندرست مرد کے لئے دو تھوڑی سی  
 سونے میں اخراج منی ایسی ہی ایک معمول بات ہے جیسے کہ ایک تن درست  
 عورت کے لئے ماہانہ ایام کا آنا۔ بیاری کی حالت میں احتلام نہیں ہوتا جس سے  
 غور ظاہر ہے کہ اس کا وقوع تن درستی کی علامت ہے۔ سیدھے سادے  
 آدمی کو بکالت تن درستی بلا واسطہ دو ہفتہ میں ایک مرتبہ احتلام ہوتا ہے اس میں  
 موسم کو بھی دخل ہے کسی موسم میں زیادہ کسی موسم میں کم یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ کثرت  
 اور داعی منت کی حالت میں جب طبیعت پر بار ہو اور کسل مندی ہو تو ہفتے میں  
 دو دو مرتبہ یا تین بار بھی احتلام ہو جاتا ہے لیکن یہ کوئی تر و خیز بات نہیں ہے۔  
 ہر جوان اچھی کو اپنی ریزک تمام کرنی چاہئے اور ایک لوٹ اور پاک زندگی بسر  
 کرنی چاہئے تاکہ وہ آئے دن کے زرد اور تفکرات امراض سے محفوظ رہ کر  
 ایک مطمئن زندگی بسر کرے۔ ڈاکٹر لائی مین۔ بی۔ سپری۔ اپنی کتاب کا مفید نقل  
 عکس و عکس من (جو آدمیوں سے راز کی گفتگو) میں لکھتے ہیں کہ ”ہر جوان  
 آدمی کو جاننا چاہئے کہ احتلام بھی ایک قدرتی علاج ہے منی کی شہ یا منی جب  
 سبب ہو جاتی ہیں تو احتلام کے ذریعے سے اخراج منی ہو کر وہ اعتدال پر آجاتی  
 ہیں اور جب تک کہ احتلام کثرت سے نہ ہو اور اس سے جسمانی یا داعی کم زوری

محسوس نہ ہو کبھی مفرحت نہیں ہے نہ کسی علاج کی ضرورت ہے بلکہ اگر کسی دوا سے اس کی رگڑ کاوٹ پیدا کی جائے گی تو دوا سے مراض کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ یہ سچ ہے کہ بعض جگہ اختلام کے ساتھ کمزوری اور نقاہت وغیرہ محسوس ہوتی ہے لیکن یہ ضرور نہیں ہے کہ اس کا سبب اختلام ہی ہو بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ خود کمزوری کثرت اختلام کا باعث ہوتی ہے اور بعض جگہ خرابی ہاضمہ کثرت کار۔ ایک جگہ بیٹھے رہنا کسی قسم کی ورزش نہ کرنا۔ صمات اور رنج اور پریشانی وغیرہ بھی ایسے اسباب ہیں کہ جن سے کمزوری طائع ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ولیم ایکن جو امراض اعضا سے متعلق کے جلد مابج طفولیت جوانی اور بڑاپے کی حالتوں کا ایک مشہور اور مستند ڈاکٹر ہے وہ اختلام کے متعلق لکھتا ہے کہ جب کوکون کو اختلام ہوا کرتا ہے وہ بہت ڈر جاتے ہیں لیکن جب بن اُن کو طہین دلاتا ہوتا کہ دسویں ہند دسویں دن ایسا اخراج طبعی امر ہے بلکہ اُن کوکون کے لئے جو طبیعت نہیں کرتے اور اچھی غذا کھاتے ہیں ایک گود مفید ہے۔ لیکن جو ان آدمیوں میں اس کا کثرت سے نمودار ہوتا ہے۔ اچھے یقین ہے کہ جن کو کوکونگی نشین ڈانوان ڈول نہیں ہیں اور جن کے خیالات گندے اور آلودہ نہیں ہیں جو محتاط ہیں اور خوب ورزشیں کرتے ہیں ان کو اختلام بہت کم ہوتا ہے۔ اگر اختلام کثرت سے پیم ہو اور اس کے ساتھ ہی کمزوری بھی معلوم دے تب ابتر ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہئے۔

۷۷ *Vesiculae Seminales* خناں اللی - یہ بخاندہ زنی ہیں

میں جو شاکر بڑا اور قصہ کے درمیان واقع ہوتی ہیں اور جن میں شیعی نہیں ہے (تقریباً ۱۰۰)

سے جمی ہو جاتی ہے اور اُبلنے کی قوت آجاتی ہے تو اُس کا خالی کر دینا ضرور ہے خواہ وہ اختلام کے ذریعے سے ہو یا کتھڑا لوگوں میں جماعت سے ہو۔  
خدا نے جو خیر سے منی کے جمع کرنے کے بنائے ہیں وہ مرث منی جمع کرنے کا ذخیرہ نہیں ہیں بلکہ اُن میں منی اس شخص سے جمع کی جاتی ہے کہ یہ طبع طاق اور جان پر دو سال مادہ جسم میں جذب ہو کر دھڑکھڑکی اور دماغی قوت کو تقویت بخشنے اختلام کے متعلق ہم کافی بحث کر آئے ہیں لیکن کسی جوان آدمی کو اس مرض سے بے پروا نہ ہونا چاہیے۔ ہر انسان کو اپنے حالات طبعی پر غور کرنا چاہیے

(بقیہ نوت مضمون گذشتہ شکل میں لکھی ہوئی ہیں ان کا شکریہ اس لئے ہے جو اس پر ملاحظہ فرمائیں)۔  
ہے ان کی ہر ایک سطح شانے کی بڑے کمانہ چہن رہتی ہے اسی کے سنے کے سرے کھلے ہوئے اور نہ تمام بیکرڈ کے پس اپنی اپنی جانب کے خیمے کی نالی سے مل کر قات و قتل (منی کی قس) کی نالی سے تہن میں کے ذریعے وقت حورث منی بری بول میں گرتی ہے منی ایک قسم کی گاڑی ہی سفید سیال رطوبت جو جس میں ایک خاص قسم کی ست بوہتی ہے منی کے تین جز ہوتے ہیں ایک سیال کا پانی جو اس کی سفیدی کی طرح شفاف و سدا رہتا ہے اور دوسری منی کے چھوٹے چمکے گول دانے جن سے منی کے کپڑے جن کو ہرل میں جہناط النسا اور انگری می میں سیرے ناف تا کتے ہیں ہر ایک منی کے کپڑے کا ایک گول سا سوراخ ہے ایک دوسری جسم میں ایک بارکسی دم ہوتی ہے۔ یہ منی کے کپڑے ایسے چمکے ہوئے ہوتے ہیں جو بغیر غور میں کے دکائی نہیں دیتے۔ آٹھ کی جواہریش انہیں منی کے کپڑوں پر منحصر ہے

از قزین الحکمت

ورزش اور ریاضت۔ اوقات مقررہ غسل۔ عمدہ غذا کی پابندی سے اس کی کثرت  
 کو گھٹانے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ایک حد اعتدال پہنچا سکے اور یہ سیال مادہ  
 جس قدر زیادہ جسم میں رہ کر جذب ہوگا اتنا ہی توانائی قن و رستی اور تقویت بخشنے گا  
 اس مضمون کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے ضرور ہے کہ ہم کو کم سے کم اتنا معلوم  
 رہنا چاہئے کہ جسم انسانی کے ان خاص Glands (خود دون)  
 کا کیا عمل ہے۔ ان کا پتلا فعل یہ ہے کہ خون میں سے ایک سیال مادہ کو جذب  
 کر کے جمع کرتے ہیں جس میں بعد کو تبدیلیاں ہو کر وہ منی کی شکل میں بن جاتا  
 ہے۔ جسم انسانی میں یہ خود دو ایسے ہی جن کسی کا خانہ کیمیادہ میں لیبارٹری  
 (دیکھو کہ جس میں کیمیادہ تجربے کئے جاتے ہیں) خون سے یہ جیٹا سیال مادہ خود  
 کس طرح جذب کرتے ہیں یہ بات حق تک کسی مشاق سے ڈاکٹر کو بھی معلوم  
 نہیں ہوئی اس لئے میں ایسے کیمیادہ اور اہم تغیرات پیدا ہوتے ہیں کہ اس کی  
 نوعیت اس حالت کے جب وہ جذب کیا گیا تھا بالکل بدل جاتی ہے ان تغیرات  
 کے بعد وہ مادہ دوبارہ ایک ایسی شکل میں جسم انسانی میں داخل ہوتا ہے کہ جو قیام  
 قن و رستی اور توانائی جسم کے لئے نہایت ضروری ہے اس سے معلوم ہو گا کہ  
 جسم انسان کی لیبارٹری میں اس باشرقی سیال مادے کی ضرورت ہمیشہ  
 جونی رہتی ہے۔ یہ بات بالکل قرین قیاس اور ممکن اصل ہے کہ اگر کوئی شخص کیمیائی  
 کی زندگی بسر کرے اور اپنے جسم کی اس طریقے پر نگہداشت اور حفاظت کرے  
 جیسا کہ ۲۷۷ خالق کا مشاہدہ ہے تو وہ شخص جس کے توانائے شہوانی بالکل درست  
 اور معتدل ہیں ایک عرصے تک غیر معمولی اختلام سے محذور رہ سکتا ہے۔ یہ بات

معرفت خیال ہی نہیں ہے بلکہ ممکن الوقوع ہے لیکن سجدات تہیہ ہے کہ ہمارے  
 دیکھنے میں ایسا کوئی شخص آج تک نہیں آیا کہ جسے ہم بھرا خدام نہ پہچان لیں بعض صحابہ  
 و انھوں نے یہ مشہور کر دی ہے کہ اپنے ایک جوڑے نے اپنے زندگی کے اخیر دن میں  
 یہ کہا تھا کہ اُس کی مدد العوین ایک فقہ و سنی کا بھی ضابطہ نہیں گیا لیکن یہ بات بالکل  
 ازمن قیاس نہیں ہے نہ اس کی تصدیق کسی معتز ذہلے سے ہوتی ہے۔ پلوان  
 اور وہ لوگ جن کو طاقت کے کام کرنے پڑتی ہیں اور جو اپنی طاقت اور شہ زوری  
 کو اپنی جائیداد پر گزار رکھنا چاہتے ہیں ان کے لئے احتیاط کی از بس ضرورت ہے۔  
 جب کبھی وزشی لوگ زیر تعلیم ہوتے ہیں یا ان کو کسی سر کے میں جانا ہوتا ہے  
 بلکہ کوئی طاقت کا کرتب کرنا پڑتا ہے ان میں یا ہے ہوے بھی ہماستگ پر ہیز کرنے  
 لگتے ہیں اور ان کو گمراہ و چکر کر ایسی جگہ چلا جانا پڑتا ہے جہاں اس قسم کی ترغیب  
 و تحریک نہ ہو کہ جہور تو ان کی موجودگی اور ان سے طاقت میں لامحالہ پیدا ہوتی ہے  
 منی کے کثرت سے ضابطہ کر دینے سے جو کم زوری ہو جاتی ہے اُس کا ذکر بغیر مقدس  
 میں بھی ساسن مدد لیلہ کی مثال میں مذکور ہے ساسن کے دشمن خوب جانتے تھے  
 کہ کثرت سے عورت کی مفارقت اور خصوصاً حرام کاری سے ضرور کم زوری ہو جاتی ہے  
 اسی خیال سے ان لوگوں نے دیکھا جو ایک کبھی قس ساسن سے بھاڑا یا کدہ اہل  
 طاقت سلب کرے تاکہ وہ کسی مسیح اس دیو پر نفع باسکین کیون کیسے  
 اس چال بازی کے اُس پر کسی مسیح نفع پانی ممکن نہ تھی جن ہمیں میں منی جمع تھی  
 ہو جب وہ بہت بھر جاتی ہیں تو خود بخود خالی ہو جاتی ہیں لیکن ہم صرف اُس غلط خیال  
 کی تردید کرنی چاہتے ہیں کہ باوجودیکہ ہاں بے ہون اور چھٹک رہی ہوں جب بھی

اُن کے خود بخود خالی ہو جانے سے کم زوری ہو جانا یہ خیال اہل امت محض غلط ہے۔  
 بسبب کوئی نوع آدمی اپنے قوائے شہوانی کو ناپاک خیالات سے مشغول کرتا ہے یا شقیہ  
 اور مخرب اخلاق ناول پڑھتا ہے یا شہوت انگیز چہ تصویریں دیکھتا ہے یا تھیں اور تھون  
 میں جاتا ہے یا ناچ رنگ کی مخلوق میں شریک ہوتا ہے اور وہاں وہ فاحشہ اور محرک  
 شہوت عورتوں سے دوچار ہوتا ہے۔

نہ تما عشق از دیار خیزد      بسا کین دولت از گفتار خیزد  
 تو ایسی حالت میں اُس کے جسم میں ایک غیر معمولی سنبھٹ اور جوش پیدا ہو جاتا ہے  
 جس سے اُس کے دماغی اور حیوانی قوی ہوجانے میں آجاتے ہیں اور اعضائے تناسل  
 میں ایک غیر معمولی تحریک پیدا ہو کر معمولی عمل منی کے جذب کرنے اور جاری کا ہوتا ہے  
 وہ بڑھ جاتا ہے اور اُس میں زیادتی ہو جاتی ہے جو طبیعت پر بار ہو جاتا ہے۔ پس  
 کم زوری کا سبب صرف منی کا اخراج نہیں ہوتا بلکہ بڑے اور ناپاک خیالات قوائے  
 شہوانی کے انتساب کا باعث ہو کر قہر پیداکرتے ہیں۔ جب جسم میں ایسی گندہ  
 پیدا ہوتی ہے تو جسم انسانی سے معمول سے زیادہ منی کھینچنے لگتی ہے اور تھلیوں  
 میں جلدی جلدی اُس مقدار سے زیادہ جمع ہونے لگتی ہے جو کہ سکون کی حالت میں  
 ہوتی ہے اور اسی وجہ سے خواب میں اکثر خارج ہو جاتی ہے۔ پس یاد رکھو کہ جن شخص  
 ناپاک خیال رکھتا ہے اور اسی وجہ میں لگا رہتا ہے وہ نہ صرف اپنے اخلاق  
 اور قوائے دماغی کو خراب کرتا ہے بلکہ اپنی حیوانی طاقت کو بھی مریخ نقصان پہنچاتا  
 ہے۔ ہر رے اس قول کی تصدیق ثعلبی اور انکی گلیٹنڈ کی مثال سے بخوبی ہو سکتی  
 ہے۔ دیکھئے کہ کسی کٹی چیز کے سامنے آنے سے کس میں فوراً ان میں پانی بھرتا

ہے۔ یہ غور نہیں ہے کہ، انجی میون کو کھائی میں محض تصور یاد کیلئے سے اثر پہونتا  
 ہے جس میں اصل انسانوں کا ہے۔ برابر ہر وقت ایک متادل مقدار میں میلان اور آگہ  
 کے دو حصے ہرگز نہ۔ بت ہے لیکن اسی قدر کہ جتنا آگہ کل صفائی کے لئے درکار ہے  
 لیکن چون ہی دل پر کسی غیر معمولی خوش باخو کا اثر محسوس ہوتا ہے تو وہی حق غیر معمول  
 مقدار میں کھینچ آتا ہے اور انسانوں کی فعل میں بننے لگتا ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ اگر  
 لبالی گیند کو بوزیادہ تھرمس دی جاوے تو ان کی قوت سلب ہو جائے گی اور ہیپر  
 اگر ذرا ذرا سی بات پر کوئی ذرا ہے تو اس کی آنکھیں بے رونق ہو جائیں گی اور مجاہد  
 کہ زور پڑوے گی جیسے ہی حال میں کے غمزدگی کا ہے۔ جب بات حق اسی  
 تصور میں گروے اور اس کی دھن رہے گی تو قوت جاذبہ کو تھرمیک ہرگز زیادہ مقدار  
 میں نہیں کھینچ کر اکٹھا ہوگی اور اس حالت سے نابالغ اہل کرم خارج ہو جائے گا اس  
 غیر معمولی طور میں جامع ہو کر خواہ میں عمل جانا زیادہ مضرب ہے۔ پس خیالات کو پاک  
 صاف رکھنے کی کس قدر ضرورت ہے اس سے ظاہر ہے۔ اب ہم ان چند خیالات  
 کا ذکر کرتے ہیں جو ایسی صورتوں میں ان لوگوں کو مفید پڑیں گی جو بڑے خیالات  
 اور ذیل حرکات سے محترز رہنا چاہتے ہیں اور جواب تک جہ کا خواہش استغفار  
 تھے اور اب چہرہ راست پر چڑ کر اپنی اخلاق، دماغی اور جسمانی قوت کی جو بڑا دھوکہ ہیں  
 دہشت کرنا چاہتے ہیں۔ باب دوم میں جو دہشتیں تھرمیک نفس کی دی گئی ہیں ان کو بغور  
 پڑھنا چاہئے اور نیز ہر غلطی کے چوتھے اور پانچویں بابوں پر بھی غور افغانی چاہئے۔  
 علاوہ اس کے ہر ذیل میں چند دہشتیں لکھتے ہیں کہ جن پر عمل کرنے سے نہایت مفید  
 نتائج مترتب ہونے کی توقع ہے۔

سب سے اول دل و دماغ خفاوات قصورات اور اراوے کی صفائی چاہئے اور اس کے  
 ساتھ ہی ساتھ جس کے صفائی بھی خود نہ ہو۔ عورت - بچہ کو پہلے جن کم سے کم  
 ایک دو دفعہ غسل کرنا چاہئے۔ ہفتہ وار سی غسل کے علاوہ روز صبح کو اتنا نہ بھی طرح  
 دھو تا چاہئے گرمی کے موسم سے غسل کی عادت آہنی چاہئے اور اتنا نہ بیکسی سے  
 بدن ملنا چاہئے تو لٹے سے خوب گرگرا کر بدن پوچھا جائے تو طبیعت کو ایسی فرحت  
 اور انساخا طرہ کا کمال ہی چاہئے گا کہ یہ طریقہ ساری عمر جاری ہے۔ اگر گرمیوں سے  
 یہ معمول شروع کیا جائے گا تو نزلے یا زکام کا اندیشہ نہ ہو گا اور پتہ بیج جو جن کو ہم  
 سرد پوتا جاسے گا اُس کا کوئی فوری یا مزید ہو گا اور گو کیسی ہی سردی پڑتی ہو کہ ٹھونڈ  
 میں پانی بھی گرم چاہئے گرمیوں سے دل پیچے نہ بنے گا اور جو اس تکلیف کا وقت  
 اس میں صرف ہو گا اُس کا کافی سداوندہ طبیعت کے چاق و بندہ ہونے سے ہو جائے گا  
 اگر احتیاط کثرت سے ہو تو تو خفہ سے پانی کے زیرِ مسیح شہرِ شہر کا پرو دینا  
 بہت مفید ہے۔ جو شخص پاکیزگی کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اور اپنی طاقت محفوظ  
 رکھنا چاہتا ہے کہ اس کو چاہئے کہ بے ضرورت خرگاہ کو مس نہ کرے لیکن باین ہر  
 جن کو کون کے خفہ نہیں ہوتا ہے ان کو روز چاہئے کہ خفہ کے اوپر کے چوڑے  
 کو اٹھ کر ضرور صابن یا کربل کیل میں نہ۔ سب کچھ کننا صلی کی حالت میں ہل کیل  
 جو غریب کھپا کرنا ہے دوسری غریب بات روز شش مہمان ہے۔ اگر کسی کو سب  
 دن بیٹھے رہنے کی عادت ہے یا وہ عابطل ہے یا کسی ایسی عادت میں ہے کہ زیادہ  
 حد اس کے وقت کا بیٹھنے میں گزرتا ہے تو ایسے شخص کے لئے مفید ہے کہ  
 کم سے کم روزانہ دو گھنٹے تو تفریح کیا کرے۔ تاکہ روزانہ کام کاج میں تھوڑی بہت



محکمہ اعصاب کو پہنچتی ہے لیکن اس میں وہ خوش کامن ہے جو تفریح کلاس کے  
 جو آدمی جن میں چہرہ اور اس کے لئے ورزش کی ضرورت نہیں ہے مگر تفریح  
 اور کام ہے اور اس کی ضروریات کے نظر کرتے ہیں کہ اس سر کی تفریح مفید نہیں ہے  
 جیسی کہ اس شخص کو دیکھا ہے کہ جو ایک کمرے میں بند بیٹھا ہو ابھی کھانا کھتا رہا ہو یا  
 جو سارے دن کسی کتاب پر اوندھ پڑا رہا ہو چھپ چھپ رسانی جس نے سارے دن  
 بچہ بچہ جو بیان توڑ ڈال ہوں اس کو شام کو خوش کی ضرورت نہیں رہتی لیکن برضات  
 اس کے اگر کوئی دل بہ کتب کے ساتھ ملے میں گھٹتے دو گھنٹے صحت ہو جائیں تو زیادہ  
 دل بھلی کامیابی ہوگی لیکن یہ بات جو غلط رسانی کی دل چسپی کا باعث ہوں ہے  
 ایک صاحب ملو یا دیکھ کے لئے بالکل نامناسب وقت میں ملے گا۔ ہر نو عمر آدمی کے پاس  
 ایک جوڑے کھلے قدم بڑا گدہ دن کی ہون چاہئے اور اگر گنجائش ہو تو اس قسم کا اور ورزش  
 کا سامان مثلاً سبز دو کے گپ ڈس چٹ ڈیر البر (سبز چوڑا کرنے کا) لیزر وغیرہ  
 متیار رہنا چاہئے۔ شاید ایسے شک دست بہت کم ہوں گے جو کلومی کے گدہ روں  
 کی چیز ہی بھی نہ خرید سکتے ہوں یا چار یا چھ پونڈ کے ڈس کی جوڑی نہ لے سکتے ہوں  
 گدہ یا ڈس کی مختلف ترکیبوں کو بخوبی سمجھ جن سے تمام اعصاب طیار ہو جائیں۔  
 جب مہم ورزش گوارہ ہو تو یا مکمل کی سواری بھی چھ چیز ہے بشرطیکہ اس کا زین محفوظ  
 کے عادی نہ درت اور لچکدار ہو۔ سخت زین عموماً مضر ہوتے ہیں۔ ٹنس غٹ بلا  
 کر گٹ اور مختلف قسم کے کھس مفید صحت ہیں۔ جسم کے لئے ورزش ایسی ہی  
 مفید ہے جیسی کہ فیملی و تربیت دل و دماغ کے لئے ورزش نہ صرف تمہارے جسم کو  
 سنبھال اور مضبوط کر دے گی بلکہ تمہاری تندرستی کی بھی ضامن ہوگی اور اس سے



تو دانا گر گزے ہوئے سنان تو جہ نوز ہجانے ہیں ۵

مگر کہ بہ نہ کہند ہی غلاما غلام است

بکھرے شور از صحبت مہین بزم

تجربہ سے بات ثابت ہے کاش از اوش زبانی سب سے چلے رویت سے  
ہاتہ رہ بیٹھے ہیں۔ ذیل میں حفظان صحت کے چند مفید قواعد درج کئے  
جاتے ہیں۔

(۱) کم سے کم ہفتے میں دو مرتبہ غسل کرو۔

(۲) رات کا کھانا دیر سے نہ کھاؤ اور کھانے ہی سونہ جاؤ کہ خاصہ میں فتر

آتا ہے۔

(۳) کبھی تھنا نہ کھاؤ کہ پیٹ ٹس رہے۔

(۴) شراب اور تناکو سے دور بھاگو۔

(۵) کافی پیچھے اگر پیچھے ہو تو کم میوے کثرت سے۔

(۶) بست گرم بہت سرد بہت نہ پیو۔

(۷) جب دوسرا گوشت مل سکتا ہے تو سوز نہ کھاؤ۔

(۸) آہستہ کھاؤ اور خوب چبا کر کھاؤ۔

(۹) کھانے کا جو وقت مقرر ہے اس کی پابندی کرو اور کھانے کے فورا

کے سوائے نہ بھانا۔

لے گا اگر یہ سب کثرت سے کھانے میں ہم اس کا منہ صحت ہو و محتاج بہ شفیق

انگریزوں سے ملے ہیں ۱۱

- (۱۰) اونٹن تقریباً پر دھانڈا جابت کا آٹا خاضن صحت ہے۔  
 (۱۱) رات کو سونے سے پہلے پیٹا جے کاغذ چھو لو۔  
 (۱۲) ایسی جگہ سو جاؤ جہاں شور و غل نہ ہو اور چنگ پر نہ سوار ہو۔  
 (۱۳) سویرے سوؤ اور لینڈ بھر کے سوؤ اور سویرے اٹھو۔  
 (۱۴) سونے کے کمرے میں ہوا کا گزر بھی ملج ہو۔  
 (۱۵) روزانہ کم سے کم دو گھنٹے کھلے میدان میں ہوا خوری کرو۔  
 (۱۶) پاؤں کو گرم اور خشک رکھو اور برس کے بارہ مہینے کُرنے کے اندر فتویٰ  
 یا بنیان ہنوجو بدن سے چسپیدہ رہے۔

ہر انسان کے لئے جو زندگی بھی مسیح گردانا چاہتا ہے کہ نہ کہ مقصود ہونا  
 چاہئے اپنی زندگی کا کوئی مقصد قرار دو اور یاد رکھو کہ ہر شے تمہارا مقصود  
 بندہ ہے

ہمت بلند دارکیش منہ الماظن

باشہ بندہ رہے تو امتیاز تو

جس کے پیش نظر انتخاب ہے مزدور ہے کدو اس شخص سے زیادہ اچکے گا  
 جس کی مدد نظر زمین ہے دنیا یا مہنگام۔ اگر تم اپنی زندگی کا مال کار نہ ٹھہراؤ گے اور  
 اس کی بنا سب سے مشورہ بننا نہ ہو گے گو وہ بادی النظرین پادہ ہو اہی ہو خود یاد رکھو  
 کہ دنیا میں کہیں کا مہیا نہ ہو گے۔ کسی ایک کام کے ہو رہو۔ جو کام اہستہ کار کرد  
 ہی جان سے اس میں یک جاؤ اور اسی کے حصول اور کامیابی کی دھن ہو وقت  
 کلی رہے۔ اس حال طرز زندگی پہنچ نہ ہوا بھرنے کی کوشش کرو خود مہیا

میں ابتدا پیدا کرو۔ تنہا ہو بڑی کے حصول کی کوشش ہمیشہ پیش نظر رکھو۔  
 جس کام کو کرنا ہو، اگر وہ ادھر رہا چھوڑو۔ محنت اور شفقت کے عادی بنو۔ اگر تماری  
 زندگی کے میں اصول ہے جو تم نے بنے ہیں اور تم نے واقعی جدوجہد کی تو  
 یاد رکھو کہ زندگی کا سکھ جی نہ ہی دیکھو گے اور اگر تم خداوندِ مہربان پر چھوڑ کر دلو اس کے  
 احکام پر چھو تو پھر صحت اس دنیا میں بلکہ دین میں بھی تباہی پائی جائے گی۔ ڈاکٹر ویدیم  
 ایکشن اس فن کے سب سے مشہور اور معتبر ماہر کی رائے اس بارے میں ثابت  
 و ثبوت کے قابل ہے جو انہوں نے اپنی کتاب "دسی ریہ و ڈکٹر آرگنزم" (اصطلاح  
 توالدہ میں لکھی ہے کہ "مفسرہ و توانا دلی کو اگر جتنے میں ایک رتبہ اختیار ہوتا تو  
 ڈاکٹر کو اس کی کچھ نوٹس نہیں دینی چاہئے لیکن ایسے شخص کے لئے مفید نتائج  
 یہ ہیں کہ رات کا کانا دوسرے دن سے چائے کافی یا ٹاکو نہ پیئے۔ نہ پروں کے  
 بچھولے پر نہ سوے۔ نہ زردہ ہو نہ لپٹ کر نہ سوے۔ رات کھانے کے بعد کسی قسم کا  
 سوڈا یا لینڈ بلکہ پانی نہ پیئے۔ سوتے وقت پیشاب کر کے سوے اور جب  
 رات میں آنکھ کھلے ضرور اٹھ کر پیشاب کرے آکسی نہ کرے۔ اختلام کی یہ ایک  
 عہدہ اور ہنر روک تمام ہے۔ اگر نہ یادہ پیاس لگے تو شام کو کھانے کے وقت تھوڑا  
 پانی پی سکتے ہیں مگر باعومہدات کا پانی پینا معزز ہے اور احتیاطاً لازم ہے جن لوگوں  
 سے وہ بہت کام کر رہے ہوں ان رات کو پیاس یوں بھگتی ہے جتنی ان کے  
 ہمدستان کی گریہوں کی راتوں میں تو یہ قبل نہیں ہوتی۔ وقت بے وقت پانی پینے سے  
 زبردست ہرجا نہ ہو مگر رات کو پانی نہ پینا ہی چاہئے لیکن اگر ضرورت ہو تو تھک چکر کے  
 پینے سے نہ ہٹ سکتا ہو۔ مرن گے "



ہے کہ اگر نہ زیادہ قیّد کے متوالے ہو اور اسات کی خند سے کم کہیں نہیں کہتی  
تو طبع میں تھوڑی دیر قبل کر لیا کہ یہ سول حالتوں میں بزرگ صحت ہے کہ  
شانہ پیشاب سے خالی ہے بعض حالتوں میں تھوڑے (بڑا قول) ٹھنڈے  
پانی کا خندہ نہ دے دفت لینا بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ بات کہو نے دفت کر  
سے تو یہ پچھدار ہوں گو دے کر بازہ یہ بھی ایک مفید خبر ہے جس سے  
آؤں چت نہیں لیت سکتا اور یہی بعض حالتوں میں اعظام کو کم دیتا ہے۔ جیسے  
ایسے مریضوں سے سابقہ پڑا ہے وہ بہت بھر دہرائے کہ جن کی صحت شکل ان  
نصہرات اور فوہات کی طرح ان کے داغ میں بکھرانے سے تھیں اور اسات کو  
میں اُنکے سامنے شہرت اگر نصیرین یا خندہ خراش میں ایسا لگ کر عموماً گھبرول  
و داغ کے ہوتے ہیں وہ زبان سے نکلیک بات کہتے ہیں گول اُن کا ان کے  
نالی نہیں ٹان میں اتنی قوت ہے کہ دل و زبان کو ایک کر سکیں اور اس سے ہی لوگ  
زیادہ اس مہمت میں گرفتار رہتے ہیں جو اپنے نفس پر قابو نہیں دے سکتے یا  
وہی بندن کے لئے اکثر بھی کہہ نہیں کر سکتا تاہم اگر وہ بھی اُن کو اپنے قول اور  
فصل کی مطابقت پر قابو ہو تو نفس سات سے خفا ہو میں جو ایک ترکیب یہ بھی تھی  
اس پر عمل کر سکیں۔ چندی عادت کا چھوڑنا ضرور ایک دشوار امر ہے اَلْطَّائِفُ  
طَبِيعَتُهُمْ نَكِيَّةٌ اور اس کے لئے بہت اور اشتغال ضرور ہے۔ ایک  
انہی کے امیر آدمی نے جسے پانچ سال سے شکایت تھی اور بیان نہ کثرت  
تھی کہ وہ بے چارہ بالکل ناتوان ہو گیا تاہم سے اپنی بیٹی بیان کی کہ اس نے  
اور وہ کر لیا کہ جب کبھی بند میں کسی عورت کی شکل دیکھی یا پاک خیال کا تصور ہو

فوراً ہنگ اُٹھن گا اور سونے کے گھٹون چلے دل میں بار بار یہی شرب کا منتھا  
 رہتا تھا۔ مستقل مزاج لکھنویوں کے انوسے کی طبیعت نایب ہوتی ہے اس کا  
 نتیجہ بہت اچھا نکلا۔ خیال داغ میں یا سب کچھ کو سونے میں ہی منہ رہتا تھا  
 اور جہاں اُسے کچھ ایسا دیا خواب دکھائی دیا کہ سناخود بخود اُس کی آنکھ کھل جاتی  
 تھی اور وہ بین وقت پڑا دیکھتا تھا اور چند روز اسی ارادے پر صمیم قلب سے  
 استقامت کرنے کا تجربہ یہ ہوا کہ ارادہ طبیعت پر غالب آگیا اور دشکابت دیکھتے  
 دیکھتے رنج ہو گئی، ہر شخص اس کو زنا سنا ہے ہر نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے  
 جو بہت ممتاز ہیں کہ وہ کسی عورت کی طرح غیر معمولی انتہات نہیں کرتے اُن کی نادر  
 ایسی راسخ ہو جاتی ہے کہ سونے میں ہی اُن کو جب کسی کوئی غفیہ خواب دکھائی  
 دیا تو جس حد تک کے جاگنے میں وہ لگھڑ لگھڑ نہیں مذاق کرنے کے عادی تھے وہ  
 تک تو مصافحہ نہ تھا مگر جہاں ذرا بھی زیادہ احتیاط کی صورت پر ہی جس کی وہ بیاری ہو  
 عادی نہ تھے پس وہ بینندہ اوچاٹ ہو گئی۔ جب کوئی آدمی دل میں کچھ طمع  
 نشان لکے میں کسی عورت سے بنا جاؤ غلط فہم نہ کروں گا تو اس کے دل کو بھی  
 اس ارادے کی پاندی کر لی پڑے گی بھر پور رفت ارادہ اور دل ہر زبان ہو جائے  
 گے سو تباہ کئے ابک ہی حالت رہے گی جب کسی بیندہ میں ایسا موقع پیش  
 آئے گا کہ دل میں شہوت آگیز خیال پیدا کرے وہ بین ارادہ انسان کو بچلے کر  
 جھکدے گا۔ **پس میں شک نہیں کہ ارادہ بڑی چیز ہے**

۱۵ رات کو دریا اپنے پاس کا تجربہ ہوا ہے کہ جب کسی وقت میں ہوتا تھا کہ کین ستر  
 کی صورت پر سونے جتنا دل میں بات جال کر دیکھے بات کو اُٹھ لے جتنا فائدہ



ہر کار سے کہتے بستہ گرد  
 اگر کار سے ہو کل دستہ گرد  
 پس جو لوگ پتھل کے دھن جین اور اپنے نفس چاہتے ہیں اور بکاری  
 سے کہہ رہے ہیں ان کے لئے نہ ہی نجات عمود ہے ان کی ہیبت مرد  
 خیانت بدلت پس مرد جاسے گی کہ دن لذات ماز اور غیب ہوتے جائے  
 سب ان کے لئے یکساں ہو رہے

## چوتھا باب

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ دُنْيَا

امراض جنٹ اور اُس کے ہر ناکہ

شعاع این تفسد دل سوزہ گفتن تاکے  
 سو ختم سو ختم این راز نمقن تاکے

جو غلط کاربان اور گنہ ان سے ہوتے ہیں اُن کا خیمہ بگٹے کیلئے

(بقیہ نوت صومراشت) جا کہوں کو ہی تکید کر دی کہ حق دت اٹارنا مگر کڑی سرہنہ رکھ  
 نوٹیک دت ہر گم گم کو چنچہ رضا شریفین مگر صوری کو دت مقدرہ ہر جا جگہ سے اٹک  
 کمل یوں ہے یہ سب رادے کی نوت ہے

۱۵۰ سے اسد ہر کوئی کی کل جان سے محفوظ رکھ

اُسے تیار بنا جائے ۵

گندہ از گندہ پرودہ جو زو

زکافات عمل غفل مشو

اپنی اپنی کرنی اور اپنی اپنی جہلی خود کردہ راعا جے نیست اکثر اوقات تو رنگ  
مک وہی کے سر جان چڑی ہے اُس کا کیا سکے آکے آجاتا ہے دوسروں کو کانون  
کان خد بھی نہیں ہوتی لیکن بعض کام ان کے لے ایسے ہی ہین کہ ان کے  
غیب رہ کا ثر دوسروں تک پہنچتا ہے یہی حال استعار کا ہے کب سے  
پہلے درجے زیادہ محبت اُسی پر چل ہے جو اس گندہ کا رنگ ہوتا ہے لیکن  
سندی ستہ اس کی تکلیف سے اس کے عزیز و قریب بھی شاذ ہوتے ہین یہی  
کو لیس خاص عضو کیوں نہ ہو گر ایک سچ نس گئے ستار ابد بنے کل ہو جاتا  
ہے وجہ سبب اعضا کا یہی تعلق ہے اگرچہ صفت آگہ ہی دقت ہو گر سار ابد بن  
تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے یہ طوائف ہر روزی ہے یہی حال خاندان کا ہے گندہ  
ایک کرتا ہے مگر مبتلائے محبت و آوارگی کب کب ہوتے ہین ۵

جلی دم اعضا سے یک دگر بند کر آفرینش زیب جو ہر نہ

چو عضو بہرہ آور و دہلا گعضو نہ انداز

تو کہ محنت دیگران بے غمی نشاید کہ مست نمنہ آدمی

گھلا ہون گنہ میں فرق ہے بعض ایسے سخت ہین اُن سے زہری چناہ انگنی چاہئے  
یہ صفت اس سے کہ اُن کا جلد بت خوف ناک اور تکب کی تباہی اور ہر ہادی  
کا باعث ہوتا ہے بلکہ اس وجہ سے کہ تری گنہ ہین ایسے گندہ اندھی ہین اُن کی

خچر کے سے اس شخص کی مشابہت مزور ہے جسے فاضل صوفیوں میں  
 مانتے تھے۔ خبر ہے کہ میں اس وجہ سے اس کے متعلق کوئی اور وسیع ہوتا ہے  
 اور آدمی گنہگار ہونے میں ان کی زمین پر خداوندان بدویشوں کی طرح رہتے ہیں  
 اور دونوں کو مصیبت جھٹکتی پڑتی ہے جن کو ان افعال قبیحہ سے رہتی ہیں اور بھی تعین  
 نہیں ہے۔ مگر بے جا ہے کہ بے خبر غرض میں وہ بھی رہے جاتے ہیں۔ کرے  
 اور وہی واقعہ کہ ہوا ہے۔ ہومیون در والدین جمال بنین عزیز و قریب۔  
 اس آئینہ اور جمل اوقات گئے کا گئے اس مصیبت پر اور ابھڑ ساری  
 میں چھٹا ہوتا ہے لیکن اس شخص کو اس بات کا کہ نہ تو گنہگار کی اسی وجہ  
 غارتہ نہیں ہوتا جس جگہ اس کی مثالیں جو کہ زمین کی یہ اراضی میں لاجڑے  
 جائز و قریب ہوں گے کہ ہے۔ وہاں یہ مقامی ہونے کے پھینکے جاتے ہیں۔  
 اور رفتہ رفتہ جس کو کما ہر کوئی و بشر میں نہ بگاڑ ہو جاتا ہے اور اس میں پسند ہوتا ہے  
 میں کہ دیکھنے والے گھن گھانے گئے ہیں اور قریب قریب ایسی ہی منہدی ہوتے  
 میں مصیبت جذبات مغلطہ کار اور بد اعمال باپ کا اثر بد مصور اور بے بس اولاد پر ستر ہوا  
 اس کے ساندی بوجھ جاتا ہے۔ بھول جاتا ہے کہ میں اس کو میں نے کروت کی فراموشی  
 اور آواز ہو جاتا ہے۔ یہ جو رہی ایسی اور گنتی ہے کہ کو کر جا کر ماہین انہیں کھانا نہ  
 میں نہ دے۔ جب اسے گئے تک محبت میں آ جاتے ہیں۔ اس خطرات کا  
 میں آتشک ہجو کے مہیں جس میں کہ چھو بیٹے ہیں اس میں خون کا اثر پیدا ہو جاتا ہے  
 بالکل ترین نہیں ہے۔ ان کے گلاس میں پانی پینے۔ ان کا حق پینے ان کے تو لے  
 اور کہ وہ دن گلی پرش اور چڑی کا ٹون چوٹ کا استعمال بت خطرات ہے کہ یوں کہ

اس جلدی کے ساتھ ہی ساتھ جراثیم Germ کہتے ہیں اگر چیزیں  
 بچھلتے ہوئے پانی یا کسی <sup>۱</sup> Disinfectant دق سے  
 دھوئی جائیں تو ان میں مرض کے کیراؤن کا موجود ہونا بالکل یقینی ہے اگر یہ خطرات  
 ہم کو دکھائی دے سکتے تو ہی ایک حد تک ان کو روکنا ممکن جاسکتی تھی لیکن مشکل  
 تو یہ ہے کہ سادہ دھوس ہے اس میں بلکہ جو میس جالین میں تک ہی بالکل چھا جاتا  
 ہے اور کسی قسم کی شکایت نہیں رہتی اور یہ بیکریاں ہی اس میں پائی جاتی ہیں بعض دفعہ  
 ایک ہی رات میں سارا مریض جنسیوں سے مر جاتا ہے دیکھنے والوں کو رات  
 سمجھ ہوتا ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے کہ یہ فاسیڈ اور انگریزوں کے دفع مملہ رہا  
 تھے اہل اس کے اور میں کسی شہر ہوتے جہاں کے باشندے برسوں بھر تو ان  
 سے چل چل میں رہتے رہتے جھے نے تھے کی طرح ایک آن ادا میں دن روز  
 میں کے کرنا کے ہونے لگے اور اس غضب کا زبرد آجکے اور پڑے پڑے پیدل  
 وہم کو کیونکر کا فٹ آٹ گئی اور ساری بیٹیاں اور باشندے اندھا کو ہو گئے اور اب  
 کو اس دفعہ کو مٹا دیا گیا ہے مگر ان میں مروج بھی دیا گیا ہے مگر آگشت ہندو  
 ہے اس میں ذرا بھی شک میں ہے کہ ڈاکٹر ان سے یہ شخص مرنا اور اس  
 ضیغہ کی نوعیت معلوم ہے اس کے نتائج سے پوری انکی ہے دودھ جانتے میں  
 کہ ان میں کس کثرت سے اس شائع ہیں ان کی بدولت کن کن مہمیں ہوتی ہیں

۱۔ مرنے والے شخص سے راجہ جوتے میں لٹا کر ایک سرچشمن بنایا  
 ۲۔ مرنے والے شخص کے کپڑوں پر جو پانی لٹا دیا جائے وہ پانی دھو کر رکھے

مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ وہ لوگ بھی جن کو کسی قسم کے امراض شہوانی ہو چکے ہیں ان امراض جنیہ کی بہت سی ایسے ہی ناواقف محض ہیں جیسے کہ اچھوتے لوگ ہیں۔ جہاں مرض کا اشتداد کم ہو گیا اور یہ دنی طاعات و بگیئیں و عدل میں خوش ہو جاتے ہیں اور سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم بالکل اچھے ہو گئے لیکن آگے چل کر جب دوسری شکل میں بیماری آن دیتی ہے تو ان کا خیال اس حد تک نہیں دور ہوتا کہ یہ اسی بیماری کا مضمر ہے اس لئے کہتے ہیں کہ یہ سب ناواقفین ہے کہ اگر عام طور پر امراض شہوانی کی نوعیت اور ان کے بے انتہا نقصانات معلوم ہوتے تو ہزار ہا مخلوق خدا جو ہر سال تباہ ہوتی ہے ان اخلاقی اور جسمانی آلودگیوں سے محفوظ رہتی اور ہزار ہا معصوم بچے جن میں یہ زہر وراثت سے اہیت کر رہا ہے اور اس درجہ خرابی پیل گئی ہے کہ گویا زندگی انسان کے چشمہ حیات میں زہر گھول کر ملا دیا ہے جس سے نسل انسان کی بنیاد کھوکھلی ہو گئی ہے۔ اچھے جاتے۔ جو لوگ ان امراض میں مبتلا ہیں وہ اچھی طرح ان کی تکالیف سے واقف ہیں وہ دل سے چاہیں گے کہ اسے کاش دوسرے کو مبتلا نہ ہو جائے کہ ہماری طرح نااہل نسل میں وہ مبتلا سے آلام نہ ہوں۔

روزگار میں بدبختی و ان  
من نکر دم شعا خد رکنید

ایک نامی گرامی ڈاکٹر جن کو خاص ان امراض میں دستگاہ کامل ہے لکھتے ہیں کہ ”بڑے بڑے شہروں میں تو یہ امراض حد درجہ پیل گئے ہیں۔ اولیٰ و اعلیٰ طبیب کے مدعویت اس میں مبتلا ہیں۔ ہم کو اس میں شک نہیں ہے کہ تمام آبادی میں کم و بیش پچیس فی صدی افراد ان فی اس مصیبت میں گرفتار ہیں اور زیادہ تر ان میں

بوجہ نادانیت ہی کے پہنچے ہیں۔ یہ امراض کچھ غریب اور کم درجے ہی کے لوگوں میں نہیں ہیں بلکہ فیشنبل سوسائٹی میں اور سرنگھٹک محلات میں بھی ان کا قبضہ وسیع ہے۔ مستحکم ہے جیسا کہ ٹوٹی پوٹی جنوپیڑیوں میں بہ فرق صرت اتنا ہے کہ غریبی اور تنگ دستی بڑی بلا ہے اُن کے افعال ظاہر ہو جاتے ہیں بڑے بڑے لوگوں کی کزوت پر امیری کا پردہ ڈھنکار رہتا ہے اور علاج معالجے سے روک تھام بھی ہو جاتی ہے کوئی مرد یا عورت خواہ وہ کسی پایہ اور رتبت کی ہوں امراض کی گزند سے محفوظ نہیں ہے، یہ حالت پبلک کی خاص توجہ کے قابل ہے۔ اسے کاش ہم اپنی اُختی پودھ کو ایسی بد روشنی سے بچا سکیں جن کو بعض لوگ کھیل تاشے اور موجب دلہنکشی اور تفریح سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں ۵

زندگی زندہ دل کا نام ہے

دوہ دل خاک جیا کرتے ہیں

لیکن خداوند تعالیٰ کے ایمان اس کی باز پرس ہوتی ہے اور ہر شخص اس کے سوا خدا اور سزا میں مبتلا ہو گا۔ اگر ہم بے خبر اور ناکارہ گناہوں کو سبب حال لین اور طمع دنیا میں پاک اور تین درست نسل پیدا کر سکیں تو اتنا بڑا کام ہمارے بل بوتے کا نہیں ہے مذہبی پیشواؤں کو اصلاح کی جانب کم مہمت باندھنی چاہئے نہ مرن اپنے اپنے گھرانوں کی حفاظت کے لئے بلکہ تمام قوم کے لئے بلکہ قطع نظر ہمارے

۵ ہندوستان میں بھی ان امراض کی کثرت ضرور ہے مگر اتنی نہیں ہے کہ قبضی کر رہے

مذہبی فراموشی کے جمیشت ایک خیر خواہ ملک و قوم کے ہمکوجا ہے کہ ہم اس حفظ نامک  
مذہب کو صفحہ زمین سے اٹھا کر نیست و نابود کر دیں یا کم سے کم اس کی بیباکانہ  
ردیج کی ایک تمام کریم جس سے نہ صرف افراد انسانی پاک اور بے کار ہو رہے  
ہیں بلکہ اُس کا بہت بڑا اثر کل قوم پر پڑنے کا اندیشہ ہے۔

ڈاکٹر ون کے سامنے جو بیمار آتا ہے اس میں شک نہیں کہ وہ اُس کا علاج کر کے منانی  
تکلیف کو کم کرتے ہیں لیکن وہ اپنے بیماروں کو امراض شہوانی کے مضر نتائج سے  
آکامہ نہیں کرتے۔ بڑے بڑے ڈاکٹر ون کو اتنی فرصت کہاں ہے کہ وہ ہر مریض  
کے سامنے لکچر دینے بیٹھیں۔ ب میں دیکھ کر ڈاکٹر یہ سمجھتے ہیں کہ مریض ہمارے پاس  
علاج کو آیا ہے ہر کوئی اسے تسلی دینی چاہیے نہ کہ ہم اُس سے اور گھبرادیں۔ غرض  
سجڑی علان کے بعد مرض کا اشتداد رخ ہو جاتا ہے اور وہ لوگ چلتے پھرتے  
نظر آتے ہیں اور کھلے خزانے چھوٹے بھرتے ہیں جو در حال سے خالی ہیں یا تو دوسروں  
کو اپنی بیماری سے آلودہ کرتے ہیں یا خود پہلے سے زیادہ صحت تر عوارض میں مبتلا  
ہو جاتے ہیں۔ ان امراض اور نیز اسی قسم کی دوسری باتوں سے لوگوں کو بہت  
کم و اقصیٰ سے اس لئے معذور ہے کہ ہم کھلے طور پر یہ حالات بیان کر کے اپنے  
نوجوانوں کو اس شہوانی جہاز سے بجاہین۔ آگے چل کر جو کچھ میں کہنے والا ہوں  
اُس سے تم میری معلومات کو ناقص یا بالائی نہ تصور کرنا بلکہ میں بہت سے ایسے  
لوگوں سے واقف ہوں جو برون سے ان امراض میں مبتلا ہیں اور انہیں کو  
دیکھ کر میں نے اس معاملہ پر کافی غور کیا ہے اور بہت کچھ معلومات ان امراض کے  
ہونا کہ نتائج کی ہر پوچھ پالی ہے۔ بارہمیں اس ملک کی بڑی بڑی ہسپتالوں کے

دنیرٹیل وارڈون میں گیا ہوں مضمون کی حالت اپنی آنکھ سے دیکھیں ہے تاکہ مجھے  
ذاتی واقفیت حاصل ہو اور میں اس کتاب میں جو کچھ لکھوں وہ معتبر ذرائع پر مبنی ہو۔  
میں نے خاص توجہ اور کوشش سے ان امراض کے حالات کو چڑھا ہے دیکھا  
ہے اور غور کیا ہے جڑے جڑے نامور اور مستند ڈاکٹروں سے صحیح صحیح واقعات  
معلوم کئے ہیں تاکہ جو کچھ لکھوں وہ سچی باتیں ہوں اور اپنے بیانات کی نائید تصدیق  
میں ان نامور اور مشہور ڈاکٹر اور پروفیسروں کی رالیوں کو بھی نقل کیا ہے جنہوں نے  
اپنی عمر میں ان امراض کے سلاجھ میں مرث کر دی ہیں۔ غرض جو کچھ لکھا ہے بہت  
کچھ جھانچنے کے بعد لکھا ہے اور نہایت صاف آسان عبارت میں مختصر طور پر  
آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ امراض شہوانی میں سے کسی کو بھی معمول  
یا سیریل العلاج نہ سمجھنا چاہئے مع دشمن نہ توان حفیوہ بیچارہ شہرہ بلکہ ان کے  
نتائج بہت خطرناک اور بعض اوقات سمجھ بھلاکت ہوتے ہیں۔ ان سب میں معمولی  
اکثرت سے پسلا ہوا مرض سوزاک کا ہے جس سے اکثر لوگ صحت یاب ہو جاتے

مع "گوکوزیا" یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی جریان خونی کے ہیں اصطلاحاً عاٹس کا  
اطلاق سوزش عری البول پر ہوتا ہے مگر لفظ "بیوریہ" جس کے معنی جریان رطوبت  
بنیہ کے ہیں ان معنوں میں زیادہ مناسب ہے اور اسی لئے وہ گوکوزیا کا مترادف مانا جاتا ہے  
سوزش عری البول دو طرح کی ہوتی ہے ایک متعدی دوسری غیر متعدی چند غیر متعدی گوکوزیا  
اور غیر متعدی کو یو پیٹیرائش کہتے ہیں اور سوزاک کنڈ کو گلیٹ کہتے ہیں زائد قیہ میں آنک  
حقیقی آتشک مجازی اور سوزاک تینوں امراض کی نسبت یہ خیال تھا کہ یہ ایک ہی قسم کی بیماری  
سے پیدا ہوتے ہیں چند یورپ میں مسلمانوں کو یہ تحقیق ت (بقیہ نمبر ۵۰)



ہو جاتے ہیں اور بعد کے نتائج بھی چند ان خطرناک نعین ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بھلا سوزاک بھی کوئی بیماری ہے یہ تو ایک معمولی بات ہے جیسے زکام کھانسی اس سے کون بچا ہے۔ لیکن اُن کا یہ کہنا خود اُن کی سخت نادانیت کی دلیل ہے وہ جانتے ہی نہیں کہ سوزاک کیا ہے کیونکہ ہوتا ہے اور بعض وقت سوزاک ہی خاک چنے چروا دیتا ہے۔ ہمارا منشا یہ نہیں ہے کہ ہم اپنے ناظرین کے سامنے ایک دست اُن مصائب اور آلام کی پیش کریں جو اس مرض سے منتج ہوتے ہیں جس سے سوائے اُن لوگوں کے جو طبی ذائقہ رکھتے ہیں دوسروں کو کچھ فائدہ نہیں۔ بادشاہ کے لئے ہر عام حالت اس مرض کی اور وہ نتائج جو مل العموم ظہور پزیر ہوتے ہیں صاف صاف بیان کرتے ہیں ڈاکٹر جارج نیغیزا بنی کتاب ٹرنس میشن آف لیف (Transmission of life) میں اس مرض کے متعلق لکھتے ہیں کہ بعض اوقات سوزاک کی وجہ سے ساری عمر تکلیف دہتی ہے شانے سے جو راستہ پیشاب کا جانا ہے وہ متورم ہو کر سکتا جاتا ہے اور ایسا کچا ہو جاتا ہے کہ ذرا سی ٹوچک اُس کو نقصان پہنچا دیتی ہے۔ جرمین اور زامردی بھی اسی سے پیدا ہوتے ہیں جن پر بخورات اور وجع مفاصل جو معمولی طور پر علاج پذیر نعین ہیں اکثر

(بقیہ نوٹ صفحہ گزشتہ) ڈاکٹر ریچرڈس بات کا نعین تباہی طاعت ہوئی اور صوم ہوا کہ صرف سوزاک اور آتشک نمک امراض ہیں بلکہ آتشک حقیقی اور مجازی بھی دو مختلف مرض ہیں ایسا ہے سوزاک کو تصدی اور غیر تصدی، جو جاذبہ غیر تصدی کا نام لمبین حرقۃ البہل ہے اور تصدی کا نام دہجری البہل ہے جسے اہل ایران آج کل سوزاک کہتے ہیں اس مرض کا تباہی طاعت عورت سے ہوتی ہے اور

اسی سبب بھتی ہیں۔ جوانی کی بدکرداریوں کی سزا بدیرادھیٹ عمر پڑتا ہے۔ مین بہ صورت وجہ مفاصل مزمن ظاہر ہوتی ہے ڈاکٹر نیفریجے مستند اور سر پر آورہ ڈاکٹر نے اپنی قلم سے جو خاک کھینچی ہے اس کے دیکھنے کے بعد تو غالباً وہ لوگ جو اس آفت میں مبتلا ہیں مطمئن نہ رہیں گے کہ یہ بیماری کھانسی اور زکام کی طرح چکیوں میں اڑا دینے کے قابل ہے۔ اس خاک کے کی اگر ہم اور کچھ تکمیل کر دیں تو یہ تصور مکمل ہو جائے گا مگر کیسی تصویر ہوگی جسے دیکھ کر لوگ کانپ جائیں گے سوزاک کے ساتھ ایک اور مصیبت لازمی ہے کہ اس مرض میں تنزی اور خیزی بہت کثرت اور شدت سے ہوتی ہے جسے ڈاکٹر صمصام مین کارڈی (Chordee) فونڈا کہتے ہیں۔ سوزاک سے ساری شرم کاہ ستورم نہ جاتی ہے خصوصاً (Urethra) مجراے بول یعنی وہ نالی جس میں سے پیشاب گزرتا ہے۔ جب پیشاب اس ستورم نالی میں سے گزرتا ہے تو علاوہ سخت سوزش اور تکلیف کے اس سے دوسرے اعضائے تناسل میں ایک قسم کی چھیر پیدا ہو کر فوراً تنزی پیدا ہو جاتی ہے اس تنزی کی حالت میں وہ حصہ عضو تناسل کا جو باؤٹ ہے بوجہ مریض ہونے کے ساتھ نین دینا مقبوض ہوتا ہے کہ ہاؤک سطح مجراے بول کی (Urinary Canal) اٹھٹھے۔

پھیلنے اور پھٹنے لگتی ہے جس کی وجہ سے سخت سوزش اور تکلیف محسوس ہوتی ہے اور کئی کئی دن تک ایسی خدیز تکلیف رہتی ہے کہ اس کو بھی مریض کی آنکھ نین جھپکتی۔ جو لوگ ڈاکٹر نین ہین ان کی آگہی کے لئے ہم در کیفیت بیان کرتے ہیں جو اس دگل کی حالت میں ہوتی ہے سوزاک کی ابتدائی حالت میں

مجراے بول ہی تک محدود رہتی ہے یعنی ایک ملوکس (مقانی) بیماری ہے جو  
 صرت شرم گاہ سے متعلق ہے یہ مرض ایک قسم کی بے چینی اور سوزش  
 Irritation عضو تناسل میں پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے خواہ  
 خواہ استادگی ہو جاتی ہے۔ اب مثال کے طور پر فرض کر دو کہ کسی کے انگلی کے  
 اندہ وار زخم ہے اور زخم کی وجہ سے سوج کر خرم ہو گئی ہے تو اگر ہم منحنی بند کرنی چاہیں  
 تو کیونکر ممکن ہے۔ انگلی کی پورون کا کیا حال ہو گا اور اگر ہم اس انگلی کو سیدھا  
 کھڑا کرنا چاہیں تو کیسا تناؤ ہو گا اور رگین پھٹنے لگیں گی اور اگر زبردستی سیدھی  
 کر دی جائے تو ضرور جلد بھٹ جائے گی اور زخم کھل جائے گا یہی حالت ہونازک  
 کی حالت میں استادگی کی ہوتی ہے۔ مجراے بول میں خرابی اور رکاوت ہونے  
 سے ساری شرم گاہ داؤت ہو جاتی ہے اور ایسی حالت میں جب تندی ہونے  
 لگے تو ضرور ہے کہ نازک جھل مجراے بول کی تناؤ سے چھٹ جائے اور بعد  
 بھٹ جانے کے خود بخیر (طبیعت) اُس کی اصلاح یعنی اندام کی طرف  
 رجوع ہو جاتی ہے۔ جب طبیعت مجروح داؤت حصہ کی جھل کو جوڑنے کے  
 لئے سمنتی ہے تو اس جگہ ایک قسم کی دلاری پیدا ہو جاتی ہے جیسے کہ ٹوٹی  
 ہوئی پٹی جب جڑتی ہے تو دمان لیس دارر طوبت جمع ہو کر نیا جوڑ بن جاتا ہے  
 مگر ساتھ ہی گردہ بند جاتی ہے یا گھٹل پڑ جاتا ہے یا جیسے دونیوں کو سیسے سے  
 جب جوڑنے میں توجہ کی جگہ بھڑا پن آ جاتا ہے۔ یہی حال مجراے بول کا ہے  
 بھٹی ہوئی جھل کو جوڑنے اور مضبوط کرنے کے لئے نمی یا منت پیدا ہو جاتی ہے  
 جس سے پیشہ بننے کی نالی میں جس کا راستہ بالکل تنگ سے بڑ کاوٹ پیدا ہو جاتی ہے

اور اسی سے ستر کچر (قصبہ) پیدا ہو جاتا ہے اور پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ پیشاب نکلنے کے لئے رتہ صاف کرنے کے واسطے سلائی (Catheter) بار بار ڈال جاتی ہے جس کا سلسلہ مہنتوں بلکہ مہینوں تک جاری رہتا ہے۔ جس کسی پر اس آپریشن کی مصیبت گزری ہوگی وہ خوب جانتا ہوگا کہ ستر اک ایسی معمولی بیماری نہیں ہے جیسا کہ سمجھ رکھا ہے۔ پیشاب کے بند ہونے سے آدمی پھیل کر طرح طرح سے گتے بجاوڑ زیادہ عرصہ تک اگر پیشاب نکالا نہ جائے تو مثلاً بچھٹ جائے اور پیشاب زیر ہو کر تمام بدن میں سرایت کر جائے۔ بعض دفعہ سلائی کام نہیں کرتی تو مقعد میں سلائی ڈال کر مثلاً نئے کوئی شنگاف دیتے ہیں۔ یہ آپریشن ایسا تکلیف دہ ہے کہ کلوروفارم شنگھائے بغیر نہیں ہو سکتا اور پھر صبی مزہض کے دانتوں میں ایک ٹکڑا چمڑے یا کسی نرم چیز کا رکھ دیا جاتا ہے تاکہ مریض حالت تکلیف میں کہیں ایسا نہ ہو کہ اس زور سے دانت بھینچے کہ دانت ٹوٹ جائیں یا زبان دانتوں میں آجائے۔ اس میں اور سنگ مثلاً کے آپریشن میں اتنا فرق ہے کہ یا آپریشن جلد جلد ہو جاتا ہے اور سنگ مثلاً کا بدیر اور اس سے زیادہ خطرناک ہے۔ جن لوگوں کو سلائی کی عادت پڑ جاتی ہے پھر ان کو بلا سلائی لئے پیشاب نہیں آتا۔ جاندی کی سلائی کے علاوہ ایک سلائی مان بھی ہوتی ہیں۔ سب نمبر دار ہوتی ہیں۔ چلنی سے شروع ہو کر نمبر دار سلائی ہو جاتی ہیں۔ ستر کش دہ کرنے کے لئے پتھر سے شروع کر کے موٹے بڑے بڑے پونچھتے ہیں۔ عادت ہو جانے کے بعد خود بھی لوگ اپنے ہاتھ سے آپ سلائی کر سیکرتے ہیں مگر یہ حالت معمولی ستر کچر کی ہے لیکن جو کہنا اور شدید ہو اس میں سلائی کا اندھ جانا ہی

دشوار بہ سلائی کے جانے کا رستہ ہی نہیں تھا سلائی سے ماضی طور پر  
 رستہ صاف ہو جاتا ہے اور رگ کا ہوا پیشاب کر خندک پڑ جاتی ہے لیکن  
 دو چار روزہ کے بعد بھرجون کا تون ہو جاتا ہے اور بار بار سلائی کرنے سے  
 پد گوشت بڑھ جاتا ہے پھر سلائی بھی کام نہیں دیتی۔ میرے (مترجم) ایک  
 معزز دوست اس جا میں مبتلا تھے چند روز تو ان کو سلائی سے افادہ ہوتا رہا لیکن  
 جب مرض جم گیا تو علاج کے واسطے بیسی گئے اور وہاں کے مشہور ڈاکٹر  
 بھادری کا ایک عرصہ تک علاج کرنے رہے جو اس فن میں یہ طویل رکنا تھا  
 مہینوں علاج کیا ہزاروں روپیہ خرچ کیا بے حد تکلیف اُمائی چست دستوں  
 رہ گیا کیون بھادری مولی سلائی نہ کرتا تھا بلکہ بجلی کے زور سے سلائی پاس کرتا  
 تھا جس میں بے حد ملن ہوتی تھی وہ ایک قسم کا جلا دینا یا داغ دینا تھا۔  
 لیکن آخر کار وہ بے چارے اسی ماضی میں بڑی تکلیف سے گھل گھل کر مرے  
 میرے ایک اور دوست تھے ان کا پیشاب اسی طرح بند ہو جایا کرتا تھا اتفاق  
 سے ایک دن ان کا پیشاب ایک ایسی جگہ بند ہوا جہاں کوئی ہوشیار ڈاکٹر نہ تھا  
 بالائی علاج بہت کچھ کیا سلائی پاس کرنے کی کوشش کی گئی مگر نہ جاسکی چون جو  
 مدد دینے دی گئی اور پیشاب نشانے میں جمع ہوا پیٹ ابھر گیا شانہ بھٹنے لگا  
 وہ مچلی کی طرح تڑپتے تھے ان کی تکلیف دیکھی نہ جاتی تھی جو بیس گھنٹے  
 اسی حال میں گزرے ناگزیر ان کو بالکل مین ڈال کر چپ کو س کے فاصلے پر رکھ  
 اسٹیشن پر پہنچایا۔ بالکل کے چھکولوں میں ان کا ہمسامہ مل گیا۔ خدا خدا کر کے  
 وہ حیدر آباد پہنچے اور افضل کچ کے مشہور ڈاکٹر خانے میں سلائی سے ان کا پیشاب

نکالا گیا جو گلن بھر نکلا۔ اسی مار ضے میں وہ بھی رخصت ہوے۔ ایک تیسرے صاحب کا ذکر ہے کہ وہ اندور میں تھے وہاں اُن کو یہ شکایت ہوئی۔ ہر چند سلائی کی گلی گر پاس نہ ہوئی اور ایک تھوڑا پیشاب کا نہ آیا پر نہ آیا ناچار اسل سرجن نے سفعد کی راہ سے شانہ میں شکاف دیا پیشاب تو نکل گیا مگر بڑے آدمی تھے تاب نہ لاسکے دم بھی ساتھ ہی نکل گیا۔ فرض اسے کچر کا مرض بڑا پیچھا ہے گو عارضی افتاد تو ہو جاتا ہے مگر بار بار عود کرتا ہے۔ بعض وقت مقامی علاج یعنی سلائی پاس کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا نہ رستہ بند ہونے سے سلائی اندہ جاسکتی ہے پھر پیشاب کیسے آے ایسی حالت میں ناگزیر مشانہ پر عمل جراحی کرنا پڑتا ہے

اور کئی کئی دن تک پیشاب عمل جراحی کے ذریعے سے نکالنا پڑتا ہے اور اس اثنا میں معمولی پیشاب کے رستے کا علاج کرتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت کے مریض آسے دن دو خانوں میں آتے رہتے ہیں جس کا سہولی سے معمول ڈاکٹر کا بھی تجربہ ہوا ہوگا۔ میں نے (مضف) خود اپنے شہر دن کی بڑی بڑی ہسپتالوں میں متعدد مریض ایسے دیکھے ہیں کہ ان کی تکالیف کاظم سے بیان کرنا ناممکن ہے۔

ایک دوسرا مرض (Buboes) بد کے نام سے مشہور ہے۔ چڑھون میں جو خدد ہوتے ہیں وہ بھول جانے ہیں اور گلیٹان ہو جاتی ہیں۔ جن میں سخت کا درد اور کھول ہوتی ہے اور بڑی تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ ایک چڑھے میں ہوتی ہے بعض وقت دونوں چڑھون میں ہوتی ہے۔ پہلے سخت سی گھٹلی شروع ہوتی ہے جو بڑھتے بڑھتے لیمن کے برابر ہو جاتی ہے پھر کلسج سخت ہوتی ہے بڑی

منصل سے اور بدیر کچن ہے اور بہت وقت سے پہنچی ہے اکثر اس پر بھی  
 آپریشن کرنا پڑتا ہے۔ سوزاک کی حالت میں علاوہ نذر دزد پیپ بننے کے بہت  
 تندی بولے بولے کا انگو پھٹ جانے سے خون بھی جاری ہو جاتا ہے اور بار بار  
 کثرت سے خون نکلے تو مریض کی ناتوانی اور سستی کا باعث ہوتا ہے اس کے  
 لئے بھی ڈاکٹری علاج ضرور ہے۔ اسی کے ساتھ آرکیٹیس (اورم خصیہ) کا مرض بھی  
 ہو جاتا ہے اور سخت سوزش اور درد ہوتا ہے۔ اسی قسم کا ایک اور مرض  
 ہوتا ہے جسے *Epididymitis* کہتے ہیں۔ وہ بھی غم کے  
 بلال حصہ کی دور ۲ سوزش پر جب ارمض اسی سوزاک کی بدلت ہوتے ہیں  
 جسے لوگ بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ شروع شروع میں اگر مرض کے علاج سے  
 غفلت کی جائے یا اچھی طرح علاج نہ کیا جائے یا سردی لگ جائے تو بعض اوقات

۱۱ اسپیشنگ مگن میں لگے رہنے میں *Sper-matic Cord* کہتے ہیں یہی کہ  
*Sorotum* کہتے ہیں اس کے اندر بالکل نرم ترغ کی شکل کا خندو رہتا ہے جو چھانچا  
 رہتا ہے اور کا حصہ ذرا باہر نکلا ہوا ہوتا ہے اور نیچے کا حصہ اندر کو مقرب  
 رہتا ہے اس غم کی پردہ کوئی پرک بل بوتہ اور چپا گواگوشت کا رہتا ہے جسے  
*Epididymis* کہتے ہیں اس کے وسط جسم کے ۱۱ سوزش نے میں میں  
 بلال حصہ کو جو ادھار کہتا ہے *Globus Major* کہتے ہیں اور نیچے کی  
 جوتہ ہے اے *Globus Minor* کہتے ہیں ۱۱

نذر از گور نامی ۱۱

جویت کم ہو جاتی ہے یا یہ کہ یہ مرض کہنہ ہو کر ایک نئی شکل پیدا کر لیتا ہے جس میں تکلیف کم ہوتی ہے اسکو *Gleet* (سوزاک کہنہ) کہتے ہیں اور اس کا سلسلہ مدّتوں بلکہ ساری عمر جاری رہتا ہے۔ گلیٹ کے متعلق ایک مستند ڈاکٹر کا قول ہے کہ ”کچھ بھی ہو مگر یہ مرض گلیٹ اکثر حالتوں میں علاج پذیر نہیں ہے اور جو لوگ سوزاک میں مبتلا ہیں اُن کو سخت احتیاط چاہئے کہ لا پرواہی یا علاج میں غفلت کر کے اس مرض کو گلیٹ کی ردی حالت کو نہ پونہچنے دیں“ سوزاک کی یہ *Chronic* کی بڑی احتیاط کرنی چاہئے وہ سم قاتل ہے نہ ابھی اگر آنکھ کو لگ جائے تو بصارت معدوم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ جب کہیں یہ ریم آنکھ میں سرایت کر جائے تو اس بلا کا زہر ہے کہ لا علاج آج تک میڈیکل سائنس بھی اس کی کچھ کو نہیں پہنچا۔ چند سال ہوئے کہ ایک شخص جس کی عمر

۵۰ اس مرض کو گونڈیل انفیلیا یا سوزاک کہتے ہیں۔ یہ ایک متعدی مرض ہے جس میں آنکھ میں شدید سوزش ہو کر ایک دو روز میں ریم پیدا ہو جاتی ہے اگر فوٹا مناسب علاج نہ کیا جائے تو آنکھ ضائع ہو جاتی ہے۔ مادہ سوزاک کے انتفاقیہ آنکھ میں لگ جانے سے ہوتا ہے۔ اگر حاملہ عورت مبتلا عرض ہو تو وضع حمل کے وقت مولود کی آنکھ میں مواد سوزاک لگ کر یہ مرض چھانا ہے کبھی دایہ کے خلیہ مائعوں سے بھی یہ مرض مولود کی آنکھ میں لگ جاتا ہے۔ اگر دواؤں کے پانچ روز بعد ہو تو پھر اس کا سبب خارجی طور پر مولود کی آنکھ میں لگ جانا سمجھیں۔ آنکھ میں ہو کر باقی جاری ہو جاتا ہے آنکھ کی جھلی بہت متورم ہو جاتی ہے آنکھ میں سخت درد ہوتا ہے ساتھ ہی سر میں بھی درد ہوتا ہے روشنی میں آنکھ کھل نہیں سکتی (بلینڈ ہو جاتا)



پچاس سال کی تھی ہمارے مکے کے ایک بڑے (Occulist) کمال (سیا) جو آنکھ کا علاج کرتا ہے جیسے دہلی میں حکیم بقا دالے مشہور ہیں) کے پاس آنکھ کے علان کو گیا۔ ڈاکٹر نے آنکھ دیکر تشخیص کی کہ تمہاری آنکھ میں سوزاک کی Venus ریم یا چپ لگ گیا ہے اور تمہاری آنکھ کا علاج فوت بشری سے خارج ہے۔ مریض نے صحت انکار کیا کہ تمہاری تشخیص بالکل غلط ہے مجھے کبھی سوزاک ہوا ہی نہیں۔ ڈاکٹر نے اصرار سے کہا کہ میری تشخیص کبھی غلط نہیں سکتی سحر تو ہے ہی دونوں بعد پھر وہ مریض کمال کے پاس گیا اور کہا کہ

(بقیہ نوٹ صفحہ گزشتہ) ادب ابا مسلم ہوتا ہے کہ آنکھ میں کچھ پڑ گیا ہے دوسرے دوسرے روز سوا دو بجے ہوئے گئے ہے جو بت کاڑھ ہوتا ہے اگر فورا علاج نہ کیا جائے تو زہر لگ کر اٹھ جائے گا ہوتا ہے۔ اگر کوئی غصص سوزاک میں مبتلا ہو تو اسے چاہئے کہ بہت عطا رہے کہ سوزاک کا مادہ کی طرح آنکھ میں نہ گئے پائے خواب سے بیدار ہو کر بغیر کسی طرح سے اس خون کے دھرم آنکھوں کو ہرگز نہ لگے۔ اگر حال کو سوزاک ہو تو وضع صل کے وقت اندام نہانی کو بیٹھ کے طاق کے کمر کری سلوشن سے اندام نہانی کو دھونا چاہئے نیز عرق مذکور سے بچے کی آنکھوں اور منہ کو دھوئیں اور ان میں نصف گرین فی اونس کا سنگ لوشن ڈالیں۔ اگر ایک آنکھ متاثر ہو تو دوسری کو بہت بچائیں نہی اند ہے کہ میں کہ دوسری آنکھ میں چینیپ نہ لگ جائے ۱۲

از حقن حکمت

میں سطح ستیلا کے ٹیکہ کا لطف ہوتا ہے کہ غذا سا جسم میں داخل ہونے ہی سارے بدن میں

اُس کا اثر ہوتا ہے اسی طرح Venus بھی ہے ۱۱

واقعی تمہارا کتنا ٹیکہ تمہارا ب مجھے اس مرض کے مجھ تک پونچنے کا پتہ لگ گیا کہ جب میں تمہارے پاس پہلے پہل علاج کو آیا تھا میرا کا جواہر لگا ہوا تھا اُن ہی دونوں میں گھرا یا ہوا تھا اور ایک دن مجھ سے پہلے حام میں گیا مجھے خبر نہ تھی میں نے اُس کے مستعد توبہ سے نہ پونچھ لیا وہ دن اور آج کل ان کے مجھے یہ موزی مرض لگ گیا اس سے بھی عجیب ایک اور واقعہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک شخص کو سوزاک تھا ~~عجب~~ اور گوب کا پانی بدل دیا گیا تاہم اُس میں <sup>German</sup> رکھے تھے اس کی بیوی اور بچے جو جو اُس میں مائے سب کے سب مبتلا ہو گئے۔ اگر کوئی سوزاک کا مریض اپنی بیوی سے بحالت حمل ہم ستری کرے اور اُسے بھی سوزاک ہو جائے اور وہ ولادت کے قبل ابھی نہ ہو جائے، اگر خدا غناستہ بچے کی پیدائش کے وقت آنکھوں کو یہ *Venus* لگ جائے اور فوراً دور نہ کیا جائے تو ضرور بچے کی دونوں آنکھیں چوٹ ہو جائیں گی اور آہی لئے سخت

۱۰ تحقیقات جدیدہ۔ یہ تحقیق ہوا ہے کہ اس مرض کا باعث نہایت ہی بچہ لپچے کر م ہوتے ہیں جنہیں جراثیم ایڈاکری میں بکریہ ایسی لے کہتے ہیں۔ یہ کرم مہاست میں ایسے چھوٹے ہونے چہ کہ بدن تیز ذرہ میں کے دکھائی نہیں دیتے جس مرض کا جراثیم ہوتا ہے اُس سے ہی مرض پیدا ہوتا ہے جس طرح سے ذرا سا غیری امارے آنے میں خیر اُٹھا دیا ہے بعینہ اسی طرح کسی مریض کے جراثیم کسی ان میں داخل ہو کر نمودار ہی عرصہ میں جراثیم لاکھوں ک نسدانک پونچھ جاتے ہیں اور مرض کو پیدا کر دیتے ہیں ۱۱

از غزن ہکت

تاکید ہے اور جبکہ دائر زمین ہوتی ہیں وہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی پہلے اُس کی اکھوں کو دیکھ لیتے ہیں۔ اکثر لوگ جو سوزاک میں مبتلا رہے ہیں علاج کرنے کے بعد جبکہ اُس کی ظاہری علامت باقی نہیں رہتیں سمجھتے ہیں کہ ہر بالکل اچھے ہو گئے لیکن اگر اُن کی منی کا خود میں سے امتحان کیا جائے تو غرض سوزاک کا اثر باقی ہو گا۔ سوزاک کے متعلق ایک مشہور جرمن ڈاکٹر لکھتا ہے کہ بہت سی جگہ تو اس مرض کی بدولت گھر کا گھر تباہ ہو گیا ہے۔ بار بار ہم کو اتفاق ہوا ہے کہ ہم نے نئی دہلیوں کو جن کی شادی ہو کر ابھی چند ہی ہفتے گزرے تھے دیکھا ہے کہ وہ بیمار اور مفلح جاتی ہیں حال اُن کنشادی سے پہلے وہی تواما اور تن درست تھیں۔

ایک دوسرا ڈاکٹر لکھتا ہے کہ سوزاک متعدی مرض ہے اور اس کا تعدیہ بڑا ہیچر ہے جن لوگوں کو سوزاک ہو کر بائیس بلکہ دس برس بھی ہو گئے تھے اور وہ اپنے پندار میں

سے میرے شاہدے میں بھی اس کی گئی شالین ہو جو دہن کوئی نویلی دمن شادی کے بعد ہی مبتلا ہو گئی ہیں بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو عورت پاک و صاف ہوتی ہے اور بیکراؤسی پر فوراً اثر ہوتا ہے جس کا سفید کپڑا کہ ذرا سا دھبہ ہی نمودار ہو جاتا ہے مگر پہلے کچیلے کپڑے میں دھبے چٹلی نہیں کھاتے کھپ جاتے ہیں۔

۵۷ (Contagious) متعدی اس مرض کو کہتے ہیں جس کا مادہ ایک تنفس سے دوسرے تنفس میں لگ کر دیبا ہی مرض پیدا کر دے جیسے سوزاک اور آتشک وغیرہ مگر جب کسی مرض کا مادہ بلا مس کرنے کے بذریعہ ہوا دوسرے شخص میں پہنچ کر دیبا ہی مرض پیدا کرے تو وہ Infections یعنی ٹسری ہے جیسے چیچک۔ ہیضہ۔

طاعون وغیرہ از قہن حکمت

بالکل بھلے چنگے ہو گئے تھے ہم نے دیکھا ہے کہ شادی ہوتے ہی اُن کی بیویوں کو  
فوریاً مرض ہو گیا ہے۔ جس طرح بیگ کا *Incubation period*

(یعنی وہ مدت جس میں مرض سراپت کرتا ہے) زیادہ سے زیادہ دس دن معزز ہے  
اسی طرح سوزاک کا بھی ہے۔ اگر بہت سخت مرض ہے تو سما اثر ہو جاتا ہے اگر کم زور ہے  
تو دوسرے تیس دن بلکہ پانچویں دن تک بھی گھر کچا رہتا ہے۔ مرض سوزاک کے  
جرم *Gonococcus* کے دریافت کو جو کہ بہت زمانہ نہیں  
ہوا بلکہ پہلے پہل ۱۸۷۹ء میں ڈاکٹر نیسر *Neisser* نے دریافت کیا ہے۔

پہلے عموماً یہ خیال کیا جاتا کہ کم سے کم تین ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے میں  
مریض کو آرام ہو جاتا ہے لیکن حال کی تحقیقات کی رو سے اوسطاً زمانہ صحت کا پھر  
یعنی خیال کیا جاتا ہے البتہ سخت اور مزمن حالت میں ایک برس سے لے کر  
چار برس بھی صحت پذیر نہیں ہوتا اور مابین فن کی متغیّات یہ رائے ہے کہ تین مہینہ  
کیس ایسے ہوتے ہیں جن پر کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا۔ پہلے یہ خیال تھا کہ سوزاک  
ایک مقامی بیماری ہے جس کا اثر صرف پیشاب گاہ پر پڑتا ہے لیکن تحقیقات زمانہ  
حال میں معلوم ہو گیا ہے کہ اس بیماری کے جرم کو خون اور لففینک گلیٹین (معدہ و جاذب  
جذب کرنے میں) اور اس وجہ سے جسم کے کسی حصہ پر اس کا اثر پڑ سکتا ہے۔

ڈاکٹر ارد کھتے ہیں کہ اس سے دماغ - جگر - طحال - گردے - جوڑے - رگ پٹھے  
سب متاثر ہو سکتے ہیں جن میں اس کا زہر بلا مبالغہ شریانیوں  
*Peripheral capillaries* کے ذریعے سے

جسم میں دور جاتا ہے، مادہ ان سب مصلحے کے اگر اس کا جرم عورت کے رحم میں داخل ہو جائے

تو پھر باکاسا منہ پر زہر زہر رفتہ رفتہ عورت کے اندرونی رحمی المیہ اور قاذون نامی  
*Tallopian tube* اور نیز اندرون قعر شکم  
*Pretorial cavaties* میں پہنچ کر بعض صورتوں میں منہ پر ہاتھ  
ہوا ہے۔ سوزاک کا اثر غیر محدود زمانے تک انسان کے بدن میں قائم رہتا ہے اور  
جب تک کسی شخص کا باہر احتیاط خوردبین سے اچھی طرح استھان نہ کیا جائے  
قطعاً طور پر اس کے زہر سے پاک و صاف ہو جانے کے متعلق کوئی راے قائم  
نہیں کی جاسکتی۔ ڈاکٹر گورنسی *Guernsey* اپنی کتاب  
*Plain talkoon avoided subjects* (ناگفتہ بہ امور  
پر صحت صاف گفتگو) میں لکھتے ہیں کہ ”سوزاک ہونے کے بعد کوئی عارضی افادہ  
مقامی علاج یا عیلاجی وغیرہ لینے سے ہو جاتا ہے لیکن مرث اس قسم کے علاج سے  
ازالہ مرض نہیں ہوتا۔ ہرگز نہیں۔ اس کا زہر تمام جسم میں چپکے چپکے ساری عمر پھینا رہتا ہے  
اس کی بدولت قرحہ، ڈوائی سیوریہ، گلیٹ اور اسی قسم کے امراض پیدا ہونے میں  
اور آخر میں *Prostatitis* کے خون ناک آنا بظاہر ہو کر زندگی جال جاتا

۱۰۔ پاس ٹی ٹس (خود دہلی سندش) اکثر یہ مرض سوزاک کے سبب سے ہو جاتا ہے کسی تجربی  
سے بھی ہوتا ہے۔ مقام شانہ مقعد اور سیون میں بوجھ اور جلن کی اور درد کی شکایت  
ہوتی ہے پیشاب کی باہر حاجت ہوتی ہے اور پیشاب کرتے وقت سخت درد ہوتا ہے  
شکریہ مرض پانچ دن میں چمکتا۔ چند روز کے بعد پیشاب کے بہرہ رعبوت خارج ہونے  
لگتی ہے۔ مقعد میں انگلی داخل کرنے سے تھوڑا تھوڑا بڑا ہوا اور دردناک محسوس ہوتا ہے  
(از غفران حکمت) ۱۱

ہو جاتی ہے۔ اگر شش کی خرابی ہو تو اکثر اس کا زہر اُدھر رجوع ہو جاتا ہے جس سے  
 پیشینکسہ نہ ہو مینا ہو جاتا ہے اور ایک چھوڑ دو دن شش متاثر ہو کر انس کی آدرت  
 محدود ہو کر مریض *Asphyxia* بے ہوشی و تعطل روح سے  
 مر جاتا ہے۔ جب ہم اپنے تمام بیان کو یکجا کرتے ہیں اور اُن ممکن الوقوع اور کثیر الوقوع  
 امراض کے ساتھ اُن جسمانی نکالین۔ مالی نقصانات۔ بدنامی اور جگہ ہنسلاں اور  
 جسے بڑھ کر عذاب آخرت کو متاثر کرتے ہیں تو ہم منظرِ ناظرین ہی کی رائے پر اس کا  
 فیصلہ چھوڑتے ہیں چند منٹ کے لعنت کے لئے اپنی بھلی چنگی جان کو خطرہ میں  
 ڈالنا کیا اس تھوڑی دیر کی مسرت اور لذت کا معاوضہ ہو سکتا ہے۔ خطرہ بھی کیسا کہ جینے  
 ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمی اس وقت مبتلا ہیں اور جو اپنے کئے کا زہر چکھ رہے ہیں  
 اور بعض ایسی سخت عیبت میں گرفتار ہیں کہ عمر بھر کھال میں پڑے رہیں گے اور  
 پھرنے کے بعد جو کچھ گزرے گی اُس کا اندازہ یہاں کون کر سکتا ہے۔ اُس کے  
 تصور ہی سے ہماری روح کانپ جاتی ہے۔ وہ لوگ جو خدا کے احکام سے منحرف  
 ہوتے ہیں اور نیز سوسائٹی کے قانون کی بھی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں  
 وہ اپنے آپ کو خدا کے عذاب میں گرفتار کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ بالعموم مین  
 قسم کے امراضِ شہوانی میں پھانسنے جاتے ہیں۔ سب سے اول سوزاک ہے جو کتاب  
 جرم کے دس پندرہ روز کے اندر شروع ہو جاتا ہے اور گو اُس سے کسی کو خوش قسمتی سے

لے نہ ہو یا ایک مشہور فزیک مرض ہے جسے یونانی میں ذات الرتہ کہتے ہیں یہ مختلف اقسام کا ہوتا ہے  
 اس مرض میں ایک تہہ کا تھابت با ایک جرم ہو گا کس بلایا جاتا ہے اور یہ مرض بھی متعدی سمجھا جاتا ہے۔

کوئی خطرناک نتائج نہ ہوں اور جھٹ پٹ آرام بھی ہو جائے تاہم اکثر تو اس کا انجام  
 بُرا ہی ہوتا ہے اکثر یہ مرض چند روز اچھا ہو کر پھر ٹوڑ کر آتا ہے۔ ممکن ہے کہ سوزاک ظاہر  
 طور پر نمودار نہ ہو بعض وقت جلد کے اندر ہی اندر رنگ لاتا ہے اور اس سے  
 جلدی مرض *Balanitis* بیلائٹس (درم الحشفہ) سے  
 بعض وقت شرم گاہ سوج کر گتہ ہو جاتی ہے ایسی حالت میں جراحی عمل کی ضرورت  
 ہوتی ہے جس میں *Gangrene* (گھنٹ کی مڑاؤٹ اور  
 مردہ پن) ہو جانے کا اندیشہ ہی لگا ہوا ہے اور وہ ڈاکٹر جو آئے دن ایسے امراض  
 کے معالج رہتے ہیں ہم سے کہتے ہیں کہ اگر فوری اور باقاعدہ علاج نہ کیا جائے تو بعض  
 اوقات نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ عضو منقوص ہو کر جسے کاٹ ڈالنے کے  
 سواے چارہ کار باقی نہیں رہتا سوزاک گویہ ظاہر ایک لوکل مرض ہے اور جب  
 پوری طرح اچھا ہو جائے تو اس کی وجہ سے جسم پر کوئی بدنائی کی علامت بھی نہیں  
 رہتی اور ایسی حالت میں متعدی بھی نہیں ہے تو اس سے لازم نہیں آتا کہ ہم دیدہ و  
 دانستہ بھارتین جاچرین اور ان خطرات کو جو اپنے سر میں جن میں آئے دن ہم اپنے  
 بھائی بندہ دن کو مبتلا پاتے ہیں کیا ان کی حالت ہمارے لئے کافی سبق نہیں ہے؟ بعض لوگ

اسے راقم نے دو جگہ ایسا واقعہ دیکھا ہے ایک لڑکا مجھ سات سال کی عمر سے اس میں مبتلا تھا اور  
 اسی طرح اسی عمر کی ایک لڑکی کو یہ مرض ہو گیا تھا ظاہری علامات سوزاک کے تھے ممکن ہے کہ یہ کوئی  
 اور عمل میں اس مرض کہ ہو مگر عموماً سوزاک اسی حالت میں ہوتا ہے جب کسی ایسی عورت سے مباشرت  
 کی جائے کہ جس کو یہ مرض ہو ۱۱

یہ کہتے ہیں کہ سوزاک خود بخود چھو جاتا ہے لیکن کھوج لگا یا جائے تو اس کا کچھ نہ کچھ سبب ضرور نکلے گا۔ اگر خوردبین سے امتحان کیا جائے تو اول تو وہ سوزاک نہ ہوگا کوئی اور بیماری اس کے مماثل ہوگی یا یہ کہ وہ کسی خاص سبب سے ہوا ہوگا مثلاً کسی متاثر شخص کے کپڑوں کا استعمال یا کسی سوزاکی آدمی کے پیشاب پر پیشاب کرنا وغیرہ۔

## پانچواں باب

امراض جنائث اور اُن کے ہولناک نتائج

(تکملہ)

وَمَنْ يَعْلَمْ سَوَاءَ بِحُزْنٍ يَكُونُ لَكَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا۔  
۵۰

معاذِ ربیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد  
وگر دم در کشم ترسم کہ مغر خیر استخوان سوزد  
معاذِ سوزاک کے امراض غموالی کی دہری قسین اور حین ایک شخیرا میدہر شہنیکر۔

۵۱ جو شخص بڑا کام کرے گا اس کی منزل پائے گا اور خدا کے سوا اس کو نہ (تو کوئی حمایت دہی)  
۱۲



آخر الذکر آنفکس کی ابتدائی حالت ہے۔ اوائل میں ان دونوں اشکال میں تیز ٹھیک ہے

۱۔ *Venerial disease* امراض شہوانی۔ لفظ ذہیریل مستخرج ہی  
 جنس (زہرہ) سے چونکہ زمانہ قدیم میں اہل روم و اہل یونان ستارہ زہرہ کو محبت کی دیوی  
 مانتے تھے اور اُس کا بت بنا کر بطور محلِ حُب کسی عاشق و مشوق کی باہمی ناجایز موصِلت کے  
 لئے پرستش کرتے تھے پس ایسی جادوئیون کی سنا اسہ تعالیٰ نے یہ دی کہ امراض ذہیریل  
 یعنی آنفک اور سوزاک پیدا کر دیے ہیں جن سے انسان سیکڑ و ن قسم کی مصیبت اور امراض  
 میں مبتلا ہو گیا۔ اگرچہ زمانہ قدیم میں یورپ کے بعض ممالک میں زہرہ یعنی محبت کی دیوی کی پرستش  
 کے بدلے اُس کے بعض نہایت ہی شان و آبرت بنائے گئے تھے جن میں اتھنز دار الخلافہ  
 یونان کا بت زہرہ بھی شامل ہے جو دلاوتِ حضرت مسیح سے قریب دو صدی پہلے دہانِ موجود  
 تھا اور ایک نہایت شان و آبرو کا بت شہ عینِ خطیبین میں جلا گیا لیکن یورپ کے بعض مقامات  
 میں اب تک بھی محبت کی دیوی کی عبادت ہے چنانچہ خاص لندن میں اب بھی ایک ایسی عمارت ہے  
 جہاں شب کو بعض خواتین عورت مرد جا کر سیر کرتے ہیں مرضِ آنفک کب پیدا ہوا یہ بات صحیح طور  
 پر معلوم نہیں۔ بعض ابقا کا بیان ہے کہ سائنس و طباطباقی علمائے عین یہ مرض پہلے پہل جزائرِ گرینلینڈ  
 میں پیدا ہوا اسی لئے اسے آبدِ رنگ کہتے ہیں لیکن بعض اطباء کا بیان ہے کہ یہ مرض نہایت  
 قدیمی ہے لہذا نہ سنہِ رومی میں موجود تھا اور طبیبین جو بطور غریبہ کا ذکر ہے وہی مرض ہے  
 بقول حکیم متعلک ملکِ مصر میں ایک زمانہ میں اس مرض کے لئے جو گویا بناتے تھے اُن کو حبِ زہری  
 کہتے تھے اس سے بھی اس کا تعلق یورپ سے معلوم ہوتا ہے لہذا ہی مرض کو اونی وانی بھی کہتے ہیں  
 جو ملک آرمینیا میں واقع یورپ سے منسوب ہے۔ ایران میں اس مرض کو کُوت کہتے ہیں (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

صورت اول صرف ایک مقامی مرض ہے جس کا مادہ خون میں سرایت نہیں کرتا

(بقید نوٹ صفحہ گزشتہ) اور ایسا برا سمجھتے ہیں جیسے کوڑھ اور جس طرح ہندوستان میں  
کوہستے میں کہتے ہیں کوڑھ ہو جاے اسی طرح ایران میں کہتے ہیں اور اکوت گیر۔ ڈاکڑی  
میں اسے غلٹس کہتے ہیں اور ڈاکڑ کوئین کی ڈیکل ڈکٹنری میں اس کی وجہ تیسہ پوائی لفظ سینی  
آتش یعنی ننگہ لولا لکھی ہے اور ایک دوسری وجہ تیسہ یہ کہی جاتی ہے کہ زمانہ قدیم میں شہر اٹلی میں  
ایک لڑکی یا تھا جس کا نام غلٹس تھا وہ محبت کے دیوتا کیو پڈ کی پرستش کی کرتا تھا ایک  
دن کیو پڈ کسی وجہ سے اُس سے ناراض ہو گیا اور اُسے اسی مرض میں مبتلا کر دیا جہاں اسی کے  
نام سے شہرت پائی۔ ڈاکڑ کوئین نے اپنی ڈکٹنری میں لکھا ہے کہ مرض آنکھ کی ابتدا نامعلوم  
ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ ہندوستان اور چین میں کئی صدیوں پہلے سے یہ مرض موجود تھا  
مگر جس وقت یہ مرض پہلی مرتبہ یورپ میں نمودار ہوا اُس وقت کی نسبت بھی اختلاف ہے۔  
بعض مصنفین کا بیان ہے ۱۵۹۷ء میں بمقام پٹی کو لبس کے ہزارہی اس مرض کو جزائروں بلاند  
سے لائے بعض کہتے ہیں ۱۵۹۷ء میں انگریزوں کے کامرے کے بعد یہ مرض پہلا پہل  
فرانسیسی سپاہیوں میں شائع ہوا۔ لیکن ہمیں کوئی شہر نہیں کہ چند پورین صدی مسوی کے  
اختتام پر ایک نہایت ہی شدید قسم کا مرض غلٹس جزئی یورپ میں پھیلا ہوا تھا۔ یہ امراض خفیہ  
تعدت کی طرف سے بدکاروں کی سزا ہیں جب تک لوگ ایسے افعال قبیح سے سناہت ہو رہے  
تھے تب تک وہ ان پر مسلط رہے گی لیکن ہزارانوں کہ بدافعلی کے دیوتا شیطان نے  
زہرہ مشن دہشت کی دیکھیں کہ اب تو لوگ کلم کلم اس فعل خبیث کے ترک  
ہوتے ہیں ہزاروں دیکھ رہے ہیں کہ اب یہ آنکھ جو تھی میں سناہت شیکار (بقید نوٹ صفحہ ۱۱۴)

اور فصل شہید کے بعد تیرہ دن سے لے کر نوین دن تک نمودار ہوتا ہے اور بہت جلد علاج سے اچھا ہو جاتا ہے اور اُس کا نام و نشان بھی نہیں رہتا نہ وہ متعدی ہے پہلے ایک چھوٹی سی پھنسی عضو تناسل پر ہوتی ہے پھر اُس کا آبدین ہے اور بعد میں وہ آبد پھوٹ کر زخم بڑھتا ہے جو چپ سے بڑھتا جاتا ہے لیکن

(بقیہ نوٹ صفحہ گزشتہ) آتشک حقیقی مین مارڈ شیکر یا ٹیکر یہ ایک نیت غیث متعدی مرض ہے اس مرض کا اثر مریض کے خون میں پھیل جاتا ہے چنانچہ اگر کسی تن درست شخص کے زخم یا جھلی ہوئی جگہ پر کسی آتشکی مریض کا خون یا رطوبت زخم لگ جائے تو اس میں بھی یہ مرض سہلایت کر جائیگا یہ مرض اگرچہ مساک نہیں مگر طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا کر کے زندہ دگر دگر دیتا ہے عام لوگ اس کو ایک معمولی بیماری سمجھتے ہیں مگر نوزاد میں ذلک یہ نہایت ہی بڑی بیماری ہے اس سے تمام جسم کا خون زہر ملا ہوتا ہے اور اسی سے لہو پیار یا پید ہوجاتی ہیں شفا مرعہ سر سام دیو لگی۔ خلق بعض امراض دل و جگر بعض امراض جلد و مفاصل بعض امراض غشاء مردون میں عنایت عمر توں میں اسفا و عقر و غیسرہ۔ یورپ اور امریکہ میں مریض آتشک کو قریب دو سال کے علاج کرنا پڑتا ہے اور جب تک شروع مرض سے لے کر دو سال نہ گزر جائیں وہ شادی کرنے کا جائز نہیں مگر نہایت امنوس ہے کہ ہندوستان میں ایسے موزی مرض کو ایسا خیمت نہیں خیال کیا جاتا جیسا کہ حقیقت یہ ہے اور نہ اس کا باقاعدہ علاج کیا جاتا ہے اور شادی کرتے وقت مریض آتشک یا کسی صکاس کا خیال تک ہی نہیں ہوتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض اُس کی بیوی اور اُس کی اولاد بمرقہ الطرح طبع کی تکالیف میں مبتلا رہتے ہیں۔ از غزن حکمت ۱۲

شینکر یا تشک کی حالت بالکل جدا گاد ہے۔ مرض شروع ہونے کے بعد شینکر  
 تین ہفتے سے لے کر چھ ہفتے تک گزر جائیں اس کی تشخیص نہیں ہو سکتی۔ پہلے پہل  
 ایک چھنا سادہ سوئی کی نوک کے برابر کا ٹکٹا ہے لیکن اس سے پیشتر ہی تمام  
 جسم میں سم سرایت کر چکتا ہے اور اگرچہ اس پھنسی کو کاٹ دینے سے جلا دینے  
 میں لیکن چون کہ پہلے ہی سے تمام جسم متاثر ہوتا ہے اس کا نتیجہ ظاہر ہونا لازمی ہے  
 بمقابلہ تشک کے شینکر انڈ ایک آسان اور معمولی مرض خیال کیا جاتا ہے تاہم اس کے  
 ساتھ بھی خوف لگا ہوا ہے کیونکہ سوائے ہر ڈاکٹر دن کے کوئی ان دونوں  
 مضمون میں تفریق نہیں کر سکتا اور بعض ایک دوسرے کتے دل سے ڈاکٹر کے فتوے کا  
 منظر ہوتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ ہیبت کے ارے ہوش جو اس ٹھکانے  
 نہیں رہتے اور یہی وقت ہے کہ انسان گھبرا کر اس بلا سے نجات پانے کی تسکین  
 خداوند تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اگر ڈاکٹر ناجورہ کار ہے اور وہ شینکر انڈ اور تشک  
 میں تفریق نہیں کر سکتا اور علاج میں بارے کی طیار یوں کا استعمال شروع کر دیتا ہے تو  
 انا نقصان ہو کر رہتا ہے۔ سوڑے پھول جاتے ہیں دانت ہلنے لگتے ہیں  
 منہ سے ریزش بہنے لگتی ہے جس کی وجہ سے بیمار کو درد و کراہی ہو جاتی  
 ہیں جو بارے کے غلط استعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں اور دوم درجہ کی تشک پر لا کر ڈال  
 دیتے ہیں۔ چھینیاں جو شینکر انڈ میں ہوتی ہیں بعض اوقات دوسرے تیرے ہی  
 دن نمودار ہو جاتی ہیں اور کبھی کبھی دو ہفتے کے بعد بھی نکلنی شروع ہوتی ہیں  
 بعض وقت پھنسی بالکل خفیف اور غیر تکلیف دہ ہوتی ہے اور کبھی جبکہ کڑا بلا  
 پھلے پڑ جاتے ہیں پھنسیاں اور آبلے ایک یا ایک سے زیادہ خاص شرم گاہ پر

پائس کے اطراف دو جانب میں ہوا کرتے ہیں شینکرائڈ کے ساتھ کبھی کبھی بدین  
 بھی ہوجاتی ہیں جو چڑھوں کے *Lymphatic glands*  
 نندہ وجاہ ذہ کا آس ہے۔ یہ ادھرتی میں کپتی ہیں اور بعد کو چوٹ جاتی ہیں اور بعض  
 وقت ایسی سخت پتھر ہوتی ہیں کہ بدون نشتر کے ان کا مادہ خارج نہیں ہوتا بلکہ  
 وہی حالت ہوتی ہے جس کا ذکر سوزاک کے باب میں ہم کر چکے ہیں۔ سوزاک -  
 ٹانگی - پختی - آتشک ان سب امراض میں اکثر بدین پیدا ہوتی ہیں۔ مضمر  
 فرق اتنا ہے کہ سوائے آتشک کے دوسری حالتوں میں زہر خون میں سرایت نہیں کرتا  
 اور آتشک کا اگر لگاؤ ہو تو پھر سارے بدن میں *medulla* زہر پھیل جاتا ہے شینکرائڈ  
 اور شینکر میں چند ایسی علامات ہیں جو صرف ڈاکڑ ہی استیاز کر سکتے ہیں مثلاً شینکرائڈ  
 کے آثار جلدی نمایان ہوتے ہیں اور شینکر یعنی آتشک کے چند ہفتوں کے بعد دونوں  
 کے جومات کی شکل میں بھی عموماً ہی فرق ہے۔ آتشک کی پھیپھوں کی بڑھت  
 اور گھٹل کی وضیح کی جاتی ہیں اور شینکرائڈ کی پھیپان اکثر بڑی اور متورم ہوتی ہیں اور  
 مقامی علاج سے جلد پھیری ہوجاتی ہیں لیکن آتشک کی پھیپان پہلے سارے جسم میں  
 زہر پھیلا لیتی ہیں جب کہیں جا کر نمودار ہوتی ہیں شینکرائڈ کے اثر سے جو بدین ہوں  
 جب وہ اچھی ہوجاتی ہیں تو پھر اس کا کچھ اثر باقی نہیں رہتا لیکن آتشک کی پھیپان  
 جب جنگل ہوئے آتی ہیں جب سمجھئے کہ آتشک کے دور دورے کا وقت شروع  
 ہوا۔ آتشک کی پھیپسی کا نمودار ہونا جسم میں زہر پھیل جانے کی علامت ہے اور بدین سے  
 درجہ دوم کی آتشک کا آغاز ہے۔ علاج مناسب سے تم کچھ تبدیل حالت کر سکتے ہو  
 لیکن اگر جلد اس کی روک تھام نہ کی تو یاد رکھو کہ آتشک کا تیسرا درجہ شروع ہو جائے گا

اور اس موذی مرض کی یہ حالت ہے کہ اس کا ہر درجہ اپنے پہلے درجے سے زیادہ تکلیف دہ اور نتائج میں خطرناک ہوتا ہے۔ تاکہ ناظرین کو مرض آتشک کے مفصل حالات معلوم ہو جائیں جو دنیا بھر کے امراض سے جن سے اجسام انسانی متاثر ہو سکتے ہیں زیادہ خطرناک ہے جاننا ضروری ہے کہ آتشک کے تین درجے بالکل مبداء جدا ہیں۔

Primary (درجہ ابتدائی) Secondary (درجہ دوم) Tertiary (درجہ سوم) ابتدائی حالت ثورات کے نمودار ہونے سے شروع ہوتی ہے جو پہلے معمولی پھنسی کے شکل کے ہوتے ہیں اور چند دن کے بعد بڑھ کر کھلا ہوا پھوڑا ہو جاتے ہیں جن کی بڑسرخ ہوتی ہے اسی کے ساتھ بدین بھی ہو جاتی ہیں اور گوچند ہفتے کے علاج کے بعد پھوڑے پھینان اور بدین سب چنگی ہو جاتی ہیں لیکن اس سے خوش نہ ہونا چاہیے۔ یہ مرن پہلی منزل کا خاتمہ ہوا۔ یمن سے دوسری منزل کا آغاز شروع ہوتا ہے اور آتشک اپنا ڈیرا ڈھٹا سنبھال کر زیادہ زور شور و استحکام سے اب دوسری منزل قدیم رکھتی ہے اور اپنا عمل داخل انسان کی بیرونی جلد اور

Mucous membrane پر لگتی ہے۔ ابتدائی حالت کے چند ہفتوں کے بعد مرن تو خاص خاص صورتوں چند ماہ کے بعد اس مرض کا درجہ دوم شروع ہوتا ہے۔ اس حالت میں آتشک کی بڑ ہائی جلد انسان پر ہوتی ہے۔ خراش۔ کھجلی۔ چٹے۔ آبلے جابجا ابل پڑنے ہیں تمام غدود پھول کر اینٹھ جاتے ہیں۔ منہ آجاتا ہے۔ زبان پر اور ٹکڑوں میں اور

سلاہ ایک مچلی جیسی منہ۔ حلق اور ناک میں ہوتی ہے۔ ۱۲

اور ہنٹوں کے اندر جھالے پڑ جاتے ہیں۔ حلق کی بھی یہی حالت ہوتی ہے گلہری  
خراش اور تھوپک پیدا ہو جاتی ہے۔ زکام، نزلہ، داغ کے *Mucous chamber*  
میں پیدا ہو جاتا ہے۔ مسدود جگر اور نامی اندہ دنی اعضا رکوانی بھی اس ظالم مرض کی دست  
سے محفوظ نہیں رہتا تاہم دین میں داغ ہو جاتے ہیں سر کے بال تک بھڑ جاتے ہیں۔  
طبیعت تیز دل اور پرخور رہتی ہے اور اگر داغ تک اثر پہنچ گیا تو بچہ ضعف و داغ  
صرع اور آخر کار دیوانگی تک نوبت پہنچتی ہے۔ یہ بین درجہ دوم کے زمانے کے  
ہوں کہ کارنامے جو اس موزی مرض کے نتائج ہیں جس کی مدت ایک سال سے  
لے کر تین سال تک رہتی ہے۔ تیسری نوبت اس سے بھی زیادہ سالہ سال پائیدار  
مرحہ دم تک باقی رہتی ہے وہ اس سے بھی بڑھ ہے۔ تیسرے سوچہ میں آتش  
جسم کو چھوڑ کر تھوپوں کی خبر لیتی ہے۔ جس کی سبب ملامت گٹھیا کا سادہ رہتا ہے جو  
جوڑوں میں نہیں ہوتا بلکہ خاص ڈیلین میں ہوتا ہے خصوصاً بازو گھٹنے اور ہڈی کی  
بسی ڈیلین میں اور اکثر سر میں بھی درد رہتا ہے۔ دن کو تو خیر گرات کو یہ درد بہت  
شدت کا ہوتا ہے کہ خدا کی پناہ چاک سے چاک نہیں جھبکتی۔ چہاں بودی اور  
جھجھری ہو جاتی ہیں طبیعت میں ان اصلاح کی طاقت باقی نہیں رہتی۔ بعض اوقات  
ناک پیچ جاتی ہے تلوین سوراخ پڑ جاتا ہے جلد پر زخم پڑنے کے سوا رہ جاتے ہیں جن میں  
سے ڈیلین کے ٹکڑے گل گل کر نکلتے گتے ہیں۔ چہاں ایسی بے سکت ہو جاتی  
ہیں کہ ذرا سے جھٹکے میں ٹوٹ جاتی ہیں۔ ڈاکٹر نیفیز ذکر کرتے ہیں کہ ایک جوان آدمی  
کی کان کی جڑی مرت بوٹ اٹارنے میں دو ٹکڑے ہو گئی جس کے صدمے سے  
وہ غریب دو سال تک بسترِ مرگ پر پڑا رہا اور آخر کار مر گیا۔

مین (مصنف) نے بھی ایسے ہیستیا و اخفات دیکھے مین اور جس شخص کا دل چاہا  
 و اشتغال کے مجازب خانہ علم تشریح مین جا کر دیکھ لے کہ وہ ان انسان کی ایک  
 کھوپڑی رکھی ہے جس کی جھڈیا کو بھی بلا سے بے دران آتشک کھا گئی ہے۔ مین ایک  
 عورت کو جانتا ہوں جس کے کارسرمین باین آکھ کی طرف ایک بڑا سوراخ چڑھا ہوا ہے  
 ڈاکٹر ہالک کہتے ہیں کہ جس شخص کو ایک دند آتشک ہو گئی ہو وہ کبھی درجہ سوم  
 مین پونہجنے سے بچ نہیں سکتا، مثلاً اس نے شروع سے پوری طرح ازالہ مرض مین  
 کوشش نہ کی ہو اور باقاعدہ علاج نہ کیا ہو۔ مین ایک شخص کو جانتا ہوں جو درجہ سوم کی  
 آتشک مین مبتلا تھا۔ وہ اپنے زعم مین تن درست ہو چکا تھا مگر آٹھ سال کے بعد مرض

۱۷ مین نے ہیستیا کیس دیکھے مین ناک بیٹھا جانا۔ مین مین سوراخ چڑھتا تو ایک معمولی بات  
 ہے سیکرہن آدمی ہم نے ایسے دیکھے مین مین مین کے زرم چڑھانے کا نام  
*Autio Malacia* ہے۔ مرض مبتلا ہوتا ہے مگر مین نے ایک شخص کو  
 دیکھا ہے جس کے بازو مین و مین سخت درد تھا ایک دن اس نے بات سفر ذیل اپنا ڈاکٹر  
 بچھو کر کھایا کہ ڈی جیٹ سے ٹوٹ گئی۔ اسی شخص کو دوسری دند و انفان پیش آیا کہ اس کے  
 انگوٹھے کی ہڈی کھانا کھانے کھانے چپاں توڑنے مین ٹوٹ گئی غرض ادگتھے کو شیطانی کا ہوا  
 ہو جاتا ہے۔ ایک صاحب کو مین نے دیکھا کہ ان کی دو زون پٹہ مین کی ڈی جان جمیدہ پر کرکمان  
 کی مشکل بن گئی تھیں۔ ایک دوسرے صاحب کو دیکھا کہ ان کی پٹلی مین ایک ناسو تھا  
 اس مین سے ڈی کی کرکمان گل گل کر نکلتی تھیں ۱۸ مین المزم



نے ہو کیا اور دُرن اور حلق و دُورن مڑ گئے۔ یہ وہ مرض ہے جس کے متعلق ہمارے ماکے  
ایک سب سے بڑے ڈیپل کالج کے پروفیسر نے جو امراض جلدی کا بڑا مشہور معالج  
معا جاعت میں ایک مریض کو جس کے جسم پر آتشک کے زخم تھے بتلا کر کہا، ”جنتلین  
اگر مجھے تمام برائے علم شمالی امریکہ بھی کوئی دینی کرے تو اُس کے معاوضہ میں بھی میں اس  
زخم کو خربنا گو ارا نہ کروں گا۔“ ایک ڈاکٹر صاحب جو میرے دوست تھے وہ مجھ  
سے ایک مریض کا ذکر کرتے تھے جو اُن کے پاس مشورے اور علاج کو آیا تھا۔  
ڈاکٹر صاحب نے اس غرض سے کہ مریض کے دل میں ایسی خطرناک بیماری کے  
علاج کی ضرورت بخوبی دہن نشین ہو جائے اور وہ برابر پابندی سے کم سے کم دو  
برس تک مسلسل دوا میں کرتا رہے اور نیز اس خیال سے کہ وہ سختی سے پہنیز کرے  
اور جائز ناجائز طور پر کسی اور کو یہ مرض نہ لگا دے آتشک کے خوفناک نتائج کو بیان  
کیا۔ مریض نے سنتے سنتے کہا کہ جناب ڈاکٹر صاحب! اگر یہی حال ہے تو  
بس میرا جانا ہی بہتر ہے۔ ڈاکٹر نے کہا ”بے شک تم ہو یا کسے باشندہ دنیا میں  
کوئی بھی کیون نہ ہوا ایسے شخص کا تو مر جانا ہی بہتر ہے“ جس کم جمان پاک،  
فی الواقع آتشک کے مرض کی یہ بت خطرناک تصور ہے لیکن بات یہ ہے کہ واقعی  
ہے بھی ایسا ہی اور سب کچھ سچ ہے۔ یہ نہیں کہ ہر شخص کو جو آتشک میں مبتلا ہو  
جتنی باتیں ہم نے لکھی ہیں سب پیش آجائیں لیکن آخر آتشک کے مریضوں ہی کو یہ  
صورتن بھی پیش آتی ہیں جس میں شک و شبہ کو دخل نہیں۔ آنکھوں و کبھی باتیں  
ہیں اور اوشما سب کے لئے ایسا ہونا ممکن ہے یا نہیں اور کچھ شک نہیں کہ اگر  
مرض کو بڑھنے دیا جائے اور اُس کے دفعیہ کے لئے سخت سے سخت تدابیر

فوری طور پر عمل میں نہ لانی جائیں تو عجیب نہیں کہ دوسروں کی طرح ہمارا بھی حال ہو  
 جو کچھ ہم نے لکھا ہے اُس کی تصدیق اور تائید کے لئے ہم دوسری کتابوں سے  
 اس بیماری کے معمولی کو رس کا حال لکھتے ہیں پہلے پہل دو مہینے کے اندر ہی  
 اندھا ایک دوڑا نمودار ہوتا ہے جو اکثر پیشانی پر ہوتا ہے یا سر میں یا جسم کے کسی  
 او۔ حصے میں ہوتا ہے یا ممکن ہے کہ سارے جسم پر متعدد دوڑے ایک ساتھ  
 ہو جائیں۔ پہلے سرخ پھسیاں ہوتی ہیں بعد میں کراڑو ہو جاتی ہیں اور آگے چل کر  
 تانبے کی رنگ کی ہو جاتی ہیں۔ پھر کھڑ بندھ کر اتر جاتا ہے تو اس کے نیچے چھوٹی  
 سی سخت گٹھلی ٹاچکھڑا تانبے کی رنگ کی پھنسی رہ جاتی ہے۔ جس کسی کے چہرے  
 یا جسم پر اس قسم کے پھنسیاں ہوں وہ کھلی نشانی آتش کی ہے اور یہ خدا کی  
 عمت سے اُس کے لئے لکھا گئے تھکے کا نشان ہے جو میرے خدا کی ننانویں  
 کی سزا ہے۔ دیکھنے والے فوراً اتار جاتے ہیں اور وہ شخص نگہبں جاتا ہے  
 آتش کے زخم ناک ٹنڈ۔ زبان جلیق پر بہت جلد ہو جاتے ہیں اور ناک کے اوپر  
 بھی ہوتے ہیں۔ ناخن کی جڑوں۔ بازوؤں۔ ران۔ پنڈلی اور شہم گاہ۔ مرض  
 سب جگہ ہو سکتے ہیں۔ یہ پھنسیاں حدود جے کی استعداد میں۔ بانی پیے کا گلاس  
 یا کٹورا۔ جیری کاٹنے۔ برتن۔ تولیے۔ کپڑے۔ ایسے شخص کی سب چیزوں سے  
 مرض اڑ کر گٹا ہے اور ناکر گٹا وہ وبال میں پھنس جاتے ہیں تیسرے مہینے کے  
 قریب چہرہ دوبارہ پھنسیوں کا زور پتا ہوتا ہے اس وقت چہرے پر پتہ اٹھ اور باؤں پر نکلتی ہیں جو ہستیاک طرح ہیں  
 وہیں مرجھا کر دیوانی اگر اندھا لکھن سب بانی و جانی جو اس بیماری کا کچھ ٹھکانا نہیں ہے نہ اس کی زنا  
 کی صحیح مدد مقرر کی جاسکتی ہو۔ اس کا حال کسی کچھ ہو کسی کچھ اس سے بے خبر نہ بنا جائیے گا

اس کی رفتار سست ہوتی ہے کبھی اپانک انافٹا بھیک اٹھتی ہے چھ مہینے کے بعد اس کا رخ آنکھ کی جانب ہوتا ہے بہت احتیاط چاہیے کہ آنکھ کو پھنسیوں کا چپ نہ لگ جائے ورنہ آل کارازالہ بھارت ہے۔ اسی زمانے میں ہڈیوں پر جو جھلی پیچیدہ ہے جسے پری آسٹیم *Priostium* کہتے ہیں متاثر ہوتی ہے اور درم لاتی ہے جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے اور جلد کے اندر گٹھل گٹھل ہو جاتے ہیں جسے نوڈز *Nodes* کہتے ہیں۔ نوڈز عموماً کان کے پیچھے۔ کہنی بائیں کی ہڈی یا پنڈلیوں پر ہوتے ہیں۔ گٹھل بعض اوقات سخت ہر کر ہمیشہ کے لیے قائم رہتے ہیں اس کی دو حالتیں ہوتی ہیں یا تو وہ ہڈی سے چمٹے رہتے ہیں یا ہڈی سے الگ ہو کر کھال میں الگ معلوم دیتے ہیں۔ بعض وقت یہ نوڈز کا سر کے اندر اور چلتے ہیں اور ان کا دباؤ داغ جیسے نازک مقام پر پڑتا ہے تو پہلے تشنغ شروع ہوتا ہے اور آگے چل کر موت۔ بعض دونوں میں اس بیماری کا زور کم ہوتا ہے اور وہی رہتی ہے لیکن اگر مصفی خون دواؤں سے خوب تنفیہ نہ کیا جائے تو دو برس کے بعد ایک بنامض روپیہ *Rupia* شروع ہو جاتا ہے۔ روپیہ لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی چٹان کے ہیں کیونکہ جسم پر پڑے بڑے کھرند چٹان کی شکل کے پیدا ہو جاتے ہیں اس کی خروعات یوں ہوتی ہے کہ ایک چھوٹا سا جھلکا ہوتا ہے اس پر ایک کھرند چم جاتا ہے جیسے ریت کا چھوڑا۔ اندر ہی اندر زخم گہرے ہو کر پھیلنے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ

۱۔ اسی کو چٹان لگ کہتے ہیں۔

پیڑی بھی بڑھتی جاتی ہے اندر سے ریزش نکل نکل کر خشک ہو کر تہ بہ تہ جمتی جاتی ہے  
 جو سخت ہو کر پیڑی بن جاتی ہے اس طرح کئی کئی تہ پیڑیوں کی بن جاتی ہیں اور  
 پرت پرت ہو جاتے ہیں جو سب ملا کر موٹی اور دل دار ہوتی ہے سب سے اوپر کی  
 پیڑی دودھ بن چھوٹی اور اُس سے نیچے کی اُس سے بڑی اور اسی طرح کئی کئی  
 پیڑیاں اور پتلے جم جاتی ہیں جن میں نیچے والی زیادہ پھیلے ہوئی ہوتی ہے جتنی اسی طرح  
 جیسے کتہ نے ڈاک خانہ میں خط تولے کے کانٹے کے بٹ رکھے ہوئے دیکھے  
 ہوں گے یا نیچے روپیہ رکھو اور اٹھتی اُس کے اوپر چوٹی اُس کے اوپر دہائی تو اس  
 سے اندازہ ہو سکتا ہے اور اسی واسطے اس مرض کو ہائریا چٹان کے نام سے  
 موسوم کیا ہے۔ یہ بڑے زخم اکثر بازو اور ٹانگوں میں ہوتے ہیں اور ہم نے خود دیکھا  
 ہے کہ کئی کئی ہوتے ہیں جن سے مریض سخت تکلیف میں مبتلا رہتا ہے۔ ہم نے  
 ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جن کی ساری میٹھا این ہی زخموں سے لدی ہوئی تھی اور  
 ایسے مریض برسوں دوا خانے میں پڑ کر جھونے رہتے ہیں باوجود چار سال تک  
 یا اگر اُس سے زیادہ مدت تک خون کا نتیقہ نہ ہو تو نہ۔ زبان۔ حلق۔ ناک میں  
 Tubercular deposit (گلتی کے قسم کا وہ) جمع ہونے کا اندیشہ ہے۔  
 شروع شروع میں گھٹان ہی معلوم ہوتی ہیں مگر آگے چل کر بڑے خطرناک رہتے ہیں

لہٰذا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کی ناک میں سے پلے نوچے پھرتے تھے پھر وہ  
 تیس برسوں رینچے کی برابر ایک سخت مگر بے درد سے نکلنے سے نکلنے لگی وہ ایسی سخت ہوتی تھی  
 جیسے فعدہ اور پتھر سے نکلنے سے بھی نہیں ہوتی تھی تاہم اُس بے پناہ کی ناک میں ہو گئی ۱۲

بھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ کم بہت ناکو۔ تھنے اور ناک کے بانے کو گلا دیتا ہے  
 بعض لوگ اس کو سرطان یا ناسور سمجھ لیتے ہیں۔ چنانچہ ایسے لوگ جن کی ناک میں  
 گل گئی ہیں اکثر شہر وں کی بلکاجی نے نصیحت میں دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح  
 جسم میں سخت گٹھن ہر جاتے ہیں جو چھوٹی ہولی کے شکل کے ہوتے ہیں اور بھڑکری  
 کے پیر سے لے کر مرغی کے منہ کے برابر ہوتے ہیں جو کسی حصہ بدن کے  
 اندہ جلد میں پیدا ہوتے ہیں ان کو *Gumny tumor* کہتے ہیں  
 صینوں وہ ایک ہی حالت پر رہنے میں کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوتی لیکن آگے چل کر  
 ان کا وہ پھیل کر جسم میں مزیت کرنا شروع کرتا ہے اور پھر ڈا بن جاتا ہے اور جب  
 شکاف دیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے نیچے کی سطح جہاں تاں گلی ہوئی تھکتی  
 ہے اور پھر سوراخ ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ بڑی کوبھی گلا دیتا ہے۔ یہ ہے درج سوم کی شکل  
 کا نہایت ہیبت ناک اثر جس میں بے انتہا خطرناک تکلیف کے سوا جان کا بھی ہزار  
 ہے۔ اگر مرض کا پورا ازالہ نہ ہو تو تیس بلکہ چالیس برس کے بعد تک بھی آتشک  
 بیچھا نہیں چھوڑتی۔ بیہوشی پر موت پہنچ جاتی ہے کاسہ سر اور بازو اور ٹانگوں کی بھی  
 پس انداز میں گل کرنا شروع ہوتا ہے ان کے کھڑے ٹھکنے شروع ہو جاتے ہیں جس کی  
 تکلیف کا اندازہ صرف تصور سے ہو سکتا ہے اور جس پر گزرتی ہے اس کا تو اسہ  
 ہی لاکھ ہے۔ لوگ گھن کھانے لگتے ہیں کوئی پاس بٹھانے کا روادار نہیں ہوتا  
 جتنے اشکال ہم نے اوپر بتائے ہیں مرز نہیں کسب ایکسری شخص پر ختم ہو جائیں  
 نہ ان صورتوں کے لیے معتبر طور پر کوئی مدت مقرر کی جا سکتی ہے۔ دوم درج کی حالت  
 معقول علاج یا مریض کی جہانی حالت کے لحاظ سے بعض وقت ایسی درست

ہو جاتی ہے کہ معلوم بھی نہیں ہوتا کہ اندھیری اندھ مرض تیسرے درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔  
 آتشک کے مایع درمیان کے حصّوں میں بعض حالتوں میں آرام اور سکون ہو جاتا ہے  
 بعض دفعہ جلد تینوں مایع ملے ہو جاتے ہیں بعض دفعہ دیر ہوتی ہے۔ پہلا زخم مکن  
 ہے کہ جلد اچھا ہو جائے اور پھر اٹھ دس برس بلکہ اس سے زیادہ عرصہ تک بھی  
 کچھ خلش غور نہ ہو اور پھر کلا یک مرض ہو کر آئے اور چند ہی دنوں میں درجہ دوم اور  
 سوم کی نسبت پر پہنچ جائے فرض آتشک کے مرض کے متعلق کوئی مستحکم قاعدہ  
 مقرر نہیں کیا جاسکتا ہمیشہ اس کے رنگ بدلتے رہتے ہیں اور سیکرہ دن میں کئی مختلف  
 ایسی اشکال پیش آتی ہیں کہ جن سے بعض ادرا اکثر دنوں میں سمجھ ہو جاتے ہیں۔  
 کبھی کھلم کھلا آتشک کا حلہ ہوتا ہے کبھی وہ دشمن کو دھوکا دے کر چکر کاٹ کر  
 سامنے آتی ہے کبھی وہ پوری طرح شکست دینے کے لئے دھوکہ دہا مرض سے  
 جوان کی جان کے دشمن ہیں مدد لیتی ہے اور اُن کی آڑ میں مقابلہ  
 کرتی ہے ۵

بہ رنگے کہ خواہی جامہ می پوشم  
 من انداز قدت را می شناسم

میں نے ان حالات کو بخیر خود دیکھا ہے۔ میں نے بڑے بڑے ڈاکٹروں  
 سے اس کی کوششیں کیں اور میں سچ کہتا ہوں کہ میں نے اپنے خیال میں خدا  
 بھی مبالغہ نہیں کیا نہ ڈراونی شکل بنائی ہے جو بات سچی تھی و بلا کم و کاست کہہ سکتے  
 پیش کردی ہے۔ آپ کا دل چاہے تو اور جہان میں کر لیجیے۔ بڑی بڑی ہسپتالیں  
 میں جا کر چشم مہرت سے دیکھ لیجیے جہاں آپ کو بہت سے اخلاقی مہدوم ایسے ملیں گے

جن کا گوشت اور ہڈیاں مڑ گئی ہیں جن میں سے نقص اٹھ گیا ہے تاکہ نہیں  
 دی جاسکتی دیکھ کر افسوس اور غم کے ساتھ گھٹن بھی آتی ہے۔ ساری ہسپتال کے  
 وارڈوں میں گشت کیجیے اور آپ کے ساتھ جو ڈاکٹر ہو اُس سے کہئے کہ ہر چار پائی کے  
 پاس جا کر مریمین کے ساتھ آپ کو دُش کا نام بھی بتلا دے تب آپ کو معلوم ہو گا کہ  
 آنشک کے ساتھ کاتھمنز لگا ہوا ہے مگر سچ یہ ہے کہ میری ہی بلا ہے اور  
 کس کس روپ میں ظاہر ہوتی ہے اور کیسی کیسی کر دینا ہوتی ہے مگر چھپا نہیں چھوڑتی  
 صد بیمار بون کی یہاں ہے اور کہیں ظالم ہے کہ اسے کاش جس کو ہولی اُسی کی  
 دشمن ہوتی۔ نہیں نہیں۔ بے گناہ اور معصوم بچوں پر بھی اسے رحم نہیں آتا آپ  
 سے بیٹے کو اور بیٹے سے پوتے کو اور پوتے سے پڑپوتے تک خبر لیتی ہے  
 بعض اوقات چار پشت تک چھپا نہیں چھوڑتی۔ ہسپتال کو چھوڑ کر دروازہ الگ نہیں  
 میں بھی چلنے دیکھے تو وہاں کیا قیامت برپا ہے کتنے مریمین آنشک کے سبب سے  
 غلغلہ میں مبتلا ہیں۔ قبرستان میں چلے قبروں کو کھویئے اور دیکھیئے کہ کیسے  
 کیسے جوان و عانا اس کا شکار ہوئے ہیں اور کس طرح اڑیاں رگڑا کر انہوں نے  
 جان شیریں کو خاک میں ملا دیا ہے قبرستان میں کیا دوا دیا ہے خود ماتم پاپا ہے کاتھمنز  
 پڑی تو ازمنہ میں سنائی دیتی ہزاروں بلکہ لاکھوں نے اسی مصیبت کی بدولت دنیا سے  
 قبل از وقت کوچ کیا ہے

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسنین پر

میں تو موت ہی آئی شباب کے بد بے

بیویوں کو بڑھ کر چھوٹے چھوٹے بچوں کو نیم کر گئے خدا غارت کرے تجھ کو اور

آنکھ الہی تو دنیا کے پردے سے مٹ جائے کہ تو نے کیسے کیسے نازنین کو  
گھسیٹ کر منوں میں کے تلے دبا دیا۔ ذرا عاقبت کا تصور یہ کیجئے۔ بیان تو جیسی گزری  
تھی خیر گزریں اب وہاں کا عذاب! الہی توبہ۔ دوزخ کی دہشت انگ کے ایندھن بہن  
بنائے گئے بہن۔ خداوند تعالیٰ ہمارے اعمال و انحال سے ناراض ہے۔ ہم اپنے  
کے کی سزا جگت رہے ہیں۔ وَمَنْ جَاءَ بِالشَّيْءِ فَلَهُمْ وَجُودُهُمْ  
فِي السَّارِ هَلْ يَجْزِي ذُنُوبَهُمْ كَمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾  
کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہمیں مرض آنکھ کے بیان میں اُس کے مصائب کی داستان  
میں کچھ لطف آتا ہے حاشا وکلا ہمارے آنسو صغیر عاص پر یہ گئے ہیں مگر کیا کیا  
جائے

اگر بیڑہ کرنا مینا و چہاہ است  
وگر خاموش بنشینہ گناہ است  
اگر آپ کا دل اس بیان کو سن کر گھبرا گیا تو بتلایئے کہ ہمارا کیا حال ہو گا جو ہم نے  
اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے لیکن یاد رکھئے اور خوب یاد رکھئے کہ اس مرض کے اس کٹرتا  
شائع ہونے کی بڑی وجہ مرث عامہ خلافت کی نفاذ قنوت ہے وہ نہیں جانتے کہ  
ہم نے چند منٹوں کے مزے کے لئے کیا غضب دیا یا

۱۵ اور جوڑے عمل لے آئیں گے تو وہ اندھ سے منہ دوزخ میں ڈھکیں دے جائیں گے  
(اور اُن سے سرزنش کے طور پر کہا جائے گا کہ تم کو انہیں معلوم کیسے اڑی جا رہی ہے  
جو تم دنیا میں کرتے تھے ۱۵



ہلے تھے لب نہ ابھی پوسہ دہان کے لئے

کہ قنبجیان ہر یمن حاضر میری زبان کے لئے

جیست ایک بنی نوع انسان کے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس بلا کو اس کی اصلی صورت میں آپ کے سامنے پیش کر کے آپ کو حلا دین۔ پھر انانہ ماننا آپ کا اختیار ہے۔ کل کلان کو یہ عذر ہو کہ ہمارے ہم کیا کریں معلوم ہی نہ تھا ورنہ ہم اس کے پاس نہ بچکتے۔ ہم ہیذا اور پلگ کے لئے قنطنہ مقرر کرتے ہیں۔ کیا آتشک جیسے مرض سے بچانے کے لئے سوسائٹی کو کوئی تدبیر نہیں کرنی چاہیے۔ پتہ جو نسل انسانی کو ہیضہ اور پلگ دونوں سے زیادہ برباد کرتا ہے۔ غلاموں۔ قیدیوں کے چتر دہن پر داغ دیا جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ ان لوگوں سے جو آتشک میں مبتلا ہوں اس قدر ناراض ہے کہ ان کے چہرہ پر داغ دیتا ہے اور میرے دل میں برسوں سے یہ بات کھٹک رہی ہے کہ پاک صاف لوگوں کو ان کے اثر تعدی سے بچانے کے لئے کیون گورنٹ ایسے آتشک کے مریضوں کی پریشانی پر داغ نہیں دلاتی تاکہ ہر شخص ان کو پہچان لے اور لوگ ان کی لپٹ سے بچیں اور اپنی اپنی جگہ چھٹیا رہ جائیں۔ جذامی کو سوسائٹی سے الگ کر دیتے ہیں دوسروں سے ملنے جلنے نہیں دیتے لیکن آتشک کچھ جذام سے کم تعدی نہیں ہے پھر کیا وجہ ہے کہ اس کم تعدی کی روک تھام نہیں کی جاتی ہے اور کھلے خزانے حرام کاری جاری ہے بلاروک ٹوک آتشک کا زہر دوسروں میں پھیلا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں ابھی چند ضروری اور غور طلب باتیں ہیں۔ اکثر سوال کیا جاتا ہے کہ کیا آتشک کا علاج ہو سکتا ہے؟ اس بارے میں ڈاکٹروں کی رائے میں خود بڑے اختلافات ہیں۔

انٹری ڈاکٹر پہلے تو شیکرٹڈ اور شیکرٹنگ میں تیز نہیں کر سکتے۔ وہ شیکرٹڈ کا علاج  
 کرتے ہیں اور بعض اچھا بھی ہو جاتا ہے اور بعض خوش اُدھر ڈاکٹر صاحب  
 کی باجھیں کھل جاتی ہیں کہ میدان مار لیا اور فیس لے کر سکراتے ہوئے جیب  
 میں ڈال لیتے ہیں اور دونوں اپنی اپنی جگہ خوش گرائشک ایسا سہل علاج  
 مرض نہیں کہ ہسپتال پر برسوں جم جائے۔ بعض دفعہ آتشک کی ابتدائی حالت میں اس کا  
 عارضی روک تھام ہو جاتی ہے لیکن پھر چند سال کے بعد مرض عود کرتا ہے تو بعض  
 ڈاکٹر کو چھوڑ کر کسی دوسرے مشہور ڈاکٹر سے رجوع کرتا ہے اور چند روز علاج کر کے  
 صحت یاب ہو جاتا ہے ڈاکٹر اپنے جڑ میں ایسے بعض کو صحت یافتم لکھ کر باج کر دیتے  
 ہیں مگر حقیقت وہ صحت یاب نہیں ہے۔ ڈاکٹر گورنسی جو ان امراض کے مشہور  
 ماہر ہیں وہ آتشک کے مرض کے جڑ سے چلے جانے کے فائل ہیں اور لکھتے  
 ہیں کہ امراض آتشک وغیرہ کے مرد اور عورتوں کے علاج میں مجھے چالیس برس کا  
 تجربہ ہے اور اسی کے بعد دس پرین کتا ہوں کہ بڑا حصہ بیمار ان آتشک کا عہدہ علاج  
 سے صحت یاب ہو جاتا ہے کہ آئندہ خدشہ نہیں رہتا اور صحت ایسی کمل ہو جاتی  
 ہے کہ دوبارہ اس کا اثر منتقل ہونے کا بھی محقق خطرہ باقی نہیں رہتا۔ منسٹریری  
 منسٹرڈ اسے نہیں ہے بلکہ اور بہت سے ڈاکٹر بھی سالہا سال کے تجربہ کے بعد  
 یہی شہادت دیتے ہیں کہ آتشک پر حال میں ایک مستند ڈاکٹر نے ایک کتاب  
 لکھی ہے اس میں وہ لکھتے ہیں کہ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ آتشک ایک  
 علاج پذیر مرض ہے اور اکثر بالکل صحت بھی ہو جاتی ہے اور چند روز مسلسل  
 علاج کرنے سے اس سے بالکل نجات مل جاتی ہے لیکن جب ہم اس مضمون

ر اور کچھ ستر اور کرنا چاہتے ہیں تو البتہ مشکلات حاصل ہوتی ہیں۔ اس بیماری کی رضا  
 ایسی دھیمی ہے اور اس کے اثرات و تون چلنے کر بھی ظاہر نہیں ہوتے تو کسی  
 مریض کو دیکھ کر ایک دم پر اسے قایم کرنا کہ آئندہ کبھی اسے پھر آشک دستے گی  
 بالکل نامکن ہے۔ لیکن تجربہ اور عقل اس مقام پر ہماری راہ نہا ہوگی۔ جب کہی برس  
 بعالم صحت گزر جائیں اور جتنا زیادہ فصل مرض سے ہوتا جاوے اور کوئی شکایت  
 ظاہر نہ ہو تو اتنا ہی زیادہ اطمینان و رجسوم کی نوبت پر نہ پوچھنے کا ہوتا ہے۔ آخر کار وہ  
 زمانہ بھی آجاتا ہے کہ ظن غالب اس امر کا ہو جاتا ہے کہ اب اس مرض کا دورہ نہ ہوگا  
 اور ایسی حالت میں ہم یہ اطمینان سے کہہ سکتے ہیں کہ اب آشک کا کچھ اثر باقی نہیں  
 رہا اور مریض بالکل صحت یاب ہو گیا۔ بہت شاذ ایسی صورت پیشین آتی ہے کہ  
 ہماری توقع غلط ثابت ہو، یہ امر تجربہ سے عام طور پر متحقق ہو گیا ہے کہ آشک کے  
 مرض میں پہلے زمانے کا ساشتہ ادویہ پھر مہین اب باقی نہیں رہا اور اس قدر  
 نرم اور علاج پذیر ہو گیا ہے کہ ہر پانچ کیس میں سے صرف ایک کیس ایسا ہوتا ہے کہ  
 جو درجہ سوم تک پہنچتا ہے غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اب اس کی گھاتون کو ڈاکٹر  
 خوب جان گئے ہیں علاج بھی پہلے کی بہ نسبت عمدہ اصول پر ہوتا ہے دو اہم  
 بھی تیریدت ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ بات کہ اب پہلی سی اجنبیت بھی باقی نہیں  
 رہی اس کے خطرناک اثرات سے کم و بیش مریض بھی واقف ہو گئے ہیں  
 اور اسی ڈر سے علاج میں بھی تساہل نہیں کیا جاتا بلکہ لگ پٹ کر دو تین سال تک  
 لگاتار علاج کیا جاتا ہے۔ آشک کے علاج پذیر اور غیر علاج پذیر ہونے کے متعلق  
 جو ڈاکٹر دن میں اختلاف ہے اس کی وجہ لفظ ”صحت“ کا مبہم مفہوم ہے۔ ڈاکٹر

گوئی جو آتشک کے علاج پذیر ہونے کے مدعی ہیں وہ کہتے ہیں کہ لفظ صحت کو اگر عام معنوں میں لیا جائے اور اس سے سمجھا جائے کہ صحت سے مراد یہ ہے کہ کسی حالت میں بھی مرض عود نہ کرے اور نہ آئندہ چل کر کبھی کسی صورت میں اس کا شائبہ باقی رہے اور نہ اس کی جھلک دکھائی دے نہ کوئی ایسا مرض نمودار ہو جس کی جڑ آتشک خوار پائے تو ایسی جامع دماغی تعریف ایک آتشک ہی پر کیا موقوف ہے جتنے مریضین امراض میں کسی بھی صاف نہیں آسکتی لیکن جب مقول عرصہ تک علامات فاسدہ ظاہر نہ ہوں تو بعض ڈاکٹر مریض کے تندرست ہو جانے کی رائے قائم کر لیتے ہیں اور اسی کا نام صحت ہے لیکن آتشک کی حالت یہ ہے کہ جس کسی کو کبھی مدۃ العمر میں ایک دفعہ یہ مرض ہو چکا ہے تو پھر آئندہ کسی زمانے میں بحالت درجہ دوم یا سوم چالیس پچاس سال کے بعد بھی عود کر آتا ہے گو کہ اس طویل عرصہ میں کسی قسم کے آثار نمایان نہ ہوئے ہوں اور گو کہ اس شخص کو تندرست اور نیا پے بھی ہو گئے ہوں تو ایسی حالت میں خدائی دعویٰ کون کر سکتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض ڈاکٹر اس مرض کو ناقابل علاج خیال کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ گو مریض آتشک کی حالت بالکل مایوسانہ نہ ہوتا ہم کوئی دلہنشن مند شخص اپنے آپ کو ایسی ملک اور خطرناک بیماری میں چھسنا ناگوار نہ کرے گا چونکہ مرض کی ابتدائی حالت میں سوائے چند چھینوین کے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اس لئے جلاگ آتشک کے خطر سے واقف نہیں ہوتے علاج میں ڈھیل ڈال دیتے ہیں۔ کسی جگہ اغلاس حائل ہوتا ہے تو کمین شرم مانع آتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرض جرم جاتا ہے۔ اگر دو تین سال تک لگ کر علاج کیا جائے تو کیا عجب ہے کہ آرام ہو جائے لیکن

کوئی ڈاکٹر بھی بڑی سے بڑی رقم کی علاج میں آتشک کا مادہ اپنے جسم میں داخل کرنا کہ ارادہ کرے گا نہ وہ کبھی اپنی پاک صاف لڑکی کو دیدہ و دانستہ کسی ایسے روگیلے شخص سے بیاہنا پسند کرے گا جس میں کہ ذرا سا بھی آتشک کا مادہ باقی ہو۔ آتشک کے مریضوں کے متعلق ایک دوسرا سوال عموماً یہ پیش آتا ہے کہ کیا ایسے لوگوں کو شادی کرنی چاہیے؟ اس کا جواب ایک مشہور فریج سپنٹ نے صاف الفاظ میں دیا ہے کہ ”ہرگز نہیں“ ایک معتبر ڈاکٹر کہتا ہے کہ ”وقتِ آخر پر ہماری چشمِ حافظہ کے سامنے ایک سلسلہ ایسے واقعات کا پیش ہے کہ اگر آپ نین تو کان کھلے کے کھلے رہ جائیں۔ ایک بہت بڑے امیر خاندان کے ایک نوجوان شخص کو ادا ایل عمرین آتشک ہو گئی تھی۔ بہت سی دوا دوش علاج سہا لیجے اور صرفہ کے بعد جب اطمینان ہو گیا کہ اب کچھ خلش باقی نہیں ہے اور پوری صحت ہو گئی جب بھی بفریہ احتیاط اور چند سال دیکھ کر اُس نے ایک تنہا اور حسین بیٹی سے شادی کی تو ہر ایک معزز پیشہ کرتا تھا اور نہایت پاک باز اور شریفانہ زندگی کی بدولت خوب بڑھ گیا اور سو سائیں میں بہت تعزز اور اعتبار کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور میرے کو پوچھتے تھے کہ دولت بھی خوب جمع ہو گئی، بال بچوں سے گھر بھر بڑ گیا کہ دفعہ اُسے امراض نے آدیا ڈاکٹر دن نے بہت کچھ ہتھ پاؤں مارے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔“

مریض عشق پر رحمت خدا کی

مرض بڑھا گیا جون جوئی الکی

آخر کار یہ راے قائم ہوئی کہ جوانی کی غلط کاریوں کا نتیجہ اب محلِ مہر ہے اور اب

یہ مرض کسی کے بس کا نہیں ہے۔ نہایت افسوس سے ہم کہتے ہیں کہ اُس بے چارے کی تکلیفوں کا خاتمہ موت پہنچا ہوا۔ اسی مضمون پر ڈاکٹر ہالک لکھتے ہیں کہ ”لوگوں کو یقین دلایا جاتا ہے کہ بعد صحت وہ شوق سے شادی کر سکتے ہیں اور لوگوں نے شادیوں کر بھی لی ہیں لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مرض میں نہ صرف خود گرفتار ہیں بلکہ ایسے غلط فہمیوں اور بچوں کو بھی مبتلا کر رہے ہیں ایسے شخص کی حالت زار کس طرح بیان کی جاسکتی ہے جس پر گزرتی ہے وہی خوب جانتا ہے اور ایسی مثالیں بیشمار پیش آتی ہیں۔ ڈاکٹر خفیز اپنی کتاب ”رنس مشن آف لیف“ میں لکھتے ہیں کہ اگر کامل طور پر یقین ہو جائے کہ اب مرض کا کوئی شائبہ باقی نہیں رہا ہے تو شادی کرنے میں مضائقہ نہیں ہے لیکن ہر حالت میں احتیاط رکھنی چاہئے کیونکہ ہم کو اس میں شک نہیں ہے کہ جو شخص ایک رتبہ آنکھ میں مبتلا ہو چکا ہے آیا وہ یقینی طور پر کبھی اُس سے نجات پاسکتا ہے یا نہیں۔ ہم ایک ڈاکٹر کو جانتے ہیں جس کو اُس کے مطلب کے اوائل زمانے میں ایک عورت کے وضع حمل میں موافقت سے آنکھ کے زہر کا اثر کسی طرح اُس کی آنکھ میں ہو گیا وہ اُس کے خطرے سے واقف تھا بہت کچھ علاج مسالحو کرنے کے بعد بظاہر صحت تو ہو گئی اور بات گئی گزری ہوئی۔ ڈاکٹر نے تصویرے دونوں بعد شادی کر لی چار بچے بھی پٹے کٹے پیدا ہوئے چودہ برس کے کھٹکے گزری کبھی سر میں درد بھی نہ ہوا۔ بعد میں چند نظکرات اور پریشانیوں کے سبب سے طبیعت کسل مند رہنے لگی اور طبیعت کم زور ہوئی اور مرض نے یہاں تک پہنچا کہ اب اس میں کون شک کر سکتا ہے کہ اس تمام مرض مت میں اس کے خون میں آنکھ کا سم موجود تھا۔ میری ذاتی رائے ایسے لوگوں کی شادی کے

بالکل غلط ہے۔ انسان کی زندگی میں شادی ایک قسم کا نشان اہم قدم ہے۔  
 فریضہ ہے۔ وہ دیر ہو دانت شادی کر کے بیوی بچوں کو جملائے مصائب و آلام  
 کرتا اور ان کے سبب سے خود بھی آفت میں رہنا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ بہ نسبت  
 اس کے کہ ہم اپنے ساتھ دوسروں کو بھنسا دیں بہتر ہے کہ جو کچھ گزرے ہم پہنچ کر گزرے  
 دوسرے کا دکھنا و کیون اس میں بیٹھے جائیں ۵

### قطعہ

رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی بیج ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہم زبان کوئی نہ ہو  
 چڑھے گریب رت کوئی نہ ہو تیار دار اور اگر مر جائے تو نہ خون کوئی نہ ہے  
 واکر ہالاک کتنے ہیں کہ ممکن ہے کہ مرد اس درجہ بھل گیا ہو کہ بیوی کو اس کا اثر  
 نہ پونچھے لیکن بچوں پر مٹی کے ذریعہ سے مہر اثر ہو گا اور اب بیج بحالت حمل اپنی  
 مان کو بھی متاثر کر دے گا۔ آتش کا زہر مرث بھوڑے بھنیوں میں نہیں رہتا  
 بلکہ خون میں ہوتا ہے اگر کسی مریض آتش کا تھوڑا سا خون لے کر ہم کسی دوسرے  
 شخص کو *Inoculate* (ہلکے) کر دیں تو وہ مین میں بھوڑے  
 بھنسی کا *Virus* داخل کرنا ہے اور مہر اس شخص کو آتش ہو جائیگی  
 علیٰ ہذا جب مین میں آبلے ہوں تو اس کی ریویشن کا بھی پورا اثر ہو گا۔ ابھی یہ امر  
 قطعی طور پر متحقق نہیں ہوا کہ آیا مرضی کے ذریعہ سے عورت کو آتش بونچا سکتا ہے یا  
 نہیں مینی یہ کہ مرد اچھا ہو گیا اور اس کے جسم پر کوئی بھوڑا بھنسی بانی نہیں ہے تو  
 آیا مرث مٹی کے ذریعہ سے بیماری مٹا دی جاسکتی ہے یا نہیں۔ میرے خیال  
 میں تو یہی وجہ اس امر کے باہر کرنے کے لیے کافی ہے کہ جس طرح خون میں

یہ اثر ہے کہ مرض بھٹ لگ جاتا ہے منی میں بھی وہی بات ہوگی بچوں کو عموماً آتشک کا اثر ان کی طرف سے پوچھتا ہے اور ان کے جسم میں آتشک کا تخم نامعلوم طور پر شہر سے پونج جاتا ہے۔ بعض اوقات بچہ باپ کی منی سے بھی متاثر ہوتا ہے۔ منی میں جو کڑے ہوتے ہیں وہ آتشک کی حدت سے پزیرہ اور کم زور ہو جاتے ہیں پس ایسی منی سے جو لڑکا پیدا ہوگا ضرور کم زور اور ناقص ہوگا۔ غالباً اسی وجہ سے اُن عورتوں کے حمل اکثر ساقط ہو جاتے ہیں جن کے مرد میں آتشک کا اثر پائی ہوتا کیوں کہ جنین میں کافی سیسٹنہ تک پیٹ میں ٹھہرنے کی نہیں ہوتی اور بعض وقت ستوانے اٹھوانے یا گھٹنے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ابی ایڑی صبح پور نہیں معلوم کہ آتشک کا اثر کثیف تک بہت کم گونا گونا ضرور ہو کہ جوں جوں چھنتی جاتی ہے اکثر کم زور ہوتا جاتا ہے اور آحضر کار اس مادہ کی ہیئت تبدیل ہو کر *Scrofula* (خنازیر) کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بہر حال باپ میں اگر آتشک کا اثر ہے تو بچوں میں لازمی طور پر ہوگا اور ایسے بچوں سے دایا یا اُن کو جو گو د میں مین یا پیار کرین آتشک کا اثر ہو جانا بالکل ممکن ہے۔ ایسے بچے کو صرف ان ہی بال سکتی ہے جس نے اُسے جنا ہے کیوں کہ چھوٹے بچے بچوں سے سفلس کلاہ بہت جلد منتقل ہوتا ہے ڈاکٹر کالین مشہور ڈاکٹر کا قول ہے کہ مین نے کسی مرض کو ایسا سرعہ الانتقال نہیں دیکھا جیسا کہ بچوں کی سفلس کہ کھل کی طبع اُوکر لگتی ہے۔ جب یہ حالت ہے اور کچھ شک نہیں کہ یہی حالت ہے تو کیا یہ موقع اس بات کا نہیں ہے کہ پبلک کو ان خطرات سے آگاہ کیا جائے۔ ہمارے آنکھوں کے سامنے یہ خطرات ہیں تو کیا ہم دیکھتے دیکھتے جتنی کمی نکل جائیں اور جب بھی زبان نہ لڑائیں۔ گو ایسا بچہ نہایت



عمدہ قواعد غنڈن صحت کی پابندی سے جوان ہو جائے اور اُس کے بال بچے  
 بھی ہو جائیں لیکن ملائشک ایسی شالین بھی موجود ہیں جہاں بھری اور چوتھی پشت  
 تک اس کا اثر پہنچتا ہے۔ ڈاکٹر پوٹن کہتے ہیں کہ آئشک کا مادہ مختلف امراض  
 کی فصل میں ظاہر ہوتا ہے جراحہ جلد غدود - ہڈیوں اور آنکھوں کے امراض  
 مزملیچون کو Scrofulous (مادہ خا زیر) کہتے ہیں حقیقت میں  
 اُن کی جراثشک ہی ہوتی ہے اور یہ تمام ذاتی اور نسلا بعد نسل کی تکالیف اور امراض میں  
 معتبر ایک لمحہ کی حرام کاری کا نتیجہ ہیں جو سترہ ہر حکم الہی کی ہتھالی کی -  
 اِن بکٹس سر پلک لئڈنڈ - ڈاکٹر کا عقل نے سنہ ۱۸۷۰ء میں ایک مبسوط رسالہ  
 غلٹس پر لکھا ہے اُس میں وہ لکھتے ہیں کہ جب مرن باپ میں آئشک کا  
 اثر ہو تو پہلے پہل کے چون پر ایسا ہی اثر ہوتا ہے جیسا کہ مان باپ دونوں کو  
 آئشک ہونے کی حالت میں ہوتا۔ شروع شروع میں ادہ زود عا ہوتا ہے چند ہی  
 مہینے میں استقامت حمل ہو جاتا ہے بعد مے ہوئے بچے پیدا ہونے لگتے  
 ہیں مگر مرض میں مبتلا اور آخر کار (جب مادہ ضعیف ہو جاتا ہے تو) پوری اور  
 تن درست اولاد ہونی شروع ہو جاتی ہے یہی ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ آئشک کے  
 مادے کے بچوں میں سترہ سے لے کر اسی فی صدی تک اموات ہوتی ہیں۔  
 ایک ثابت مرد پیدا ہوتے ہیں اور باقی مادہ میں سے ہم ۳ فی صدی (۶) مہینے  
 کے اندر مر جاتے ہیں اور ایک دوسرا ڈاکٹر لکھتا ہے کہ اگر بچوں کا علاج اچھی طرح

۱۲ کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بڑی برکت سے ہے

کیا جائے تو بیچ بھی سکتے ہیں اور ادب کا لکھا ہوا خط بہت گھٹ سکتا ہے لیکن ایسے بچے کج جن کا علاج نہیں ہوتا ۹۵ ۱/۲ فی صدی مر جاتے ہیں۔ اکثر لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہوں گے کہ یہ امراض کس حد تک پھیلے ہوئے ہیں اور وہ کونساں آسان طریقہ ہے جس سے ہم بعض آتشک کو پہچان سکیں تاکہ ہم اُس کی مچالوں سے بھی دور بھاگیں۔ شراب خواری۔ زنا کاری۔ امراض خبیثہ کے اثرات کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ولایت کے بڑے شہروں میں جو عورتیں کھلے خزانے کسب کرتی ہیں اُن کا ادما صرف چار سال سے چھ سال تک ہے یعنی تھوڑے سی ہی دنوں بعد وہ ٹھکانے سے جا لگتی ہیں۔ امریکہ کے ملک کا صحیح داخلہ نہیں ملتا لیکن یورپ کے بڑے بڑے شہروں میں (جہاں بہت کچھ اسکا انتظام ہے کہ ادارہ عورتوں کی مقررہ اوقات پر دکھائی ہوتی ہے اُن کو شہر سے الگ رکھا گیا ہے اور اسی قسم کی بہت سی تدابیر کی جاتی ہیں) البتہ اس کا حساب موجود ہے۔ برلن کے ڈاکٹر ہارزنگ اپنی مطبوعہ کتاب <sup>۱۵</sup> *The Hygiene of Chastity* میں لکھتے ہیں کہ یورپ کے بڑے بڑے شہروں میں جس قدر زیادہ روک تھام اور انسداد کی تدابیر کی جاتی ہیں اتنی ہی اُس کی کثرت ہے مان صرف ہسپتالوں میں موجود کم ہو جاتا ہے (یعنی لوگ مرض کو ڈر سے چھپانے لگتے ہیں) روس کے غمر کیو اور ڈنارک کے شہر کوپن ہیگن کی جسب مرضہ طوائیف میں (۴۳)

فی صدی ایسی حالت میں ہیں کہ اُن سے فوراً بیماری لگ جاتی ہے۔  
 نریگز کرانی طواریت میں (۱۷) فی صدی اور غانگی اڈوں میں (۶۶) فی صدی بیمار ہیں  
 اور قریب قریب یہی حال اُن دوسرے بڑے بڑے شہروں کا ہے  
 جہاں ان کے حسابات موجود ہیں۔ دکھائی اور گرانے کے متعلق ڈاکٹر گورنسی اپنی  
 کتاب پلین ٹاک (کھلی بات چیت) میں لکھتے ہیں کہ آوارہ مزاج فاحشہ عورتوں  
 کا کچھ بھروسہ نہیں ہے خواہ وہ خانگیاں ہوں یا مشہور اڈوں کی ہوں حتیٰ کہ پیرس  
 جیسے شہر میں فاحشہ عورتوں کی دکھائی ہو کر اُن کو بیماری سے متبرک ہونے کا شریک  
 دیا جاتا ہے تاہم اُن کے جسم میں بیماری ایسی پوشیدہ رہتی ہے کہ ان پکڑوں  
 کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوتی اور جو ان کے پاس جاتا ہے کچھ کچھ تحفہ اُس کے  
 لگے پڑ ہی جاتا ہے۔ ان کے محلے میں جانا بھنہ ایسا خطرناک ہے جیسے کہ  
 آپ فالی الذہن کسی جنگل میں گھس جائیں جہاں درندے جانوروں کے سوا  
 ٹہنی ٹہنی پر زہریلے سانپ پلٹے ہوئے ہوں اس قدر معلوم ہونا آدمی کے خون  
 سکھا دینے کو کافی ہے اور جو اپنی جان کی سلامتی چاہتا ہے اُسے اس کو چپے  
 سے اُلٹے پاؤں بھرنے لازم ہے۔ ڈاکٹر مالک کا قول ہے کہ بعض اوقات تشنگ  
 کا ختم مرد کے جسم میں تو موجود رہتا ہے مگر ظاہر میں کچھ معلوم نہیں دیتا بلکہ خود اُس  
 شخص کو بھی محسوس نہیں ہوتا جس کے بھراے بول میں شینکر موجود ہو یا  
 شخص جب کسی عورت سے مقاربت کرے گا ضرور اُسے لے ڈوبے گا  
 اسی طرح عورت کے *Vagina* (سر رحم) میں ٹھکن ہے کہ ایسا شینکر ہو کہ  
 جو ڈاکٹری امتحان میں بھی معلوم نہ ہو سکے۔ زہر کا یہ حال ہے کہ اگر وہ سکھایا جائے۔

تو بھی اُس میں اثر موجود رہتا ہے ذرا سی ہنی اُس کو تارہ کرنے کے لیے کافی ہے  
 ان سب مراتب پر کافی غور کرنے کے بعد آپ خود فیصلہ کر لیں کہ رمضان آتشک  
 کو شادی کرنی قرین مصلحت ہے یا نہیں۔ ڈاکٹروں کی کثرتِ رائے فی الواقع  
 اس جانب سے کہ آتشک بالعموم شادی کے لیے سدہ نہیں ہے بلکہ اکثر حالتوں  
 میں معقول علاج سے اُس کا دفیہ ہو جاتا ہے لیکن اُس شخص کے لیے جو ایک مرتبہ  
 آتشک میں مبتلا ہو چکا ہے بہت بڑا خطرہ ہے اور اُس کو مزور ہے کہ کسی چھ  
 باخدا ڈاکٹر سے مشورہ کرے اور ڈاکٹر کو بھی مزور ہے کہ نہایت حزم و احتیاط اور  
 خدا ترسی اور اخلاقی ذمہ داری سے کوئی رائے موافق یا موافقِ نایم کرے۔



## چھٹا باب

امراض جنائث اور اُن کے ہولناک نتائج

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ فَاصْبِرْ لَهُمْ  
 اللَّهُ سَبَاتٍ مَا عَمِلُوا أَوْ هَآئِلٌ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (۱۳۱ غل)

۱۔ اے خدا نے ان پر (ذہابی) ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنے اور آپؐ کو کرتے رہے انجام یہ ہو کہ (اچھے  
 برے عمل کرتے تھے دیے ہیں اُن کے عملوں کے بڑے نتیجے اُن کو ملے اور جس عذاب کی ہنسی اڑایا  
 کرتے تھے وہ اُن پر نازل ہو کر رہا ۱۳

امراض جناسٹ نے نسل انسان میں کیا کچھ تلام ڈال رکھا ہے اس کا اندازہ ہم کو دو چار نہیں سیکرہون مگر انوں کے حالات دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے اور پوری تصویر اس کی عارت گری کی دیکھنا ہے تو ڈاکٹر خانے اور دارالمجاہین اسی کے کشتون سے کچا کچ بھرے پڑے ہیں۔ ڈاکٹر گورنسی کتے ہیں کڈارالمجاہین میں زیادہ تر فلتا عقل خلق اور آتشک کے مارے ہوئے لوگ ہوتے ہیں اگر ہم دنیا سے ان دونوں باتوں کو جڑ پیڑ سے اکھاڑ دیں تو بچہ دیکھتے کہ ہمارے دارالمجاہین اور ہمارے Penitentiaries (دارالتادیب) کی تعداد خود بخود کس درجے گھٹ جاتی ہے۔ ذرا خیال کیجئے۔ ہمارے جیل خانے اور محتاج خانے ایسے ہی مرد اور عورتوں سے بھرے پڑے ہیں جنہوں نے شہوانی خواہشوں کی باجیاں سے حکم الہی اور قانون قدرت کو توڑا ہے۔ اس پر اُن لوگوں کو سزا دی کیجئے جن کی دل کی کلی مرچا گئی ہے۔ جن کی اُصطیحوں پر برباد ہو گئی جو کنوارے پتے میں بچہ جن بھیئیں۔ غرض بیکردھوک باز بدعاشوں کا شکار بن کر دینا اور دین دونوں سے گئیں۔ تب اس مصیبت ناک سین کی تصویر پوری ہوگی۔

پھول تو دودن بہار جان فزا دکھلا گئے  
 حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو جن کھلے دجھا گئے  
 اس مرض لئے ذرے چھوٹ سے لگ جانے کی حالت ہر کہہ کہہ کیا جاتے۔  
 بورڈ آف سیٹ چیریٹیہ سٹاف کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ دہشتہ بلا تکلف  
 تاک میں دبا چھپا۔ بلا روک ٹوک یہ مرض ہڈیوں تک پہنچ کر چشمہ جات میں

ایسا بٹن گھول دیتا ہے کہ جس کی صفائی ناممکن ہے۔ اور پوچھو تو خاصے بھلے بھلے  
اندز بھی کچھ خرابی محسوس نہیں ہوتی لیکن اثر اس غضب کا موجود ہے کہ اولاد تک  
کو لے ڈالتا ہے۔ اس کے ہاتھوں نسل انسانی برباد ہو رہی ہے اس کے نقصان  
عام لوگوں کے خیال سے زیادہ مملکت ہیں، ڈاکٹر نیفیز کہتے ہیں ”ایک ڈھکنی  
چھپی دبا۔ دھوکے باز مستی مرض۔ دبے پاؤں چوری سے قوم کی تن درستی  
غارت کر رہا ہے۔ شوہر سے بیوی اور والدین سے اولاد دایہ سے بچہ کی طرف  
دبے پاؤں آہستہ آہستہ بڑھتا چلا جاتا ہے جو سخت بے رحم ہے اور مملکت  
انجام پر پونچھا سے بغیر نہیں چھوڑتا۔ یہ مرض حرام کا ہی کا یقینی نتیجہ ہے۔ اگر اس کا  
خاتمہ اسی نوبت پر تکمیل میں نہ آتا ہو جاتا تو کہتے کہ خیر بھی جیسا کیا کرنے والوں کے  
آگے آیا اور ہم کو کسی قسم کی ہم دردی بدر کرداروں کے ساتھ کرنے کی ضرورت نہ تھی  
لیکن یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور ہے خدا کا حکم ہے کہ باپ کا کیا بیٹے کے آگے  
آئے بلکہ تیسری چوتھی پشت تک نیازہ جلتی ہو یہ ہے کہ گنہگار کی پشت  
میں ناکردہ گناہ بھی آجاتے ہیں آٹے کے ساتھ ٹھن بھی پس جاتا ہے۔ کرے  
ڈاڑھی والا پکڑا جائے موٹھوں والا۔ مجاہد حلال۔ بیکہ۔ ختنہ۔ دایہ کی گود۔  
ظردت کے استعمال حتیٰ کہ پیار کرنے سے بھی لگ جاتا ہے۔ جس کی بہت سی  
مثالیں موجود ہیں ایسا کون ڈاکٹر ہے جس نے نیند دیکھا کہ شوہر کی حرام کاری نے  
بیوی اور بچوں کی مٹی پیدا کر دی ہے سب سے خطرناک زمانہ اس مرض کے لگ جانے  
کا درجہ دوم کی حالت ہے جب زکام اور گنہ پکنا شروع ہوتا ہے۔ نریغ بریل  
بوزنل میں ایک عجیب و غریب واقعہ لکھا ہے کہ ایک شیشہ گر بے چارہ اچھا خاصہ

شیشہ سازی کے کارخانے میں ملازم ہوا ان کارخانوں میں ٹیلوں کے ذریعے  
 سے شیشہ بلبوں کی طرح پھونکا جاتا ہے نلی ایک کے منہ سے دوسرے  
 کو اور دوسرے سے تیسرے کو یعنی پڑتی ہے۔ تھوڑے ہی دن گزرے تھے  
 کہ کئی آدمیوں کے منہ آگئے۔ ڈاکٹر نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک  
 شخص کو آتشک تھی اُس کے اثر سے نو آدمیوں کے منہ پک گئے۔ درجہ دوم  
 کی حالت میں ضرور نہیں ہے کہ یہ مرض جماعت کے ذریعے سے پونچھے بلکہ  
 کسی بہانے سے بھی لگ جاتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اچھی خاصی لڑکیوں  
 کو صرف بوسہ لینے سے ان کے رخساروں پر زخم ہو گئے ہیں پانی کے گلاس  
 پیسب۔ تو لیکنگلی۔ برش وغیرہ کے استعمال سے بھی اثر ہو جاتا ہے اور کبھی  
 کبھی صرف مصافحہ سے بیماری لگ گئی ہے۔ یہ بیماری جب شروع ہوگی  
 تو ابتدائی حالت سے ہوگی اور اگر ردک خام نہ کی جائے تو بڑھتے بڑھتے  
 درجہ دوم اور سوم پر پہنچ جائے گی اگر پہلے پہل کبھی درجہ دوم اور سوم کی نہیں جوتی  
 یہ اس بلا کا متعدی مرض ہے کہ اگر جانوروں میں ہوتا تو فوراً گورنمنٹ اُس کے  
 استیصال کی کوشش کرتی ہر ہر ریوڑ کو دیکھا جاتا مریض جانور کو مار ڈالا جاتا اور  
 اُسے جلادیتے یا ایسا کر اگاڑتے کہ گدھیں بھی اُس کا گوشت نہ کھا سکتیں  
 تاکہ دوسرے ریوڑوں میں اُس کا اثر نہ پونچھے ان کے چمڑوں کے دباغت کی  
 بھی اجازت نہ ہوتی اور تمام بڑے بڑے بندرگاہوں پر ایسے جانوروں کی  
 درآمد پر قلعینہ ہو جاتا اور ممکن نہ تھا کہ ایسی متعدی بیماری کے جانور کین جا سکتے۔  
 جانوروں کے لئے تو یہ کچھ احتیاط ہے کہ گھوڑوں میں گلیبنڈر یا زڈر بسٹ ہوا

اور فوراً تشویر کیا کیا لیکن انسانی سوسائٹی کا کیا حال ہے؟ لوگوں کو ذرا نہیں وہ نہیں جانتے کہ آتشک کیسا اڑگنا مرض ہے اور کس شدت سے متعدی ہے اور بے خوف و خطر ایسے لوگ سوسائٹی میں ایٹھ گیلے پھرتے ہیں۔ ڈاکٹر عموماً اپنے مریضوں سے یہ بات چھپاتے ہیں اور آتشک کی اصل حالت ظاہر نہیں کرتے نتیجہ یہ ہے کہ ناکردہ گناہ شکار ہو جاتے ہیں۔

سچھ دار الدین اپنے ڈرائنگ روم میں دعوتیں دیتے ہیں اپنی نوجوان بیٹیوں کو انٹر ڈیوٹس کراتے ہیں اور اپنی بیٹیوں کو ایسے لوگوں سے ملنے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں جن کو کہ وہ خود جانتے ہیں کہ اول درجے کی بدتذیب بد اخلاق ہیں اور جن کو کہ وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ اخلاقی اور جسمانی امراض کا ایک سڑا ہوا مہضہ گوشت ہیں۔ افسوس ہے کہ ہم اپنے جائزوں کی نو حفاظت کریں کہ کہیں ان کو واپس لگ جائے لیکن ہمارے بیٹوں اور بیٹیوں کی خبر نہیں لیتے اور ان کو ایسے مقامات میں کھلے خزانے جانے کی اجازت دیتے ہیں وہ تو ہمارے ہاتھ میں لیکن جڑے بوڑھوں کی عقل پر کیا پردہ پڑ گیا ہے کہ دیدہ و دانستہ ایسا کرتے ہیں۔ ہم نے سپین کے دنگلوں میں ایسے قسی القلب لوگ دیکھے ہیں جو غریب گھوڑے کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر خود غواہی کے سامنے چھوڑ دیتے ہیں جو آتے ہی اس بے بس کے پیٹ میں سنگ بھونک کر خاتمہ کر دیتا ہے

ع ہمارے جان گئی آپ کی لادٹھیری



قدیم زمانے کے *Ammonites* (آئینٹینس) کے حالات گو صدیاں گزر گئیں ہماری بینش نظر ہیں جو اپنے برہمنی دیوتاؤں کے سامنے ایک مجمع عام میں اپنے بچوں کو بل چڑھا دیتے تھے کہ جلتی آگ میں بھسم ہو جائیں۔ دھول چٹنے رہتے تھے لوگوں کا شور وغل ایسا ہوتا تھا کہ بچے کی چیخ کی آواز باب کے کانوں تک نہ پہنچ سکتی تھی مگر باب کلیجہ بکڑ کر رہ جاتے تھے کیا کریں اُن کا عقیدہ بھی تھا اور اُس زمانے کا دستور ہی تھا۔ اس جاہل مان کا دل دیکھو جو مذہبی جوش عقیدت میں اپنے کلیجے کے ٹکڑے کو لے جا کر ہستی گنگامیں ڈال دیتی تھی کہ جہاں بھوکے اور درندے کے کھرچنے کھولے بیٹھے رہتے تھے اور گرنے کی دیر تھی کہ نگل جاتے تھے۔ لیکن یہ باتیں مقابلہ اس کے کچھ بھی نہیں ہیں کہ جہاں لڑکے اور جوان لوگ خود بخود اپنے آپ کو شہوت کے مصیب اور بڑے بھاری رتھ کے نیچے کھلاتے ہیں جس میں سے بیماری نکلتی ہے اور موت اُس پر سوار ہوتی ہے۔ اُس کے انسانی خون میں بھرے ہوئے بھاری بھاری پیسے آدمیوں سے کھانچ بھرے ہوئے میدان میں گھستے جاتے ہیں اور اپنے نیچے مردوں اور عورتوں کو جو بے خبر اور لافوائف ہیں برابر کھلتے اور پیستے جاتے ہیں یہ ہیں وہ واقعات جو اس زمانہ تمدنیہ میں موجود ہیں اور آئے دن ہو رہے ہیں۔ اگر قینل عام کی حالت صرف ادنیٰ طبقے کے غریبوں ہی کی ہوتی تو بھی خیر صبر آجانا لیکن مشکل تو یہ ہے کہ امیر غریب سب جگہ اس کا درد دورہ ہے۔ ہالکا زبا بند مذہب جن کی زندگی بے لوث ہو وہ بھی اس مرض کی دست برد سے اپنی جگہ محفوظ نہیں ہیں۔

ممکن ہے کہ مختار سے باورچی کو یہ مرض ہو جو غذا کے ذریعے سے تم ناک  
پونچھے یا آیا کو ہو جو بچے کو پیار کے ذریعے متاثر کر دے عرض یہ موزی مرض  
سیکڑوں طریقوں سے متعینوں کے گھروں میں بھی داخل ہو سکتا ہے۔ بعض  
اوقات سفلس اپنی اصلی شکل میں اولاد میں نمودار نہیں ہوتی بلکہ کنگھٹھالا یا جب

۱۔ طبی اصطلاح مختار ہے۔ سکرانیولا یونانی لفظ "سکرانفا" سے استخراج ہے جس کے  
معنی سود کے اور مختار یہ معنی ہے خنزیر کی جوڑی کا لفظ ہے اور اسکے معنی بھی دہیا ہوں۔  
زمانہ قدیم میں بیماری زیادہ سوروں میں ہوتی تھی لہذا اس نام سے موسوم کی گئی اور چون کہ اس کا  
کردن کے عدد پھول کر ملاکی طرح ہو جاتے ہیں اس لیے اسے کنگھٹھالا کہتے ہیں۔  
۲۔ ایک حیوانی مغزل حالت ہے جس کا ایک خاص مزاج ہے جسے سکرانیولس کہتے ہیں  
جس میں اس مرض کے قبول اور تولید کی خاص استعداد ہوتی ہے۔ اس مرض میں غذا ذہن متور  
ہو کر پھول جاتے ہیں خاص کر سرد اور گون اور سینے کے عدد اور آخر کار ان میں پیپ پڑ جاتا  
ہے۔ نیز جسم کی مختلف ساختیں اور اعضا میں خفیف اسباب سے سوزش ہو جاتی ہے اور  
زخم پڑ جاتے ہیں۔ خاص کر آنکھ ناک کان وغیرہ کی مہلیوں میں اکثر اس مرض کا اثر پیدا ہوتا ہے۔  
اس سے جسم کے بعض مفاصل بھی متورم ہو جاتے ہیں جسے دہیش سوٹنگ کہتے ہیں یہ مرض  
اکثر مورثی ہوتا ہے۔ آنکھ، اودہ سے بھی ہوتا ہے بعض ڈاکٹر اس کا ادیو کیو لاسس کا  
ایک ہی مادہ قرار دیتے ہیں لیکن ڈیو کیو لاسس ایک علیحدہ مرض ہے۔ البتہ سکرانیولا  
ایک ایسا مزاج ہے جس میں اس کے اودہ کے قبول کرنے کی بہت زیادہ استعداد  
ہوتی ہے۔ از مخزن مکت

## پھیپھڑے پر اثر ہوتا ہے *Tuberculosis* یعنی سل

۱۔ طب کی اصطلاح میں اسے قزحیات ملیتہ کہتے ہیں یعنی دانہ ہاے مادہ نسل یہ ایک ثابت موزی مادہ ہے جس کو اکثری میں ٹیوبرکل کہتے ہیں جب یہ مادہ تمام جسم یا کسی عضو میں سرایت کر جائے تو اسے ٹیوبرکولوس کہتے ہیں اسی سے پھیپھڑوں میں مرض سل اور دیگر اعضا میں مختلف امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ دانہ ہاے سل بہت چھوٹے چھوٹے اور سخت ہوتے ہیں جن میں سے بعض دانے خستہ یا پاش کے دانے کے برابر ہوتے ہیں سل کا مادہ جسم کے مختلف اعضاء اور ساختوں میں پیدا ہو کر مختلف امراض پیدا کرتا ہے چنانچہ پھیپھڑوں۔ بکڑ۔ گردن۔ تکی۔ سیدہ اعمار۔ خصیتین وغیرہ میں عموماً پیدا ہوتا ہے۔ ان دانوں میں بہت چھوٹے چھوٹے کرم ہوتے ہیں جنہیں ٹیوبریکل میسی لائی کہتے ہیں۔ یہ کرم دانوں کے اندر ہی اندر بڑھتے ہیں جسم کے اور اعضا نہیں ہوتے۔ سل کا جو تہہ سید سے میں پونج کر جاتا ہے گرانٹون میں نشوونما پاتا ہے۔ خون میں جذب ہو کر دوسرے اعضاء میں پہنچ جاتا ہے۔ ان میں کسی خاص عضو میں بکھل جاتی ہے تو بڑھنے اور پھیلنے لگتے ہیں اور بلڈ کارپل یعنی خون کے ذروں میں جذب ہو کر وہی این کی تولید کے لیے زمین بن جاتی ہے۔ نسل مادہ شوک بلم بول دیرا دلو غذا کے ذریعے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جاتا ہے ان ہی دانوں سے سل کا مرض پیدا ہوتا ہے جسے تھئی سیس مپوئی لس یا کنٹیمپشن کہتے ہیں۔ اس میں بخار اور کھانسی ہوتی ہے اور کھانسی کے ساتھ بلم میں خون اور پیپ نکلتا ہے۔ پھیپھڑوں میں غار پڑ جاتے ہیں اور بعض روز بچہ دوز لاغر ہوتا جاتا ہے اور تھوڑے دنوں میں مر جاتا ہے ۱۲۔ از مخزن حکمت

من کرا منی آتی ہے یا جب لمفیٹک گلینڈ ز اور ہڈیوں چھکتی ہے تو  
 White swelling سفید آئس کی بیماری پیدا ہوتی ہے  
 اور جن بچوں میں ان امراض کا اثر پایا جاوے تو ضرور ان کے والدین میں غفلت  
 کا مادہ ہوگا۔ اگرچہ جو بزرگ لاسس کے جرم غفلت کے جرم سے جدا ہیں لیکن  
 آتشک و الدین کی اولاد کے جسم میں دق کے جرم چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں  
 خاص کر جگہ پاتے پھیلنے اور پورٹس یا کرمک ثابت ہوتے ہیں۔ اس باب کے  
 ختم کرنے سے پہلے ہم کو صرف ایک بات اور کہنی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اسے  
 لوگوں کی رہبر اہلی کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ ہم جانتے ہیں کہ جو تصویر آتشک کے  
 مریضوں کی ہم نے کھینچی ہے وہ بہت ڈراؤنی ہے لیکن ہمارے بس کی بات  
 نہیں جیسی اس کی شکل و انفات سے ثابت ہوئی ہو جو ہم نے آپ کے سامنے  
 پیش کر دی۔ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ اس کے مصائب معلوم کرنے سے  
 لوگ چونک جائیں اور گرنے والے سنہل جائیں۔ لیکن یاد رکھو کہ گنگا کے پائے  
 دروازہ تو بہ کا ہر وقت کھلا ہوا ہے اور بمقدار انتاریف من الذنب  
 گمن لا ذنب لہ جو شخص اپنے گناہوں پر ناام و شرمسار ہو اور سچے  
 دل سے توبہ کرے اس کے لئے ضرور بخشش کی امید ہے۔ فَاَمَّا مَنْ كَاَنَ  
 وَآمَنَ وَعَمَلَ صَالِحًا فَهُوَ كُنْ يَكُونُ مِنَ الْمُعْلِينَ۔ چہ نصیر

لف جو شخص گناہ سے توبہ کرے وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔

۱۵۔ تو جس نے (دنیا میں) توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل بھی کیے تو اُنہیں سب (آخرت میں)

ایسا شخص نجات دینے والوں میں ہوگا۔ ۱۲

اس کتاب میں ہم نے اُن لوگوں کو غائب کیا ہے جو بڑی صحبت میں بیٹھے کر گزرتے  
 ہیں لیکن ہم اُن لوگوں کو داویلا سے کس طرح کا نون میں مدعا غرض میں  
 کہ جن کو ان باتوں کی خبر نہیں اور جو اندھیرے میں گڑھے میں گر پڑے اور وہیں  
 سے جلا رہتے ہیں ہم اُن لوگوں کو تو غور اس گڑھے میں گرنے سے روکینگے  
 جو دنیا کے جواز پر امن و امان سے بلا طوفان اور تلام صبح سلامت چلے آ رہے  
 ہیں لیکن جو لوگ ڈوب رہے ہیں اور غوطہ پر غوطہ کھا رہے ہیں وہ تو زیادہ تر ہماری  
 ہم دردی کے متعلق ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم بچے دل سے کوشش کریں کہ  
 ہم اپنی سوسائٹی کو اس پلک سے پاک کریں۔ ہم کو چاہیے کہ ہم ایسے بیادوں کے  
 لیے خاص خاص دوا خانے کو ملین جہاں اُن کا علاج باقاعدہ طور پر کیا جائے  
 وہ اطمینان اس طرف توجہ کریں تو ہم کو ان خطرات سے آگاہ کریں۔ جو بیمار ہیں اُن کو علاج  
 کی طرف توجہ دلائیں اور جو بچے ہوئے ہیں اُن کو پند و نصائح سے اس طرف  
 رخ کرنے سے باز رکھیں۔ سولوں میں تقویٰ اور پاک بازی کی لو لگا دیں جب  
 لوگ خداوند تعالیٰ کی مقررہ حدود سے تجاوز کرتے ہیں اور اپنے خیالات کو گنہ  
 اور ناپاک کر کے زنا کاری کی طرف جھک پڑتے ہیں۔ بڑی بڑی کتابیں پڑھتے ہیں  
 بڑی صحبتوں میں بیٹھتے ہیں۔ ناجائز گانے اور تماشوں میں کی دھت لگ جاتی ہے  
 تو ایسے لوگ زیادہ نگرانی کے متوجہ ہیں۔ ہر خدائیں کا فرض ہے کہ ان کو اس راہ  
 سے ہٹائے۔ ہر نوجوان آدمی کو اپنا مال کا رخ دیکھنا چاہیے۔

ع آدمی سیکھتا ہے کچھ کمزور

بہت بچنے چہرے بہت درد کی خاک چھانی اب سنبھلو۔ بہت سے لوگ خیال

کرتے ہیں کہ شادی کو لینے سے ہماری یہ ہوس دب جائے گی لیکن اگر شادی  
 صرف اسی خیال سے کی جاتی ہے تو وہ شادی نہیں ہے بلکہ زنا کاری ہے۔  
 کیوں کہ ایک شمالی عورتیں کندھ اور عصیہ مرض میں مبتلا ہوتی ہیں اور اگر فرض کیا جائے  
 کہ خوش قسمتی سے ایسی بڑی مل بھی جائے جو تن درست اور توانا ہو تو بھی اگر کھڑک  
 سے مباشرت کی جائے تو وہ بہت جلد کم زور بیمار ہو جائے گی۔ مرد کو اس کا ہوا  
 بیلا دو وزن حالت میں اُسے اپنی تو اسے شہوانی پر پورا قبضہ رکھنا چاہیے اور  
 جو اپنے نفس پر قابو نہیں رکھتا وہ شادی جیسے مقدس تعلقات کے قابل نہیں  
 ہے۔ عورت صرف شہوت رانی کی نشین نہیں ہے۔ عورت کے لیے نہ صرف  
 سات آٹھ دن بلکہ بعض وقت مہینوں اور خاص خاص حالات میں برس برس بھر  
 بھی ایسا گزرتا ہے کہ اُس کی صحت قائم رکھنے کے لیے باجھوٹے بچوں کے خیال  
 سے اُسے الگ رہنا پڑتا ہے اور شوہر کے لیے ضرور ہے کہ بھلا اُس میں اتنی

۱۵۔ یہ نوبہ کا حال ہے جہاں عورتیں مردوں کی طرح زلدی ہیں۔ اس پرچاس کو کہ ہماری ستورات  
 کا کیا حال ہوگا جو گردن میں بند اور ہر قسم کی ریاضت جہاں سے محروم ہیں پھر ان کی تن درست  
 کیسے قائم رکھ سکتی ہے ۱۶

۱۷۔ بعض اوقات عورتیں بہ ضرورت عید رہنا پڑتا ہے مثلاً ایام حمل میں کچھ باعث خطرناک و  
 مضر صحت کے خصوصاً جب کہ جنین میں جان چڑھ جائے۔ بعد ولادت چھ تک۔ ایام مضامین  
 بھی بہترین نقصان دہ ہے وہ دگر بڑھ جاتا ہے جس سے بچے کو نقصان پڑتا ہے اور اسے  
 کئی اسباب جن دیکھ سے بڑی ہے۔ پس جو لوگ اتنا بھی اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکیں اور مہر نہ دے  
 نہ چون ان میں اب پیام میں کیا فرق ہے ۱۸؟

تو سہلی بچہ کہ وہ اپنے آپ کو نہ ہوسکتا کہے۔ ہر انسان کو اپنا اور اپنی بیوی دونوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ جان بہ نوجوان ہے۔ تم کو تو زمان اور ہنس سے بچنا چاہیے جنہیں تک تقصیر ہو اور پلگتا ہے۔ ہین۔ یاد رکھو کہ وہ بی بی ہا ہے جان مال آسائش اطمینان قلب۔ نام نہاد اس سے سب کو بدلتا ہے۔ اگر کوئی بڑا آدمی کسی بچے کے دامن تیرد میں آکر چسپس جائے اور کچھ کر بیٹھے تو سمجھو کہ وہ درمنازیدہ غلام بن گیا۔ ایسے بچے بچے تو اسے جڑ سے دے کر پھینک دیتے ہیں چہ بہ میں اس سے علاج ملے۔ وہ یہاں بیٹھتے ہیں۔ کبھی افشا سے راز کی دھمکی دیتے ہیں کبھی درصاوت ٹٹ کھینچنے کا ڈر ادا کرتے ہیں اور اس طرح ساری دولت کھیت کر اسے کھٹک کر دیتے ہیں وہ بے جا و عجب مسببت میں گرفتار رہتا ہے۔ نہ پاسے بھن۔ نہ روئے اندن۔ پس تم کو کچھ اپنی عزت و آبرو کا بھی خیال کرنا چاہیے۔ تم کو تو جو کس کے بیٹے ہو تمہارے ابا دادا کا کیا نام تھا تم کیا کر رہے ہو؟ ان کے نام کو بدلتا لگا رہے ہو ان کی ناک کاٹ رہے ہو۔ اپنی حالت کے خیال سے یا اپنی اخلاق زس داری کے اعتبار سے یا اپنی جان و مال اور تن و رستی کے لئے غرض ہر اعتبار سے تم پر غرض ہے کہ حوام کاری سے بال بال بچتے رہو اور کبھی اس خیال میں نہ پھنسو۔ ابھی تمہاری شاوی ہونے والی ہے تمہارے کو تم کو تو اگر خبر ہو گئی تو بیش کون دے گا کہ ہر انسان کا غرض ہے کہ وہ ان تمام آلائشوں سے بھرا رہے ہنس خیال سے بھی کہ تم ایک ایسی ٹوک سے شادی کرنے والے ہو جسے تم ہر دن سے پاک و صاف چاہتے ہو تم کو بھی پاک و صاف رہنا چاہیے۔ تم شخص ہی چاہتا ہے کہ اس کی بیوی عصمت اور پاکدامن

کی دہری ہو لیکن ذرا انصاف سے کہہ لے کہ کیا تمہاری بیوی کی یہ آرزو نہ ہوگی کہ اُس کے شوہر میں بھی وہی صفات ہوں جو تم اُس میں تلاش کرتے ہو۔ اگر تم کو لگان ہو جا کہ کوئی عورت کو ای نہیں ہے وہ بڑا لگتی ہے تو تم فوراً اُس سے مستقر ہو کر کنارہ کش ہو جاؤ گے پھر کیا حق ہے کس جوان آدمی کو کہ وہ خود تو خدائی خواہش اور آوازِ مزاج ہوا اور عورت میں وہ صفت ڈھونڈے جو خود اس میں موجود نہیں ہے۔

الْحَبِیْتُ لِلْحَبِیْتِ وَالْجَنِّیُّونَ لِلْجَنِّیَّتِ وَالطَّیِّبُ لِلطَّیِّبِ  
وَالطَّیِّبُونَ لِلطَّیِّبِ ۝ نور

اگر زنا کاری تمہاری بیوی یا میں کے لیے مذہم ہے تو تمہارے لیے بھی مذہم ہے  
ع انجہ بر خود پسندی برو گیران پسند

کہ وہ تعدادی ہو عصمت عورت کے لیے شرط ہے تو مرد کے لیے بدرجہ اولیٰ مشروط ہے۔ خداوندِ کریم نے مرد و عورت کے لیے جدا جدا قانون نہیں بنایا ہے بلکہ دونوں کے لیے ایک ہی قانون ہے اور دونوں پر یکساں اُس کی پابندی لازم ہے  
اَلرَّأِیَةُ وَاَلْاِنْ اِنْ فَاَجَلُهُ وَاَكُلْ وَاَحِدٌ مِّنْهُمَا مَانَةٌ جَلْدًا وَلَا

۱۱ گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے ہوتی ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے اور  
۱۲ پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہوتی ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ۱۲

۱۳ عورت مرد زنا کریں جس مرد میں سے ہر ایک کو تودڑ سے لے لے لے اگر اسے اور روز آخر تک  
یعنی رکھتے ہو تو اس کے کلم کی نیل میں تم کو ان (کے حل) پر کسی طرح کا زس دینا سیکر



تَاْخُذْكُمْ بِمَا رَأَوْا فِي دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ  
 الْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابُهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝  
 اَللّٰهُ لَا يَنْكِرُ الْغَيْبَ سَرَّ اَيْنُهُ اَوْ مُشْرَكَةً ۚ فَكَلَّمَ اَيْنُهُ لَا يَنْكُرُهَا اِلَّا  
 سَرَّ اِنْ اَوْ مُشْرِكًا ۚ وَحُجِّرَ مَا ذَلِكْ عَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ يَا نُوْرُ

بیوی کے علاوہ بچوں کا بھی فرض ہم پر ہے چال چلن، دشمن و زمانہ بود و جوہار  
 جو گامی ہماری اولاد کا ہو گا ہماری ہی خواہ وہ بکریں گے۔ جیسا مونہ ہم پیش کریں گے  
 ویسے ہی وہ اُنھیں گے، باپ کے عادات و اطوار اور اثرات بچوں میں بہت  
 قوی طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ تمھارا ضمیر ہے کہ تمھارے رگ و پٹھیں کسی قسم  
 کی خرابی نہ ہوں نہ اس گھر پر کہ جس میں یہ معصوم پیدا ہوئے ہیں کسی قسم کا وجہ  
 نہ لگا ہو اور ہمارے مین خود خواہشات نفسانی کی آگ نہ ہو کہ جس کی چنگاری ہم  
 اُن تک پہنچا سکیں بلکہ نیک بنی۔ دیانت۔ راست بازی اور امانت کی عمدہ  
 صفات ہم سے اُن کو ترکیز مین۔ ہم کو اپنی جان کی حفاظت اپنے والدین کے  
 خاطر بھی کرنی چاہیے جنہوں نے تمھیں چھوٹے سے بڑا کیا ہے کس محنت اور

(بقیہ صفحہ گزشتہ) نہ ہوا اور (نیز) اُن کے سزا دینے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت  
 (اُن کی نصیحت کے لیے موجود ہے۔ جہاں مرد و تو اپنی نصیحت جب ناسخ کرے گا غلبہ کرے گا۔  
 عورت یا شرک عورت ہی سے ناسخ کرے گا نصیحت کا عورت (بھی غلبہ پائی جیسا ذکر پیش کی گئی  
 اور اُس کو جہاں شرک کے سوا اور کوئی ناسخ میں نصیحت لائے گا اور (دین دار) مسلمان ہوتا  
 ہے تعلقات سلام ہیں ۱۲

محبت سے بالا ہے۔ اپنی جان تم پر قربان کی ہے۔ دکھ باری۔ کھانے پینے  
 کپڑے تے سے تمہاری خبر گیری کی ہے۔ جنہوں نے تمہارے آرام و آسائش  
 کو اپنی راحت پر مقدم رکھا ہے جو تمہاری بہتری کے سبب بدل سے خواہاں رہے  
 ہیں جنہوں نے تم کو اچھا اٹھانے کی کوشش کی ہے اور یہ صرف کثیر تر کو عفو  
 تعلیم دلائی ہے جنہوں نے تمہارے خیالات کی درستگی کی ہے تمہارے چال چلن  
 کی نگرانی کی ہے تمہارے قد و وزن تے اپنی آنکھیں بچاؤ ہیں۔

گر برس و چشم منجی  
 نازت بکشم کہ نازین

تمہارے لئے گر گزارا کرو مائیں مانگی ہیں تمہارے دکھ باری میں خون و دل  
 آنکھوں کی راہ بہا یا ہے۔ اُن کی امیدیں تم سے وابستہ ہیں اگر وہ تمہاری  
 بد راہی کا حال نہیں گئے تو یقیناً ان کی خیر من امید پر برق گرے گی اُن کی کم مٹھ  
 جاے گی وہ تمہاری امید پر زندگی نیر کر تے تھے اُن غریبوں کا کیا حال ہو گا  
 تمہارے غم میں کڑوا کڑوا کر تمہاری باریں دیکھنے کی آندو دل میں لے کر جلد  
 قبر میں جاسوئیں گے۔ تم کو خدا کا دُرسب زیادہ چاہیے اُس نے تم کو دینیں  
 نیک اعمال کرنے کے لئے بھیجا ہے نامس کی نافرمانی اور گناہ کرنے کے  
 لئے اُس نے تم کو عقل سلیم دی ہے جس سے تم نیک و بد میں تمیز کر سکتے  
 ہو اُس نے تمہارے دل میں نور ایمان دیا ہے جو تم کو گناہ پر ملامت کرتا  
 اور کچھ کے دیتا ہے۔ اُس نے تم کو نیک اعمال کے بدلے جنت دینے  
 کا وعدہ کیا ہے۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ  
 أَحَدًا ﴿٥٠﴾ کہتے ہیں۔ وہ ہر وقت تمہارے ساتھ ہے

وَمَنْ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ جَلِ الْوَسْطَىٰ ﴿٥١﴾ ق۔ حاضر و غائب تم کو  
 دیکھتا ہے وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسْرِعُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ۔ ﴿٥٢﴾ غل۔

وہ تمہاری کہوہ میں سے واقف ہے وہ تمہاری معصیتوں اور تکلیفوں میں تمہارا  
 مددگار ہے اَمِنْ يَجْتَنِبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَا لَهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ۔

﴿٥٣﴾ غل۔

وہ درگاہ ایسی ہے جہاں سے ہر وقت بخشش کی امید ہے۔ صدق دل سے  
 نفسِ فجور سے توبہ کرو اس کے احکام پر چلو وہ تمہارے غم و معاف کرد۔ گے گا  
 وہ بڑا رحیم اور سدا رہے۔

دو کونشیں یکے قطرہ درجبر علم  
 گنہ بینہ دپردہ پوشد بہ حلم

۱۵۔ جو جس کو اپنے پردہ کار سے منے کی آرزو ہو تو جانیے کہ نیک عمل کرے اور کسی کو اپنے  
 پردہ کار کی عبادت میں شریک نہ کرے ۱۲۔

۱۶۔ اہم اُس کی شریک سے بھی زیادہ اُس سے قریب ہیں ۱۱۔

۱۷۔ اور جو کچھ تم چھپتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرنے ہو امد (سب کچھ) جانتا ہے ۱۲۔

۱۸۔ جہلا کوں ہے کہ جب کوئی شخص (بے قرار ہو کر) اُس سے فریاد کرے اور وہ اُس سے مدد  
 کی فریاد کو پونہچے اور (اُس کی) معصیت کو مٹال دے ۱۰۔

وَإِنَّ لَفُتْحًا لِّمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا نُفْرًا هُنْدًا - پتا نہ  
شان عبودیت اور ہمارا فرض بھی ہے کہ خدا کے حکم کو نہ چھین جس میں دنیا اور دین  
کی جھلائی ہے اور پاکبازی کی زندگی بسر کریں۔

### مناجات

<p>نہیں دوسرا کوئی تیرے سوا عشر یوں کا دالی بنا کون ہے بحر افتادہ بے کس ہیں تو دست گیر کے لپٹا ہے تو اور تیرا رسول کہ توبہ کا معبود لا رہا ہے نہا میں ترا حکم لے ڈوا بھال لئے لیتے ہیں عقل و مہر و شکیب تزلزل پڑا دین و ایمان میں نہیں سو جتنا کچھ نواب و غدا ب نیک نیک و بد میں ذرا بھی تمیز</p>	<p>کرین التجا کس سے ہم لے خدا سوا تیرے شکل کشا کون ہے تو فرماں روا ہم میں فرماں پذیر کیا ہم نے یہ جان و دل سے قبول ہمارا یہ ایمان بالغیب ہے بھلا کیوں کہ ہو یہ ہماری مجال مگر نفس غافل کے کرد و زیب جان پھر کا اک دوسرا کون میں پڑا جس طرح دی مصیبت کا حجاب کئی دے غفلت میں عسریز</p>
---	---

۱۱ اور جو شخص (گناہوں سے) توبہ کرے اور ایمان لا سکے (نیک عمل) بھی  
کرے ۱۲ اور پھر راہ راست پر (قام بھی) رہے تو ہم اُس کے گناہوں کے بھی  
بڑے بخشنے والے ہیں ۱۳

کیے فضل ہم نے بہت نامنہ  
 خطائیں مری غلو کر لے کریم  
 ہے افسوس پس اک بھی خوش نصیب  
 نہ نالان ہو کیون بیدل خستہ تن  
 مدد میری اے یہ سے رحمن کر  
 رکھ ایسا نصبت میں ثابت قدم  
 رہوں یا کہ دنیا سے جاؤں کوہ  
 میں دنیا میں جو جاؤں اور شقیق  
 بھر زخم جس دن دم آہن ہوا  
 نہ پوچھے کا تربت بے آکر کوئی  
 کہ تجھ سے امید ہے اے خدا  
 نہ سوا مجھے اے خدا کیجیو  
 مل پر نہیں زعم بالکل مجھے  
 خطائیں مری بخش دیجو نام

ہوئی ہم سے واقع خطا پر خطا  
 کہ ہے ذات تیری غفور الرحیم  
 سفر ریا دور اور توش نہیں  
 یہ سامان اور منزل الہی کٹھن  
 میری سخت منزل کا سان کر  
 کہ غافل نہ ہوں تجھ سے میں ایک دم  
 نہ نکلوں ترے حکم سے ذرہ بھر  
 یہ سب جتنے دم تک ہیں اپنے فزون  
 ہوں سب قبر میں رکھ کے اک کج  
 کہ اے خستہ تن کیا ہے حالت تری  
 کہ ہر حال میں تو ہو مونس مرا  
 مری شرم فخر میں رکھ لیجیو  
 نبی کا ہے ہاں اک توسل مجھے  
 طفیل پیوسر علیہ السلام

## ساتواں باب

اعضاء توالد و ناسل انکی غرض اور انکے جہ استعمال  
 وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ ۝ طلاق

صلہ اور منہ نے لے کی مانند ہوئی طلاق سے قدم باہر رکھنا تو اس نے آپ اپنی اور حکم کیا ۱۲

انسان کو پیدا کر کے خداوند تعالیٰ نے جو بے بڑی نعمت اور مقدس کام  
اُس کے سپرد کیا ہے وہ زندگی کو مستقل کرنا ہے۔ عوام میں جو ایک خیالات  
اس بارے میں پھیلے ہوئے ہیں وہ اُن کے غلط اور بے جا استعمال کی  
وجہ سے ہیں جن میں ہم وحشی جانوروں پر بھی سبقت لے گئے ہیں۔ اگر ہم  
خداوند تعالیٰ کے اصلی مقصد پر غور کریں جس غرض سے کہ ہم کو اتنی بڑی قوت  
عطا کی گئی ہے کہ ہم اپنے جیسا انسان پیدا کر سکتے ہیں تو بجا سے اس کے کہ  
ہی اعضاء و قوت کی تباہی کا باعث ہوں اگر ان کو حد اعتدال اور اصلی مقصد کا  
پابند کیا جائے تو دنیا سے بہت سی بدیاں مفقود ہو جائیں گی خدا کے لیے  
یہ بات کون سی مشکل تھی کہ ہر کوئی طاقت ہی نہ دینا اور جس طرح حضرت آدم  
اور احوال کو بنایا اسی طرح عورت مرد و جد اجداد پیدا کرتا رہتا اُس کی حکمت بالغہ  
اور قوت کاملہ ایسی ایسی اور بہت سی صورتیں تخلیق انسان کی پیدا کر سکتی تھی  
جو ہمارے حاشیہ خیال میں بھی نہیں آسکتیں لیکن اُس نے اس مشت خاک  
کو کیا نوازا کہ اپنی قوت تخلیق کو ذرا سی تبدیل سے ہم کو عطا فرمایا اُس نے  
جان بوجھ کر انسان کی پیدائش کا ذریعہ اُس کے والدین کو قرار دیا تاکہ شادی  
بیواہ کے مقدس فریضہ سے گھر دار کی بنیاد پڑے اور ایک دوسرے سے  
میل ملاپ اور محبت کے رشتہ میں جکڑا جائے۔ عورت بچے کے مقدس  
رشتہ کا دار مدار شادی پر ہے جو انسان کے لیے دنیا میں بڑی بھلائی اور  
بے انتہا بہت و فائدہ والی چیز ہے۔ نباتات۔ حیوانات اور انسان میں جو کچھ  
انزائش و نسل کے جاری ہیں ان کی تفصیل ایک نہایت طویل مضمون ہے

اس پر جہان تک غور کیا جاے خدا کی قدرت ظاہر ہوتی چلی جاتی ہے اور بے اختیار  
 زبان سے نکلتا ہے قَبَّكَ رَبُّكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ﴿۱۶﴾ مومنون  
 اس سلسلے کی پہلی کتاب حزقہلان کے اوائل میں تفصیل سے اس مضمون کو  
 بیان کیا گیا ہے اور قصداً ایسا صاف و سلیس پیرایہ اختیار کیا ہے کہ اٹھ دس  
 برس کی عمر کے بچے بھی اس کو سمجھ لیں۔ یہ مضمون بہت محذوری اور دل چسپ ہے  
 لیکن تاہم نثر آدمی میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے لئے وہ باتیں  
 نئی نہ ہوں اور اس کی انگلیوں کی کھلی نہ رہ جائیں اور بے بڑے بڑے  
 علماء اور شہر کے خطوط ہمارے پاس اس مضمون کے آسے ہیں کہ تعلیم یافتہ جوانوں  
 نے بھی ان مضامین کو بہت غور سے پڑھا ہے بچے تو درکنار اس مضمون کو  
 بخوبی طوالت ہم بیان نہیں کہہ سکتے جس کا دل چاہے اس کتاب کو دیکھ لے  
 اسی مضمون کے متعلق کچھ باتیں ایسی بھی ہیں جو ذرا بڑی عمر کے لوگوں کے قبل  
 ہیں اس لئے ہم ضرور اس بیان سسترا کر لے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے دنیا  
 میں چاند سورج تارے پاڑ و غیرہ کو پیدا کیا تو اس نے ان میں سے کسی کو یہ  
 طاقت نہیں دی کہ وہ اپنی جیسی جنس پیدا کر سکیں۔ اس نے اپنے دست قدرت  
 میں ان کا پیدا کرنا اور نیست و نابود کر دینا رکھا جس کی ہم وہی بہتر جانتا ہے جو  
 فانا اور مینا ہے۔ نباتات - درخت - پھلیوں - پھلوں چڑیوں - حیوانات

۱۷ (سبحان اللہ) خدا بڑا ہی بابرکت ہے جو (سب) بنانے والوں میں

بہتر بنانے والا ہے ۱۷

اور انسان غرض ذی روح کو اُس نے قوت تخلیق عطا فرمائی اور ساتھ ہی اس کے بعد ضرورت عقل و ادراک بھی دیا جس کے ذریعے سے ہم اس قوت کا صحیح معنی استعمال کر سکیں۔ تخلیق کی قوت ہم کو عام طور پر نہیں دی گئی بلکہ خاص محدود شکل میں دی گئی کہ ہر چیز اپنی جیسی دوسری چیز بنا سکتی ہے درختوں سے چڑیاں پیدا ہوتیں اور مچھلیوں سے حیوانات اور اس طرح ایک غلط سمجھ ہو جاتا جو نہایت بدنام ہونا اور اب جو بات حکمانے کی بہت باقی نہ رہتی۔ پس جو طاقت دی گئی ہے وہ صرف اسی قدر ہے کہ پہلے تخم پیدا ہوتا ہے اُس سے پودا اُگتا ہے اور ذی روح میں بچہ پیدا ہو کر بڑا ہوتا ہے اور آخر کار مر جاتا ہے اور دفن ہو جاتا ہے اس طریقے سے دنیا میں سلسلہ حیات و ممات قائم ہو گیا اور بڑے سے بچہ اور پھر بچوں کے بچے الٰہی خدائے اسی تسلسلہ پست سے یہ سلسلہ تعاقب سے رہے گا۔ اب اگر ہم ذی روح کو لین جن میں قوت تخلیق ہے تو اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ اول نباتات جن کو حواس خمسہ نہیں ہوتے۔ اکنع تخم پیدا ہوتا ہے جو (Pollen) پالین کے ذریعے نشوونما پاتا ہے اور پھر (Pod) پاد ہوتا ہے جس میں سے بیج زمین پر چھڑتے ہیں اور زمین کی نمی اور گرمی سے پودا یا درخت پیدا ہوتا ہے اور یہی سلسلہ یکے بعد دیگرے قائم رہتا ہے۔ نباتات کے اعضاءے تولید کیونکہ پھول میں پوتے ہیں جس سے درخت کی خوب صورتی اور خوشبو ہوتی ہے۔ بہت سے نباتات میں زوائد دو وزن خاصیتیں یکجا رہتی ہیں۔ بعض جگہ زوائد کے جدا جدا پھول ہوتے ہیں مگر باس باس بعض جگہ ایک ہی درخت کی دو جدا جدا اشیائیں ہوتی ہیں



پھٹنے ہیں بعض جگہ زخمیہ بالکل مجدا ہوتے ہیں اور پالین جس سے نشوونما ہوتا ہے اور جو پاؤں میں ادھ کے درمیں جا کر چٹا ہے وہ ہوا یا خمد کی مکھیوں یا دوسرے کیڑوں کے ذریعے سے ادھ میں جا کر داخل ہو جاتا ہے۔ جس شخص نے چھوٹے کے نشوونما پر غور کیا ہے وہ دیکھ بھل سکتا ہے کہ موسم بہار کیسا ہوتا ہے کیا اور پھل تر و زہ ہوتے ہیں ان سے کیسی جبینی جبینی خوشبو آتی ہے اور پھر آگے چل کر وہ شاداب اور مہیا جاتی ہے خوشبو مدھمڑ جاتی ہے اور خزاں کا موسم آ کر پتہ بھر ہو جاتی ہے پھر سال آئندہ انہیں بچوں سے نئے چھل پیدا ہوتے ہیں۔ غور کرنے والوں کے لیے یہی مثال انسان کے بچے جن کی ادھ بابت اور موت کی تصویر ہے ۵

برگ درختان سبز در نظر ہیشیار

ہر درختے دفتر بست معرفت کردگار

اگر مسلسل طریقہ جاری نہ رہتا تو صفحہ دنیا سے نباتات مفقود ہو جاتے اور چند مہینوں یا شاید چند برسوں میں زمین پر لگی درخت یا سبزی کا پتہ نہ رہتا اور ساری زمین ایک جھیل ہو کر میدان ہو جاتا اور حیوان اور انسان دونوں قحط سے مر جاتے۔ تخمینی قوت جو اس حسن خوبی سے بچوں میں پائی جاتی ہے۔ مچھلیوں۔ کیڑوں اور خشرات الارض اور پرندوں میں بھی موجود ہے۔ لیکن اس قسم دوم میں ادھ ہی کچھ نکات اور باتیں ہیں۔ اکثر نباتات میں تخم (Pod) پاؤں میں پڑتا ہے جو پودے کے بیرونی حصہ میں رہتا ہے اور جب بیج پک جانے میں تو (Pod) پاؤں پھٹ جاتا ہے اور اُس میں سے بیج نکل کر زمین پر

کچھ جاتے ہیں: بال کی صورت ہو تو اُس کا بھونہ ہوا سے اُڑ کر دور دور چلا جاتا ہے۔ نباتات سے بالاتر درجے کی مخلوقات پر جب غور کیا جاوے تو بیج مادہ کے پیٹ میں ہی رہ جاتا ہے جو اکثر حالتوں میں اندے کی شکل ہوتا ہے اور ان کے جنینی کھانے سے نشوونما پاتا ہے اور پھر وہ جسم سے باہر نکلتا ہے جہاں وہ مختلف طریقوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس سے بڑے ہوئے طبقہ حیوانات میں جب ہم پوچھتے ہیں جو تیر اور جو ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ اندا جو مادہ کے پیٹ میں بند ہے وہ نر کے جنینی کھانے سے جڑنا شروع ہوتا ہے۔ جڑیوں کے کھونٹے کی تلخ ایک جگہ ہے جسے ہم کہتے ہیں وہ مادہ کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ اس جگہ ایک مدت مقرر تک پردہ پوش پاتا ہے اور جب وہ پور ہو جاتے ہیں تو اس کی قدرت سے باہر نکل آتا ہے اور پلنے نکلتا ہے۔ جوں جوں مخلوقات کا درجہ بڑھتا جاتا ہے اُنہی زیادہ اُن کی شناخت کا اہتمام نیچر کرتی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حیوانات میں مادہ پیدایش مادہ کے جسم کے اندر محفوظ رکھا گیا ہے۔ ایک بات یہ بھی دل چسپی سے غالی نہیں کہ اندا بہ نسبت اعلیٰ درجے کے مخلوقات کے جرم (نطفہ) کے زیادہ بڑا ہوتا ہے حالانکہ نطفہ بعض اوقات ایسا باریک ہوتا ہے کہ بدن خوردبین کے نظر سے نہیں آتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اندے کے پھلنے کے اندر جو جرم بند رہتا ہے اس کے ساتھ کافی مقدار مادے کی اُس وقت تک کے مواد پرورش کے لئے بھی رہتی ہے جب تک کہ اندے میں سے بچہ نکلتا ہے۔ اُس کے بعد اُس کی پردہ پوشی باپ کے بھروسے یا خود چلنے سے ہونے لگتی ہے جب ہم مخلوقات کے نینوں مارا جی کی حالتوں پر غور کرنے سے



میدان جنگ میں کشتوں کے پشے کیوں کر لگتے قتل کیسے ہوتے۔ نالامی اور استعمار کیسے ہوتا۔ بے بس اور بے کس عورتوں سے زنا با مجیکوں کر کرتے۔ دنیا میں عورت ہی ایک ایسی مادہ ہے جو اپنی مرضی کے خلاف مرد کی دعو و رازی سے مضرب ہو جاتی ہے۔

اس باب میں جو تعداد ہم نے بیان کی ہے اُن سے خداوند تعالیٰ کا مہملی منشار جو قوتِ نبیہ سے فزونی سے ہے بخوبی سمجھ میں آگیا ہوگا اور نیز یہ کہ خداوند تعالیٰ نے اُن پر کتنا بڑا اجر دیا اور کتنا دیکھا جو اُن کو ایسی بیش بہا قوت اور وہ عمدہ صفات مرحمت کیں جو اپنی کسی اور مخلوق کو نہ دیں اور اسے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا اور ان صفاتِ الغمقات کا خصلت مرحمت فرمایا۔

### رباعی

آدم کو عیب خدا نے تہ جنش      ادنیٰ کے لیے مقامِ اعلیٰ بخش  
مصل و بند و قریب جو ان وایان      اس ایک کف خاک کو کیا بخش

اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی اخلاقی تصویر پر بنایا ہے اور اس کا منت یہ ہے کہ یہ پاک اور مقدس رہے۔ پاک اور مقدس بہت آسانی سے ممکن ہے بشرطیکہ ہم اپنے دل کو قابو میں رکھیں۔ بڑی چیزوں سے نفرت کریں بڑی محبتوں سے پیہیں اور وہ کام کریں جس سے خدا کی خوشنودی ہو اور وہ راہ چھین جو راہِ راست ہو تب خود بخود خدا ہم پر مدد کرے گا اور سب مشکلیں ہر لیے آسان ہو جائیں گی۔ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ

احسان و اسے اپنی ہر ایک پونجی کے ۱۱۔ وہ (لوگ ہیں جو اپنے رب سے) (بہت نواہر فرماتے)

خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِلْكَوْثَةِ قَالِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ بِغَزْزِ جَهَنَّمَ خَافِظُونَ  
 إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ  
 وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِنِهِمْ وَعَهْدِ غَيْرِ الْأَعْمُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ  
 الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرَّةَ دُونَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

مثلاً یہ جو کہ سیکڑوں غراؤں آدمی آسے دن کن ہوتے ہیں چلتے چلتے جاتے ہیں اور روز بروز گناہوں کی دلدل میں دھستے چلتے جاتے ہیں اور تباہ و برباد ہوتے ہیں یوں کہ وہ جہات کی تاریکی میں مبتلا ہیں۔ تاکہ لوگوں کو دہشت ہو

(یقیناً صبر کرنا) (جو جزی کرے اور وہ جو کئی باتوں کی طرف غور نہیں کرتے اور وہ جو کوا تو با کر تے اور وہ جو اپنی شہرت کا ہوس کی غفلت کرتے اور اپنی بیسیوں یا اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) سے کہ (ان میں) ان پر کچھ لازم نہیں لیکن جو اس کے علاوہ چلے گا ہوں تو وہی لوگ وہ (استیع) سے بہرہ مند ہوتے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس بٹوہ رکھتے اور وہ جو اپنی غزوں کے پائندہ ہیں جن لوگ (آدم کے اصل) وارث ہیں جو بہشت بریں کی میراث پائیں گے (اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے) رہیں گے۔

وہ اپنی حالت پر غور کریں۔ انجم کار کو سوچیں اُس کے دلوں میں پاکی کے خیالات پیدا ہوں اس لیے ہم نے انسان کی پیدائش اور اُس کے مختلف اشکال کو بیان کیا ہے۔

## آٹھواں باب

### مرد و عورت کے تعلقات

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا  
لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً۔ پھر ہم  
مثل شجر ہے الشَّجَابُ شَجَّةٌ مِنَ الْجُنُونِ جوان دیوانی انسان  
کے زندگی میں یہ زمانہ بڑے غلط کام کا ہے۔ لگا بچہ کچھ نہیں سوجھتا۔ عورتوں کی  
طرف میں میلان اور محاذ کشیٹ لے جاتا ہے اور بچہ بیچ کا خیال نہیں رہتا  
یہ تو دوجہی بات ہے کہ جوان شخص کہ عورت کی طرف نظر تانے لگتا ہو ناچا ہے  
اس لیے بہت مزور ہے کہ ہم عورت کی نیچ اور کیر کڑ (اجال چلیں) کی ماہیت کو

سے اور اُس کی اقدت کی نشانیوں میں۔ ایک یہی ہے کہ اُس نے تمہارے بچے  
تمہاری خبیر کہ میبیاں پیدائیں تاکہ کو ان کی طرف رغبت کرنے سے، اہت ش او تم  
(میلان لے لیں) میں پیارا اور مخلص پیدا کیا

بخوبی سمجھ لیں۔ ہزاروں آدمی اس دہم باطل میں مبتلا ہیں کہ ہم انسان کی خچ سے  
 بغیر ہی واقعت ہیں حال آنکہ ان کا ذریعہ مخلوقات خوب اخلاق نادون کے سوا ہے  
 اور چچ بھی نہیں ہے۔ "انوس میں جو ہر داور ہر دایمن کے حالات لکھے جاتے  
 ہیں غنہ وہ اخلاق کے عمدہ نمونہ: بابر کرداری کی زندہ تصویریں ہوں مگر میں سب  
 من کموت و اتعالت اعلیت کا دامن نام و نشان تک نہیں ہے۔ اصل اصل  
 ہی ہے اور نقل نقل۔ انسان کے صحیح حالات معلوم کرنے کے لیے خود انسان  
 ہی کی مثال موضوع ہے نہ کہ زبانی قصے کہانیاں۔ انسانی حالت کا چچا چچا اسی  
 کی فطرت پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ہر کو معلوم رہنا چاہیے کہ نہ سب  
 دیکھ سکتے ہیں نہ سب جانتے ہیں۔

نہ زن زن است و نہ مرد مرد

خدا بیخ گوشت کیسا نہ کرد

عورتوں میں بہت سی سہ جری حیوتوں اور نامکمل درجہ میں نیک عورتوں کی کلاس  
 میں ہی ایک نمونہ نہیں ہے جسے شک بعض ان میں سے بڑے چال چلن  
 کی بھی ہوتی ہیں ان کی دیانت اور پراسائی پر وجہ ہے لیکن خدا کا شکر ہے  
 کہ ایسی عورتوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اگر شریعہ ہی سے عورتوں کی  
 ایسی بھی تصویر ہمارے خیال میں بنائی جائے کہ

اگر نیک بودے سرانجام زن زن راز من نام بودے سہ زن

زن از پہلوے جب شد آئیدہ دیکھ کس از چپ راستی بگزد ندیدہ

عورتوں کی نسبت اگر ایسے ہی خیالات ہیں تو بہرہ مند ہی حافظہ ہے۔ کوئی وجہ مقول  
 نہیں ہے کہ ہم خواہ مخواہ عورتوں سے بگڑان ہوں ہم کو کھونا زردہ نسواں کو عربت  
 اور غفلت سے دیکھنا چاہیے۔ اُن کی وقعت اُن بات و احترام میں ہماری  
 بے سودی ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے اور سب ایک ہی لامنی ہے کہ کتنے  
 ہو تو پھر دنیا کی گاڑی میں چلی عورت با صبح بزرگ اور شہر میں جوں جوں پیدا  
 کی گئی ہے۔ یہ بات محض دلیل نہیں ہے آفتاب آمد دلیل آفتاب

یہ بھی سدا بات ہے کہ مردوں کے نسبت عورتیں نہایت پراسانیک دل۔  
 بہ دردمنہل ہوتی ہیں عورتیں عصمت و صفت میں مرد سے بدرجہ ہر دم چہرہ زورین  
 کہ بہت ہی جب اُن کا قدر اور است سے ڈرنا ہوتا ہے تو پھر اُن کے برابر نہ کر دیا  
 فاضل بھی کوئی اور نہیں ہوتا۔ یہی تو آپتے اور گئی تو شے باپ سے  
 فاضل ان کی حالت میں ان کا تغلیط و دھن ہیں جو لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کی  
 عصمت ایک ڈھکوسلا ہے اُن کو برا لینا کون سی بڑی بات ہے اسی  
 دیر میں اُن کو شیشے میں ڈال دیتے ہیں ان کی کسی بات کا ہم دوس  
 کیا ہے غاصب دوزن شمشیر و فدا۔ یہ +

ان کی فطرت میں دغا بازی ملتی ہے عید میں مٹ دینا ہے۔ یہ ذات مراد طلبہ دغا  
 طوطا چشم ہے ۔

زن دوست بود و دل زمانے

نہ جز توینفت پسبانے



چون دیر دیگرے نشینہ

شاید کہ ترا دگر نہ بیسند

تو ایسے بہت دھڑکے سے غدا چاہے جن لوگوں کی عورتوں کی نسبت  
ایسی بڑی راحت ہے تو یاد رکھو کہ وہ صرف اپنا مکس عورتوں میں دیکھتے ہیں  
اکلم علی نقیبہ وہ خود اہل درجے کے بدکار اور نابلا ہیں  
ایسے لوگوں کے پاس جھکنے کا شوق ہے۔ ایسے ہی لوگوں نے تریا جڑ پر مشورہ  
کر رکھے ہیں اور اپنے اعمال کی خرابیوں ذرا اگر بدن میں منہ ڈال کر دیکھیں  
کہ تم نے کون سی بات اٹھا رکھی ہے۔ دیکھو کہ آکھ کا تیل نہ کہ عیب نہ آہر  
کہ اگرچہ آکھ کا ٹینٹ نہیں سوچتا ہے

فَالْعَيْنُ تُنْظَرُ وَمَا عَلَيْهَا نَائِي وَذَلَّ  
وَلَا تَوْنِي نَفْسُهَا إِلَّا بِمِرْآةٍ

عورت ذات کا بھروسہ درپردہ ہے حضرت آدم جب دینا میں آئے اور اُن کا دل  
گھبرا تو اُن کی تہاں رفع کرنے اور دل بنگل کے لیے آنا خواہ پیدا کیا پس بھی  
عورت انسان کی خوشی کا سامان ہے اور بڑی عورت بلا سے بے درمان ہے

زن بنگ و زمان بردبار کد مرد درویش بلا دشا

زن بردبار مرد نکو ہم دریں عالم ست درخ نو

۱۵ آدمی اپنے نفس پر دوسروں کا تھس کر رہتا ہے

۱۶ آکھ اور نزدیک کی «نون حیرین دیکھو ہے لیکن اپنا حال بدق آئینہ کے نہیں  
دیکھ سکتی»

مسلمانوں کی نسبت **بِحکم** لکھایا گیا ہے کہ عورت کے حقوق مسلمانوں میں کچھ نہیں  
 ہیں اور عورتیں بہت عماری سے زندگی بسر کرتی ہیں۔ **تَبْتَخَاتُ نَارًا هَذَا**  
**بُخْتَانٌ عَظِيمٌ** خلافتِ قتال نے عورت مرد کے رہنے میں کوئی بہت بڑا  
 فرق نہیں رکھا ہے۔ جو وہ سو بہ جو یہ سو وہ۔ ان مرد کو اتنی بڑی عزت ہے کہ مرد و عورت  
 کا سر پست ہے تو یہ بالکل نفرت کے مطابق ہے اس لئے کہ مرد زیادہ مضبوط  
 زیادہ جفاکش اور جوی ہوتے ہیں موکالی کرتے عورتیں اسی کال سے سیٹھے  
 سے گھر میں ہیں۔ **الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ فَضْلَهُمْ**  
**عَلِ الْبَعْضِ وَبِمَا افْعَوْا مِنْ أَمْوَالِهِمْ** چنانچہ

جتنے قسم کے تعلقات آدمی کو اپنا سے منس کے ساتھ رکھتے ہیں سب سے  
 زیادہ قوی زناشوی کا تعلق ہے اول تو اتنا لدا اور گاڑا اور خلاط اور کسی تعلق میں نہیں  
**تَكُنْ لِيَا سِرَّ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِيَا سِرٌّ** ہٹ دو سرے کوئی تعلق اننا حسد اور دیر پا  
 بھی نہیں ہوتا تاہم سرے اس تعلق کی بنیاد ہے دوستی اور ایسی محبت پر جس کو مضمین

۱۵ عشاؤد کلاہ تو بڑا (بجاری) بتان ہے ۱۲

۱۶ مرد و عورتوں کے سر و سر ہیں (اس کے دو) سبب (ہیں ایک) کہ انہیں میں  
 اور نے بعض سے مردوں کو (بعض) یعنی عورتوں پر (دل کی مضبوطی سے ملانی لگائی ہیں)  
 بڑی دی ہے اور (دوسرا) سبب کہ مردوں نے (عورتوں پر) چنانچہ مال منسج  
 کیا ہے ۱۲

۱۷ وہ (یعنی بیسیں تمہارے سامنے رکھیں) ہیں مرد تم ان کیوں کی جگہ پر

کی اغراض اور حاجتیں آخر تک نازہ نہر سحر کرتی رہتی ہیں۔ سچ پوچھ تو مرد اور عورت  
 دونوں اپنی اپنی جگہ ناقص الخلقیت ہیں اور یہی ایک تعلق ہے جو دونوں طا کر  
 پورا ایک آدمی بناتا ہے۔ خداوند تعالیٰ کو دنیا میں بنی آدم کو آباد رکھنا منظور ہے لہذا  
 اس کے تعلق کے بدون نہ اکیلا مرد دنیا کو چلا سکتا ہے اور نہ اکیل عورت یعنی  
 خدا نے عورت کا امتیاز اسی غرض سے رکھا ہے کہ دونوں طا خدا کے اراد  
 کی تکمیل کریں۔ زن و شو ایک مرد کے دو ذکر سے ہیں جب دونوں کو ملاؤ تو  
 ایک مرد کامل ہوتا ہے ورنہ علیحدہ علیحدہ دونوں ناقص ہیں یا یوں کہو کہ ایک  
 خربت غمخیز ہے جس کے دو جڑ ہنگامہ شکر اور پانی ہیں دونوں مکمل مل کر  
 ایک ذات ہو جائیں تو شریعت بنے۔ بات اس رشتے میں دیکھی جاتی ہے کہ  
 اس کی وجہ سے مال و متاع، اولاد، رنج اور راحت آجود۔ ہر چیز اور ہر حالت میں  
 مرد اور عورت کی لازمی شریعت قائم ہو جاتی ہے جیسا یہ تعلق موزنی اور با وقعت  
 ہے۔ ویسا ہی خدا اور خدا کے رسول نے شروع سے آخر تک اس کے ہر سر  
 پہلو پر نظر کر کے اس سے قاعدے تعمیر دیئے ہیں صاف اور واضح کہ مرد اور عورت  
 دونوں مان پورے پورے کا رہندہ ہوں تو دنیا کی زندگی میں بہشت کا نرہ آجائے  
 مگر اہل تو خدا و رسول کا کتنا کوئی مستثنائیں اور جہنمنا ہے وہ ماننا نہیں نتیجہ یہ ہے  
 کہ جب مرد و عورت کے جہاں جاؤں گا۔ جس سے مستثنائیت۔ الغرض عورتوں سے  
 نہایت بری مروت اور خللا اری سے پیش آنے کا حکم ہے و عاشر ذوالحجۃ  
 بالمشروف۔ چنانچہ کہیں ارشاد ہوا ہے <sup>۵۵</sup> <sup>۵۶</sup> <sup>۵۷</sup> <sup>۵۸</sup> <sup>۵۹</sup> <sup>۶۰</sup> <sup>۶۱</sup> <sup>۶۲</sup> <sup>۶۳</sup> <sup>۶۴</sup> <sup>۶۵</sup> <sup>۶۶</sup> <sup>۶۷</sup> <sup>۶۸</sup> <sup>۶۹</sup> <sup>۷۰</sup> <sup>۷۱</sup> <sup>۷۲</sup> <sup>۷۳</sup> <sup>۷۴</sup> <sup>۷۵</sup> <sup>۷۶</sup> <sup>۷۷</sup> <sup>۷۸</sup> <sup>۷۹</sup> <sup>۸۰</sup> <sup>۸۱</sup> <sup>۸۲</sup> <sup>۸۳</sup> <sup>۸۴</sup> <sup>۸۵</sup> <sup>۸۶</sup> <sup>۸۷</sup> <sup>۸۸</sup> <sup>۸۹</sup> <sup>۹۰</sup> <sup>۹۱</sup> <sup>۹۲</sup> <sup>۹۳</sup> <sup>۹۴</sup> <sup>۹۵</sup> <sup>۹۶</sup> <sup>۹۷</sup> <sup>۹۸</sup> <sup>۹۹</sup> <sup>۱۰۰</sup> <sup>۱۰۱</sup> <sup>۱۰۲</sup> <sup>۱۰۳</sup> <sup>۱۰۴</sup> <sup>۱۰۵</sup> <sup>۱۰۶</sup> <sup>۱۰۷</sup> <sup>۱۰۸</sup> <sup>۱۰۹</sup> <sup>۱۱۰</sup> <sup>۱۱۱</sup> <sup>۱۱۲</sup> <sup>۱۱۳</sup> <sup>۱۱۴</sup> <sup>۱۱۵</sup> <sup>۱۱۶</sup> <sup>۱۱۷</sup> <sup>۱۱۸</sup> <sup>۱۱۹</sup> <sup>۱۲۰</sup> <sup>۱۲۱</sup> <sup>۱۲۲</sup> <sup>۱۲۳</sup> <sup>۱۲۴</sup> <sup>۱۲۵</sup> <sup>۱۲۶</sup> <sup>۱۲۷</sup> <sup>۱۲۸</sup> <sup>۱۲۹</sup> <sup>۱۳۰</sup> <sup>۱۳۱</sup> <sup>۱۳۲</sup> <sup>۱۳۳</sup> <sup>۱۳۴</sup> <sup>۱۳۵</sup> <sup>۱۳۶</sup> <sup>۱۳۷</sup> <sup>۱۳۸</sup> <sup>۱۳۹</sup> <sup>۱۴۰</sup> <sup>۱۴۱</sup> <sup>۱۴۲</sup> <sup>۱۴۳</sup> <sup>۱۴۴</sup> <sup>۱۴۵</sup> <sup>۱۴۶</sup> <sup>۱۴۷</sup> <sup>۱۴۸</sup> <sup>۱۴۹</sup> <sup>۱۵۰</sup> <sup>۱۵۱</sup> <sup>۱۵۲</sup> <sup>۱۵۳</sup> <sup>۱۵۴</sup> <sup>۱۵۵</sup> <sup>۱۵۶</sup> <sup>۱۵۷</sup> <sup>۱۵۸</sup> <sup>۱۵۹</sup> <sup>۱۶۰</sup> <sup>۱۶۱</sup> <sup>۱۶۲</sup> <sup>۱۶۳</sup> <sup>۱۶۴</sup> <sup>۱۶۵</sup> <sup>۱۶۶</sup> <sup>۱۶۷</sup> <sup>۱۶۸</sup> <sup>۱۶۹</sup> <sup>۱۷۰</sup> <sup>۱۷۱</sup> <sup>۱۷۲</sup> <sup>۱۷۳</sup> <sup>۱۷۴</sup> <sup>۱۷۵</sup> <sup>۱۷۶</sup> <sup>۱۷۷</sup> <sup>۱۷۸</sup> <sup>۱۷۹</sup> <sup>۱۸۰</sup> <sup>۱۸۱</sup> <sup>۱۸۲</sup> <sup>۱۸۳</sup> <sup>۱۸۴</sup> <sup>۱۸۵</sup> <sup>۱۸۶</sup> <sup>۱۸۷</sup> <sup>۱۸۸</sup> <sup>۱۸۹</sup> <sup>۱۹۰</sup> <sup>۱۹۱</sup> <sup>۱۹۲</sup> <sup>۱۹۳</sup> <sup>۱۹۴</sup> <sup>۱۹۵</sup> <sup>۱۹۶</sup> <sup>۱۹۷</sup> <sup>۱۹۸</sup> <sup>۱۹۹</sup> <sup>۲۰۰</sup> <sup>۲۰۱</sup> <sup>۲۰۲</sup> <sup>۲۰۳</sup> <sup>۲۰۴</sup> <sup>۲۰۵</sup> <sup>۲۰۶</sup> <sup>۲۰۷</sup> <sup>۲۰۸</sup> <sup>۲۰۹</sup> <sup>۲۱۰</sup> <sup>۲۱۱</sup> <sup>۲۱۲</sup> <sup>۲۱۳</sup> <sup>۲۱۴</sup> <sup>۲۱۵</sup> <sup>۲۱۶</sup> <sup>۲۱۷</sup> <sup>۲۱۸</sup> <sup>۲۱۹</sup> <sup>۲۲۰</sup> <sup>۲۲۱</sup> <sup>۲۲۲</sup> <sup>۲۲۳</sup> <sup>۲۲۴</sup> <sup>۲۲۵</sup> <sup>۲۲۶</sup> <sup>۲۲۷</sup> <sup>۲۲۸</sup> <sup>۲۲۹</sup> <sup>۲۳۰</sup> <sup>۲۳۱</sup> <sup>۲۳۲</sup> <sup>۲۳۳</sup> <sup>۲۳۴</sup> <sup>۲۳۵</sup> <sup>۲۳۶</sup> <sup>۲۳۷</sup> <sup>۲۳۸</sup> <sup>۲۳۹</sup> <sup>۲۴۰</sup> <sup>۲۴۱</sup> <sup>۲۴۲</sup> <sup>۲۴۳</sup> <sup>۲۴۴</sup> <sup>۲۴۵</sup> <sup>۲۴۶</sup> <sup>۲۴۷</sup> <sup>۲۴۸</sup> <sup>۲۴۹</sup> <sup>۲۵۰</sup> <sup>۲۵۱</sup> <sup>۲۵۲</sup> <sup>۲۵۳</sup> <sup>۲۵۴</sup> <sup>۲۵۵</sup> <sup>۲۵۶</sup> <sup>۲۵۷</sup> <sup>۲۵۸</sup> <sup>۲۵۹</sup> <sup>۲۶۰</sup> <sup>۲۶۱</sup> <sup>۲۶۲</sup> <sup>۲۶۳</sup> <sup>۲۶۴</sup> <sup>۲۶۵</sup> <sup>۲۶۶</sup> <sup>۲۶۷</sup> <sup>۲۶۸</sup> <sup>۲۶۹</sup> <sup>۲۷۰</sup> <sup>۲۷۱</sup> <sup>۲۷۲</sup> <sup>۲۷۳</sup> <sup>۲۷۴</sup> <sup>۲۷۵</sup> <sup>۲۷۶</sup> <sup>۲۷۷</sup> <sup>۲۷۸</sup> <sup>۲۷۹</sup> <sup>۲۸۰</sup> <sup>۲۸۱</sup> <sup>۲۸۲</sup> <sup>۲۸۳</sup> <sup>۲۸۴</sup> <sup>۲۸۵</sup> <sup>۲۸۶</sup> <sup>۲۸۷</sup> <sup>۲۸۸</sup> <sup>۲۸۹</sup> <sup>۲۹۰</sup> <sup>۲۹۱</sup> <sup>۲۹۲</sup> <sup>۲۹۳</sup> <sup>۲۹۴</sup> <sup>۲۹۵</sup> <sup>۲۹۶</sup> <sup>۲۹۷</sup> <sup>۲۹۸</sup> <sup>۲۹۹</sup> <sup>۳۰۰</sup> <sup>۳۰۱</sup> <sup>۳۰۲</sup> <sup>۳۰۳</sup> <sup>۳۰۴</sup> <sup>۳۰۵</sup> <sup>۳۰۶</sup> <sup>۳۰۷</sup> <sup>۳۰۸</sup> <sup>۳۰۹</sup> <sup>۳۱۰</sup> <sup>۳۱۱</sup> <sup>۳۱۲</sup> <sup>۳۱۳</sup> <sup>۳۱۴</sup> <sup>۳۱۵</sup> <sup>۳۱۶</sup> <sup>۳۱۷</sup> <sup>۳۱۸</sup> <sup>۳۱۹</sup> <sup>۳۲۰</sup> <sup>۳۲۱</sup> <sup>۳۲۲</sup> <sup>۳۲۳</sup> <sup>۳۲۴</sup> <sup>۳۲۵</sup> <sup>۳۲۶</sup> <sup>۳۲۷</sup> <sup>۳۲۸</sup> <sup>۳۲۹</sup> <sup>۳۳۰</sup> <sup>۳۳۱</sup> <sup>۳۳۲</sup> <sup>۳۳۳</sup> <sup>۳۳۴</sup> <sup>۳۳۵</sup> <sup>۳۳۶</sup> <sup>۳۳۷</sup> <sup>۳۳۸</sup> <sup>۳۳۹</sup> <sup>۳۴۰</sup> <sup>۳۴۱</sup> <sup>۳۴۲</sup> <sup>۳۴۳</sup> <sup>۳۴۴</sup> <sup>۳۴۵</sup> <sup>۳۴۶</sup> <sup>۳۴۷</sup> <sup>۳۴۸</sup> <sup>۳۴۹</sup> <sup>۳۵۰</sup> <sup>۳۵۱</sup> <sup>۳۵۲</sup> <sup>۳۵۳</sup> <sup>۳۵۴</sup> <sup>۳۵۵</sup> <sup>۳۵۶</sup> <sup>۳۵۷</sup> <sup>۳۵۸</sup> <sup>۳۵۹</sup> <sup>۳۶۰</sup> <sup>۳۶۱</sup> <sup>۳۶۲</sup> <sup>۳۶۳</sup> <sup>۳۶۴</sup> <sup>۳۶۵</sup> <sup>۳۶۶</sup> <sup>۳۶۷</sup> <sup>۳۶۸</sup> <sup>۳۶۹</sup> <sup>۳۷۰</sup> <sup>۳۷۱</sup> <sup>۳۷۲</sup> <sup>۳۷۳</sup> <sup>۳۷۴</sup> <sup>۳۷۵</sup> <sup>۳۷۶</sup> <sup>۳۷۷</sup> <sup>۳۷۸</sup> <sup>۳۷۹</sup> <sup>۳۸۰</sup> <sup>۳۸۱</sup> <sup>۳۸۲</sup> <sup>۳۸۳</sup> <sup>۳۸۴</sup> <sup>۳۸۵</sup> <sup>۳۸۶</sup> <sup>۳۸۷</sup> <sup>۳۸۸</sup> <sup>۳۸۹</sup> <sup>۳۹۰</sup> <sup>۳۹۱</sup> <sup>۳۹۲</sup> <sup>۳۹۳</sup> <sup>۳۹۴</sup> <sup>۳۹۵</sup> <sup>۳۹۶</sup> <sup>۳۹۷</sup> <sup>۳۹۸</sup> <sup>۳۹۹</sup> <sup>۴۰۰</sup> <sup>۴۰۱</sup> <sup>۴۰۲</sup> <sup>۴۰۳</sup> <sup>۴۰۴</sup> <sup>۴۰۵</sup> <sup>۴۰۶</sup> <sup>۴۰۷</sup> <sup>۴۰۸</sup> <sup>۴۰۹</sup> <sup>۴۱۰</sup> <sup>۴۱۱</sup> <sup>۴۱۲</sup> <sup>۴۱۳</sup> <sup>۴۱۴</sup> <sup>۴۱۵</sup> <sup>۴۱۶</sup> <sup>۴۱۷</sup> <sup>۴۱۸</sup> <sup>۴۱۹</sup> <sup>۴۲۰</sup> <sup>۴۲۱</sup> <sup>۴۲۲</sup> <sup>۴۲۳</sup> <sup>۴۲۴</sup> <sup>۴۲۵</sup> <sup>۴۲۶</sup> <sup>۴۲۷</sup> <sup>۴۲۸</sup> <sup>۴۲۹</sup> <sup>۴۳۰</sup> <sup>۴۳۱</sup> <sup>۴۳۲</sup> <sup>۴۳۳</sup> <sup>۴۳۴</sup> <sup>۴۳۵</sup> <sup>۴۳۶</sup> <sup>۴۳۷</sup> <sup>۴۳۸</sup> <sup>۴۳۹</sup> <sup>۴۴۰</sup> <sup>۴۴۱</sup> <sup>۴۴۲</sup> <sup>۴۴۳</sup> <sup>۴۴۴</sup> <sup>۴۴۵</sup> <sup>۴۴۶</sup> <sup>۴۴۷</sup> <sup>۴۴۸</sup> <sup>۴۴۹</sup> <sup>۴۵۰</sup> <sup>۴۵۱</sup> <sup>۴۵۲</sup> <sup>۴۵۳</sup> <sup>۴۵۴</sup> <sup>۴۵۵</sup> <sup>۴۵۶</sup> <sup>۴۵۷</sup> <sup>۴۵۸</sup> <sup>۴۵۹</sup> <sup>۴۶۰</sup> <sup>۴۶۱</sup> <sup>۴۶۲</sup> <sup>۴۶۳</sup> <sup>۴۶۴</sup> <sup>۴۶۵</sup> <sup>۴۶۶</sup> <sup>۴۶۷</sup> <sup>۴۶۸</sup> <sup>۴۶۹</sup> <sup>۴۷۰</sup> <sup>۴۷۱</sup> <sup>۴۷۲</sup> <sup>۴۷۳</sup> <sup>۴۷۴</sup> <sup>۴۷۵</sup> <sup>۴۷۶</sup> <sup>۴۷۷</sup> <sup>۴۷۸</sup> <sup>۴۷۹</sup> <sup>۴۸۰</sup> <sup>۴۸۱</sup> <sup>۴۸۲</sup> <sup>۴۸۳</sup> <sup>۴۸۴</sup> <sup>۴۸۵</sup> <sup>۴۸۶</sup> <sup>۴۸۷</sup> <sup>۴۸۸</sup> <sup>۴۸۹</sup> <sup>۴۹۰</sup> <sup>۴۹۱</sup> <sup>۴۹۲</sup> <sup>۴۹۳</sup> <sup>۴۹۴</sup> <sup>۴۹۵</sup> <sup>۴۹۶</sup> <sup>۴۹۷</sup> <sup>۴۹۸</sup> <sup>۴۹۹</sup> <sup>۵۰۰</sup> <sup>۵۰۱</sup> <sup>۵۰۲</sup> <sup>۵۰۳</sup> <sup>۵۰۴</sup> <sup>۵۰۵</sup> <sup>۵۰۶</sup> <sup>۵۰۷</sup> <sup>۵۰۸</sup> <sup>۵۰۹</sup> <sup>۵۱۰</sup> <sup>۵۱۱</sup> <sup>۵۱۲</sup> <sup>۵۱۳</sup> <sup>۵۱۴</sup> <sup>۵۱۵</sup> <sup>۵۱۶</sup> <sup>۵۱۷</sup> <sup>۵۱۸</sup> <sup>۵۱۹</sup> <sup>۵۲۰</sup> <sup>۵۲۱</sup> <sup>۵۲۲</sup> <sup>۵۲۳</sup> <sup>۵۲۴</sup> <sup>۵۲۵</sup> <sup>۵۲۶</sup> <sup>۵۲۷</sup> <sup>۵۲۸</sup> <sup>۵۲۹</sup> <sup>۵۳۰</sup> <sup>۵۳۱</sup> <sup>۵۳۲</sup> <sup>۵۳۳</sup> <sup>۵۳۴</sup> <sup>۵۳۵</sup> <sup>۵۳۶</sup> <sup>۵۳۷</sup> <sup>۵۳۸</sup> <sup>۵۳۹</sup> <sup>۵۴۰</sup> <sup>۵۴۱</sup> <sup>۵۴۲</sup> <sup>۵۴۳</sup> <sup>۵۴۴</sup> <sup>۵۴۵</sup> <sup>۵۴۶</sup> <sup>۵۴۷</sup> <sup>۵۴۸</sup> <sup>۵۴۹</sup> <sup>۵۵۰</sup> <sup>۵۵۱</sup> <sup>۵۵۲</sup> <sup>۵۵۳</sup> <sup>۵۵۴</sup> <sup>۵۵۵</sup> <sup>۵۵۶</sup> <sup>۵۵۷</sup> <sup>۵۵۸</sup> <sup>۵۵۹</sup> <sup>۵۶۰</sup> <sup>۵۶۱</sup> <sup>۵۶۲</sup> <sup>۵۶۳</sup> <sup>۵۶۴</sup> <sup>۵۶۵</sup> <sup>۵۶۶</sup> <sup>۵۶۷</sup> <sup>۵۶۸</sup> <sup>۵۶۹</sup> <sup>۵۷۰</sup> <sup>۵۷۱</sup> <sup>۵۷۲</sup> <sup>۵۷۳</sup> <sup>۵۷۴</sup> <sup>۵۷۵</sup> <sup>۵۷۶</sup> <sup>۵۷۷</sup> <sup>۵۷۸</sup> <sup>۵۷۹</sup> <sup>۵۸۰</sup> <sup>۵۸۱</sup> <sup>۵۸۲</sup> <sup>۵۸۳</sup> <sup>۵۸۴</sup> <sup>۵۸۵</sup> <sup>۵۸۶</sup> <sup>۵۸۷</sup> <sup>۵۸۸</sup> <sup>۵۸۹</sup> <sup>۵۹۰</sup> <sup>۵۹۱</sup> <sup>۵۹۲</sup> <sup>۵۹۳</sup> <sup>۵۹۴</sup> <sup>۵۹۵</sup> <sup>۵۹۶</sup> <sup>۵۹۷</sup> <sup>۵۹۸</sup> <sup>۵۹۹</sup> <sup>۶۰۰</sup> <sup>۶۰۱</sup> <sup>۶۰۲</sup> <sup>۶۰۳</sup> <sup>۶۰۴</sup> <sup>۶۰۵</sup> <sup>۶۰۶</sup> <sup>۶۰۷</sup> <sup>۶۰۸</sup> <sup>۶۰۹</sup> <sup>۶۱۰</sup> <sup>۶۱۱</sup> <sup>۶۱۲</sup> <sup>۶۱۳</sup> <sup>۶۱۴</sup> <sup>۶۱۵</sup> <sup>۶۱۶</sup> <sup>۶۱۷</sup> <sup>۶۱۸</sup> <sup>۶۱۹</sup> <sup>۶۲۰</sup> <sup>۶۲۱</sup> <sup>۶۲۲</sup> <sup>۶۲۳</sup> <sup>۶۲۴</sup> <sup>۶۲۵</sup> <sup>۶۲۶</sup> <sup>۶۲۷</sup> <sup>۶۲۸</sup> <sup>۶۲۹</sup> <sup>۶۳۰</sup> <sup>۶۳۱</sup> <sup>۶۳۲</sup> <sup>۶۳۳</sup> <sup>۶۳۴</sup> <sup>۶۳۵</sup> <sup>۶۳۶</sup> <sup>۶۳۷</sup> <sup>۶۳۸</sup> <sup>۶۳۹</sup> <sup>۶۴۰</sup> <sup>۶۴۱</sup> <sup>۶۴۲</sup> <sup>۶۴۳</sup> <sup>۶۴۴</sup> <sup>۶۴۵</sup> <sup>۶۴۶</sup> <sup>۶۴۷</sup> <sup>۶۴۸</sup> <sup>۶۴۹</sup> <sup>۶۵۰</sup> <sup>۶۵۱</sup> <sup>۶۵۲</sup> <sup>۶۵۳</sup> <sup>۶۵۴</sup> <sup>۶۵۵</sup> <sup>۶۵۶</sup> <sup>۶۵۷</sup> <sup>۶۵۸</sup> <sup>۶۵۹</sup> <sup>۶۶۰</sup> <sup>۶۶۱</sup> <sup>۶۶۲</sup> <sup>۶۶۳</sup> <sup>۶۶۴</sup> <sup>۶۶۵</sup> <sup>۶۶۶</sup> <sup>۶۶۷</sup> <sup>۶۶۸</sup> <sup>۶۶۹</sup> <sup>۶۷۰</sup> <sup>۶۷۱</sup> <sup>۶۷۲</sup> <sup>۶۷۳</sup> <sup>۶۷۴</sup> <sup>۶۷۵</sup> <sup>۶۷۶</sup> <sup>۶۷۷</sup> <sup>۶۷۸</sup> <sup>۶۷۹</sup> <sup>۶۸۰</sup> <sup>۶۸۱</sup> <sup>۶۸۲</sup> <sup>۶۸۳</sup> <sup>۶۸۴</sup> <sup>۶۸۵</sup> <sup>۶۸۶</sup> <sup>۶۸۷</sup> <sup>۶۸۸</sup> <sup>۶۸۹</sup> <sup>۶۹۰</sup> <sup>۶۹۱</sup> <sup>۶۹۲</sup> <sup>۶۹۳</sup> <sup>۶۹۴</sup> <sup>۶۹۵</sup> <sup>۶۹۶</sup> <sup>۶۹۷</sup> <sup>۶۹۸</sup> <sup>۶۹۹</sup> <sup>۷۰۰</sup> <sup>۷۰۱</sup> <sup>۷۰۲</sup> <sup>۷۰۳</sup> <sup>۷۰۴</sup> <sup>۷۰۵</sup> <sup>۷۰۶</sup> <sup>۷۰۷</sup> <sup>۷۰۸</sup> <sup>۷۰۹</sup> <sup>۷۱۰</sup> <sup>۷۱۱</sup> <sup>۷۱۲</sup> <sup>۷۱۳</sup> <sup>۷۱۴</sup> <sup>۷۱۵</sup> <sup>۷۱۶</sup> <sup>۷۱۷</sup> <sup>۷۱۸</sup> <sup>۷۱۹</sup> <sup>۷۲۰</sup> <sup>۷۲۱</sup> <sup>۷۲۲</sup> <sup>۷۲۳</sup> <sup>۷۲۴</sup> <sup>۷۲۵</sup> <sup>۷۲۶</sup> <sup>۷۲۷</sup> <sup>۷۲۸</sup> <sup>۷۲۹</sup> <sup>۷۳۰</sup> <sup>۷۳۱</sup> <sup>۷۳۲</sup> <sup>۷۳۳</sup> <sup>۷۳۴</sup> <sup>۷۳۵</sup> <sup>۷۳۶</sup> <sup>۷۳۷</sup> <sup>۷۳۸</sup> <sup>۷۳۹</sup> <sup>۷۴۰</sup> <sup>۷۴۱</sup> <sup>۷۴۲</sup> <sup>۷۴۳</sup> <sup>۷۴۴</sup> <sup>۷۴۵</sup> <sup>۷۴۶</sup> <sup>۷۴۷</sup> <sup>۷۴۸</sup> <sup>۷۴۹</sup> <sup>۷۵۰</sup> <sup>۷۵۱</sup> <sup>۷۵۲</sup> <sup>۷۵۳</sup> <sup>۷۵۴</sup> <sup>۷۵۵</sup> <sup>۷۵۶</sup> <sup>۷۵۷</sup> <sup>۷۵۸</sup> <sup>۷۵۹</sup> <sup>۷۶۰</sup> <sup>۷۶۱</sup> <sup>۷۶۲</sup> <sup>۷۶۳</sup> <sup>۷۶۴</sup> <sup>۷۶۵</sup> <sup>۷۶۶</sup> <sup>۷۶۷</sup> <sup>۷۶۸</sup> <sup>۷۶۹</sup> <sup>۷۷۰</sup> <sup>۷۷۱</sup> <sup>۷۷۲</sup> <sup>۷۷۳</sup> <sup>۷۷۴</sup> <sup>۷۷۵</sup> <sup>۷۷۶</sup> <sup>۷۷۷</sup> <sup>۷۷۸</sup> <sup>۷۷۹</sup> <sup>۷۸۰</sup> <sup>۷۸۱</sup> <sup>۷۸۲</sup> <sup>۷۸۳</sup> <sup>۷۸۴</sup> <sup>۷۸۵</sup> <sup>۷۸۶</sup> <sup>۷۸۷</sup> <sup>۷۸۸</sup> <sup>۷۸۹</sup> <sup>۷۹۰</sup> <sup>۷۹۱</sup> <sup>۷۹۲</sup> <sup>۷۹۳</sup> <sup>۷۹۴</sup> <sup>۷۹۵</sup> <sup>۷۹۶</sup> <sup>۷۹۷</sup> <sup>۷۹۸</sup> <sup>۷۹۹</sup> <sup>۸۰۰</sup> <sup>۸۰۱</sup> <sup>۸۰۲</sup> <sup>۸۰۳</sup> <sup>۸۰۴</sup> <sup>۸۰۵</sup> <sup>۸۰۶</sup> <sup>۸۰۷</sup> <sup>۸۰۸</sup> <sup>۸۰۹</sup> <sup>۸۱۰</sup> <sup>۸۱۱</sup> <sup>۸۱۲</sup> <sup>۸۱۳</sup> <sup>۸۱۴</sup> <sup>۸۱۵</sup> <sup>۸۱۶</sup> <sup>۸۱۷</sup> <sup>۸۱۸</sup> <sup>۸۱۹</sup> <sup>۸۲۰</sup> <sup>۸۲۱</sup> <sup>۸۲۲</sup> <sup>۸۲۳</sup> <sup>۸۲۴</sup> <sup>۸۲۵</sup> <sup>۸۲۶</sup> <sup>۸۲۷</sup> <sup>۸۲۸</sup> <sup>۸۲۹</sup> <sup>۸۳۰</sup> <sup>۸۳۱</sup> <sup>۸۳۲</sup> <sup>۸۳۳</sup> <sup>۸۳۴</sup> <sup>۸۳۵</sup> <sup>۸۳۶</sup> <sup>۸۳۷</sup> <sup>۸۳۸</sup> <sup>۸۳۹</sup> <sup>۸۴۰</sup> <sup>۸۴۱</sup> <sup>۸۴۲</sup> <sup>۸۴۳</sup> <sup>۸۴۴</sup> <sup>۸۴۵</sup> <sup>۸۴۶</sup> <sup>۸۴۷</sup> <sup>۸۴۸</sup> <sup>۸۴۹</sup> <sup>۸۵۰</sup> <sup>۸۵۱</sup> <sup>۸۵۲</sup> <sup>۸۵۳</sup> <sup>۸۵۴</sup> <sup>۸۵۵</sup> <sup>۸۵۶</sup> <sup>۸۵۷</sup> <sup>۸۵۸</sup> <sup>۸۵۹</sup> <sup>۸۶۰</sup> <sup>۸۶۱</sup> <sup>۸۶۲</sup> <sup>۸۶۳</sup> <sup>۸۶۴</sup> <sup>۸۶۵</sup> <sup>۸۶۶</sup> <sup>۸۶۷</sup> <sup>۸۶۸</sup> <sup>۸۶۹</sup> <sup>۸۷۰</sup> <sup>۸۷۱</sup> <sup>۸۷۲</sup> <sup>۸۷۳</sup> <sup>۸۷۴</sup> <sup>۸۷۵</sup> <sup>۸۷۶</sup> <sup>۸۷۷</sup> <sup>۸۷۸</sup> <sup>۸۷۹</sup> <sup>۸۸۰</sup> <sup>۸۸۱</sup> <sup>۸۸۲</sup> <sup>۸۸۳</sup> <sup>۸۸۴</sup> <sup>۸۸۵</sup> <sup>۸۸۶</sup> <sup>۸۸۷</sup> <sup>۸۸۸</sup> <sup>۸۸۹</sup> <sup>۸۹۰</sup> <sup>۸۹۱</sup> <sup>۸۹۲</sup> <sup>۸۹۳</sup> <sup>۸۹۴</sup> <sup>۸۹۵</sup> <sup>۸۹۶</sup> <sup>۸۹۷</sup> <sup>۸۹۸</sup> <sup>۸۹۹</sup> <sup>۹۰۰</sup> <sup>۹۰۱</sup> <sup>۹۰۲</sup> <sup>۹۰۳</sup> <sup>۹۰۴</sup> <sup>۹۰۵</sup> <sup>۹۰۶</sup> <sup>۹۰۷</sup> <sup>۹۰۸</sup> <sup>۹۰۹</sup> <sup>۹۱۰</sup> <sup>۹۱۱</sup> <sup>۹۱۲</sup> <sup>۹۱۳</sup> <sup>۹۱۴</sup> <sup>۹۱۵</sup> <sup>۹۱۶</sup> <sup>۹۱۷</sup> <sup>۹۱۸</sup> <sup>۹۱۹</sup> <sup>۹۲۰</sup> <sup>۹۲۱</sup> <sup>۹۲۲</sup> <sup>۹۲۳</sup> <sup>۹۲۴</sup> <sup>۹۲۵</sup> <sup>۹۲۶</sup> <sup>۹۲۷</sup> <sup>۹۲۸</sup> <sup>۹۲۹</sup> <sup>۹۳۰</sup> <sup>۹۳۱</sup> <sup>۹۳۲</sup> <sup>۹۳۳</sup> <sup>۹۳۴</sup> <sup>۹۳۵</sup> <sup>۹۳۶</sup> <sup>۹۳۷</sup> <sup>۹۳۸</sup> <sup>۹۳۹</sup> <sup>۹۴۰</sup> <sup>۹۴۱</sup> <sup>۹۴۲</sup> <sup>۹۴۳</sup> <sup>۹۴۴</sup> <sup>۹۴۵</sup> <sup>۹۴۶</sup> <sup>۹۴۷</sup> <sup>۹۴۸</sup> <sup>۹۴۹</sup> <sup>۹۵۰</sup> <sup>۹۵۱</sup> <sup>۹۵۲</sup> <sup>۹۵۳</sup> <sup>۹۵۴</sup> <sup>۹۵۵</sup> <sup>۹۵۶</sup> <sup>۹۵۷</sup> <sup>۹۵۸</sup> <sup>۹۵۹</sup> <sup>۹۶۰</sup> <sup>۹۶۱</sup> <sup>۹۶۲</sup> <sup>۹۶۳</sup> <sup>۹۶۴</sup> <sup>۹۶۵</sup> <sup>۹۶۶</sup> <sup>۹۶۷</sup> <sup>۹۶۸</sup> <sup>۹۶۹</sup> <sup>۹۷۰</sup> <sup>۹۷۱</sup> <sup>۹۷۲</sup> <sup>۹۷۳</sup> <sup>۹۷۴</sup> <sup>۹۷۵</sup> <sup>۹۷۶</sup> <sup>۹۷۷</sup> <sup>۹۷۸</sup> <sup>۹۷۹</sup> <sup>۹۸۰</sup> <sup>۹۸۱</sup> <sup>۹۸۲</sup> <sup>۹۸۳</sup> <sup>۹۸۴</sup> <sup>۹۸۵</sup> <sup>۹۸۶</sup> <sup>۹۸۷</sup> <sup>۹۸۸</sup> <sup>۹۸۹</sup> <sup>۹۹۰</sup> <sup>۹۹۱</sup> <sup>۹۹۲</sup> <sup>۹۹۳</sup> <sup>۹۹۴</sup> <sup>۹۹۵</sup> <sup>۹۹۶</sup> <sup>۹۹۷</sup> <sup>۹۹۸</sup> <sup>۹۹۹</sup> <sup>۱۰۰۰</sup>

۵۵۔ یہ ہیں کے لئے میں ایک سے دو ہو ۵۶  
 ۵۷۔ خدای تعالیٰ دگر خدای تعالیٰ ۵۸

اگر لوگ ان احکام پر عمل نہ کریں تو اسلام کا اس میں کیا قصور ہے۔ ایسے لوگ  
برنامہ کنندہ کو نادمے چند ہیں۔ جو مرنیک بخت ہیں وہ عورتوں کی قدر کرتے ہیں  
جو بخت ہیں ان کو اپنے ہی تن کی خیرین ان کو دوسروں کی کیا پڑی ۵

گفت پیغمبر کزن بر قاطاں  
چیمہ آید سخت بر صاحب دلاں

۵ مردوں کو عورتوں سے من حضرت عزور ہے۔ آیات کلام الہی اور احادیث سے  
مہذب کہ شوہروں کو اپنی بیویوں کی عقل کے موافق رہنا چاہیے وہ کبھی کہیں ان کے ساتھ  
مزاج اور میل بھی کریں تو بہتر ہے۔ حضرت محمد کا قول ہے کہ مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ بالکل  
ایسا رہنا چاہیے جیسے بیویوں کے ساتھ رہتا ہے کبھی نہتا ہے کبھی دروازہ بند کبھی کھانا ہے  
کبھی پانا ہے بزرگوں کا قول ہے کہ مرد کو چاہیے کہ گھر میں آئے تو خندہ رداۓ اور نہ ہر جا سے  
تو خاموش اور چپ چاپ۔ جو کچھ آئے بکھا جاے خوشی سے ملے اور جو نہ پائے اسے فرت  
نہ کرے مگر اس کے ساتھ ہی فضول اور فیصل اس قدر بڑھ جائے کہ عورت نہ رہ جائے۔

الغرض عورتوں میں جوں کہ ایک طرح کا منفعہ ہے اس لیے اس کا علاج عقل اور بردباری سے  
ہی سے ہو سکتا ہے غلامہ عقل یہ کہ شوہری رعب اور اب کو محبت کے ساتھ لے چن چاہیے  
عورتوں کے ساتھ مردوں کو خوش خوی سے رہنا چاہیے۔ اس میں اگر کہ انھیں پہنچا دیں جو اس میں  
کائنات کا بیخ سینہ لٹاؤں کی نشانی اور ہر حق شناسی کے حال پر مبر کریں۔ حضرت اہل بیت علیہم السلام  
ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کی بے خلقی پر مبر کرے گا اس کا اس قدر ثواب ملے گا جتنا حضرت ابراہیم کو  
ان کی صحبت پر ملے گا ۱۰ از الحق و انوار

دنیا میں تین قسم کے تھوڑے بہت خطرات ہیں جن کے لیے مناسب جگہ سوائے جیل سے  
 کے دوسری نہیں ہے: لوگ سہمیٹے اپنے چورس اور ڈاکوؤں سے بڑھ کر  
 خطرات ہیں۔ وہ شخص جو بنگ میں چوری کرتا ہے، نفع لگا کر رات میں چوری  
 چھپے کسی کے گھر میں گھس کر صفا باکر دیتا ہے وہ مجرم نہ در ہے مگر اس سے  
 بڑھ کر وہ نابکار اور اناجدار مجرم ہے جو بنگ بخت عورتوں کی مصمت بلکہ جانا  
 سنبھ جوادند اور جیری کی محبت میں نفع ڈالتا ہے اور سوائی میں آب بارے  
 بے دہان کی طن ایلے کیلے چکر نہ م سوائی کو ناپاک اور بخت کرنا ہے اور جا بجا  
 امراض خفیہ کا بیج بھونکتا ہے۔ ع چولا دست در سے کہ بخت بھانغ دار دم  
 پہلی قسم پر کرداروں کی وہ لوگ ہیں جو بنا کاری اور عیاشی کی زندگی بسر کرنے ہیں  
 جو بازاری عورتوں کے کوٹوں پر چڑھتے اڈوں اور چکلوں میں جا کر اپنی جیبی  
 سردی بسی فاش عورتوں سے منہ کالا کرتے ہیں ان لوگوں کی زندگی اڑ رہی ہے۔  
 چند دن مزے کرتے ہیں لیکن آخر کار ان کا انجام بھی وہی ہوتا ہے جو ایسے  
 لوگوں کا ہونا چاہیے۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو بڑے بڑے شہروں میں  
 رہتے ہیں چار پیسے پاس ہیں۔ بیاری کے ڈر سے وہ خضائی خوار تو اسلئے نہیں  
 پڑے پھرتے مگر کوئی کبھی گھر میں ڈال لیتے ہیں ۵

نشہ دولت کا برا طوار کو جس آن چرنا

سچو شیطان کے اک اور بھی شیطان چرنا

اتنا خند ہے کہ ابن کوتر سے گولی نہیں لگتی کچھ دنوں بیماری سے بچے رہتے تھے  
 لیکن ان کے لیے بدنامی اور ان کی تماش میں کا طشت ازبام ہو جانا کیا

کچھ کم کھنگ کا بیکہ سہک جہد مگر کل جائیں غمزدی تعمیری ہوتے رہے لوگوں کی انگلیاں  
 اُٹھنے لگیں کہ یہ نئے بگڑے ذوق بار ہے ہیں۔ جنھوں نے آپ دادا کا  
 تاک کاٹ ڈالا ہے۔ روپیہ کو ٹھیکری کر دیا مگر ہم تک ناشہ دیکھ رہے ہیں  
 جو بی بی چاری گھر میں بڑی سڑ رہی ہے ان کی جانوں کو دوائیں دے رہی ہے  
 اور یہ ابھیلا جھپلا اینٹھتے پڑے چر رہے ہیں۔ ذرت نہیں آتی۔ جلو بھریاں پر  
 دُوب رہے

سُن تو سہی ہے خلق میں تیرا افسانہ کیا

کتنی ہے تجھ کو خلقِ منہ افانہ کیا

جب تک گروہ میں پیسے ہیں سب کہتے ہیں آپ ایسے اور آپ ویسے۔

جب زخمی سب چٹ کر جاے گی میاں کو جھیک اٹھنے نہ لے گی دور

ارے چریں گے

سَرَانِیْتُ النَّاسَ قَدْ مَالُوا إِلَىٰ مَرْکٍ حِندًا وَمَالٌ

وَمَنْ لَا حِندًا وَمَالٌ فَكُنْهُ النَّاسُ قَدْ مَالُوا

تیسرا وہ گروہ ہے کہ بیماری کے دُور سے کھلے خزانے تاشِ بینی نہیں کر سکتے۔

بیسہ پاس نہیں کہ کسی طوابع کو رکھ میں یہ لوگ اس ناک میں لگے رہنے ہیں کہ کسی

نہ کسی کو گمان نہ کہ منت میں کام نکلے چوری چھپے کسی کتنی کے ذریعہ پیغامِ سلام

سہ دنیا کا ستور ہے کہ جس کے پاس نہ مال نہ نام ہے لوگ اُسی کی عزت جھک پڑنے ہیں۔

اور جس کے پاس کوڑی لکھ نہیں ہو اُسی کی عزت لوگ غصہ بھی نہیں کرنے ۱۲

کر کے ہزار تبتوں سے کسی کے گھر میں کھس جائیں۔ کسی کی بوجھٹی کو محل لائیں  
 ایسے لوگ جہاں بھالی ناچنے والے کیوں کو اپنے دام فریب میں پھانس لیتے ہیں اور  
 آگے چل کر بب بھارت چھوٹتا ہے تو چہ وہ بے چاری دین و دنیا میں نگو بن جاتی  
 ہے۔ حرمت رے میں رہتے ہیں۔ ہرے سوہم۔ ایسا شخص جو دور سحر کی  
 جو بیٹھیں پر بگڑ گاہی کرے قابل گردن زدن ہے غصہ اور اشتعال کی حالت  
 میں آدمی دیوانہ ہو جاتا ہے اور اُس سے نفل کے جیسا سنگین جرم سرزد ہو جاتا ہے  
 چھانسی دی جاتی ہے۔ مگر ایسا شخص (جو دیدہ و دانستہ کسی کی بوجھٹی کو پھنسا کر  
 بھٹاکر بڑا دے چڑا دے کر اور خدا جانے کیا کیا بھل دے کر اس  
 کی نصیحت کو چال کرتا ہے اور اُسے دین و دنیا سے کھودیتا ہے) تو بد رجا اولی  
 چھانسی پر چڑھانے اور اوپر کھینچنے کے لائق ہے۔ ایک اور مذموم طریقہ  
 کو شیٹ ٹپ کا ہے جس میں مرد اور عورت آزادانہ ملتے جلتے ہیں (خدا کا شکر  
 ہے کہ ہندوستان کی کوسٹائی اس سے محفوظ ہے ورنہ اس کی بدولت یورپ میں

۱۷ ہرے ملک کی وجہ ولایت میں شادی یا وہ کا دستور نہیں ہے۔ ہر ملک و ہر رے  
 میاں کی نکاح کے مثل دماں کو مٹ ٹپ ہے یعنی شادی سے پہلے ملگرتے سے منع باطنی  
 عور پر پل چل رہا ہے۔ کیونکہ پردہ کا دامن رواج نہیں ہے وہ لہذا اُن ایک دوسرے  
 کے مزاج و صفات سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ زمانہ بعض جگہ برسوں طول کھینچتا  
 ہے اگر بہت بچہ ہو کر گئی اور دونوں مدت سے دل ٹھک گیا تو شادی ہو جاتی ہے ورنہ  
 یہیں سے الفاظ ۱۲

آئے دن ہنگفتہ بھجکڑے پیش آتے رہتے ہیں) بعض وقت کورٹ خپ ہی کے  
 زمانے میں ایسی باتیں ہو جاتی ہیں جن کے زبان سے نکلنے میں ہی شرم آتی ہے  
 جس سے ہرکل ٹوٹ کر کھالے دونوں مطعون ہوتے ہیں بعض وقت ہندوستان  
 میں بھی ایسا ہر جہاں ہنگامی شال کیس اکاؤنڈ کا ہی ٹے گی کہ کوئی روک کر جاتی ہے  
 تو وہ تو دہوکے کے اُس کو اسی نالایق کے سر منہ دیتے ہیں جس کی یہ کرتوت ہو۔  
 دہلاول میں غور کر کے جس عورت کی بربادی کا ہر ہی باعث ہوے ہوں جسے  
 ہر ہی نے سادہ رات سے ڈھنگ لگایا ہو اُس کا دل ایسے نالایق شوہر سے کیوں کر  
 مل سکتا ہے۔ آگے چل کر تم اپنے بچوں سے کیوں کر اکٹھے ہیں تاکہ ماسکو گے جن  
 کی عصمت دہری تمہارے ہاتھوں ہوئی ہے۔ یاد رکھو کہ ایسے لوگ اپنے  
 پاؤں میں آپ لکھاڑی کرتے ہیں اپنی شرافت اور نام کو بڑھانے ہیں تم  
 جس طرح ایسی عورت سے گودہ تمہاری بیوی ہی بن گئی ہو پاکبازی کی اسید رو سکے  
 تمہاری ہی بددلت اپنی عورت و آبرو کو خاک میں ملا چکی ہو۔ بابا بیکو سادے  
 کی ناک کاٹی۔ ساری بربادی میں کتب بنے لو خدا کے گنہگار ہوے سو اگلے  
 صدی تک کہ ذرا اسی کی دیوانہ دوستی میں تم نے اپنے والدین اور خاندان  
 کے والدین پر کیا قیامت تو تمہاری کیا تمہارا منہ ہے کہ تم بھرکس کے  
 لئے آؤ اور کیا اُسکا منہ ہے کہ وہ چاہیں بیٹھے۔ استغفر اللہ تم اپنے دل  
 سے کہہ کر تمہاری ہی بیٹی کے ساتھ اگر کوئی یہ سلوک کرے تو کیا تمہارا دل  
 ٹکے گا کہ اُس کی کچی پونیاں چاہیں اُسے تنکا بونی کر کے چل کر اُس کو بیرو  
 پر چھوڑ دے۔ سو سال والے تمہاری کیا تمہارے گے جہاں تم ہی چہنی اندوخت



کا با مٹ ہوے ہو۔ تم یہ کہو گے کہ تل دروغ سے بچتی ہے ہم نے، مگر ہوت  
ذات غی تمہارے بڑا دے چڑا دے میں اگر چیل گئی لیکن آپ فرما گئے  
کہ آپ کی خدمت کے لیے چڑے دوے کہاں گئے۔ کیا کوئی شخص جس کی  
رگوں میں شہادت کا خون دوڑتا ہے یا ہوں کہو کہ جو انسانیت رکھتا ہے کبھی  
ایسی بڑا تک حرکت کا تمکب ہو سکتا ہے۔ آپ کو چاہیے تمہارے مغرت یوسف  
کی طرح بکار اٹھتے۔

سَأُودِنُهُ إِنِّي أَنَا مَخْلُوعٌ عَنْ نَفْسِهِ وَخَلَقْتُ الْإِنْسَانَ وَ  
قَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنُ مَنَاقِبًا إِنَّهُ  
لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ وَلَقَدْ هَمَمْتُ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن  
سَرَّابُهَا نَسَبَهُ لَكَلِّ لِنَفْسِ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ  
مِنْ عِبَادِنَا الْخَاصِينَ ۝ ۱۷ یوسف

۱۷ اور (یوسف) جس کے گھر میں یوسف تھے اُس نے اُس سے اپنا (ناجائز) مطلب حاصل  
کرنا چاہا اور روزے بند کر دیے اور کہا کہ لوگو! (یوسف) نے کہا مگر اللہ (تمہارا شوہر) سب سے  
آقا ہے اُس نے مجھ کو چھو لیا رکھا ہے (میں اُس کی امانت میں خیانت نہیں کر سکتا کیونکہ  
ایسے ایک حراموں کو کبھی فلاح نہیں ہو سکتی اور وہ (عورت) توجیف کے ساتھ ارادہ  
(یہ) کر رہی تھی اور یوسف کو اپنے پروردگار کی (حکمت کی) دلیل (کہ وہ میرا آقا ہے) اور  
اُس (حکمت) نے سوجھ بوجھ نہیں دی تھی اُس (عورت) کے ساتھ ارادہ (یہ) کر چکے ہوتے۔  
اسی طرح (ہم نے یوسف کو ثابت قدم رکھا) تاکہ ہم یہ گاری اور بے جا ل (کے کام) اُن سے

ایسی عورتوں سے کہوں وہ بھاگوں تمہاری زندگی کو برباد کرنے والی ہوں۔ جو  
تمہاری خوشی میں ہنس مٹے والی ہوں۔ ایک بگڑی ہوئی عورت سے شادی  
کرنے میں وہ دلی مسرت اور رضا کی برکت کب پہنچتی ہے جو ایک عصمت آلود  
عورت سے مناکحت کا لازمی نتیجہ ہے۔ زنان خانوں میں شرع سے جاؤ مگر ہمیشہ  
نکاح نجی رکھو۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا أَوْرَاجَهُمْ ذَلِكَ  
أَمْرٌ مِنْ لَدُنِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ ۝ نور

کبھی بڑے خیالات دل میں نہ لاؤ۔ جب کسی عورت سے ملو پاک دل اور اچھے  
نیت سے ملو۔ اپنی عیہ و نزدیک جو ان لڑکیوں سے جب موقع بات چیت  
کا ہمیشہ درو جیا کو پیش نظر رکھو کبھی بے تلافی کی باتیں نہ کرو نہ کوئی رکیک لفظ زبان  
سے نکالو جس لڑکی کے مزاج میں غیر معمولی چھل ہو زبان چینی کی طرح  
خز جلتی ہو۔ بے شرمی کی جھلک ہو اُس سے دُعا کیوں کہ مردار پر گدھ غرور کرتے  
ہیں۔ اگر تم بنگلہ ہو تو بارگھو کہ جس طرح یقینی امر ہے کہ خلونہ لغائی ہم کو ہر وقت  
دیکھتا ہے۔ یہ بھی یقینی ہے کہ تمہارے دل میں جو نوزبان ہے ہمیشہ تم کو  
ایسی نغمہ شس پرلاست کرنے لگا اور دنیا میں بھی تمہاری سیل کبھی منہ جے نہ پڑے  
گی ہمیشہ ہی سے عورتوں سے نفع باطلیچ پونا اچھا نہیں بڑھتے بڑھتے

۱۵۔ اے پیغمبر! مسلمانوں سے کہو کہ اپنی نظریں نجی رکھیں اور اپنی غمراہیوں کی حفاظت کریں اس  
اُن کی زیادہ مضامین ہے (لوگ) جو کچھ بھی لیکر گئے ہیں (اسکا دسب) خبر ہے ۱۱

بت کہیں کی کہیں پہنچتی ہے۔ محتاط وہی ہیں جو شروع ہی سے پاؤں پہنک  
 چھونک کر رکھیں کیوں کہ جو دور کر چلتا ہے ہزر گرتا ہے۔ ہنسی میں جھنسی ہو جاتی  
 ہے۔ وَمَا أُبْرِئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ  
 رَبِّي إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۵۹ یوسف



## نواں باب

شادی کا مقدس روضہ

فَاتَّخِذُوا مَا طَآءَبَ لَكُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ مِمَّا رَزَقَكُمْ

انسان کی زندگی میں سب سے محترم بال شان مرحلہ شادی کا ہے۔ شادی بچوں کا کھیل  
 نہیں ہے۔ گھوڑا اور جوڑا قسم سے ملتا ہے۔ اس میں دنیا اور دین دونوں کی بھلائی  
 ہے۔ جو شادی کے مخالف ہیں وہ صرف نسل انسان کے کھلے دشمن نہیں بلکہ

۱۵ اور (یوں) میں (بھی بندہ بشریوں) (اپنی نسبت نہیں کتنا کہیں) (فرشتوں کی طرح) پاک صاف  
 ہیں کیونکہ کہ نفس (انسانی تو آدمی کو بدی کے لیے) (ہمیشہ) (انجارتا ہی رہتا ہے) (گر یہ کہ میرا پروردگار)  
 ہی اپنا رحم کرے کچھ شک نہیں کہ میرا پروردگار دیکھنے والا مہربان ہے ۱۶  
 ۱۷ تو اپنی مرضی کے مطابق عورتوں سے نکاح کرلو ۱۸

میاں بیوی بال بچوں بہن بھائیوں غرض ہر گھر کے گھر بلکہ ساری قوم کے دشمن ہیں وہ انسان کو ایسی بے انتہا مسرت انگیز اور مصلح دین و دنیا برکت سے روکتے ہیں جس کی نظیر نہیں ہے۔ اَلْاِنْكَاحُ مِنْ سُنَّتِي مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي شادی صرف عورت اور مرد کے معاہدہ کا نام نہیں ہے نہ وہ ایسی چیز ہے کہ جب چاہا چھوڑ دیا بلکہ خدا کے حکم کی تعمیل ہے۔ شادی خدا کی بنائی ہوئی چیز نہ کہ انسان کی ایجاد۔ سب سے پہلی شادی حضرت آدم اور امانہ کی اللہ تعالیٰ نے خود کی ہے۔ شادی کی بنیاد ایسی مستحکم ہے کہ جب تک صفحہ دنیا پر نسل انسان باقی ہے یہ سلسلہ علی الدوام رہے گا۔ کوئی دنیاوی قانون اس کو منسوخ اور کالعدم نہیں کر سکتا۔ مسلمانوں میں طلاق کا قاعدہ ہے لیکن وہ ایسے سخت قیود سے

۱۔ نکل کریری سنت ہے جو میری سنت کا پلادہ مجھ میں سے نہیں ہے ۱۲  
۲۔ شریعت اسلامی میں طلاق ایک بہت ہی ناپسندیدہ بات ہے اگر مرد کو اس کا مطلقاً اختیار نہ دیا جائے تو بعض صورتوں میں بڑے بڑے فسادات کا احتمال ہے جیسا کہ دوسری قوموں میں دیکھا جاتا ہے کہ ان کے مذہب میں طلاق نہیں مگر یہ مجبوری ان کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اسلام نے طلاق حایز رکھی ہے مگر بڑے مضامین اور احتیاط کے ساتھ کہ حتی الامکان طلاق کی نوبت نہ آئے اور آئے تو وزن و مشورہ میں کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ اولاً حیض کے دنوں میں طلاق کا دینا منع ہے اس میں مصلحت یہ ہے کہ بہن و دونوں میں بی بی چار دن چار ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں عجب نہیں کہ یہ علیحدگی طلاق کی محرک ہو تو جس کو طلاق دینی ہو تو خود رہے کہ عورت نہاد ہو چکی ہو تب طلاق دے جس سے ظاہر ہو جاگا (بقیہ نوبت صفحہ ۱۸۰)

حکمرانیا ہے کہ زن و مرد کا قطع تعلق آسان بات نہیں اور حالت غصہ و غضب میں کبھی طلاق واقع نہیں ہوتی اور شیخ شریف میں طلاق کو سخت ناپسندیدہ فعل قرار دیا گیا ہے۔ غرض ایک دفعہ جہاں دابول پڑھا دیئے گئے بس زندگی بھر کا ساتھ ہو گیا۔ مرے دم تک پھر گلو خلاصی ناممکن ہے

### ع در گویم سنتِ پیغمبریت

ہر انسان کی زندگی میں عموماً تین دن بڑے اہم ہوتے ہیں ایک پیدائش کا دن دوسرا شادی کا اور تیسرا موت کا۔ پیدائش کا دن انسان کے دنیا میں آنے کا دن ہے لیکن شادی اور مرنے کے دو دن ایسے اہم ہیں جو انسان کی تقدیر کا فیصلہ کرتے ہیں جن سے بڑھ کر انسان کی زندگی میں کوئی تغیر تبدیل ممکن نہیں ہے۔ شادی سے مراد ولما دلس ہی کی خوشی نہیں ہوتی بلکہ سارا کنبہ اس خوشی میں شریک ہوتا ہے اور آئندہ آنے والی آل اوداد کی خوشی بھی اس کی سازگاری اور موافقت پر موقوف و منحصر ہے۔ شادی خدا کے حکم کی بجا آوری ہے کوئی لڑکا یا لڑکی اسے ہلکی چھلکی بات نہ سمجھے بلکہ اس مبارک مناسبت کے لیے خلوص دل اور خشوع و خضوع سے درگاہ رب العزت میں سر بسجود ہو کر دعا مانگے کہ اے میرے پاک پروردگار تو عالم الغیب سے تو سب کچھ جانتا ہے میرے

(بقیہ نوٹ منظر گذشتہ) کہ دائیہ طلاق قوی ہے۔ پھر طلاق کے بعد مدت، اس میں ایک تو نسب کی احتیاطی اور دوسرے مرد و عورت کو چھما موقع دیا گیا ہے کہ پھر ملاپ کریں اور مرد اپنی طلاق کو واپس لے جس کو اصطلاح شرع میں رجعت کہتے ہیں ۱۲ از الحقوق والفرقہ

حق میں ہنر ہو وہ کچھ تو میرے لیے ایسا جوڑ پیدا کر جو میرے لیے موجب خیر و برکت ہو جس میں میری دنیا اور دین دونوں کی فلاح ہو۔ یہ اور اسی قسم کی دعا میں صمیم قلب سے ایک دفعہ نہیں بار بار مانگنی چاہئیں۔ عین وقت پر نہیں بلکہ بہت سے پہلے سے تاکہ خداوند تعالیٰ تم کو چشم بصیرت دے اور اگر تمہارا انتخاب غلط ہو یا تمہارا دل ایسی طرف راغب ہو کہ جو جوڑا تمہارے لیے مفید نہیں ہے تو وہ تمہاری سمجھ کو راہ راست پر لائے اور اس بڑے کام میں تمہاری مدد کرے۔ جانے رہو کہ خدا کی طرف رجوع کرنے اور اُسی سے مانگنے میں دل کی تسکین اور تسلی ہے ہر لڑائی میں وہی کام آنے والا ہے اور دینے والا اگر ہے تو بس وہی ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ تَطْہِیْتُ الْقُلُوْبُ ۝۳۴

## مناجات

اے سب داناؤں سے دانا	سارے تواناؤں سے توانا
اے بالا تر ہر بالا تر سے	چاند سے سورج سے ابر سے
اے سمجھے بوجھے بن بوجھے	جانے پہچانے بن یو بوجھے
سب سے اونکھے سے نزالے	آنکھ سے اوچل دل کے اُجالے
اے اندھوں کے آنکھ کے تارے	اے ٹکڑے لوگوں کے سہارے
ناگجھاں کی کھیلنے والے	دکھ میں تسلی دینے والے

۱۵ سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دونوں کو تسلی پہا کرتی ہے ۱۲

جب او اب تجھ سے نہیں کوئی	تجھ سے ہیں سب تجھ سے نہیں کوئی
ہر دل میں ہے تیرا بسیرا	تو پاس اور گھر دور ہے تیرا
تو ہے ٹھکانا مسکینوں کا	تو ہے سہارا غمگینوں کا
تو ہے اکیلوں کا بھولا	تو ہے اندھیرے گھر کا اجالا
سوچ میں دل بھلانے والا	ہیبت میں یاد آنے والا
کھلا ہے سب پر درجعت کا	برس رہا ہے مینہ نعمت کا
عام ہے سب پر تیری رحمت	ہیں محروم مگر یہ قسمت
بے آسوں کی آس ہے تو ہی	جاگتے سوتے پاس ہے تو ہی
بے کس کا غمخوار ہے تو ہی	بڑی بنی کا یار ہے تو ہی
تو ہی ڈبوے تو ہی تراے	تو ہی یہ بیڑے پار لگھائے
تو ہی مرض دے تو ہی دوا دے	تو ہی دوا دارو میں شفا دے
تو ہی دلوں میں آگ لگائے	تو ہی دلوں کی لگی بجھائے
چمکارے چمکار کے ارے	مارے مار کے پھر چمکارے
تو جو چاہے وہ نہیں ملتا	بندے کا یاں بس نہیں ملتا
تو مارے اور خواہ نوازے	بڑے ہیں ہم تیرے دروازے
سہل اور مشکل تجھ کو ہے کیا	ہم کو ہے مشکل تجھ کو ہے آسان
رنج اور دکھ قبضے میں ہر ترے	چین اور کھ قبضے میں ہے تیرے
اے رحمت اور ہیبت والے	شفقت اور دواغت والے
اے اٹھ اور دھیان سے باہر	جان سے اور پہچان سے باہر

ایک کو تو نے شاد کیا ہے۔ ایک کے دل کو داغ دیا ہے  
 اس سے نہ تیرا پیار کچھ ایسا اس سے نہ تو بیزار کچھ ایسا  
 ہر دم تیری آن نئی ہے جب دیکھو تب نشان نئی ہے  
 اے اچھے اور بُرے کے بھید اے کھوٹے کے اور کھرے کے بھید  
 چھپی ڈھکی کے کھولنے والے پاپ اور پُپن کے جھاننے والے  
 دل میں لگن بس اپنی لگا دے سارے غم اپنے غم میں کھا دے  
 غیر کے رشتے توڑ دے سارے دل کے پھوپھوے پھوڑے سارے  
 تو ہی ہو دل میں تو ہی زبان پر مار کے جاؤں ملات جہاں پر  
 پاؤں تجھے اک ایک کو گنوا کر خاک میں جاؤں سب کو ملا کر

(حالی)

مسلمانوں میں تعدد و ازدواج کے سبب سے بڑی بے لطفی رہتی ہے اور بہت سے

۱۵ یورپ میں چوں کہ تعدد و ازدواج کا طریقہ نہیں اس واسطے لائقِ مہضت نے اس سے  
 بحث نہیں کی مگر ہندوستان میں تو لوگوں کی عقل لگی کا یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ چور و دن کا طویل بانٹ  
 لیتے ہیں ان کو اپنے تمام دسائش سے غرض ہے دوسرا کوئی جملے یا مرے امن کی بلا سے۔  
 اس طریقے کو کم کرنے کے لئے وہ مصائب موجود ہیں جو دھروں کے غلام کو آسے دن نہیں  
 آنے رہتے ہیں۔ دو بادشاہ در اقلیہ سے گنجد۔ یا ایک میان میں دو چریان ہر دو بچہ دار ہیں اور  
 تعلیم نے ان میں از کیا ہے وہ تو عزت و اس سے محترم ہیں گے اور بہتے ہیں لیکن ہر جس میں

(بقیہ نوٹ پر حق آئندہ)



کھرانے ناموافقیت زن و شوکی وجہ سے تیار ہو گئے اور پوتے چلے جاتے ہیں

(بقیہ نوٹ صوفیہ گزشتہ) پر بحث کرنی چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ مرد تو خیر دیوانے ہوئے ہیں جو دوسری شادی کا لپکا اُن کو چڑ گیا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ عورتوں کی طرف سے کیا ہو رہا ہے۔ شادی تو بلا دد کے نہیں ہوتی۔ مرد لاکھ چاہیں لیکن عورتیں اگر اُن کا ساتھ نہ دیں تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں تو بھدی لگے نہ پھٹکری کا جرموئی کی طرح لڑکیاں ہنسی ہان ہان باپ مرث پیسے پر گرتے ہیں اور کسی بات کو نہیں دیکھتے اور اپنی کواری لڑکیوں کو سوکھتے پردے کر زندہ دھڑکڑا دیتے ہیں۔ اس باپ کو کبھی خیال نہیں آتا کہ ہم اپنی لڑکی کو کسی جگہ جھونک رہے ہیں۔ ہم اس موئی ماہی پر کیا قسم توڑ رہے ہیں ہم تو جانیں غریب کو دسے بھوکے کودے کو دسے تو سو کن پند دے۔ جہان عمر بھر کا جلا پا ہی جلا پا ہے۔ اگر بڑے ملے تو ہلا سے جھاکھین مگر بیوی والے کو نہ دیں۔ ان باپ کی کیا اوندھی مت ہے کیا اتنی بھی کچھ نہیں کہ تمھاری بی بی بیٹی جیسی کسی کی لڑکی اُس کے نکاح میں موجود ہے۔ جس ارمان چو پنچلوں اور قول قرار سے آج وہ تمھاری بیٹی پر گمراہ ہے اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر پہلی بیوی پر تھا کہ جس میں آج ہزار کیرے ڈال رہا ہے اور چھاتی پر مونگ دلنے کو تیار ہے تم کو کیا بھروسہ ہے کہ تمھاری بیٹی پر تیسری نہ لا بھٹکے گا اور تیسری نہ بھی لاسے تو یہ دودھی سر پہ پٹول کو کیا کم ہیں۔ بہاری را سے میں ہر دو تواس دار سے میں لڑم ہوں لیکن عورتیں بھی شریک غالب ہیں۔ اگر بیٹی والے اپنی جگہ دھ کر لیں کہ ہم کبھی سوکن پر نہ دیں گے چاہے قدری ہو جائے تو بھر دیکھیں کہ مرد اس طرح میا کا نہ شادی پر بخلائی دھرتے سے کیسے کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہر حالت میں صورت استثناء موجود ہے بعض لوگ لادلی کے سبب بھی دوسری شادی کرتے ہیں لیکن

گو کلام مجید میں ایک چھوڑ چار عورتیں کرنے کی اجازت ہو مگر سچ پوچھیے تو وہ

دقیقہ نوٹ صفحہ گزشتہ) وہاں بھی کیا اعتبار ہو کہ تمہاری لڑکی صاحب اولاد ضرور ہوگی  
 ممکن ہو کہ یہ بھی بانجھ نکلے۔ ہم ایک جگہ دہلی میں نکاح میں گئے دولہا کو دیکھا تو سچ اُن کی  
 صورت پر کھیاں بھنک رہی تھیں۔ وایم المرض ہوتا تو اُن کے چہرے سے ظاہر تھا  
 شاید انہوں کا بھی کچھ شوق تھا کہ ہم مغرب کے دریاں ہی ادنگہ رہے تھے۔ غرض قاضی  
 صاحب آئے۔ برادری کے چند خاص خاص لوگ بھی جمع تھے۔ عام دعوے نہ تھے کہ  
 پہلی بیوی والوں کو خسر ہو جائے شاید وہ چڑھ و آئیں زیور کا جھاتی سامنے آیا دولہا نے  
 کن انکھیں سے نہیں ہاتھیں لے کر اچھی طرح اچھال اچھال کر دیکھا۔ اُن کی  
 باچھیں کھل گئیں۔ مین جب ہی تازہ کیا کہ ان کو بیوی سے زیادہ زیور کی طرح ہو۔ نکاح سے  
 پہلے فرار نامے کا کاغذ پیش ہوا جو پتے کاغذ پر لکھا ہوا تھا۔ ہمد سے بھی کسا گیا کہ اس پر  
 گواہی کر دیجئے میں نے پڑھا اے لکھا کہ مجھے تو سماعت ہی کیجئے مین ٹھیراجید رہا و مین  
 رہنے والا میں کماں گواہی میں گٹا گٹا پھروں گا۔ و مین والوں نے کمانیں نہیں  
 گٹھنے کی کیا بات ہو۔ بہر حال میں نے گواہی نہیں کی۔ اقرار نامے میں ہر سب اقرار  
 جیتے وہ تو تھے ہی ایک لڑکا اقرار یہ بھی تھا کہ مین بیوی کو گالیں نہ دوں گا نہ ماروں گا۔  
 ان باپ سے مٹنے کو منع نہ کروں گا۔ سب جان اسدو لہا کیا شریعت تھے جن کے یلئے  
 اس حفظ و اتمام کی ضرورت تھی۔ بھلا ایسی باتوں کا اقرار لکھنے سے ہونا ہی بدل سے  
 ہوتا ہو۔ اگر دل میں بھی ہو تو ایسی بات ہونے ہی کیوں لگی اور جودل میں بدی ہو تو ایک  
 نہیں لاکھ اقرار نامے لکھو اوکو کے گا وہ وہی جو اُس کی حالت ہو اور ہر سب عقل مند نہ

اجازت عدل کی سخت قید کی وجہ سے ہوئی نہ ہوئی برابر اور سمل متنع ضرور ہو۔

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) سچے دولہا کی عمر (۳۰) سال کی تھی اور لڑکی کی چودہ یا پندرہ۔ اور اخیر سے دوسری بیوی کر رہے تھے۔ مجھے تاب نہ رہی لڑکی کے باپ میرے دور کے عزیز تھے میں نے اُس کو الگ لے جا کر پوچھا کہ ابھی حضرت با آپ نے اس کا کیا دیکھا کچھ بخت دے بھی کر لی یا ناحیہ لڑکی بے چاری کو کوئیں میں دھکا دیتے ہو۔ اس کی بیوی موجود ہو پھر تم اپنی بیٹی کیوں دیتے ہو۔ کہنے لگے جی سوا سورا پیر کا نوکر کھا تا پتیا خوش حال ہو۔ پہلی بیوی تو اس کی بے شک ہی ملکہ ایک لڑکا بھی دو برس کا ہو (۱۷ اور طرہ ہوا) ع سمنہ ناز پلے اک اور تازیانہ ہوا لادلدی کا عذر لگ بھی رہا تھا (۱۸) مگر وہ عورت بد مزاج تھی اُس سے بنتی بنتی اسی لیے اُسے چھوڑ چھا لڑکے کر دیا ہے بلکہ اس کا زیور بھی سب چھین کر ہاری بیٹی کو چڑھا دیا ہو اور لکھا پڑھی تو ہم نے کراہی لی ہو کس رو بہ مینا بھی لکھا دیا ہو بس اور کیا چاہیے۔ اب میں ایسی اونڈھی سمجھ دالے باپ سے کیا کہتا اور وہ کون سا وقت تھا قاضی تو زانو پیرا نو بدل رہا تھا اپنے پیچھے کی تاک میں تھا۔ غرض نکاح ہو گیا۔ مبارک سلامت ہونے لگی۔ شہد دن نے آواز لگائی "الہی ساز گاری ہو۔ دولہا ست پوتا ہو" میں نے اپنے دل میں کہا کہ ایک پوت تو پہلے ہی موجود ہو جس کو ماں سمیت حضرت نے نکال باہر کیا تھا اور بھی ایسے ہی ہوں گے رہی ساز گاری اُس کی نفیر ملی بیوی موجود ہو۔ چور چوری سے گیا تو کیا ہوا پیری سے بھی جاے گا۔ عادت کیا کسی کی چھوٹی ہو۔ اب فرمائیے کہ جب اس مسیح والدین بیٹی کو کوئیں میں دھکا دے دیں تو پھر کیا شکا ناہر

(بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

جب خداوند تعالیٰ نے فرمادیا کہ فَاَنْلِكُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَتْنِ

(بقیہ نوٹ صفحہ گزشتہ) ایک طرفہ روداد پڑھیلہ۔ تنہا پیش قاضی روی راضی آئی۔  
ہم کو نہیں معلوم کہ اُس نیک بخت کا کیا چھلکا ہو۔ پہلے بیوی کو اُس نے دودھ کی کھی کی  
طرح محض بدمعاشی پر نکال باہر کیا یہ بھی دو ٹوکا کی کن ہو خدا جانے اس میں سچ کتنا اور  
جھوٹ کتنا ہو سارا زور اُس غریب کا چین لیا۔ دو برس کا بچہ اُس کی گود میں ادا ہوا۔  
اکیل ہوئی محنت مزدوری کرتی تو کڑی کرتی سیٹ پالتی اب اس چھیلے کو لے کر کمان جاے  
کس کے در در کی ٹھوکریں کھائے۔ ان حضرت کو جو اپنی بیٹی دس روپیہ ماہوار بدل  
بیچ رہے تھے کیسے اطمینان ہو اگر یہی ہڈا اگلے اس سے بدتر ان کی بیٹی کا نہ ہوگا لیکن  
نہیں وہ تو اقرار نامے پر پھولے نہیں ساتے تھے گویا چوہے کی ہاتھ ہڈی کی گرہ لگ گئی  
اور میں تھا کہ حل کر کیا ہو گیا۔ اقرار نامے کو تو یہ شمد لگا کر چاٹا کر اُس لڑکی بے چاری  
پر کیا گزرے گی جو ایسے کر شہر کے چلے بانڈی لگی ہو جس کے منہ کو پہلی بیوی کا خون  
لگ چکا ہو۔ خدا کو معلوم ہو۔ یہ جو دنیا کا حال نہ آگاد کیسے نہ سمجھا دیکھیں۔ بس ہاتھ پکڑاؤ  
سے کام۔ میری راے میں تو ایسی جگہ لڑکی کو ڈھکیلنے سے عمر بھر اُسے کو مارا بٹھا رکھنا  
بہت اچھا تھا کہ وہ سکے سے تو رہتی تھنڈے دل روٹی تو کھاتی۔ اب بھی چوگا رہی بیٹی  
خوڑے دنوں میں وہ ماں باپ کے گھر میں تو غمزد آہی جائے گی لیکن کب۔ بچہ ڈھکھ  
سہ کر چڑی سے چڑا لگ کر اور شاہی باد بھی کھا کر۔ پھر دس روپیہ مینا ہو اور عدالت کا  
درد اڑہ ہو ناش ٹوٹتی ہو مقدمہ بازی ہو لڑکی کی ڈولی کھری چڑھ رہی ہو۔ یاد اس پر ہاتھ دھرے  
رورہے ہیں اُسے لڑکی کی تقدیر! بیوی ہو کہ میاں کے لئے رہی ہو کہ میں تو پہلے ہی

وَتَلْكَ وَرْ لَیج اور پھر اس کے آگے یہ قید لگا دی کہ اگر تم سے صل نہ ہو سکے  
 اور ہرگز نہیں ہو سکتا تو ایک ہی بہت ہی تو اس کا مفہوم جو ہر ظاہر ہو محتاج توضیح  
 نہیں۔ یہ ہم نے مانا کہ مسلمان ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کے مجاز ہیں لیکن  
 جو از فرضیت کی حد کو تو نہیں پہنچتا۔ ہر شخص کو اپنی مصالحت اپنی ضرورت  
 اپنی حالت دیکھنی چاہیے اور حق المقدور بھلی چنگی جان کو اس جہال میں نہ جھسانا  
 چاہیے جو اہل میں نہیں سنا اور دُوم سے باندھے چھاج۔

رباعی

رنج فضل ست در جفاے اویب مرگ بمبار دود و اے طیب  
 از د و حاکم خراب ملک و جہاں از د و عورت خراب مرد و عریب  
 خاص خاص صورتیں مجبوری کی ایسی ہیں مثلاً لاولدی با اور کوئی ناگزیر سبب ہو تو  
 جس کا جی چاہے جیتی لکھی ننگے۔ تعداد از د و اوج کا رواج عرب میں کمتر سے

(بقیہ نوٹ صفحہ گزشتہ) جبینک ہی غی اور تحمین منع کیا ہوا اس پر سمجھا یا اگر مرغے کی  
 ایک ٹانگ تم نے میری ایک زخمی۔ دیکھتے بھالتے لوگ کو جھونک دیا۔ میاں و اما د سے  
 جلتے تو بیٹھے ہی تھے جوش آگیا گال گلوچ مار کٹائی کی شرط تو داد نے اترنا سے میں لکھی گراس  
 شرط کو سر سے نے اچھی طرح پورا کیا۔ نزلہ برضو ضعیف۔ داد کا عرصہ غریب بیوی پر نکالا  
 کھا رہا بس اچھا کدیا کے کان لینٹھے۔ یہ ہو حال ہماری سوسائٹی کا جو مفید پوش  
 لکھے پڑے اشرف کھلانے ہیں۔ افسوس صد افسوس ۱۲

تھا جس کی کوئی تعداد ہی نہ تھی اب چار پر اگر ٹھہری تو سمجھیے کہ بت کچھ روک تھام ہو گئی۔ یہ مضمون فی نفسہ ایسا پیچیدہ اور مبسوط ہے کہ اس کتاب میں اس اجمال کی تفصیل ناممکن ہے جس کو ضرورت ہو جناب شمس العلماء ڈاکٹر مولوی حافظ نذیر احمد صاحب بالقاب کی کتاب الاجواب محضات دیکھ لے جس کا موٹیو شعر ہے

ہم معتقد دعویٰ باطل نہیں ہوتے  
سینے میں کسی شخص کے دو دل نہیں ہوتے

اس کتاب میں دو بیسیوں کا دکھڑا اس خوبی سے لکھا گیا ہے کہ بدن پر دو نگلے کھڑے ہو جاتے ہیں اور شرعی اجازت کے مستحق جو مباحثہ عارف اور مبتلا میں بطور مکالمہ ہوا ہر وہ اس قابل ہے کہ ہم بیان بجنسہ نقل کر دیتے ہیں۔ عارف: "کیون صاحب تم نے کیا سوچا غور کیا؟ مبتلا: جی ہاں دوسرے نکاح کی ٹھیرائی ہو۔ عارف (چونک) کراؤں دوسرا نکاح! ایچ کہو۔ مبتلا کیا کروں میں بھی آدمی ہوں میرے سینے میں بھی دل اور دل میں خواہش ہے مجھ کو بھی موافق سے راحت ناموافق سے ایذا پہنچتی ہے میری زندگی کا زمانہ بھی محدود ہے اور جوانی کا تو محدود نہیں بلکہ مختصر۔ میں بھی اتنی بات سوچتا ہوں کہ دنیا سے ایک بار جا کبھی آنا نہیں ان تمام باتوں پر میں نے نظر کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آخر مجھ کو آسائش ملے۔ عارف: بے شک آسائش جابز کو کون منع کر سکتا ہے۔ اور تم پر کیا موقوف ہے تمام آدمی کو شش کرتے ہیں اور سب کی کوششوں کا دینی ہو یا دنیاوی ماحصل ہے آسائش مگر غور طلب یہ بات ہے کہ جس کو تم نے آسائش سمجھا ہے وہ حقیقت میں بھی آسائش ہی نہیں۔

مبتلا۔ آپ اطمینان رکھیے میں نے شرع ہی کے مطابق اپنی آسائش کی تجویز کی ہے کیا میں نے نہیں کہا کہ دوسرے نکاح کی ٹھیرائی ہو اگر بے نکاح کی عورت کو گھر میں ڈال لینے یا پانچویں نکاح پڑھالینے کا نام لیتا تب ہی آپ نے کان کھڑے کیئے ہوتے۔ عارف۔ جواز تعدد نکاح کی نسبت تم نے جس طرح پر اپنا اطمینان کر لیا ہو ذرا مجھ کو بھی سناؤ۔ مبتلا۔ میں تو آپ کے ادنیٰ شاگردوں کی برابری ہی نہیں کر سکتا میرا کیا مقدور ہو کہ آپ کو سمجھاؤں مگر تعدد نکاح کی سند تو قرآن کی دہی ایک مشہور آیت ہو **وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَمِينِ فَافْلَحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَنِّي وَثَلَاثٌ وَرُبْعٌ** عارف۔ لیکن اسی کے آگے ذاتے ہیں۔ **وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةٌ** (یعنی اگر تم کو یہ خوف ہو کہ متعدد بیبیوں میں برابری نہ کر سکو گے تو ایک ہی بیبی کر دو۔ اور اسی سورۃ اور اسی بارے میں اور آگے چل کر **وَكُنْ تَسْتَظِنُونَهَا أَنْ تَكُونَ لَهَا بَيِّنَاتٍ الْبَيِّنَاتِ وَالْوَحْدَانِ** **فَكَذَرْتُمْ بِهَا** **فَتَدْرُسُوهَا كَالْمُحَلَّقَةِ** (یعنی تم تنہا چاہو کہ تم سے یہ ہو ہی نہ سکے گا کہ عورتوں میں برابری کر سکو بس سادے کے سادے بھی ایک طرف کومت جھک جاؤ کہ اُس بے چاری کو ادھر مین لگتا ہوا چھوڑ دو۔

اب ان دونوں باتوں کو ملا دو کہ برابری نہ کر سکو تو ایک کر دو اور تمہارے کیئے

۱۵ اگر تم کو یہ ڈر ہو کہ تم بیبیوں کے جن میں انصاف نہ کر سکیں گے تو عورتوں میں سے دو دو

اور تین تین اور چار چار جتنی تمہاری خوش ہونکاح کر لو ۱۲

برابری ہو ہی نہ سکے گی۔ ایک شخص نے حال میں حرمیت تعدد نکاح پر ایک کتاب لکھی جو اُس کے نزدیک ان دونوں آیتوں کے ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بس ایک بلی کر دو۔ مثلاً۔ ایسی ہی ایسی تفسیریں کر کے تو لوگوں کے دین میں رخنہ ڈالے ہیں۔ پیغمبر صاحب اور اُن کے صحابہ اور تابعین اور تمام بزرگانِ دین سب متعدد بیبیاں کرتے چلے آئے ہیں اُن کو بھی یہ یہ دونوں آیتیں معلوم تھیں اور قرآن کو بھی سب سے بہتر سمجھتے تھے اور اُن کا تہمتیں بھی بہت زیادہ تھا مگر کسی نے تعدد نکاح کی ممانعت کا نتیجہ نہیں نکالا اور وَكَانَ تَسْتَضِيْعُوْا الْاَخْرَ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس برابری کی نسبت ارشاد ہوا کہ تم سے ہو ہی نہیں سکے گی وہ پوری پوری برابری یعنی عدل حقیقی کیوں کہ مطلق عدل سے قاعدے کے مطابق خود کمال مراد لینی ہوگی اور وہ نہیں ہو مگر عدل حقیقی اور اسی لیے فرمایا ہو کہ تم سے عدل حقیقی تو ہو نہیں سکے گا تو ایسا غضب بھی مت کر دو کہ ایک ہی طرف کے ہو ہو اور دوسری کو لٹکا رکھو کہ بے چاری بیچ میں بڑی جھوٹا کرے اس سے معلوم ہو کہ عدل حقیقی کے علاوہ کہ وہ اعلیٰ درجے کا عدل ہو اور انسان سے اُس کا ہو ناممکن نہیں ایک ادنیٰ درجے کا عدل مجازی بھی ہو کہ انسان صرت ایک ہی کا نہ ہو رہے بلکہ دوسری کی بھی خبر گیری کرتا رہے۔ چچا بادا کے رہتے میرے دل میں اس بات کا کھٹکا تھا کہ ایک نہ ایک دن وہ مزدور مجھ کو ڈکیں گے تو میں نے مولوی محمد رفیع سے اس مسئلے کی خوب تحقیق کی تھی۔ میری سمجھ میں تو یوں آتا ہے کہ پہلی آیت فَإِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَاٰخِذُوْا



عدل مجازی مراد ہو کہ اگر تم کو اس بات کا ڈر ہو کہ تم اپنی درجے کا عدل بھی نہ کر سکو گے  
 اور بالکل ایک ہی کے ہو رہو گے تو ایسی صورت میں تم کو ایک ہی بی بی  
 کرنی چاہیے اور اگر تعدد نکاح میں عدل حقیقی مستلزم ہو تو فی الواقع جیسا آپ  
 کہتے ہیں ممانعت ہوئی تعلیق بالمال اور اگرچہ اس آیت میں بھی مطلق عدل ہم  
 اور جاسے کہ یہاں بھی عدل حقیقی مراد ہو گردوسری آیت بالعدولک کشف تطیعوا  
 قرینہ صراف موجود ہو اور اگر خدا کو تعدد نکاح کی ممانعت ہوتی تو تعلیق بالمال  
 کا پیرایہ اختیار کرنا کیا ضرورتاً صاف کہ دینا تھا کہ عدل حقیقی متعدد رہتا  
 نہیں۔ اگر وَاِنْ خِفْتُمْ لَآ تَقْوُوا سَعَةً مِّنْ عَدْلٍ لَّکُمْ فَاَوْفُوا بِعَهْدِکُمْ بِالْمَالِ  
 تو معاذ اللہ اس آیت کی ایسی شال ہوگی کہ پوچھیں ناک کہاں ہو اور جو اب میں  
 بایں کان سے شروع کر کے گڑی کی طرف سے داہنی جانب ہاتھ لاکر بنایا جا  
 کہ یہ ہو۔ مارت۔ اس میں شک نہیں کہ مولوی محمد نعیم نے اس مسئلے کی اچھی  
 تحقیقات کی اور تم نے جو کچھ سمجھا میرے نزدیک نہایت درست سمجھا اگر پیغمبر  
 صاحبؐ جو تم نے استشاد کیا اس کو میں نہیں مانتا یہ دونوں آیتیں عام  
 مسلمانوں کے واسطے ہیں پیغمبر صاحب کے نکاح ان میں داخل نہیں پیغمبر  
 صاحب کے لئے سورہ احزاب میں ایک پورا رکوع موجود ہے۔

یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَکَ مَا نَزَّ وَجَلَّ مِنَ الدَّوْنِ اَنْ تَنْتَ اِلٰی خَوْرٰتِکَ  
 پیغمبر صاحب کے لئے چار بیویوں کی قید نہ تھی اور اگرچہ آن حضرتؐ ازدواج

۱۵ پیغمبرؐ نے تم پر حلال کر دین یہ تری وہ بیبیان جن کے تم ہر سے بچے ہو ۱۲

طاہرات میں اپنی طرف سے عدل فرماتے تھے مگر خدا نے اُن پر اس کو بھی لازم نہیں کیا تھا جانچو اسی رکوع میں یہ آیت ہو تو مَحْجُوزٌ مَشَاءٌ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُؤْتِي الْكِبَالَ مَشَاءٌ مِّنْ اَبْتِغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتُ فَلَا جُنَاحَ

عَلَيْكَ — یعنی اپنی بیبیوں میں سے جس کو چاہو اپنے سے جدا کرو اپنے

پاس جگہ دو اور میں کو چاہو جھاکر پھر بلاؤ تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔

اسی طرح پیغمبر صاحب کو بلا کر بھی نکاح کر لینا جائز تھا اور یہ باتیں خصائص دنیائی میں سے ہیں۔ اور کیا مصالحتیں پیغمبر صاحب کے اُن ذاتی معاملات میں مفسر تھیں اس کی تفصیل جو جس کے بیان کرنے کو بڑی فرصت چاہیے اسی طرح صحابیہ وغیرہ سے بھی استمشاد کرنے کو میں درست نہیں سمجھتا۔ مثلاً۔ ازبراء خدا کیوں جلدی سے فرما بھی چکو کہ تعدد نکاح کے موید ہو یا مخالف۔ عارف سخت مخالف۔ مثلاً۔ مذہباً یا عقلاً۔ یہ تو تم نے عجیب لغو بات پوچھی اس سے تو معلوم ہوتا ہو کہ مذہب اور عقل دو چیزیں ہیں اور ممکن ہو کہ دونوں کی دو راہیں ہوں حال آنکہ میرا عقیدہ تو یہ ہو کہ مذہب مخالف عقل باطل عقل مخالف مذہب گمراہ۔ مثلاً۔ جس چیز کے جواز کے لیے نفس قرآنی موجود ہو اُس سے آپ کو مخالفت کرنے کا سبب؟ عارف۔ بات یہ ہو کہ شارع نے مردوں اور عورتوں کی معاشرت کے قاعدے ٹھیکہ دیئے ہیں نکاح اور ہجر اور نفقہ اور طلاق اور خلع اور لعان اور طہار اور رجعت اور رضاع وغیرہ جتنے معاملات میں سب کے واسطے احکام ہیں۔ اگر اُن احکام کی پوری پوری تعمیل ہو تو کس قوم اور کسی مذہب کے زن و شوہر میں اس سے بہتر معاشرت ہو نہیں سکتی مگر

خوابی کیا اگر پڑی ہو کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے رسم اور مذہب دو چیزوں کو ملا کر اپنے طرز معاشرت کو ادھاتیر آدھا بیڑ بنالیا ہو۔ مثلاً پردے سے چلو بلاشبہ اسلام کا حکم ہو کہ بیبیاں پردہ کریں اور اس میں بھی شک نہیں کہ ایک پردے سے ہزار مفسدوں کا السداد ہوتا ہو مگر جس سختی کے ساتھ ہم لوگوں نے پردے کو لازم کر لیا ہو اگر اٹا ہی شرع سے متجاوز پردہ نہیں ہو مگر قید اور قید جس قدر سخت اُسی قدر ایذا دہ۔ نکاح ایک ایسا معاہدہ ہو کہ مرد اور عورت دونوں کی زندگانی کی کامیابی اور ناکامی بخت اور تکلیف خوشی اور ناخوشی اُسی پر موقوف ہو۔ معاہدہ تو ایسا مہتمم بالشان اور معاہدہ کرنے والے جن کو اس کا بنا کرنا ہو اور جن پر اُس معاہدے کا اثر مرتب ہوگا اُس سے بے تعلق کیونکہ اکثر تو معاہدہ نکاح ایسی چھوٹی عمر میں ہو جاتا ہو کہ فریقین میں سے کسی کو بھی اُس کے نتائج کے سمجھنے کی اہلیت نہیں ہوتی اور اگر شاذ و نادر ہوتی بھی ہو تو اظہار اسے کر کے بے شرم اور بے حیا اور بے غیرت اور مُسنہ بولا کون کہلاے۔ پس معاہدہ نکاح تو کرتے ہیں مثلاً زید اور ہندہ اور ایجاب و قبول کرتے ہیں اُن کے دلی۔ کھلم کھلا پوری آزادی تو نکاح کے معاملے میں مرد و عورت کسی کو بھی نہیں۔ رہ گئے دے دے اشارے کئے وہ بھی مردوں کے لیے بدنامی ہو اور عورتوں کے لیے نفیضت اور رسوائی۔ سب سے بڑا ظلم جو ہم نے اپنی عورتوں پر کر رکھا ہو یہ ہو کہ وہ دوسرا نکاح نہیں کرنے دیتے۔ ہزار بار اس کی بنیاں ہیں کہ انہوں نے شوہر کا منہ تک نہیں دیکھا اور نصیبوں پر ایسے پتھر پڑے کہ رات نہ ہو گئیں ہندوؤں کی طرح حتیٰ ہو کر

ایک بار کاجل مرزا ساری عمر کے چلا پلے سے ہزار درجے بہتر تھا مگر حرام موت سستی کیوں کر ہوں۔ دنیا میں ناک کھٹی ہو دوسرا نکال کس طرح کریں۔ غرض جیتی ہین تو لطف حیاہ نہیں اور مرقی ہین تو اپنے اختیار کی بات نہیں تو اس کا مطلب کیا نکلا کہ شارع نے جو حقوق عورتوں کو دیئے تھے وہ تو پورے پورے ہم نے اُن کو لینے نہ دیئے اور اپنے حقوق سے رتی بھر چھوڑنا نہیں چاہتے توجہ نسبت مرد اور عورت میں شارع کو کھنی منظور تھی کیونکہ باقی رہ سکتی ہو اور وہ نسبت کیا تھی اس کے لیے میں تمہارے آگے قرآن کی دو آیتیں پڑھتا ہوں سورہ بقرہ میں ہر وَلِلرِّجَالِ عَلَىٰ نِسَائِهِمْ دَرَجَةٌ ۖ یعنی جیسے عورتوں کی ذمہ داریاں ہیں ویسی راست معاملے کے ساتھ اُن کے حقوق بھی ہیں اور مردوں کو عورتوں پر برتری ہو۔

پھر سورہ نسا میں ہر۔ وَعَايِشُهُنَّ بِالْمَعْرِفَةِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُنَّ هُوَ أَشَدُّ سُبْحَانُ اللَّهِ ۖ فَبِئْسَ خَيْرًا لِّكَثِيرٍ ۙ

عورتوں سے راست معاملے کے ساتھ بڑاؤ کر دے پس اگر تم کو بھل نہ لگیں تو عجب نہیں تم کو ایک چیز بھل نہ لگے اور خدا اُس پر بہت سی برتری کر دے۔

اب فرمائیے کہ تعدد نکاح جائز ہو یا ناجائز۔ مبتلا۔ میں تو مذہب کا کوئی بڑا محقق نہیں مگر اسی طرح جو رو دین اگر زبردستی ہمارے گلے ٹھہری جائیں گی توجہات آپ نے بیوہ عورتوں کی میان کی اُس سے بدتمہاری ہوگی۔ بیوہ عورت کو خیر صبر کرنے کے لیے ایک بات بھی ہو کہ شوہر نہیں ہو نہ سہی یہ کیا مصیبت ہو کہ عورت کو آگہ بھر کر دیکھنے کو جی نہیں چاہتا بات کرنے کی طرف طبیعت

رغبت نہیں کرتی اور آپ کہتے ہیں کہ زبردستی اُس کے ساتھ عاشقی کر دو۔  
 اگر خدا کے یہاں ایسی ہی ہیکڑی ہو تو اُس کو اختیار ہو دوزخ میں ڈالے جہنم میں  
 جھونکے بندگی دے چارگی مگر میں تو آپ سے صاف صاف کہتا ہوں کہ ایسی مجبور  
 عاشقی مجھ سے ہوئی ہو نہ ہوگی۔ عارف۔ بلاشبہ تم مغلوب طبیعت ہو رہے  
 ہو اور جب تک تمہاری یہ حالت رہے گی حقیقت میں تم سے خلاف طبیعت  
 کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی۔ مبتلا۔ اسی میں تو آپ سے مدد چاہتا تھا کہ طبیعت پر  
 غالب آنے کی کوئی تدبیر بتائیے۔ عارف۔ جو تدبیر مجھ کو معلوم تھی اور معلوم کیا  
 تھی وہی ایک تدبیر ہے میں نے تو اُس کے بتانے میں دریغ نہیں کیا۔ پھر عمر بھر  
 تک تمہارے ساتھ اپنا منہ خالی کیا تم لاجواب ہوے اور چلتے چلتے تم سے  
 کٹا گیا کہ تم ان باتوں کو فرصت سے سوچنا اور موجبات ترغیب کے پاس دجانا۔  
 تم یوں سمجھو کہ حسن پرستی مرض ہو سوچنا اور موجبات ترغیب سے دور رہنا پرہیز۔  
 بھائی مرض جسمانی بھی اگر مزمن ہوتا ہو تو اُس سے جلد صحبت نہیں ہوتی اور بعض  
 صورتوں میں برسوں علاج اور ساری عمر کے لئے پرہیز کرنا پڑتا ہو یہی حال ہوا مرض  
 روحانی کا جن کا دوسرا نام ہو بُری ملت۔ بعد عادت۔ تمہارا علاج تمہارے  
 ہاتھ میں ہو کر دو تم نہ کر دو تم۔ مبتلا۔ آپ تو تعدد نکاح میں چند در چند طرح کے خدشات  
 پیدا کرتے ہیں اور بزرگانِ دین میں کوئی بھی اس سے خالی نہ تھا۔ عارف۔  
 جب ایک بات کی صراحت ہم کتاب اللہ میں پاتے ہیں تو ہم کو کسی بزرگ کے  
 قول و فعل پر نظر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک اور دوسرے یہ معاملات ہیں  
 شخصی جب تک کسی کی طبیعت کی کیفیت حالت ضرورت کا کچا حال معلوم نہ ہو ہم

بھلی یا بڑی کوئی رائے ظاہر ہی نہیں کر سکتے اور سب سے بڑی بات تو یہ ہو کہ جو لوگ  
 اپنے لئے اس آزادی کو عمل میں لانے تھے وہ عورتوں کی آزادی میں بھی مصافحہ  
 نہیں کر سکتے تھے ہماری طرح اُن کا معاہدہ نکاح مرنے بھرنے کا معاہدہ نہ تھا اور اسی  
 ناموافقیت ہوئی مرد نے طلاق دے دی یا عورت نے خلع کر لیا۔ تھوڑے  
 تھوڑے مہر جوتے تھے اُن کو معاہدہ نکاح کا فسخ کر دینا ایک بات تھی نہ  
 طلاق کا عیب نہ دوسرے نکاح کی عادت اُن کی آزادی حق بجانب ہم کیا اُن کی  
 ریس کر سکتے کہ ہماری بیبیان لونڈیوں سے بڑھ کر بے اختیار وایم کھس  
 ناک چو لی گزرتا اور پھر تعدد نکاح سے جو بے لطفیاں اور بد مزگیاں خانہ داری  
 میں پیدا ہوتی ہیں ہم دیکھتے ہیں تو کسی کو بھی اُس سے نجات نہ تھی۔ غرض  
 اس طول مقال سے یہ کہ جو بے لطفیاں تعدد نکاح کو لازم ہیں کوئی خاندان  
 بھی اُن سے محفوظ نہیں رہا۔ مبتلا۔ اب مجھ کو کون لطف حاصل ہو۔ عارف۔  
 تم آگ کے جلے ہوے کہہ سکتے ہو یعنی ایک بے لطفی کو دوسری بے لطفی  
 سے دبانا چاہتے ہو مگر ممکن ہو کہ یہ دوسری بے لطفی آخر میں اس پہلی بے لطفی سے  
 زیادہ شاق ہو، اسی مضمون پر خاکسار کی کتاب اقبال و لہن بھی جو جس میں  
 دو جو ردوں کے خاندان کی خوب گت بنائی ہو دو جو ردوں کا موٹھا جھک پنجرہ ہوا۔  
 سچ ہو کہ دو جو ردوں کا خاندان کیا ہو گا یا دو بلی میں ایک چوہا۔ یا پھل کے دو پالوں میں  
 داد یا سا جھے کی ہانڈی جو چوراہے میں پھونکتی ہو۔

شامت جو اُس کی آئی کیا دوسرا نخل سمجھا کہ چار شمع پیٹر میں ہیں مباح  
 آئی گزرتی کوئی صورت ظالم کیا ہی بڑی دہرائے تھی اور کیسی بد صلاح

فصحت نہ دی پھر اس کو نزاع و جدال نے  
سب کچھ حرام کر دیا اگر اس حلال نے

## دسواں باب

کن لوگون کو شادی نہیں کرنی چاہیے

وَلَيْسَتْ غُفَىٰ الَّذِينَ لَا يَحْدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغَيِّبَهُمُ اللَّهُ مِنْ  
فَضْلِهِ (۱۱۰ نور)

بعض لوگ جن پر کنبہ کا بھاری بوجھ ہوتا ہے یا جن کے والدین ضعیف ہوتے ہیں  
اور ان کی خبر گیری ان کے سر ہوتی ہو شادی سے گریز کرتے ہیں اور تجرؤ کی زندگی  
بسر کرتے ہیں۔ اگرچہ ہر جوان آدمی کو عموماً شادی کرنی چاہیے لیکن پھر بھی یہ امر  
بالکل شخص کی حالت پر چھوڑا جاسکتا ہے ہر کسے مصلحت خویش کو می دار نہ  
جو شخص جو رو بچوں کے سنبھال کی استطاعت نہیں رکھتا اُسے کبھی شادی نہیں  
کرنی چاہیے۔ جو ان آدمی جو تعلیم سے بے بہرہ ہیں اور ان کے لیے کوئی  
معاش کا ذریعہ بھی نہیں ہے ان کے بچے آنکھ بند کر کے شادی کر لینا بھلی چنگی

۱۱۰ اور جو لوگ نکاح (کرنے) کا مقصد نہیں رکھتے ان کو چاہیے کہ ضبط کرین بیان تک کہ  
اسد ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے ۱۲

جان کو عذاب میں پھنسا لینا ہو کیوں کہ شادی کے ساتھ اخلاقی اور مالی دونوں قسم کی ذمہ داریاں لگی ہوئی ہیں بعض لوگ کماؤ تو ہیں مگر تنگی ترشی سے گزر کرتے ہیں اُن کو غور کر لینا چاہیے کہ اکیلا شخص تو بھلی بُری کسی طرح بھی گزران کر سکتا ہو لیکن ایک کی جگہ جب دو اور بچہ بال بچے ہوئے تو کیوں کر بسر ہوگی ایسی حالت میں بیوی بچوں کی بیڑی پاؤں میں ڈالنا بہت غور طلب ہے۔ جو لوگ فضول خرچی کے عادی ہیں اور من مانے روپیہ برباد کرتے ہیں اگر وہی کفایت شعاری کو مقررہ کھ خرچ میں کتر بونت کر لیں تو ایک شریفانہ زندگی بسر کرنے کے لیے کافی ہو سکتا ہو۔ ہر شخص کی حالت مجاہد جو آمدنی ایک شخص کے لیے ناکافی ہو سکتی ہو اتنی ہی دوسرے کے لیے اقلے تلے اڑانے کو بس ہو۔ اس لیے اس بارے میں کوئی عام قاعدہ مقرر نہیں کیا جاسکتا ہر شخص کی حالت مجاہد اس کے ضروریات مجاہد ہیں۔ پس جتنی چادر دیکھو اتنے ہی پاؤں پھیلا نا دانش مندی کا اصول ہو۔ اکثر ڈاکٹروں کی رائے ہو کہ جن لوگوں میں موروثی رجحان سل یا دوق کا ہو اُن کو شادی نہیں کرنی چاہیے کیوں کہ خود اُن کی تنہا عمل خطر میں رہتی ہو۔ بوجہ بیماری کے کمانے کھانے کی سکت بھی نہیں رہتی۔ ایسے روگیوں کی اولاد بھی معزز روگی ہوگی اور ایسے بچوں کے قبل از وقت مرنے کا بھی خدشہ ہو اور اسی قسم کی بہت سی وجوہ ہیں جو دائم المرضہ اشخاص کی شادی میں حاصل ہیں۔ میں نے بہت سے مسلول اور مدقوق کو دیکھا ہو کہ شادی تو انہوں نے نہ کی لیکن بعد میں وہ متحمل نہ ہو سکے اور شاکست کی حالت میں اُن کے قومی اور گھٹنے لگے اور گو دوجن مرل سے بچے بھی پیدا ہو گئے مگر تھوڑے ہی دنوں بعد خود بھی شکار اجل ہو گئے اور بیوی کی گردن پر لرہض بچوں کا وبال چھوڑ گئے جو بحالت یوگی اُس کے سنبھالے



نہیں سمجھتا اور نہ ایسی دایم المرض اور بھگتی ہوئی اولاد سے آئندہ ماں کو کسی قسم  
 کا مادہ پونہنے کے کی توقع ہو سکتی جو یہی حال مصلول اور ملوق عورت سے شادی کرنے  
 کا ہر وہ بے چاری بھی جب تک زندہ رہتی ہو رینگتی رہتی میاں تیار داری کر کر کر ڈھکلا  
 جاتا ہو اور اگر فیصیبی سے وہ ایک بچے ہو گئے تو اور لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں  
 حقور سے ہی دفون مین ماں اس جوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر قبرستان جا بسا  
 ہی شوہر بے چارہ جب تک بیوی زندہ رہی علاج معالجہ کی دوا دوشس میں رہا اور  
 آخر کار بچوں کی پرورش اس کے گلے پڑی۔ پس مریض اور کمزور مرد یا عورت کو کبھی  
 شادی نہیں کرنی چاہیے کیوں کہ بچہ کی حالت میں تو خیر کچھ دن جی بھی سکتے ہیں لیکن  
 شادی کے بعد ازدواجی تعلقات کی وجہ سے یہی سہی طاقت سنت بچھاتی ہو  
 جس سے کم زوری پر کم زوری ہو کر موت بہت جلد سامنے آکھڑی ہوتی ہو۔ تسل  
 اور دق کا مرض اکثر خاندانی ہوتا ہو گو مریض کی حالت بہ ظاہر تر و د انگیزہ ہوتا ہو جس  
 خاندان میں یہ مرض ہو کبھی شادی نہیں کرنی چاہیے یہی حال دیوانگی کا ہر وہ بھی متواثر  
 ہو آتشکے مریضوں کی حالت ہم اوپر بہ صراحت لکھ آئے ہیں مزدت اعادہ  
 کی نہیں۔ آتشک اور سوزاک کے مریضوں کو کبھی شادی نہیں کرنی چاہئے جبکہ  
 کہ ان کو طبی میکر دس کو پیکل استمان سے پوری مسج اطمینان نہ ہو جاے  
 کہ ان کا خون ان امراض کے جوڑم سے پاک ہو ورنہ لینے کے دینے پڑ جائیں  
 گے۔ خود تو مصیبت میں تھے ہی اپنے ساتھ بیوی بچوں کا بھی ستیاناس  
 کرین گے۔ بعض لوگ دکھاوے کو شرمناک شادی کر لیتے ہیں مگر بعد میں  
 غلی ملتی ہو۔ ڈھکی چھپی باتیں مکمل جاتی ہیں اور اگلے سترے سے ناک

کٹ جاتی ہو۔ پس جو لوگ پیدا ایسی یا کسی خارجی اسباب سے بعد میں مسکنت کے قابل نہ رہے ہوں ان کے لیے بھی یہی اچھا ہو کہ وہ شادی کر کے کسی کی بیٹی کو اپنے ساتھ زندہ درگور نہ کریں۔



## گیا رہو اں باب

کس قسم کی بیوی پسند کرنی چاہئے

فَاَصْلِحْ مِنْتَ حِفْظٌ لِلْغَيْبِ (۳۰ نء)

یورپ میں ہر دے کی پابندی نہ ہونے سے اتنا تو ہو کہ جس سے معاملہ پڑنے والا ہو اس کو وہ خود دیکھ لینا ہے۔ دولہا اور دولہن ایک دوسرے کو نہ صرف دیکھ لیتے ہیں بلکہ کورٹ شپ کے زمانے میں ایک دوسرے کی عادات سے واقفیت بھی حاصل کر لیتے ہیں۔ ہندوستان کی سی آنکھ بھولی کی شادی نہیں ہوتی کہ دولہا دولہن دونوں اجنبی محض ہوتے ہیں بس سارا معاملہ توکل پر ہوتا ہو لگا تو تیر نہیں تو تنکا۔ پس ہمارے ہاں کے شادیوں میں اور یورپ کی شادیوں میں زمین آسمان کا فرق ہو۔ وہاں دولہا دولہن کو اور دولہن دولہا کو پسند کر لیتے ہیں اور تمام تر فہم داری

۱۰ توجہ نیک (بیبیاں) ہیں (مردوں کا) کمانتی ہیں اور (ان کے) پیٹھ پیچھے (ہر ایک چیز کی)

حفاظت رکھتی ہیں ۱۱

آئندہ کب بھلائی بُرائی کی خود اُن کے سر رہتی ہو اگر آگے چل کر کچھ خرابی پڑی  
تو خود کردہ راعلا سے نیست کد کر صبر کر لیتے ہیں مگر ہمارے ہاں کے دہلاؤ دلمن  
تو ماں باپ کے پسند کے ہوتے ہیں۔ لڑکے تو خیر کچھ دخل در معقولات دے  
بھی سکتے ہیں مگر لڑکی بے چاری کو تو جس بھلے مانس کا ہاتھ پکڑا دیا جاوے  
بس وہ اُس کی ہولی۔ لڑکیوں کو بولنے کا حکم نہیں اگر بول اُٹھے تو اُس کو کوٹنا دیا  
بے غمخیز کا ڈنکا پیٹ دیں۔ گوشہ رنائیگیتر کو نکاح سے قبل دیکھ لینا جائز  
بلکہ ستحسن ہو مگر اس ملک میں وہ بھی ناممکن ہے۔ جہاں لڑکی جوان ہوئی اُسے  
اور زیادہ چھپانے لگتے ہیں حتیٰ کہ آئی گئی عورتوں کے سامنے بھی نہیں نکلتے  
دھپتے۔ بہر حال حالت موجودہ میں شادیاں دھڑتے سے ہوتی چلی جاتی ہیں اسی میں  
آگے جا کر خوش نصیب بد نصیب دونوں نکلتے ہیں۔ کسی کے کیے گئی کے گھر  
کسی کے کیے پتھر پڑے۔ اب یہ مصداق

ع خجہ کو برائی کیا پڑی اپنی نیز تو

ہم کو دیکھنا یہ ہو کہ ایسی حالت میں ہمارے لئے کون سا محفوظ طریقہ ہو کہ رسم درواج  
بھی قائم رہے اور کچھ کام بھی اُسدھر جائے۔ سب سے پہلے تو ہم کو غور کرنا چاہیے کہ  
بیوی کے لئے فی الاصل کیا صفات درکار ہیں اور ہم دھوونڈتے کیا ہیں۔ یہ معاملہ  
بڑا پیڑھا ہو ہر شخص کی رائے جدا پسند جدا مذاق جدا۔

ع وَلِلنَّاسِ فِيمَا يُعَشِّقُونَ مَذَاهِبٌ

بڑی صفت تو اخلاق حسہ کی ہر گز ہر لوگ تو صرف پہلی چڑی ڈھونڈتے ہیں اور کچھ نہیں  
کچھ ہونہ ہو کر ڈھونڈن خوب صورت ہو۔ فی الواقع خوب صورتی بھی ایک قابل قدر  
جو ہر ہر گز کیا سب جا جو جا کر ہمارے دیکھنے کی چیز ایک صورت شکل ہی رہ گئی ہو۔  
اگر یہی خیال ہو تو ہم اللہ ہی غلط ہو۔ شریفوں کے لئے صورت شکل کی پرچول  
عبث ہو۔ حسن جتنی بھرتی چھاؤں ہو آج ہو کل نہیں ۵

رہتی ہو کب بار جوانی تمام عمر مانند بوسے گل ادا مر آئی ادا کر گئی  
ہمارے ساتھ خزاں کا کھٹکا لگا ہوا ہو۔ آج جو حال ہو کل نہیں ہو۔ آج جس چہرے  
نہرے پر زینت میں کل اُسی کو دیکھا کہ جھڑباں پڑ گئیں۔ رنگ جو میدہ اور شہاب  
نقادہ دیکھتے دیکھتے ہوا ہو گیا۔ جس زلف پر پیچ میں دل اُلجھا ہوا تھا آج وہی  
سفید کالا ہو گئی۔ ۵

وہ زلف جو کبھی دل عاشق کا جال تھی

خود دوش پر ہمارے بلا تھی وہاں تھی

جڑواں بھویں جو دل عاشق کے لئے دو نیچے تھے اور کمان اور طاق سے  
نشیہ دی جاتی تھی آج وہ خود بخود کھنڈ گئی ہیں نیچے تو نیچے اب کندھیری کی بھی  
حیثیت نہیں رہی محراب اور طاق ابرو کی جگہ اب تو وہاں دیران کھنڈ پڑا ہو کٹورا سی  
آنکھوں نیبو کی پھانکوں کا یہ حال ہو کہ اب وہ ضعف بصارت میں مبتلا ہیں۔

پلکیں جو تیر تیر تھیں اب وہ پل پل کی خیر مند ہی ہیں۔ رخسار جن پر نگاہ پھسلتی  
تھی اب وہ نگاہ میں بھی نہیں بھرتے۔ وہ علوی داگوں جس میں سے پان کی  
سرخ جھلکتی تھی اب دیاں موٹی موٹی بنی رگیں کھڑی ہیں۔ ہونٹ جو گلاب

کی پیکڑ سی تھی وہ بیڑیاں بندھ کر مچھا گئے۔ دانت جو موتیوں کی لڑی اور  
 ہیرے کی کئی تھی بے زار ہو کر اپنی جگہ چھوڑ رہے ہیں کھندانے پر گئے ہیں  
 کہ روٹی تک نہیں چیتی۔ کمر چوانی میں معدوم تھی اب دُہری ہو کر سامنے موجود ہے۔  
 ساعد میں دساق بوریں مژمڑوں کی تھیلیاں معلوم دیتی ہیں پاؤں جو دل عاشق کو  
 بال کرتے تھے آج اپنے تن تو ش کو بھی نہیں سمجھا ل سکتے۔ بوٹا ساتھ چسپور  
 کو خڑانا تھا کج ٹھک گیا اور پیٹے میں کبھ نکل آیا۔ یہ حال ہر اُس حسن کا جس پر  
 ہم جان دیتے ہیں۔ مرد تو خیر کہنے کو ساٹھا پاٹھا ہو کر عورت تو سچ عجیب سی گھسی  
 ہو۔ احوال عمر کی شادی۔ چار دیواری کے اندر کی قید بھلا نہیں تو کیوں کر۔ اُس پر  
 عورت کے لئے جتنا لگا ہوا ہو جس کی نسبت سچ کہا ہو کہ جتنا اور مرنا برابر۔ پھر  
 بچوں کا دور دھپلا نا اور چھوٹے چھوٹے کیڑوں کی پردہ پوش۔ غرض یک سوہزار  
 سودا۔ پس صورت شکل تو زانو ڈھکوسلا ہی ڈھکوسلا ہو۔ بس اتنا دیکھ لینا کافی ہو کہ لڑکی  
 آنکھ ناک سے نکھ سے سکھ ہو۔ نہ پنی ہو کہ لوگ غش کھائیں نہ ایسی ہو کہ کوئی نام  
 دھرے۔ آدمی کا بچہ ہو۔ جس چیز کو کچھ بقا ہو وہ حسن سیرت ہو جس سے تمام عمر کام  
 چڑتا ہو لیکن ان سوس ہو کہ اُسی کی طرف سے فغان کیا جاتا ہو۔ پس سب سے پہلے عورت  
 کی خوب اور مزاج کو دیکھنا چاہئے ۵

بشر نے خاک پایا صل پایا یا گہ پایا

مزاج اچھا اگر پایا تو ب کچھ اُس نے بھ پایا

خلاصہ یہ ہو کہ خوب صورت بد سیرت سے بد صورت خوش سیرت بدرجہ با برتر ہے۔  
 لیکن کٹھن شکل یہ آن پڑی ہو کہ سیرت معلوم ہو تو کیسے۔ طاہت کی طرح میاں کو رٹ شپ

لہاں۔ یہاں تو ہندہ پر نہیں ہاں سکتا۔ پھر آدمی کی خوب ایسی چیزیں نہیں ہیں کہ گھر میں دو گھر میں صورت دیکھنے یا معمولی نشست و برخاست میں معلوم ہو سکے اس کو تو برسوں چاہئیں ۵

تو اس شناخت بیک روز از خصال و کہ تا کجا شہر رست پایگاہ معلوم  
و لے ز بانٹش امین باش و غرہ مشو کہ خبث نفس نگر دد بسا لہا معلوم  
ہمارے ہاں لوگوں کا انتخاب شاطاؤں کی چکنی چیزیں باتوں پر موقوف ہوتا ہے۔  
بہت کیا تو ہاں بہن یا کوئی بڑی بوڑھی چوری چھپے لڑکی کو دیکھ آئیں۔ صورت  
دیکھ کر باچھیں کھل گئیں گردل کی کسے خبر

ع اے بسا ابلیس آدم مردے بہت

اگر شادی پر دیس یا غیر جگہ ٹھہری ہے تو سوائے صبر و شکر کے چارہ نہیں اگر  
شہر کے ختم میں ہے تو یا آپس میں ہے تو کچھ دیکھ بھال سکتی ہے۔ بہر حال جس  
بچہ پر دنیا چل رہی ہے۔ چلنے دیکھئے۔ خدا پر بھروسہ کیجئے اور ماں باپ کی راے  
پر معاملہ کو چھوڑ دیکھئے اُن سے جہاں تک ممکن ہو گا تم کو دیدہ و دانستہ  
بڑی جگہ دے ڈھکیلیں گے۔ اپنی سی بہت کچھ کر لیں گے پھر وہی بات آئی  
کہ اب آگے تقدیراں باپ کے جنم کے ساتھی ہیں کرم کے نہیں۔ آپس میں  
جہاں کہیں رشتہ نہا ہوتا ہے وہاں کا حال تو پھر تھوڑا بہت معلوم رہتا ہے مگر غیر  
جگہ تو بالکل اندھیری کو ٹھہری ہی ہے۔ جہاں بات لگے اگر لڑکے یا لڑکی کو ناپسند  
ہو تو یہ شہر کا وقت نہیں ہے اس وقت کا سکوت عمر بھر آٹھ آنسوؤں رونا ہے  
گو کوئی منہ پھٹ ہی کیوں نہ کہے تاہم بولو اور ضرور بولو۔ ماں باپ کا فرض ہے کہ

لڑکے اور لڑکی کی مرضی کی ٹوہ لیں کیوں کہ بناہ اُن کو کرنا ہر شادی بیاہ کے  
 معاملے میں سب سے زیادہ اُنہیں کو دخل ہے نہ ماوشما کو اور سب باتوں پر  
 دو لھا و لہن کی مرضی مقدم ہے ماں باپ کبھی اپنے سرزمہ داری نہ لیں ورنہ کل کو  
 چھوڑا اُن پر رہے گا کہ ہم سے پوچھا ہی کس نے تھا۔ ہم کو تو زیر دستی پر لڑکر  
 جوت دیا۔ مینڈک کی پانی پر جان جاتی ہے لیکن پانی دیکھ کر کبھی وہ کوئیں میں نہیں  
 کو دجایا کہ دہاں سے نکلنا محال ہے۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ نہ تیل دیکھیں نہ  
 تیل کی دھار۔ چٹ سنگنی پٹ بیاہ تو ہم کو مردوں کی عقل پر تعجب آتا ہے کہ وہ مینڈک  
 سے بھی گئے گزرے ہوئے۔ جو شخص ~~سکے~~ سے شادی ہی نہیں کرتا خیر  
 بھی وہ اپنے دل کا مختار ہے لیکن غضب تو وہ کرتے ہیں جو دباؤ میں اگر شادی  
 کر بیٹھے ہیں مگر مرضی کے خلاف اور ایسی جگہ جو نا پسند ہو۔ ہر شخص کے  
 لئے اپنی بیوی میں چند چند صفات دیکھ لینی ضرور ہیں اگر تم نے گڈے گویا کی  
 طرح ایسی لڑکی سے شادی کر لی جو ایک گوبر کا چوتھ ہے تو یاد رکھو کہ گو چند مہینے کیا  
 شاید برس و برس بھی چاؤ چو پھلوں میں گزر جائیں۔ ~~کھل جلدیلا لکڑیلا~~  
 لیکن کبرے کی ماں کب تک خیر منائے گی جب ملع اُتر جائے گا تو تانے کا  
 تابناکل آئے گا۔ کبھی کوئی ایسا عام قاعدہ مقرر نہیں کیا جاسکتا کہ جس سے ہمیشہ  
 کے لئے سلوک کا اطمینان ہو سکے لیکن پھر بھی چند گہری باتیں پہلے باندھنے کے  
 قابل تلافی جاسکتی ہیں جن کی پابندی سے سرسرا فائدہ ہی فائدہ ہو اور جو ان پر

لے نئی چیز تو کوئی سی بھی مزے کی ہوتی ہے ۱۲

چلے وہ حضور گھانٹے میں رہے گا۔ سب سے اول صحت جسمانی کا خیال رکھو۔  
 کم دور اور دایم المرض و دھان پان پھول سو نگھ کر جتنے والی عورت کبھی زوجیت  
 کے قابل نہیں ہے جو جاکندہ نہ پختے پالے۔ شادی صرف شہوانی خیالات سے  
 عورت تو اسے ہمیشہ کی پابائی کی مشین نہیں ہے بلکہ وہ گھر کی گھر والی۔ تھارے  
 ہو کہ۔ آرام و راحت کی شریک ہے۔ یاد رکھو کہ اگر مرد میں وہ قوت ہی نہیں  
 ہے جو شادی کی بنا ہے تو بیاہن جی میں کبھی سچی محبت ہو نہیں سکتی یا یہ کہ عورت  
 ہی کم زور ہو کہ یا اُسے ایسے نسوانی امراض ہیں کہ وہ شادی کے لوازم کی  
 قائل نہیں ہو سکتی یا ہو سکتی ہے تو اُس کی جان پرین جاتی ہے تو ایسی عورت  
 دلچ جو بڑی ضرر ہوگی جس سے بناہ نامکن ہے برخلاف اس کے اگر خواہ  
 ہو مرد آدمی مولیٰ پچتس عورت بس روئیاں توڑنے کی ہوتی ہے جو چٹور بن میں  
 سرسلاؤں بھیجا کھاؤں کی مصداق ہے۔ ایسی عورت اکثر بانجھ ہوتی ہے یا اگر  
 بچے بھی ہو گئے تو کم زور وہ خود ایسی ٹھس ہوگی کہ جہاں بیٹھ لگتی بیٹھ لگتی۔ گھر کا کام  
 نہ آئے دیکھ رہا ہے گا۔ بچوں کو وہ خود نہ سنبھال سکے گی ایک زرس  
 ہچٹی اور سر پڑے گی عرض یہ کہ یہ بیل منڈھے نہ چڑھے گی ششوع شروع  
 شش جوانی میں یہ باتیں کچھ معلوم نہیں دیتیں مگر جب انسان اپنی اصلی حالت پر  
 آتا ہے تو دل میں پنہ کے ذہنی حرکات جن پر پہلے دل و جان فدا تھے۔ قدم پر  
 اٹھتی۔ زہر سے زیادہ بڑے معلوم دینے لگتے ہیں۔ جس لڑکی کی رنگ  
 دھو جیڑے پر مر جاہٹ ہو۔ نازک مزاج کہتے دل کی ہو۔ ذرا سی بات  
 سہل جاے۔ کم خوراک ہو۔ ذرا دو قدم چلے کہ دھڑکن ہو جاے۔ ذرا لگا



کیا کہ سانس پیٹ میں نہیں سمانا جو ہمیشہ کم زور اور پرمردہ ہو۔ کبر میں درد کی شکایت  
 کرتی ہو یا خاص قسم کے عوارض مثل بے کلی وغیرہ کے ہوں جو مستور اس کے  
 مخصوص ہیں ایسی عورت کبھی شادی کے قابل نہیں۔ پچھلے باب میں ہم کمپیشن  
 (سل) کا ذکر کر آئے ہیں اس کی تھوڑی سی توضیح ہم اور کرنی چاہتے ہیں جب  
 کبھی اس مرض کا ذکر آتا ہو تو اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ بیماری صرف پھیپھڑوں  
 کی بیماری ہو اور چند مہینے کی کھانسی اور نفاہت کے بعد موت واقع ہو جاتی ہو  
 لیکن اسی بیماری کا نام ٹیوبیکولوسس بھی ہے وہ شش کے علاوہ پٹیوں اور لیمفٹک  
 گلینڈز پر بھی چھاپا پاتی ہے۔ جب اس کا دھواں پٹیوں پر ہوتا ہو تو اس کا نام ویٹ  
 سولنگ (سفید آس) ہوتا ہے۔ کبھی گھٹنی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ہانگ  
 قطع کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اکثر کولمے پر اس کا اثر ہوتا ہے اور ایسی حالت میں اس کو  
 ”کولمے کا مرض“ کہتے ہیں۔ بعض وقت اس کا اثر ریڑھ کی ہڈی پر ہوتا ہے جس کی  
 وجہ سے ریڑھ کی ہڈی خمیدہ ہو جاتی ہے اور اسی طرح دوسری ہڈیاں بھی اس کم خستہ  
 مرض کی شکار ہوتی ہیں اور اس میں آدمی بڑی تکلیف سے گھل گھل کے مرنے لگتا ہے۔  
 ٹیوبیکولوسس۔ لیمفٹک گلینڈز پر بھی اکثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے غدود پھول کر  
 بڑے ہو جاتے ہیں جن پر جراحی آپریشن ہوتا ہے بعض وقت افقہ ہوتا ہے اور نہ  
 وہ بھی موت کا پیش خیمہ ہے۔ اس مرض کا اثر خواہ شش پر ہو یا پٹیوں پر یا غدود پر  
 ہو ایک ہی مرض۔ یہ مرض بالکل متواتر ہے پس جس طرح کے خاندان میں  
 یہ بیماری ہو کبھی بھول کر بھی اس سے شادی نہ کرنا۔ اس مرض کا دریافت کرنا زرا  
 مشکل ہے کیوں کہ فیملی ڈاکٹر سے صحیح صحیح حالات معلوم ہونے کی توقع نہیں۔

جس طرح جیسے کہ کپنیاں باپ دادا بھائی بہنوں کے اسباب مرگ و جن کر کے  
 قائم کر لیتی ہیں ہمارے لئے بھی یہی طریقہ مناسب ہو کہ لڑکی کے خاندان کے  
 بڑے بڑے اگر ملگ کس بیماری میں مرے ہیں خارجی طور پر دریافت کر لیں  
 رہے ان کے نام یہ بات شجرہ خاندانی سے جو بطور نام نویسی کے آتا ہو معلوم  
 ہو سکتی ہو۔

یورپ میں عورتیں کس قدر ترقی کر گئی ہیں۔ تعلیم میں وہ مردوں سے کئی طرح  
 ہٹی نہیں آؤ اسی ان کی مردوں کے برابر ہو چکی ہیں۔ یہ کہنا ہو کہ عورتوں کو مردوں  
 نے پس پشت ڈال دیا ہے نہ ان کو تعلیم برابر دی جاتی ہے نہ ان کی جسمانی حالت قابل  
 اطمینان ہے تو اسے بر حال ہمارے جہاں اس کا عشرہ عشرہ بھی نہیں ہو۔ اس میں  
 شک نہیں کہ مرد اپنے طرے اندرے کی خیر نہانے ہیں خود تو ہر بات میں  
 ترقی کرتے جاتے ہیں اور ترقی کے وسائل ہم پہنچا تے جاتے ہیں ان کے لئے  
 بڑی بڑی تعلیم گاہیں کھلی ہوئی ہیں دنیا بھر کی نعمتیں انھیں کے واسطے ہیں لیکن سچے  
 دل سے کہیں کہ عورتوں کے واسطے ہم نے کیا کیا اور کیا کر رہے ہیں۔ ہاں  
 اتنا تو ہوا کہ عورتیں دو چار کتابیں اردو کی پڑھ لیتی ہیں کچھ ٹوٹا پھوٹا گننا بھی سیکھ لیتی  
 ہیں مگر کیا اس سے وہ مردوں کے ہم پل ہو سکتی ہیں کبھی نہیں ہرگز نہیں۔ یہ  
 ہماری فحش کا نتیجہ ہے ازاں تک کہ براست۔ ہم نے نصف قوم کو بے لاکھ رکھا  
 ہے۔ ہماری ایک کی آنکھ میں روشنی ہے اور دوسری ماندھی ہے۔ عورتوں کو اس حالت  
 میں رکھ کر ہم اپنی اولاد یا یہ کہو اپنی قوم کی برباد کر رہے ہیں۔ بچوں کی پرورش  
 کی جگہ ماں کی گود ہے وہاں ہی ہے جو بچہ پڑتے ہیں جب ماں ہی سے

اس قابل نہ ہوگی تو وہ بچوں کو کیا خاک اچھی طرح اٹھا سکے گی۔ عمو اور عورت کا ٹھیک ٹھیک جوڑا ملنے کے لئے اور کئی باتیں غور طلب ہیں۔ سب سے پہلے مناسب جسمانی کو لے لیجئے بیوی ہتھی کتنی ہموار میاں ڈوبلے پتلے یا اس کے برعکس تو بھی جوڑا ٹھیک نہیں حق المقدور ہر بات میں مناسب درکار ہو۔ صورت شکل میں بھی اس کا کاغذ مرزد ہو۔ خوب صورت بیوی بد شکل مرد کو خاطر نہ ملے گا۔

چاہتے ہیں خوب بے یوں کو آمد      آپ کی صورت تو دیکھنا چاہیئے  
غافل ان مدللہوں کے واسطے      چاہتے والا بھی اچھا چاہیئے

اور اگر میاں خوب صورت ہو اور بیوی بد صورت تو پھر تو لیا ڈاؤدی۔ اسی طرح امارت کا حال ہو میاں امیر ہو اور بیوی غریب تو سسرال والے لوگ کو بچن ڈالیں گے بات بات میں کچھ کے دیں گے تیرا باوا ایسا تنہا تیری متیا ایسی تھی۔ اگر بیوی امیر ہو اور میاں غریب تو پھر کان پیکر کر اٹھاے بٹھاے گی زر خرید غلام سے زیادہ وقت نہ ہوگی پس رو بہ پیسے کے لالچ میں اگر ہرگز شادی نہ کرو محبت کے ٹٹھی بھر چنے تا اتفاق کی پلاؤ کی رکابی سے بہتر ہیں۔ شادی تو دور اندیشی سے سب پلوؤں پر غور کر کے کر دایسی جگہ شادی نہ کرو جو تمہاری جوڑ نہ ہو تم تو خوش حال ہو اور وہ بھکڑ یا تم خوب صورت ہو اور وہ بد صورت یا تم خواندہ ہو اور وہ جاہل۔ اس میں شک نہیں کہ امیر بیوی ہو اور سوسنے کی بیوی یا لیکن کہیں امیری کے پیچھے اور باتوں کو نظر انداز نہ کرنا کیوں کہ امیر اور خوش حال بیوی گلا بھی ہو مگر بیوی میں صرف امیری ہی کی صفت اور کار نہیں ہو بلکہ اور دوسری ضروری صفات بھی ہیں جو اس سے

زیادہ اہم ہیں۔ امیر جو روٹنے سے تمھارا ماتہ ضرور کھل جائے گا مفت کی دولت ہاتھ لگے گی لیکن یاد رکھو کہ قدر اُسی دولت کی ہوتی ہے جو اپنی گاڑی کی کمان کی ہو ورنہ ایسی دولت کا درد تم کو کیا ہوگا ضرور مفت کا مال تم کو بد راہ چلا دے گا۔ اور پھر جو روٹ کھل دہی کھائے گا جسے غیرت نہ ہو۔ دینے سے گئے اُلٹے اُس کا مال ہضم کیا۔ سبحان اللہ۔ یاد رکھو کہ انہاں کے غنی ترانہ محتاج ترانہ۔ آدمی کو کیا چاہیے تن ڈھکنے کو کپڑا اور پیٹ کو روٹی۔ نہ کچھ ساتھ لائے ہو نہ بے جاؤ گے۔ جو لوگ مسک ہیں وہ اپنے آرام و آسائش میں صرف کرنے سے بھی دریغ کرتے ہیں جب اُن کی دولت خود اُن کے کام نہیں آئی تو بھلا دوسروں کے کیا کام آنے والا ہے۔ دنیا میں ایسے بہت کم امیر ہیں جو جیتن کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ارگنچ سے زیادہ نہیں وہ اپنے رویہ پر اس سے زیادہ اختیار نہیں رکھتے۔ جیسے کہ ہم بینک کی لکھ کھا دولت کو اپنا بچہ لیں۔ مبرا دُشکر اور قناعت کے ساتھ جو اللہ نے دیا ہے اُس میں رہی خوشی بسر کرنا بس ہی عمدہ اصول ہے آدمی نہ لکھ لٹ ہو نہ ایسا ہو کہ چپڑی جائے مگر دھڑی نہ جائے۔ تفاوت عمر بھی بڑی چیز ہے۔ عموماً عورت مرد سے چار سال پیشتر بالغ ہو جاتی ہے کم سے کم اتنا فرق میاں بیوی میں ہو نا ضرور ہے۔ بعض وقت لڑکیاں بارہ تیرہ سال کی عمر میں بالغ ہو جاتی ہیں اور بعض کا اٹھان ایسا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے ہی وہ جوان معلوم دینے لگتی ہیں لیکن بہت جلد جوان ہو جانا کچھ اچھی بات نہیں ہے بلکہ ایک قسم کی نقص ہے جلدی جوان ہو نا جلدی بڑا پالا تا ہے۔ اگر تم کسی باغ میں جاؤ تو دیکھو گے آڑو وغیرہ کسی قسم کے پھل دار درخت میں سارے پھل کچے ہیں مگر کوئی ایک آدم

پک گیا ہے۔ جلد پک جانے والا پھل دیکھنے میں تو اچھا ہوگا لیکن جب اسے  
 تراشو گے تو ضرور اس میں کیر الگا ہوا ہوگا یا کوئی نہ کوئی نقص ہوگا۔ جو پھل اپنی مدت  
 مقررہ پر پکتا ہے وہ بالیدہ اور اچھا ہوتا ہے کیوں کہ پوری مدت گزر جانا اس کی گھل  
 نشوونما کی دلیل ہے اور جو قبل از وقت پک جاتا ہے وہ دھکچڑا اور ناقص ضرور ہوتا  
 ہے۔ میاں بیوی میں زیادہ عمر کا تفاوت نہ ہونے کی ضرورت اس سے بھی ہے  
 کہ عورتوں میں عموماً چالیس پینتالیس سال کی عمر میں ماہانہ معمول کم ہوتے چوتھے  
 بند ہو جاتے ہیں جس سے عورت کی حالت میں بڑا تغیر واقع ہوتا ہے۔ اس کے  
 بعد عورت کو مرد کی خواہش اصل حیثیت میں باقی نہیں رہتی یہ وہ زمانہ ہے کہ عورت  
 جوانی کی حد سے نکل کر بڑھاپے میں قدم رکھتی ہے۔ ایسی حالت میں اگر مرد جوان  
 ہو تو اسے مشکل کا سامنا ہوتا ہے عورت مرد کی طرف مریخ نہیں کرتی اور مرد کے  
 خواہشات بہت دور رہتی ہیں تو یا تو مرد دوسری جگہ جھک رہا ہے یا بیوی سے  
 کشیدہ ہو جاتا ہے۔ یہی حال مرد کا ہے کہ مرد کی حالت میں انٹلیٹا لیس اور سٹائل  
 کے درمیان شروع ہو جاتا ہے لیکن اگر عورت جوان چھٹی ہے تو مرد پر زیادہ بار پڑتا ہے  
 اور متحمل نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے اور زیادہ کم زوری ہو جاتی ہے وہ داغ بے کار  
 ہو جاتا ہے۔ اگر مرد اپنی کم زوری معلوم کر کے ٹرک جاے اور عورت سے بات  
 چیت نہ کرے تو عورت ممکن ہے کہ دوسرا راستہ نکالے اور اپنے ہم عمر  
 جوانوں کی طرف مریخ کرے جو خواہ مخواہ کی جگہ ہنسائی ہو۔ بعض مرد بڑھاپے  
 میں جوان بیوی دھونڈتے ہیں اس کو بڑھ بھس کہتے ہیں  
 عمر دہچوں پیر شود حرص جوانی گرد

لاکھ وہ بیوی کا دل اتھ میں لیتے رہیں مگر عظمت انسانی کو کیا کہیں گے۔ گو تو بڑے  
 مرد اپنی دوسری بیوی کے نقص کی مثالی خاطر مدارات سے کرتے ہیں اور مثل  
 مشہور ہر بڑے مرد کی جو بے گھلے کا ڈھونڈنا کہتے ہیں وہی بات آئے گی  
 یہ بیوی معلوم نہیں دیتی بیٹی یا نواسی ہو۔ جب شادی کرو تو عمر میں دس پانچ سال  
 سے زیادہ کا تفاوت نہ ہو۔ عورت کی عمر اپنے سے اسی قدر چھوٹی کافی ہو  
 نہ اس سے زیادہ۔ دو یا جو شخص کو کبھی کواری لڑکی نہیں کرنی چاہئے جب کرے  
 کسی بیوہ سے شادی کرے یا کسی بڑی عمر کی کواری عورت سے۔ علیٰ ہذا بیوہ عورت  
 کو بھی رہنڈا مرد وہی زیادہ مناسب ہو۔ مرد کے لئے صرف جو رہی جو دور کا نہیں  
 ہو بلکہ اس کو ایک ہم درد رفیق اور ملنا رہم راز اور ہم خیال ساتھی کی ضرورت ہو۔  
 جو ایک جان دو قالب ہوں اور ایسی جوڑی گھس پس پرانی ہو کہ اگر چھوٹے تو  
 مرد ہی کر چھوٹے۔ اگر میان نبی تنذیب والا ہو انگریزیت اس کے مزاج میں چڑھ  
 گئی ہو ولایت میں جا کر دیدہ ہوائی ہو گیا ہو پرستان کی برباں دیکھ آیا ہو تو میاں  
 کی منہ ماری لڑکی اس کے خاطر میں کب آئے گی۔ میاں تو بدوں انگریز ہی  
 کے گنڈا نہیں توڑتے بیوی ہیں کہ اے بی بی سی ڈمی بھی نہیں جانتیں۔ پس  
 یہ کم خواب میں گزارے کا پیوند کیسے کھب سکتا ہو۔ اسی طرح بعض عورتیں دیکھنے  
 میں بہت خوب صورت ہوتی ہیں گویا ایک چاند جو کہ چمک رہا ہو۔ ہنس مکھ اور  
 چکنی چیرٹیں باتیں خوب طاق ہیں۔ تراق پڑاں چیر چار بگھا رو پانچ۔ مگر ایسی  
 عورتوں کی محض ظاہری ٹیم نام ہو درحقیقت میں وہ کوڑی کی ہیں یہ بس  
 کوٹھوں ہی کی زینت ہیں گھر دار سے ان کو کیا تعلق۔ تلی کا گوند لینے کا نہ پتہ

پیشہ کی ہم جنسی کا بھی خیال ضرور ہو۔ بیوی ایسی ہو جو تمہارے کمانے کے ذریعہ  
 سے دل چسپی رکھتی ہو ڈاکٹر کو ایسی عورت سے شادی نہ کرنی چاہئے جو خون دیکھ کر  
 غش کھا جائے بھلا ایسی عورت سے کیا ہم درومی کی امید ہو سکتی ہو اور وہ  
 تمہاری کیا مدد کرے گی۔ مولویوں کے گھرانے میں ایسی عورت کس کام کی جو  
 روزہ نماز کی پابند نہ ہو یا مذہبی معاملات میں اُسے دل چسپی نہ ہو دتس علی ہذا  
 غرض یکہ مہاں بیوی کا مذاق یکساں ہو اور جہاں کہیں مذاق مختلف ہو۔  
 یگانگت ناممکن ہو موسیٰ بدین خود دھسلی بدین خود ہر شخص اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ  
 کی مسجد الگ بناتا ہو۔ میاں کنٹا ہون تو بیوی کتنی ہوا ت جب تک  
 دونوں کی سبب ایک نہ ہو دونوں میں بناہ کیوں کر ہو سکتا ہو۔ بیوی کے  
 لئے ایک بڑی صفت خانہ داری اور سلیقہ شکاری کی ہو سگھر ہو۔ گھر کو ایسا  
 رکھے کہ جیسے انگوٹھی میں نگینہ۔ صاف ستھرا سجا سجا یا۔ اگرچہ اُسے بچانے  
 رینڈ صے کی ضرورت نہ بھی ہو اللہ نے نوکر چاکر دیے ہوں تو بھی اُسے  
 پکانے رینڈ صے میں دستگاہ کامل ہو کبھی کبھار روز کام آہی جاتا ہو شلانا نکل گئی  
 بیمار پڑ گئی تو باہمی خانہ اوندہ چاہئے سینا پرونا بھی جانتی ہو کبال بچوں کے گھر میں  
 اس کی سبب ضرورت رہتی ہو۔ کچھ گھسی پڑھی ہو۔ علاوہ اس کے اُس میں گھر چلانے  
 کا مادہ ہو نوکر کو قابو میں رکھ کے سارا گھرانہ پر چھوڑ دے خود کام میں لگی  
 رہے ہر چیز کی دیکھ دیکھ کرے کیوں کہ بے کار اور اینٹ پڑے رہنا تمام خوابوں  
 کی جڑ ہو۔ خداوند تعالیٰ نے ہم کو ہنست کے لئے بنایا ہو گا وہ کیا سے لگے بیٹھے رہنا  
 اور پان پر پان چیتا اور سدا ملک کھانے رہنا کچھ امیری کی شاں نہیں۔ ہم کو ا

خود بھی کام کرنا چاہتے ہوں ہاتھ پاؤں ملائے ہاضمہ میں غور آجاتا ہو کاپلی اور  
 سستی بڑھتی ہو اور پھر آپ کام سا کام اپنے ہاتھ کا کام بڑی کٹل کا ہوتا ہو جو کھردلی  
 خود کام میں لگی رہتی ہو تو ذکر چاکر چاق چوبند رہتے ہیں۔ جو عورتیں رات دن بناؤ  
 سنگھار کٹھنی چوٹی میں لگی رہتی ہیں ڈولوں میں چڑھی چڑھی پھرتی ہیں گھر میں اُن کا  
 تلو نہیں مگنا اُن کا دیہ ہوا ہوتا ہے۔ یہ بہو بیسوں کا شنیوہ نہیں ہے نہ فضول خرچی  
 بے ضرورت بھاری بھکم کچر ہے۔ بنانا۔ زیورادہ دھندلا دلینا سب دھنل اسراف  
 ہے۔ بھلا ایسی عورتیں کیا گھر چلائیں گی وہ تو خود گھر کی دیکھ ہیں پیسہ ادھر کیا ادھر  
 چٹ۔ اس میں شک نہیں کہ ریشمیں تو قیمتی کپڑوں اور زیورات سے عورت  
 کا حسن دو بالا ہو جاتا ہو مگر یہ کن کے لئے زیبا ہو جن کے ہاں دولت ٹوٹ  
 پڑی ہو بادشاہ سے یہ بات کب نہجہ سکتی ہو۔ یہاں تو اپنا شور بالور تلی بوٹی کا معاملہ  
 ہے۔ ہم امیروں کی ریس کیوں کریں۔ ہیں جمہور پڑوں میں خواب دیکھیں محلوں کے  
 امیر غریب کی کیا ریس۔ کوا چلا ہنس کی چال اور اپنی چال بھی بھول گیا۔  
 گھر مہو بیٹیاں ہمیشہ سیانہ روی کی چال اختیار کرتی ہیں نہ فضول خرچ کملائیں  
 نہ کنجوس کھی چوس ہوں اللہ نے جتنا دیا ہے اُسی بساط سے پاؤں پھیلائیں۔  
 دنیا میں روپیہ پیسہ بڑی چیز ہے۔

ای زور تو خدا انہی دلیکن بخدا

ستار عیوبی وقاضی الکاجانی

فی زمانہ جس کے پاس اشد فی جودہ اشراف ہے۔ یہ کیا بات کہ جو ملاکھا یا پیا  
 چوڑوں سے ہاتھ پونچھ کر کھٹے ہو گئے۔ جو میواں سمجھ دار ہیں وہ کچھ نہ کچھ دت



بے وقت کے لئے لگا رکھتی ہیں۔ خدا جانے کون سا وقت کیسا ہو۔ داشتہ  
 آید بکار اگرچہ باشند زہر بار۔ کفایت شکاری اصل سلیقہ شکاری ہے۔ تھوڑے  
 بہت پر موقوف نہیں۔ قطرہ قطرہ جمع ہو کے دریا ہو جاتا ہے۔ ہر مہینے کے خرچ  
 میں سے کچھ نہ کچھ ڈالتی رہیں تو پھر دیکھو گلیسی برکت ہوتی ہے۔ پس بیوی ایسی چاہیے  
 جو گھر کو گھر سمجھ کر چلا سے وہ کون سا چلن ہو کہ میاں کی کائی دھڑی دھڑی کر کے  
 لٹائی۔ عورت کا سب سے بڑا جوہر پاکدامنی ہے۔ عورت ایسی چاہئے کہ جو خود پاک  
 ہو اُس کے خیالات پاک ہوں اُس کا دل پاک ہو غرض یہ کہ اُس کی زندگی پاک  
 کا نمونہ ہو۔ عورت میں اگر پاکدامنی نہیں تو سمجھو کہ کچھ بھی نہیں جہاں اُس کا  
 خیال ڈو اس ڈل ہوا اور یہ ہوائی ہوا بس سمجھو کہ موتی کی آب گئی پھر وہی  
 بیوی جو گھر کا اُجالا غمی گھر کا اندھیرا ہو جائے گی۔ وہ عورت جو تنہا ساری زندگی کی  
 رفیق ہونے والی ہو اُس میں علاوہ زوجیت اور ہم دردمستی کے ایک تیسری  
 صفت بھی درکار ہے کہ وہ بچوں کی ماں بننے کے قابل ہو۔ بچوں کو دیکھ کر وہ  
 شاد ہو اُن کی پرورش اُن کی تعلیم و تربیت اُس کی زندگی کا بہترین مقصد ہے  
 عورت میں ماں بننے کی قابلیت ہونا نہایت ضروری ہے۔ جو لڑکیاں اپنے  
 بس بچائیوں کو کوٹھے پر چڑا سے پھرتی ہیں ہاتھ منہ دھلاتی ہیں یا کسی بچے کو  
 دیکھ کر اُن کی باچھیں کل جاتی ہیں سمجھو کہ اُن میں اولاد کی چاہت کا مادہ موجود  
 ہے۔ جو عورت بچوں کے نام سے گھر اے کا توں پر ہاتھ دھرے اور گھر گھر  
 سمجھے اور اپنی چھڑی چھاٹ جان کے لئے اولاد کو جنمال سمجھے وہ دنیا کی  
 سب سے بڑی برکت اور خدا کی رحمت کے فرشتے کو گھر میں آنے سے

روکتی ہو وہ بیوی نہیں ہو بلکہ اُس کو کیسی کمناز بہاؤ جو محض قوا سے بیہمی کی آگ  
 بجھانے کے لیے شادی کرتی ہو۔ وہ گھر ہی کیا خیر و برکت کا ہوگا جس میں بچے  
 نہ ہوں۔ اولاد کے بغیر عورت کا بڑ بھاری نہیں ہوتا۔ پس جو عورتیں بچوں سے  
 گھبرائیں یا کوئی دوا عفر کی کھالیں وہ آگے چل کر مزدور پچھتائیں گی۔ الگ گھر  
 کرنے کا مسلحی بہت غور طلب ہو۔ ماں باپ اگر زندہ ہیں تو اُن کی اطاعت میں  
 سر کر چوڑا نہیں کے ساتھ رہو جو کماؤ پہلے اُن کے سامنے لا کر رکھو بعد  
 بیوی کو دو۔ گھر الگ ہی کرنا ہی تو دیکھ سمجھ کر کرو۔ کمیں نقصان مایہ و شامت  
 ہمسایہ نہ ہو۔ بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ جو درمزدور مختلف الزاج ایک گاڑی  
 میں نہ جوت دیئے جائیں نہ اپنے سے کم درجے کی عورت سے شادی کرو  
 نہ برتر جہاں تک ممکن ہو برابر برابر ہوں یا انیس بیس کا فرق ہو تو مضابطہ نہیں  
 جہاں شغل حالت یا عقلی - تعلیمی - مالی - مذہبی یا کسی اور بات میں میں فرق ہو اور  
 شادی ہو جائے تو ضرور نا اتفاقی بندھی رہتی بات ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا  
 گھر بہشت بریں کا نمونہ ہو تو یہ جب ہی ممکن ہے کہ تمہاری بیوی خدا ترس اور  
 مذہب کی پابند ہو۔ کیوں کہ جس کے دل میں خدا کا ڈر ہو وہ سب کام ٹھیک  
 ٹھیک کرتا ہے اور جسے خدا کا ڈر نہیں اسے کسی کا ڈر نہیں۔ جہاں اخلاق اور  
 مذہب کی تعلیم ہوگی تو وہاں سرے سے انسانیت ہی نہ ہوگی۔ انسان کا  
 رویہ کا تو ہم بدوں مذہبی چاشنی کے درست ہو ہی نہیں سکتا۔ سب سے بہتر  
 خاندان وہ ہے جو سب سے زیادہ متحمل الزاج ہو۔ شوہر کی سبخال بیوی کے رکھ  
 رکھاؤ پر وقت ہی جب ہی ممکن ہے کہ ہر کام میں بیوی سے سچی مدد اور ہم دردی

بلو نیچے خوش مزاج اور عقل مند بیویاں بگڑے ہوئے شوہروں کو راہ راست پر لے آتی ہیں اور بد مزاج اور بے وقوف بھلے چنگے شوہر کو کھو بیٹھتی ہیں۔  
 نہ صرف بیوی کی نیک مزاجی دین داری اور نیک بنی سے شوہر درست ہو جاتا  
 ہے بلکہ اولاد بھی ماں کے قدم بہ قدم جلتی ہے۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند      صحبتِ طالح ترا طالح کند  
 اگر تمھاری بیوی بیوڑہ چھوڑی ہو تو لبس سمجھ لو کہ اولاد غارت ہوئی جس کے  
 نقصان کی تلانی بالکل ناممکن ہے۔ اگر اس کو روحانی مذاق نہیں ہے وہ مذہب  
 کی طرف سے بے پروا ہے تو پھر بچوں کا خدا ہی حافظ ہے۔ تم جب گھوڑا خریدتے  
 ہو تو دنیا بھر کی احتیاط کرتے ہو کہیں بال بھوڑی دیکھتے ہو کہیں شکل صورت  
 عمر چال و چال غرض کچھ سے دست دیکھ لیتے ہو چار سے پوچھ کچھ  
 لیتے ہو جب کہیں سودا اٹھتا ہو حال اُس کہ اگر وہ گھوڑا ناپسند ہو یا کوئی عیب  
 نکل آئے تو بیچ بھی سکتے ہو تو پھر اپنے جوڑے کی تلاش میں تو اس سے  
 زیادہ اہم لازم ہو جاتا ہے کہیں ہو چھان بین کر لو کیوں کہ یہ سودا بچھرنے والا  
 نہیں۔ بھلا یا بُرا جیسا تمھاری قسمت سے ملے یا نہ ملے کی لاج مرنا اور بھرتا  
 اشراف آدمیوں میں روز کی جھک جھک تو تم میں جوتیوں میں دال نہیں جاتا  
 کرتی۔ جلدی نہ کرو۔ خوب سوچ سمجھ لو۔ آہستہ خرام بلکہ خرام۔ دیر آید درست آید  
 جلدی کام شیطان کا اور دھیرے کام رحمن کا۔ نہ دوڑو گے نہ ٹھوکر کھا کر  
 گرد گے۔ تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو ایسا نہ ہو کہ عمر بھر کا بچنا دار ہے  
 عچرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

محض صورت پر نہ کرو۔ جوانی میں گدھی بھی بھلی لگتی ہے۔ جوانی دیوانی ۵

حسن سیرت گر نہیں تو حسن صورت کچھ نہیں

دل نہیں جب صاف تو یہ گوری رنگت کچھ نہیں

ع وَ عَيْنُ الرِّضَا عَنْ كُلِّ عَيْبٍ كَلِيلَةٌ

اپنا دل اپنے تئوں میں رکھو۔ مالہ وما علیہ پر غور کرو۔ روسی ایک مثال ہر کہ  
”کپڑا قطع کرنے کے پہلے دس مرتبہ ناپ سکتے ہیں مگر قطع تو ایک ہی دفعہ  
ہوتا ہے“ خبردار رہو! کہیں جو رکی جگہ چڑیل نہ تمہارے پتے پڑے اگر تم گھر  
میں امن جین چاہتے ہو تو اپنے دل میں خدا کو ہر وقت حاضر و ناظر ہر جگہ موجود سمجھو  
ہر کام میں اُسی پر بھروسہ کرو۔ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ  
خدا سے ہر کام میں مدد چاہو اور کوئی بات اُس کے حکم کے خلاف نہ کرو  
وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ۔



۱۵ خوشنودی کی آگہ ہر عیب سے ماند ہے۔

۱۶ اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنا کافی ہے ۱۲

۱۷ اور مجھ کو تو صرف خدا ہی کا آسرا ہو اُسی پر میرا بھروسہ ہو اور اُسی کی طرف میں

رجوع کرتا ہوں ۱۲



# بارہواں باب

## بڑی احتیاط کی ضرورت

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَى  
ع مرد آخر میں مبارک بندہ ایست

جس شخص نے بیوی کے انتخاب میں غلطی کی ہو سمجھو کہ اُس سے ایسی بڑی بے باکی  
چوک ہوگی کہ جس سے بڑھ کر زندگی بھر ہونا ناممکن ہے شادی زندگی بھر کا سنجوگ ہے۔  
بھلی ہو یا بُری جو کچھ ہوساری عمر کا معاملہ ہے۔ ایسے نازک معاملہ میں غلطی بعض  
وقت ایسی خرابی لاتی ہے کہ جانوں کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ شادی بیاہی  
ایک ایسا نازک معاملہ ہے جس میں انسان کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ جوانی کے  
جوش میں کچھ سمجھائی نہیں دیتا۔ اگر انسان خود محتاط ہو تو اوپر والے اُسے دُرُبرا  
لیتے ہیں۔ بہت سے لوگ دنیاوی معاملات میں بڑے راست باز ہوتے  
ہیں مگر جہاں کہیں شادی بیاہ کا معاملہ درپیش ہو اوہ اسی کو بڑی خیر خواہی اور انسانی  
ہمدردی سمجھتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح چپک دیا جاوے۔ یہ کچھ مبالغہ نہیں ہے۔

۱۵ کچھ شک نہیں کہ (چیزوں) میں عقل دابوں کے لئے (قدرت خدا کی) ستیری

لشائیں ہیں ۱۲

کہ مستورات میں سے ایک نثلث بوجہ کی تعلیم یا امراض کے شادی کے بالکل  
 ناقابل ہوتی ہیں۔ نصف یا دو نثلث عورتیں رحمی یا اسی قسم کے دوسرے امراض  
 میں مبتلا ہوتی ہیں۔ جو ان لڑکیاں فیشن کے شوق میں لکر کو بچلی کرنے کی غرض سے  
 ایسا سخت کستی ہیں کہ پیڑو کے اندر کے تمام اعضا رست سٹا کر اپنی اصلی جگہ سے  
 ہٹ جاتے ہیں خصوصاً رحم جگہ چھوڑ دینا ہر جس کی وجہ سے انواع و اقسام کی  
 شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسی عورتوں کے لئے شادی بجاے ایک برکت کے  
 عذاب جان ہو جاتی ہے۔ لباس ہم کو اس قسم کا پہننا چاہیے جس میں ستر اور آرام  
 دونوں باتیں ہوں لیکن فی زمانہ عورتوں کے لباس کو دیکھا جائے تو یہ دونوں نہیں

۱۵ گوبلی لکر کی یہاں بھی تعریف ہے۔ کپڑے ملی مارا گدے + لیکن ہمیں جس قدر لکر کو  
 کستی ہیں یہاں وہ طریقہ جاری نہیں ہے۔ لباس یورپ کا جو کچھ ہو وہ سب جانتے ہیں۔  
 ہم کو اپنے لباس سے بحث ہے۔ عورتیں عموماً ایسا باریک کپڑا پہنتی ہیں کہ جس میں سے  
 سارا بدن جھلکتا ہے وہ پوشش نہیں ہے عریانی ہے جسٹر عامھی ممنوع ہے۔ ہیٹ ادا شائے  
 کھلی محرم کرتی پہننا بالکل بے شرمی کی بات ہے مل ہذا تنگ پانچوں کا پابکار ایسا تنگ  
 کہ جیسے منور سے پر غلاف منڈا ہوا ہر لگتا ہے۔ بعض عورتیں خوب صورتی کے لئے  
 ٹھریاں ٹانگ لیتی ہیں یہ بھی ایک لٹوا اور معیوب طریقہ ہے۔ اوڑھ ایسا باریک  
 اوڑھتی ہیں کہ جیسے کڑھی کا جالاجوہ اوڑھنے کے برابر ہے۔ پس شرم دیا اس کی مقتضی  
 ہو کہ کپڑا ایسا پنیں جس میں بدن نظر نہ آئے اور تن ڈھنکا رہے اور کسی قسم کی جکڑ بند  
 یا تکلیف بھی نہ ہو ۱۶

نذر اُلٹی تکلیف اور بے پردگی ہو بس وضع اور قطع میں بے پردگی یا تکلیف ہو  
 ہرگز اختیار نہ کرنی چاہیے۔ عورتوں نے فی زمانہ اسی کو بڑی نزاکت سمجھا رکھا کہ  
 غذا خوری کھائیں تاکہ نازک کہلائیں۔ کوئی نزاکت نہیں ہے بلکہ حافہ ہے کہ زور عورتوں کو اکثر  
 ماہانہ معمول میں تکلیف پیش آتی ہیں بعض کی تینسی پیچھ جاتی ہے غش آجاتا ہے  
 یا ذرا سی بات میں ہول جاتی ہیں۔ دنیا میں موافق اور ناموافق ملائم اور ناملائم سب  
 طرح کے اتفاقات پیش آتے ہیں عورت کو مستقل مزاج ہونا چاہیے کہ وہ ہنر کی  
 ہم دردی کر سکے نہ کہ ذرا سی بات میں بلیوں اُچھلنے لگے مصیبت کے ساتھ  
 یہ دوسری مصیبت گنگوڑی۔ دھوکہ باز۔ متلون المزاج۔ تنگ مزاج۔ بغض مزاج  
 چھچھوری۔ چٹوری۔ عورت سے کبھی بناہ نہیں ہو سکتا ان باتوں کی ٹٹول پہلے ہی  
 کرنا چاہئے۔ اگر اُس کی اعتدالی اور مذہبی حالت درست نہیں ہو تو وہ ایک مسلمان  
 کے گھر میں اک رہنے کی بنیاد ڈالے گی اگر وہ ہٹیل اور ضدی ہو تو تمھاری ہر  
 بات کو کانٹے کی تم صبح کو گے تو وہ شام کے گے گی تم ایک کو گے تو وہ دوسرا  
 بھی پیچھا نہ چھوڑے گی۔ بچوں کا بھی ستیاناس ملائے گی تم چاہو گے کچھ اور  
 وہ چاہے گی کچھ بات پر بات بچوں ہی پر کھ کر لڑائی ہوگی۔ جہاں ماں باپ میں  
 میل جول ہو وہیں اولاد بھی باسیلۃً اُٹھتی ہے۔ ماں ایک طرف اور باپ ایک  
 طرف تو ان بے چاروں کی دہی نسل ہوتی ہے دو ملا میں مرغی حرام۔ ایسی بھوٹ  
 بھٹول میں کیسے ممکن ہے کہ وہ اولاد جوڑے پائے کا سہارہ ہو تمھاری پوری خوشی کا باعث  
 ہو۔ کچھ ننچے ماں کے طرف ہو جاتے ہیں کچھ باپ کے اور خاصی دو عملی ہو جاتی  
 ہیں جس کا اثر عمر بھر رہتا ہے اور ہر کام میں بجائے کیجھتی کے دو عملی کی خرابی پائی جاتی

ہو۔ کبھی مشاطاؤں کے کہنے سننے میں نہ آتا اُن کی روزی اسی پر ہر وہ پر کا کتا بنانے میں مشاق ہوتی ہیں۔ سب سے بہتر یہ ہو کہ کسی اپنے بھروسے کی عورت کے ذریعہ سے دکھلاؤ یا تمھاری ماں بہن میں سے کسی کو بھیجو۔ حق ہمارے میں خبر لو۔ جہاں لڑکی دالوں کا میل چول ہو وہاں سے ٹوہ لو۔ اُن کے سدھیا نے بھی ہوں گے وہاں سے پتہ چلاؤ۔ سب سے پہلے تن درستی پھر خوش مزاجی۔ مذہبی پابندی۔ گھروار کا سلیقہ۔ تعلیم اور تربیت ایسی ہو جو تمھارے منہ میں مدد دے سکے۔ اور جس کام میں تم آگے ہو اُسی کا مذاق اُسے بھی ہو چال چلن کی اچھی۔ قول و قرار کی کٹی۔ زبان کی سچی۔ سمجھ دار محبت والی یہ سب باتیں ہیں جو ایک اچھی عورت کے لئے درکار ہیں اور ایسی ہی بیوی چراغ لے کر ڈھونڈھنے اور قسمت سے ملتی ہو۔ بیوی ہمیشہ غیور طبیعت کی مرنے بھرنے والی ہونی چاہئے ایسی ویسی بیوی سے چند برس تو شتم پشتم نہجہ جائے گی لیکن آگے چل کر جب کبھی زمانہ نامساعد ہو یا کوئی مصیبت آ پڑے جب قلعی کھل جائے گی۔ چلتے کا ہم گاڑی جب زمانہ موافق ہو تو سب ماں میں ماں ملانے ہیں ذرا ہوا بدل دو کون اور میں کون۔ جس شخص کی ایسی بیوی ہو اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہو جس کے مکان کی بنیاد ریتیل زمین پر ہو۔ جب تک موسم اچھا ہو۔ دھوپ پڑ رہی ہو ہوا ٹھنڈی چل رہی ہو اور دروازوں کو انگٹائی میں سونے میں تو ہمارا اور اُس ہمسایہ کا مکان جس کی بنیاد چٹان پر ہو دونوں برابر ہیں لیکن جب برسات آئی اور ٹپکنے کا ڈر ہو اور زمانہ کی ہوا شائیں شائیں چلنے لگی تو پھر سر چھپانے کی جگہ بھی نہ ملے گی۔ پس یاد رکھو کہ بیوی صرف زمانہ فارغ ابائی کے لئے



نہیں ہی بلکہ سکھ اور دکھ دونوں کے لئے ہو۔ بیوی ایسی ہو کہ نانہ پلٹ جائے  
مگر وہ نہ پلٹے۔ مصیبت کے وقت وہ تمھارا غم بنا ہے۔ مدد کرے۔ ہمیشہ کے  
لئے تم اُس کے اور وہ تمھاری ہو۔ نانہ جمالیات میں سنا کا ایک طریقہ بھی  
تھا کہ قیدی کو مردے کے ساتھ دو بدوز بخیروں سے جکڑ دیتے تھے۔ ہفتوں  
تک زندہ اور مردہ آمنے سامنے بندھے رہتے تھے۔ مردے کی شکل اُس کی  
بدبو۔ رات کا وقت۔ چوکا عالم۔ کیسی کچھ مصیبت تھی کہ الہی توبہ۔ اسی طرح بد اور  
بدکار اور بد مزاج عورت اور نیک مرد کی مثال ہے کہ دونوں ایک گھر میں موجود عورت  
کیا ہے گویا سانپ کے منہ کی چھوچھو ہے کہ نہ ننگے بنتی ہے نہ اُگلے۔ ایسی مثالیں  
نم کو بہت سی جگہ لیں گی دیکھو اور عبرت پکڑو۔

کسی کی نقل ہے کہ اُس کی بیوی بڑی بد مزاج تھی زبان اُس کی گز بھر کی تھی ایک  
دن میاں پر ایسی خفا ہوئی کہ دھڑیاں اُڑا دیں گز زبان چلا کر تسلی نہ ہوئی چوتو  
بیوی نے کیا کیا کہ پتلی کا دھونن میاں کے سر پر لاکر اُٹھیل دیا میاں کو کئی بٹے  
جفتی تھے ہنس کر بولے کہ ”جو گر جتے ہیں وہ برستے بھی ہیں“ درگلویم سنت  
پینٹر بیت کے متعلق شیخ سعدی سے روایت ہے کہ اُن کی بیوی نے خفا ہو کر ایک  
ہنڈیا کھینچ ماری ہنڈیا چھوٹ گئی گھر اُن کی گردن میں رہ گیا آپسے لوگوں نے  
پوچھا کہ کیا ہے تو انھوں نے ہنس کر کہا کہ درگلویم سنت پینٹر بیت۔ جان ورنلی  
دنیا میں ایک بڑا نیک بخت اور مشہور پادری تھا جو رتہ متھو ڈسٹ کا بالی ہوا اُس  
غریب کی شادی ایک بڑی بد وراثتس مزاج عورت سے ہوئی تھی وہ جب  
ممبر پر چڑھ کر غطا کتا تھا تو بیوی صاحبہ وہیں سامنے بیٹھ کر قلمہ چڑھایا کرتی تھیں

ایک دن ایک مجلس میں اپنی سرگزشت کا ذکر رہا تھا کہ دنیا کا کوئی گناہ سوا سے  
 شراب خوردگی کے ایسا نہیں جو جو میری طرف منسوب نہ کیا گیا ہو۔ بیوی سنتے ہی  
 آگ بگولا ہو گئی اور وہیں مجلس میں کھڑی ہو کر اپنے خاوند پر یا نام بھی دھوپ دیا  
 پادری کی سائی دیکھو۔ ہنس کر جواب دیا کہ ”اچھا لکھ گناہوں کی فہرست میں ایک بھی  
 کسر رہ گئی تھی سو وہ بھی آج پوری ہو گئی“

ایک دن جمیں زکسن جو بڑا فلسفی تھا وہ لکچر دے رہا تھا۔ بیوی صاحب  
 لکچر روم میں شریف لائیں اور آتے ہی تمام علم ہئیت کے آلات اُلٹ دئے۔  
 زکسن نے آؤینس (حاضرین) کی طرف مخاطب ہو کر کہا ”لیڈیز اور جنٹلمین! یہ  
 میری قسمتی ہے کہ میرے پتے ایسی عورت پڑی ہو، جو کہ ہم نے کہا اس سے  
 خدا غواستہ ہمارا یہ منشا نہیں ہے کہ ہم لوگوں کو شادی سے باز رکھنے کی ترغیب  
 دیں بلکہ غرض صرف یہ ہے کہ تم کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ کیوں کہ سیانا آدمی دھوکا نہیں کھاتا۔  
 تم تب نصل جاؤ اور جو کچھ کرو متنا طور پر انجام کار پر نظر کر کے کرو۔ اگر تم کو پاک دل۔  
 نیک نفس۔ مناسب عمر۔ تن درست۔ توانا۔ صحیح العقل۔ پابند مذہب تم کو  
 چاہئے والی یعنی خود تمہاری طرف سے اُس کے خیالات برگشتہ نہ ہوں۔  
 تمہارے کام اور پیشہ کی قدردان بیوی خوش نصیبی سے مل جائے تو پھر کیا چاہئے  
 گرہاں لطف جب ہو کہ تم میں بھی یہی صفات ہوں تو گویا تم اپنے گھر میں ایک  
 ایسی چیز لاؤ گے جو تمہاری صفات حسنہ کو نہ صرف مکمل کر دے گی بلکہ دو سے  
 مزید دے دے گی اور وہ گھر گھر ہو گا دیکھنے کے قابل۔ جس میں دن عید  
 رات شب برات کا ہر آسے گا اور دن کو گلی کے چراغ جلاؤ تو بجائے۔ ہونہار

بروے کے چکنے چکنے پات۔ دنیا میں ایسے ہی لوگ خوش نصیب  
اور خوش گزران کہلاتے ہیں۔ یوں تو دنیا میں غم و فکر سے کوئی خالی نہیں ہو اور  
انسانی سب خوشیاں ناقص اور غالی ہیں۔

زرِ پنجہ دورِ احت گیتی مر بجاں دلِ مشو خورم  
کہ آئینِ جہاں کا ہر چین گاہے چہاں باشد  
لیکن جس طرح سے سب شہیتِ زندگی بسر کرتے اور میٹھی نیند سوتے  
ہیں تم بھی رہو گے۔



## تیرہواں باب

### شادی کا ٹھیک وقت

کُلُّ امْرِئٍ مُّهْمُونٌ يَّا وَ قَاتِهَا

یہ ایک ٹیڑھا سوال ہے جس کے متعلق مختلف رائے ہیں۔ ہم نے ایک مستند  
مصنف کا مقلد دیکھا ہے کہ بلوغِ خودِ نوٹس اس امر کی ہے کہ شادی کا زمانہ آگیا لیکن  
دوسرے مصنفین کی رائے یہ ہے کہ مرد کو بیس چوبیس برس سے پہلے شادی  
نہیں کرنی چاہئے۔ ”قبل از وقت شادی“ کا مفہوم صاف نہیں ہے کوئی اس سے

۱۵ ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہو ۱۱

کچھ مدت ملا جلتا ہے اور کوئی کچھ بہر حال بچوں کی شادی تو ضرور گڈے گڈے یا کاکھیل  
 ہے۔ ہندوستان میں خصوصاً اہل ہنود میں تیارہ برس کے لڑکے لڑکی بیاہ دئے  
 جاتے ہیں مسلمانوں میں لڑکی عمر ناتیرہ سے چودہ برس کی عمر میں شادی کے قابل  
 سمجھی جاتی اور لڑکا سترہ اٹھارہ برس کا۔ ہندوستان ہو یا کوئی ملک جہاں  
 پوری طرح نشوونما کے پہلے ہی شادی کر دی جاتی ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے  
 کہ بچے بہت تھنغیف اور کم زور پیدا ہوتے ہیں اور حصہ بقدر جثہ کے اعتبار  
 سے دیسے ہی کم عقل اور ست خیال ہوتے ہیں۔ چنانچہ ملک فاروسے میں  
 یہ بات آنکھ سے دیکھ لی ہے کہ چھوٹی عمر میں جانوروں کا جوڑا ملا دینے سے اُن کی  
 نسل کوتاہ قد ہو جاتی ہے۔ اس ملک کے پالتو جانور پائے بعد انوں نے تجربہ کر لیا  
 ہے کہ اگر وہ پوری قد و قامت کی طاقت و نسل پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ضرور  
 کہ زود مادہ کو جب تک وہ اچھی طرح بڑے نہ ہو لیں بالکل الگ رکھتے ہیں۔  
 ہندوستان کے برعکس یورپ میں بوجہ سرد ملک ہونے کے سن بلوغ کو  
 بدیر پونہ پچھتے ہیں اور بالعموم مرد ۲۶ سال میں اور عورت ۲۵ سال میں شادی  
 کرتے ہیں چنانچہ اُن لوگوں کے مارٹکیسے قوی ہوتے اور اُن کی عقلیں  
 کبھی تیز اور دماغ کیسے صحیح کہ آج قوم انگریزوں کی حکومت ایسی وسیع  
 ہے کہ اُن کی سلطنت میں شبانہ روز آفتاب غروب نہیں ہوتا۔

۱۵ ہندوستان میں یہ کمادت مشہور ہے کہ بچوں کی شادی اس باپ کی خوشی جانوں کی شادی  
 دو لہاؤں کی خوشی اور بوڑھے کی شادی تھکے لوں کی خوشی ۱۲ لہاؤں کی خوشی کی حکومت

جب عورت مردوں پروری نشوونما کے بیاہ دیئے جاتے ہیں تو ان کی قوتِ نسل  
 ٹھتر جاتی ہے جیسے کوئی کچا پھل توڑ دیا جائے بلکہ جوانی کی بارِ حجاب جاتی ہے۔ خصوصاً  
 عورت کہ اُس کی اُنھنی جوانی میں شادی کا روٹا اگر اٹکا دیا جائے اور کم عمری  
 میں بچے بھی ہو جائیں تو حمل کی تکالیف بچوں کی پرورش اُن کو دودھ پلانا  
 کیا اور کیا سیکھوں باتیں ایسی ہیں جو سترہ راہ ہوتی ہیں۔ تن درست  
 اور تروتازہ گلہ تھنا سے بچے اُنھیں ماں باپ کے ہوں گے جن کے جسمانی  
 اور دماغی قویٰ خود مکمل ہوں۔ اس سے نفرت کا انتشار صحت ظاہر ہو کر جنک  
 نموکِ نگیل نہ ہو جائے کبھی شادی کی طرف رخ نہ کرنا چاہئے۔ غرض شادی کے  
 لئے موزوں زمانہ وہی ہے کہ جب عورت مودوں اچھی طرح جوان ہو جائیں اور  
 پروری طبع اُن کے جسمانی اور دماغی قویٰ کی تکمیل ہو جائے تو مرد بیس سے  
 پچیس اور عورت سترہ سے بیس تک شادی کر سکتے ہیں۔ مرد ہمیشہ اپنی  
 بیوی سے کم سے کم تین چار سال بھی توڑا ہونا چاہئے۔ اگر کسی قسم کی خرابی  
 نہ واقع ہوئی ہو تو سترہ برس کا مرد اور ساٹھ سال کی عورت دونوں قویٰ کے  
 اعتبار سے مساوی ہوتے ہیں۔ اگر عورت مرد کے برابر کی ہو یا کچھ بڑی ہو تو  
 شروع شروع تو کچھ فرق معلوم نہ ہو گا مگر آگے چل کر بہت بڑا فرق سمجھا گا  
 کیوں کہ عورتیں بوجہ اُن کی بچہ کشی اور گھروں میں بند رہنے کے بہت جلد بڑھیا

(بقیہ نوٹ منظرِ شہر) ہر ملک میں ہر روز دن رات کسی کسی ملک میں آفتاب منور ہو رہا ہے  
 جو اس پر سے یہ بات مشہور ہو کہ سلطنتِ برطانیہ میں کبھی آفتاب غروب نہیں ہوتا ۱۲

ہو جاتی ہیں اور مرد ٹکڑے رہتے ہیں۔ ہر شخص کی حالت جدا ہی بعض گھرانے  
 ایسے ہیں کہ ضعیف والدین ہیں یا جوان جوان بنیں بیٹھی ہیں یا خود لڑکا پڑھ رہا  
 ہو یا بھی اُس کی نوکری کا ٹھکانا نہیں یہ اور ایسے بہت سے اسباب ہیں کہ  
 جن میں شادی تھوڑے عرصہ کے لئے بڑا دینا ہی مناسب ہوتا ہو لیکن اگر شخص  
 اس خیال سے شادی نہیں کی جاتی کہ پیسہ جمع ہو جائے جب شادی کریں گے  
 تو یاد رکھو کہ کتنی بھی دولت ہو عورت بغیر گھر کا آرام نہیں لے سکتی۔ اُن کے ذہن دار و  
 آسائش مند دار و۔ اسی سوچ بچار میں الرجوانی کے ہمارے دن گزار دیئے  
 تو آخر کار تم کو ضرور پھینکا دیا ہو گا۔ جو لوگ شادی کے نام سے کانٹوں پر ہاتھ دھرتے  
 ہیں اور تجھ کو زندگی کو ترجیح دیتے ہیں وہ خداوند تعالیٰ کے حکم کے خلاف کرتے  
 ہیں اور اُن کے ساتھ ضرر ہو کہ کوئی نہ کوئی نیک بخت جوان کے پتے بندھنے والے  
 تھی وہ بھی شادی کی برکت سے محروم رہتی ہے۔ جو لوگ شادی نہیں کرتے وہ میان  
 پرنازاں ہوتے ہیں کہ ہم کیسے بال بال ان شخصوں سے بچے رہے لیکن یہ  
 اُن کا خیال محض غلط ہے کیوں کہ وہ بیوی جیسی زمین۔ بچوں جیسی موبہنی صورتوں۔  
 گھر جیسی نعمت سے بھی محروم ہیں۔ ایک طرف سے اُن کو تھوڑی رقمی راحت ہو  
 تو ہرگز دوسری طرف سے وہ دنیا کی بہت سی نعمتوں سے محروم ہیں۔ جو شخص چالیس  
 پینتالیس برس تک شادی نہیں کرتے اور جوانی مفت رائیگاں کر کے اور پشیمان  
 ہو کر شادی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ بھی نقصان میں رہتے ہیں کہ ایک عرصہ تک  
 عالم تجرد میں رہ کر اُن کی پنجرہ دھڑکی ایک نئی قسم کا مطالبہ ہوتا ہے جس کی پابجائی اُن کے  
 لئے غیر معمولی چھنے سے مشکل ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف یہ کہ جو وہاں کے

شادی سے اولاد جو پیدا ہوگی وہ بچے اچھی طرح سنبھلنے بھی نہ پائیں گے کہ ہمارے لئے پیغام اجل آجائے گا اور ہماری اولاد جو ہماری زندگی میں اپنے اپنے طور ٹھکانے سے لگ جاتی وہ دنیا میں بے یار و مددگار رہ جائے گی اور ایسے پھر مردوں سے ہم کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا کیوں کہ اولاد اسی واسطے ہوتی ہو کہ ماں باپ کے بڑے پائے کا سہارا ہو۔ کبھی تم نے ایسا درخت بھی دیکھا ہو جو چوڑا ہو تاہو یعنی دو درخت مل کر کڑا گئے ہیں۔ دونوں کے تنے ایک دوسرے سے پلٹے ہوئے ہوتے ہیں اور دونوں مجتمعہ طاقت سے خوب پھلتے پھولتے ہیں یہی حال میاں بیوی کا ہو جب دو جوان مرد اور عورت گھل مل کر رہتے سہتے ہیں اور دونوں کے دل اور دونوں کی رائیں ایک ہوتی ہیں تو ان کی زندگی اور گھر جنت کا ثمرہ ہوتا ہو۔ اگر ان جوڑواں درختوں میں سے ایک کو کاٹ ڈالو اور پھر کسی دوسرے درخت کا یہی زندہ لگانا چاہو یا بڑے بڑے دو درختوں کو ساتھ جوڑنا چاہو تو دونوں سوکھ جائیں گے کبھی ممکن نہیں کہ وہ بار بار پھر نصیب ہو اس کے لئے تو بس شرم ہی کا زمانہ سوزن ہو۔ یہی حال بڑی عمر کی شادی کا ہو کہ وہ ہم خیلا اور یکا گت جو جوانی سے ساتھ ساتھ رہنے میں ہوتی ہو بڑی عمر کے جوڑوں میں ناممکن ہو۔ جب آدمی کی عمر تیس سال سے متجاوز ہوگئی تو روز بروز پھر اس کے لئے شادی کی بہار کی خواہش ہو۔ پس نہ تو اتنے جلد شادی ہو کہ دو ٹھانڈا لسن بالکل گدے کو دیا ہوں نہ اس قدر دیر سے ہو کہ بہار کا موسم گزر جائے۔ شادی کے لئے بہترین وقت وہ ہو کہ ہم اپنی آل اولاد کی کچھ بہار بھی دیکھ لیں۔ کچھ دن مل جائے کہ کہیں سے دنیا میں بس بھی کر لیں۔

اے دلِ بابر دنیا کچھ اور دیکھ لیتے  
 قسمت میں گوازل سے ناکایاں کتنی  
 فصلِ ببار میں کیوں صبا و بلبلوں کو  
 صبحِ شباب گزری اور آئی شامِ پیری  
 یہ رہ گئی تمنا کچھ اور دیکھ لیتے  
 بہتر مگر یہی تھا کچھ اور دیکھ لیتے  
 تو نے قفس میں رکھا کچھ اور دیکھ لیتے  
 چھٹا نہ گرا نہ حیرا کچھ اور دیکھ لیتے  
 تقدیر میں جو ہوتا کچھ اور دیکھ لیتے  
 جوشِ جنوں کا سودا کچھ اور دیکھ لیتے  
 ہمِ لطفِ زندگی کا کچھ اور دیکھ لیتے  
 حسرتِ جو پھر بھی کیا کیا کچھ اور دیکھ لیتے  
 اس گلشنِ جہان میں بوسے و فانیائی

شاگردِ وطن میں رہتے کچھ دن جنائیں سنئے  
 بے مری اجنا کچھ اور دیکھ لیتے

## چودھواں باب

شادی خانہ آبادی

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُشْرِفِينَ

نہ مزامیر نہ باجانہ سرود اور نہ رقص  
 اور نہ بدعت کے مراسم سے کوئی شریعت  
 سرِ خالصہ حکمِ خدا کی تعمیل +  
 ہو ہو قاطبہ شریعتِ نبوی کی تقلید

۱۵ اللہ فضولِ نرجوں کو پسند نہیں کرتا ۱۶



دنیا میں ہوا سے شادی ہیاد اور میت کے اور کوئی معاملہ ایسا نہیں ہو کہ جس میں  
 اس قدر مختلف رسمیں ہوں۔ ہر ملک اور ہر رسمے انہیں پر صادق آتا ہو۔ یورپ اور  
 ہندوستان کی رسوم شادی میں آسمان زمین کا فرق ہو لہذا ہم اپنے ہاں کے رسوم  
 کے متعلق بحث کرنے ہیں۔ شادی سے بڑھ کر انسان کی زندگی کا کوئی واقعہ  
 محترم با شان نہیں ہو کہ اور دوسرے اور واقعات بھی بڑے بھاری ہوں مگر  
 اس سے بڑھ کر نہیں ہو سکتے اس سے زندگی کا نیا دور دورہ شروع ہوتا  
 ہو۔ پس ضرور ہو کہ دنیا کے نئے طرز زندگی میں عورت مرد دونوں سب طرح  
 ٹھیک ہو کہ قدم رکھیں۔ جوان لڑکے جب کبھی اپنی شادی کی بات چیت ہوتے  
 سنتے ہیں تو شاد و شاد ہو جاتے ہیں۔ لڑکیاں جینز کی عیاری۔ جوڑوں کی کٹر پونٹ  
 مصالحوں کی ٹسکائی۔ جھج جھج کے کپڑے دیکھ کر خوش ہو جاتی ہیں کیوں کہ کوار پتے  
 میں ایسے بھاری بھر کر جوڑے کون بنیتا ہو۔ گنا بھی پنا ٹلا رہتا ہو۔ نیل بھیل  
 پھول پان کی ممانعت رہتی ہو عطر مرہ مستی تو اپنی جگہ ہے۔ لیکن اوپر جی چل پل  
 سے وہی نادان خوش ہوتے ہیں جو شادی کی ذمہ داریوں سے واقف نہیں  
 اُن کے خوش کرنے کو خطا ہری تمام بہت ہی ہو۔ امیروں کو تو سب کچھ سزاوار  
 ہو۔ اللہ نے انہیں دیا ہو جو چاہے خرچ کریں مگر افسوس تو یہ ہو کہ غریب بھی  
 اُن کی ریس میں گرے جاتے ہیں اور سبزی میں اگر محض جھوٹا ادواہ کے لئے  
 بک جائے ہیں۔ گھر میں جو کچھ ہو دے دلا کر بھی قرض دیا بھی سہنے بلکہ بیٹھنے کا  
 کھنڈا بھی گرو۔ ایسی شادی خانہ آبادی ہو یا خانہ برابری۔ اسی کے دن خرچ کے  
 ڈر سے لوگ مہمی ہونے سے گھبراتے ہیں اور یہاں تک میٹوں سے نفرت

نفرت ہوئی ہو کہ بس نہیں چنتا کہ گلا گھونٹ ڈالیں۔ لڑکا ہوتا ہو تو اس باپ تو  
 جاسر آئے گئے تک بھی شاد و شاد نظر آتے ہیں اگر بیٹی ہوئی تو بس سب کو  
 سانپ سو نگہ جاتا ہو۔ کیوں اسی فضول خرچی کی بدولت۔ معلوم ہو کہ بیٹی کی بدولت  
 گھر میں جھاڑو پھر جائے گی۔ ایک عجیبی چیز ہی کو لیجئے جوڑے ایسے بھاری بھر کم  
 دیے جائیں گے جو سوائے شادی یا ہ کے روز مرہ پہننے کے قابل نہ ہوں ان کا  
 صد ہار دبیہ کا مصالک پڑا پڑا یوں ہی ماند ہو جائے۔ چچو تو دبیہ کے چار آنے۔  
 دھڑے دھڑے ستیاناس ہو جائیں۔ برتن اتنے اور ایسے دیے جائیں  
 گے کہ کسیرے ک دوکان معلوم دے۔ دنیا بھر کا کھراگ جمع کیا جائے گا۔  
 جتنا بھاری چیز ہوگا اتنا ہی نام ہوگا۔ بس جھوٹی شینی اور نام پر فدا ہیں۔ جینیر  
 دو مگر کیا دو دہی جو آئندہ کام آئے۔ جینیر کا مطلب بھی یہی ہو کہ وہ چیزیں دی جائیں  
 جو جدا گھر کرنے میں کام آئیں۔ کسی چیز کی محتاجی نہ رہے۔ بھلا کیسے پیسے لگی ہوئی  
 پٹاری کیا کام آئے گی۔ بڑی بڑی دیگیوں کی کیا ضرورت کیا بازار میں کرایہ سے  
 نہیں ملتیں۔ جوڑے دو مگر روزانہ استعمال کے ضرورت کے موافق سیکڑوں  
 کی تعداد میں ہم نے جوڑے گنوا دیئے تو کس کام کے ان کے پہننے کو  
 برسوں چائیں جب تک رنگ اڑ جائے گا مصالک ماند ہو جائے گا کٹی برتنیں  
 گزر کر کپڑے گل جائیں گے۔ دو چار جوڑے بھاری دینا کافی ہو وہ بھی ایسے  
 کہ کہیں آنے جانے کے کام آئیں نہ ایسے کہ پہننے والے کی جان پر بن جائے  
 بوجھ کے مارے سنبھالے نہ جائیں۔ جو تمھارا مقدور ہو وہ شوق سے دو دینے  
 کو کوئی منہ نہیں کرتا جو بیٹی جیسی چیز دے دے گا وہ کیا اٹھار کے گا ہم کہتے ہیں

کہ وہ چیز کیوں نہ دے کہ جس کی بددلت ہمہ چیز موجود ہو۔ ضرورت کے موافق  
 زیور دے کر اگر خدا نے دیا ہو تو نقد روپیہ جتنا چاہے دو۔ جاہلادو کہ ہمیشہ  
 کام آئے۔ تمھاری بیٹی کو بھی آئندہ کا سہارا ہو۔ پشتا پشت اس سے فائدہ  
 اٹھائے۔ یہ دینا کیا ہو کہ برس دو برس بعد پھر ننگے کے ننگے۔ اب تو خدا خدا  
 کر کے ہم نے بعض جگہ دیکھا ہو کہ چیز میں جاہلاد اٹاک اور بنک کی پاس بھی  
 دی جانے لگی ہو۔ بیٹی والوں کے گھر کا حال تو سن چکے بیٹے والوں کے گھر میں  
 اتنا کھڑاک تو نہیں ہوتا لیکن پھر بھی ضرورت سے زیادہ دیاں بھی پھیلاوا ہوتا ہو۔ اب  
 چند روز سے لوگوں کی بد معاملی دیکھ کر لکھا پڑھی ہونے لگی ہے لیکن جب بد معاملی  
 ہی کا شبہ ہو تو لکھا پڑھی سے کیا حاصل۔ زبان کے جو سچے ہیں اُن کا زبان  
 سے کہ دینا پتھر کی لکیر جو۔ جو زبان کے سچے نہیں وہ ایک نہیں دس اقرار تھے  
 لکھ دیں اسٹامپ پر لکھ دیں جسٹری کرادیں ب فضول ہو۔ ایک بات  
 غر و طلب ہو کہ پٹاری کا خراج جو لکھو یا جاتا ہو وہ بھی ایک فضول بات ہو۔ اگر دینے والا  
 ہو گا تو یوں دے گا نہ دینے والا ہو گا تو اس سے کوئی کیا لے گا۔ بن مانگے  
 موتی ملے اور مانگے ملے نہ بھیک۔ لوگ اس میں پیش بندی سمجھتے ہیں کہ  
 تنخواہ لکھوا لینے سے سخت دہن ہو جاتی ہو حال آن کہ معاملہ برعکس ہو فرض کر دیج  
 لڑکا میں چھپیس روپیہ کا نوکر ہو اور پانچ روپیہ عینہ لکھ دیا اور آگے چل کر وہ چار سو کا  
 ڈبٹی ہو گیا تو وہی پانچ روپیہ ناک پر دھر دے گا تمھارا منہ کیا ہو کہ زیادہ مطالبہ  
 کر سکا اور اگر اس کے ہاتھ میں خود لکھ بھی نہیں ہو تو وہ بے چارہ کہاں سے دے گا  
 زمانہ سب کا یکساں نہیں رہتا کیا تالش کرو گے۔ کس پر تالش دلاؤ پھر لو گے

کیا ہاں اتنا ضرور ہوگا کہ بیٹی گھٹنے سے لگ کر پیچھے جاے گی۔ مہر کا معاملہ بھی محتاج اصلاح ہو مہر کا جو اصل منشا ہو وہ مفقود اب تو ایک طرح کا لنگر سمجھا گیا ہو کہ میں ہزار چیس ہزار کے اندر ٹھہرتا ہی نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جتنا مہر زیادہ ہوگا اتنی ہی مضبوطی ہو چاہیے دینے کی استطاعت ہو یا نہ ہو۔ جاٹ رے جاٹ نیرے سر پر کہاٹ اُنھوں نے کہا کہ کوٹھو۔ سننے والوں نے کہا کہ ارے میاں تمکے ٹمک تو نہ ملا۔ اُس نے کہا پڑا نہ ہو بوجھوں تو مڑے گا۔ پس شارع مقدس کا جو مطلب مہر کی فرار داد سے وہ بالکل مفقود ہے۔ اس لئے مہر اتنا مقرر کرنا چاہیے کہ دو گھا پطیب خاطر ادا کر سکے اور اگر نہ ادا کرنے کے لئے مہر ہو تو پھر

از صحن خانہ تابہ لب بام ازاں من

از بام تابہ عقد ثریا ازاں تو \*

شادی بیاہ میں نبوتے اور منہ دکھائی کا رواج ہے۔ پاس پاس کے رشتہ داروں کا

۱۵ مہر کا شرط نکاح ہونا اس بات کی تمہید ہے کہ عورت نکاح ہونے کے ساتھ اپنے مال کی مالک ہوتی ہے۔ برغلاف اس کے انگریزوں کے ہاں منکوحہ عورت کوئی چیز نہیں۔ اس کی اپنی ذاتی کمائی بھی عورت کی ملکیت نہیں سمجھی جاتی نہ وہ داد و ستد کی مجاز ہے بایں ہمسایہ ہنس کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں عورتوں کی کچھ قدر نہیں۔ انگریزوں میں بھی جو عورتوں کی قدر ہو وہ تو اسی سے ظاہر ہے اصلی قدر عورتوں کی ہم مسلمانوں میں ہے کہ عورتوں کو اپنی طرح برابری کے درجے میں ملک ہونے دیتے ہیں ۱۲

از الحقوق والفرائض

مضائقہ نہیں مگر دور کے رشتہ داروں سے لینا بالکل نامناسب ہو۔ کسی کے ہاتھ میں پیسہ ہو کسی کے پاس نہ ہو۔ اسی واسطے بہت سے مہماں دل موسس کے رہ جاتے ہیں شادی میں نہیں جاتے اور کچھ بہانہ کر دیتے ہیں یا سنگ آمد و سخت آمد جاتے ہیں تو کہیں سے کتر بونت کر کے شادی کا خرچ نکالتے ہیں جس سے اُن کی ضروریات میں خرچ ہوتا ہے۔ اس میں دین کا طریقہ صرف اس غرض سے نکالا گیا تھا کہ شادی کے گھر میں دس کی لاٹھی ایک کا بوجھ کچھ مدد ہو جائے مگر لینا کسی کو برا نہیں لگتا دیتے وقت لوگ بغلیں جھانکتے ہیں پس سُن دھائی ہو کوئی کچھ چڑھا دیا چڑھا۔ یا نہ تو دے تو اس طرح دے کہ دینے والا جانے لینے والا جانے نام نمود کو نہ دے نہ عام طور پر سُن دھائی کی جائے اور چندہ وصول کیا جائے نایج گانے باجے گاجے آتش بازی روشنی وغیرہ کا رواج اب خود بخود اٹھتا جاتا ہے۔ شریف گھرانوں میں نایج تو قطع طور پر موقوف ہو۔ باجا بھی بند ہوتا جاتا ہے۔ روشنی حسب ضرورت کر لی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں نہ اس میں بڑا بجاری خرچ ہو آتش بازی البتہ موقوف ہو۔ اب نایج صرف اُن گھرانوں میں ہوتا ہے جو پابندِ شرع نہیں لیکن جہاں کہیں ہوتا ہے وہ یک قلم موقوف کرنے کے قابل ہو۔ زنان خانوں میں میراثیں اور دو دنیاں دائرے پر کچھ ٹوٹا چھوٹا گالیتی ہیں اُن کا خرچ ہی کونسا ہو عورتوں کے لیے کچھ تھساوان دل بستگی چاہیے لیکن بیل بٹے کا دستور بہت رکیک ہو اس کو موقوف کرنا چاہیے جو کچھ ڈومینوں کو دینا دلانا ہو خود گھر والی دیں اور پہلے سے یہ بات ظہر لیں۔ کرکینوں کے دینے کو کوئی منع نہیں کرتا خوشی کا موقع ہو وہ لوگ اسی دن کی آس لگاے رہتے ہیں اُن کا دینا داخلِ ثواب ہو بہر حال جہاں تک

ممکن ہو مہرین سے اسراف اور فضول خرچی اور لغو اور بے کار ریت رسوں ٹونوں  
 تو کموں اور لین دین سے پرہیز کیا جائے۔ روپیہ جتنا خرچ کرنا ہو کیا جائے مگر موقع  
 اور محل ضرورت کے لحاظ سے۔ چار دن کی واہ واہ خوشادبوں کی تعریف پر پھول  
 جانا اور روپیہ لٹا دینا اور پھینا نا کون سا عقل مندی کا شیوہ ہے۔ شریع کی رو سے تو نکاح  
 کچھ مشکل نہیں اور والدوں نے اُسے ایسا کر دیا ہے کہ شادی کیا ہوتی ہے مگر بے غضب آنا  
 ہے۔ جمع کر اگر یا سب خالصے لگ جاتا ہے اُسٹا فرض کا دباں شادی کی یادگار رہ جاتا ہے  
 ہمارے ہاں بعض نا سمجھ گھرانوں میں شادی سے پہلے دلہن کو کم کھلاتے ہیں کہ  
 دُعا بھی ہو جائے اور رنگ نکل آئے ایک کو ٹھری میں بایون ٹھانے ہیں جس کا  
 دوسرا نام قید نہالی ہے۔ جس سے رہی سہی اور بھی طاقت سلب ہو جاتی ہے۔  
 ایک تو بے چاری کو گھر کے چھوٹنے کا صدمہ کہ جس میں بچپنے سے بڑی ہوئی  
 ماں باپ کی جدائی۔ ایسی جگہ جانے کا سہم جہاں کے سب لوگ اوپر ہی ہیں۔  
 گویا ایک نئی دنیا ہو اور یہ تنہا اُس پر یہ نگاہ۔ اس کے علاوہ اُس کو گھٹا کر  
 بیٹھنے اور سہراں میں بھوکے پیٹ رہنے کسی سے بات چیت نہ کرنے کی  
 تاکید کی جاتی ہے اور یہی اس زمانہ کی بڑی شہم رہ گئی ہے۔

پندرہواں باب

سیات (بدی)

وَكُفِّرْ بَوَائِقَ أَحْسَنَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (۳۱ انعام)

جوان آدمی جو پاکبازی اور تن درستی کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہو اُس کے دھیان رکھنے کی بہت سی ضروری باتیں ہیں۔ عقل مند و ہر جو دوسروں کو دیکھ کر سبق حاصل کرے۔ جو لوگ بدرہی کی وجہ سے گرفتار مصیبت و آلام میں کیا اُن کی حالت ہماری عبرت کے لئے کافی نہیں ہے کیا ہم میں اتنی بھی سمجھ نہیں ہو کہ اپنے بھلے بڑے کو پہچان سکیں۔ نوبوانوں کے لئے سب سے بڑے خطرے کی بات بُری صحبت ہو اُسی سے خوب کیا جاسکتا ہے۔ خبر بوزہ کو دیکھ کر خبر بوزہ رنگ پڑتا ہے۔ اَلصُّحُفَةُ نَاشِرَةٌ لِّكَوْكَانٍ سَاعَةً۔ ایک گھڑی کی بُری صحبت تمہارے بگاڑنے کو کافی ہے۔ وہ لوگ تم کو اپنے رنگ میں رنگ لیں گے۔ بد معاشوں اور اوباشوں کو کسی شریف آدمی کو بگاڑنے میں بڑا مزہ ملتا ہے کیوں کہ اس میں اُن کا خود فائدہ ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ارے میاں دنیا میں کیا بار بار آنا ہے یہ چند روز کی بارہی جو کچھ دیکھ لیں کھا لیں بی بیس پن لیں بیس وہ اپنا سمجھو کیا ہم کو دوبارہ تھوڑی آنا ہے کیا یہ کوئی عقل مندی کی بات ہے کہ ہم کو دوبارہ آنا نہیں ہے تو اس لئے ہم کُل کھلیں۔ دنیا میں اپنی تاک گٹائیں حقیقہ و ذیل اور خوار ہوں۔ ہم کہتے ہیں کہ دنیا میں جب ایک ہی دفعہ

۱۵ اور بے حیائی کی باتیں جو ظاہر ہوں اور جو پوشیدہ ہوں اُن میں سے کسی کے

پاس بھی نہ پہنچتا ۱۲

۱۶ گھڑی ہر کی صحبت کیوں نہ ہو مگر اثر ضرور ہو تا ہے ۱۲

آتا ہے تو اور زیادہ محرومت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی چند روزہ زندگی دانش مندانہ طور پر سستی اور نیکی سے بسر کریں بھلا کوئی کہیں مہمان جاتا ہے تو ایسی اودھم مچاتا ہے۔ زندگی بہت تھوڑی ہے جب ہی تو مرنے پر ہی کہہ کر رہا ایسا نہ کریں۔ جوانی برباد نہ کریں بلکہ یہی دن ہیں کہ جس میں ہم کو چال چلن کی ایسی حفاظت اور روک تھام کرنی چاہیے کہ جو آئندہ زندگی کی عمدہ عمارت کی مستحکم بنیاد ہو ایسی صحبتوں ایسے جلسوں سے دور بھاگو کہ جن کے اثر سے تمھاری دنیا و دیں دونوں غارت ہوں اور تمھارا دل ایسا سیاہ ہو جائے کہ پھر گناہ ہی گناہ معلوم نہ دے۔ نماز روزہ چٹ۔ قرآن شریف احکام الہی۔ قیامت وغیرہ سب سے بے خوف ہو گئے۔ کہتے ہو ۵

اب تو آرام سے گزرتی ہو  
عاقبت کی خبر خدا جانے

کیا خوب جس کو تم آرام سمجھتے ہو وہ آرام نہیں ہے بلکہ وہی تمھارے دوزخ میں پہنچانے کا دارنٹ ہے اور عاقبت کی خبر خود تمھارے افعال سے ظاہر ہے  
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خَيْرٌ مِّنْ ذَٰلِكَ لَكُمُ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (ہم انہیں دوزخ میں  
ہر آنکہ ختم بدی کشت و چشم نیکی داشت  
• دماغ بے سیدہ بخت و خیال باطل بست

۱۵ اُن کے لئے دنیا میں (بھی) رسوائی ہو اور اُن کے لئے آخرت میں (بھی) بڑا

(بخاری) عذاب ہے ۱۲



ایسے لوگوں سے دور بھاگو جو تم کو بُرے افعال کی طرف گھٹیں۔ تجھیں  
 بدنام کریں۔ تمہارے نام کو بٹہ لگائیں۔ تمہارے دل و جان کو غارت کریں۔  
 تمہاری ساری زندگی۔ تمہاری آئندہ کی امیدوں کو خاک میں ملائیں۔ دنیا تمہاری  
 غارت کریں۔ اور دین میں بھی مُنہ دکھانے کو جگہ نہ رکھیں۔ یاد رکھو کہ ایسوں کی دوستی  
 خدا سے دشمنی مول لینا ہوا چھوٹا چھوٹا گے اچھے کھلاؤ گے بُروں کے  
 ساتھ بٹھو گے بُرے کھلاؤ گے۔ تم نے دیکھ لیا ہو گا کہ ایسی ناشائستہ  
 حرکات عموماً شب کے پردے میں کی جاتی ہیں۔ یہ وہ وقت ہے کہ تم کتاب  
 دیکھو اخبار پڑھو یا تفریح کو جاؤ یا ورزش کرنا یہ کہ وقت عزیز کو ہلو و لعب اور  
 ہی ہی انا ہو ہو میں ضائع کرو۔ ان مخرافات میں نقصان مایہ و شہات ہوتا  
 دونوں بندھی باتیں ہیں۔ خدا کے بندے رات کو گھروں میں آرام کرتے ہیں  
 بد معاش راتوں کو دہی تباہی پھرتے ہیں۔ وَجَعَلْنَا لَكُمْ مَسَاجِدَ وَجَعَلْنَا  
 اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا الْفَجْرَ مَعَاشًا (۳۱ م) جب خلق اسدا اپنے گھروں  
 میں بیٹھی نیند سوتی ہو اور چاروں طرف سنسان ہو جاتا ہو آمد و رفت موقوف ہو جاتی  
 ہو تو بس اس کو چپے میں روٹی ہو جاتی ہو۔ چوری چھپے سب کام ہوتے ہیں۔  
 آوارہ گرد۔ ننگ خانہ دان اپنا مُنہ کالا کرنے کو نکلتے ہیں۔ کوئی کسی طوایف  
 کے کوٹھے پر چڑھ جاتا ہو کوئی کسی ڈے میں گھس جاتا ہو کوئی جو اکیلے لگتا ہو کوئی

۱۵ اہم ہی نے تمہاری نیند کو (موجب) راحت بنایا اور ہم ہی نے رات کو پردہ (پوشش)  
 بنایا اور ہم ہی نے دن کو روزی (کے دھندلے کا وقت) بنایا ۱۶

شراب خانے اور چنڈو خانے میں جا رہا تھا۔

ع رات کیا آتی ہو ان کے سر پہ بلاتی ہو

شہروں اور قصبوں میں ایک طوفان بے تمیزی برپا رہتا ہو جتنے شہدے۔ لچے ہیں  
سب حضرات الارض کی طرح باہر نکل پڑتے ہیں۔ اسی جوانوں۔ سنبھلو اس طرف  
ایک قدم نہ بڑھاؤ اپنے گھر میں رہ کر اچھی اچھی کنہیوں کا مطالعہ کرو۔ چار بجے مائیں  
بیٹھ کر کچھ سیکھو اندھیرے میں بھی ابھی جگہ قدم نہ دوہرو جہاں اُجالے میں جاتے  
ہوے جھپکتے ہو۔ خدا کے سامنے اندھیرا اُجالا سب برابر ہو۔ کسی ایسے  
سے دوستی نہ کرو جسے تم اپنے بزرگوں کے سامنے پیش نہ کر سکو۔ راتوں  
کو ڈھنڈلاتے پھرنا بہت معیوب ہو اگر کہیں یہ ضرورت جانا ہی ہو تو (۹) بجے سے  
پہلے پہلے گھر میں آ جاؤ زیادہ دیر تک باہر رہنا تم کو خدا جانے کس بلا میں پھنسا دے  
اور پھر آدھی آدھی رات تک جاگنا تمہاری صحت کے لیے بھی مضر ہو دو سکر دن  
دس بجے دن تک پینک پر پڑے اینڈ تہے ہو گے اور ضروری کام کرنے کے  
نہ کر سکو گے۔ علاوہ بُری صحبت کے احتراز کے تم بُری کتابوں سے بھی  
بچو وہ بھی بُری صحبت سے کچھ کم مضر نہیں ہیں۔ بعضی کتابیں ایسی غریب اخلاق  
میں کہ بس ایک کتاب کا پڑھنا تباہی کے لئے کافی ہو اچھے اچھے دل بگڑ جاتے  
ہیں۔ بھلا وہ بھی کوئی کتاب ہو جو نیکی اور نیکو کاری کو تمہارے دل سے نکال کر  
اُس کی جگہ بدی اور بد کاری قائم کر دے۔ اس میں شک نہیں کہ نادلوں میں  
دل خوب لگتا ہو اُس میں کسی قسم کی داغی محنت نہیں کرنی پڑتی۔ پڑھتے  
چلے جاؤ دل سیر نہیں ہوتا طبیعت نہیں گھبراتی بر خلاف اس کے علمی کتابوں

میں تو دل اور دماغ پر زور دیتا ہوتا ہوں کہ کیوں کر بھل لگیں گی۔ تم ہم کو وہ کتابیں دکھلاؤ  
 جو تم دل لگا کر پڑھا کر نے پر ہم تم کو ابھی بڑ دیں گے کہ تم کس قسم کے آدمی ہو۔  
 جو آنکھیں فرضی عشقیہ قصوں پر ڈبٹا آتی ہیں افسوس ہے کہ وہ اپنی کثرت پر  
 کبھی نہیں رو تیں۔ رونے کا مقام تو ہمارے افعال ہمارے حرکات و سکنات  
 ہیں نہ کہ فرضی جھوٹے قصے۔ جو آدمی اچھی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے جس کا  
 دل پاک ہے جو گناہوں سے متنفر ہے وہ خدشہ سے محفوظ ہے لیکن جس آدمی کا  
 اوڑھنا بچھونا ایسی کتابیں ہوں فحش اور خللات تہذیب مضامین سے پُر ہوں  
 بھلا کیسے ممکن ہے کہ وہ صحیح سلامت بچ سکے۔ مثل مشہور ہے کہ گلوں کی دلتالی  
 میں ہاتھ کالے۔ کوئی شریف آدمی ایسی کتاب کو ایک دفعہ چرہ لینے کے بعد  
 ممکن نہیں ہے کہ اُس کے دل پر بدی کا گہرا نقش نہ ہو جائے جو مٹائے  
 نہ ملے گا۔ ہمارا جسم کیا ہے ایک بیجر ہے جس میں ایک درندہ نفس آ رہا ہے۔  
 شیطان اور فرایان تین چیزیں بند ہیں بھلا کون اور بھی سمجھ کا ہو گا جو درندہ  
 کو چھپو دے شیطان کو درغلادے اور بچہ بچ سکے۔ اسی بھائیو! تم ایسی کتابوں  
 کو پڑھنا تو درکنار کبھی جھوٹا بھی نہیں جس میں افعال ضحیر کو پسندیدہ لباس پہنا کر  
 تمہارے سامنے کھڑا کیا گیا ہو۔ یہی حال فحش اور برہنہ تصویروں کا ہے کیسے  
 کچھ بُرے خیالات اور جوش اُن کو دیکھ کر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر لیانا رٹونے نیویارک  
 سوسائٹی میں ایک لکچر میں کہا تھا کہ مجھے اپنے بچنے کی ایک بات یاد ہے کہ  
 جب میری عمر بارہ سال کی تھی کہ مجھے ایک جرمن موچی نے ایک فحش کتاب  
 دکھائی تھی اور خدا شاہد ہے کہ وہ تصویریں آج بھی میرے دل میں اُسی طرح

نقش میں جیسی کو دیکھتے وقت تھیں۔ یوں دیکھنے کو میں نے ہزاروں تصویروں  
 دیکھیں مگر اب کسی کا خیال بھی نہیں رہا۔ میں نے بار بار ارادہ کیا کہ انہیں تصویروں کا  
 بالکل خیال چھوڑ دوں لیکن جب کبھی اُس ہوجی کا خیال مجھے آجاتا ہے تو ساتھ ہی  
 اُس کے میری پیش نظر وہ کائنات کتاب بھی آجاتی ہے۔ اسی طرح گات پٹرس  
 کے مشہور ڈیڈرنے اوائل عمر کا حال ایک لکچر میں بیان کیا تھا کہ میں خدا سے  
 التجا کرتا ہوں کہ اسی پروردگار میرے دل سے اُن خیالات بد کو جو نقش کا کج  
 ہو گئے ہیں دور کر دے۔ میں خود بھی اُن کو زاموش کرنے کی بہت کوشش  
 کرتا ہوں لیکن کیا کروں کہ نہ وہ اب تک مٹے ہیں اور تائیدہ مٹتے نظر آتے  
 ہیں، کسی حیا دار آدمی کو برہنہ تصویریں نہ اپنے پاس رکھنی چاہئیں نہ کسی  
 اور کو دکھلانی چاہئیں۔ دیکھنے والا اُس وقت بظاہر تو خوش ہو جائے گا  
 مگر تم کو تو پتا ہی سمجھے گا۔ ایسی تصویریں خواہ دیواروں پر دیباچہ کے لئے  
 لگی ہوں، ہوں خواہ البم میں ہوں خواہ صندوق میں پوشیدہ ہو جہاں کہیں  
 بھی ہوں رکھنے کے قابل نہیں۔ جناب مولوی نذیر احمد صاحب کی کتاب  
 توبۃ النفع میں نسخہ ذکر بریئے کلیم کے بیودہ کتب خانے کا حال اس  
 خوبی سے لکھا ہے کہ اگر ہم اُس کو یہاں نقل کریں تو ہماری کتاب میں اور ایک  
 بیش بہا مضمون اضافہ ہو جائے گا۔ وہ ہذا۔ آخر باہر انصوح بنے نوکر  
 نے بوجھا کہ کلیم کا اسباب کس جگہ رہتا ہے؟ ذکر۔ حضور۔ صاحب زادے  
 نے دو کمرے رکھے ہیں اس دکن والے کمرے کا نام اُنہوں نے  
 (بچے ہی تو ہیں) عشرت منزل رکھ چھوٹا ہے جب اُن کے ہم جولی آتے ہیں

تو سب اسی کمرے میں بیٹھ کر کھیلنا اور باتیں کیا کرتے ہیں۔ اُتر والے کمرے کو خلوت خانہ فرمایا کرتے ہیں اُس میں اُن کے پڑھنے لکھنے کی کتابیں وغیرہ ہیں۔ نصوص - عشرت منزل اور خلوت خانے کا نام سن کر چونکا ہوا اور اُس نے نوکروں سے کہا اچھا پہلے اس عشرت منزل کو کھلو۔ چنانچہ عشرت خانہ کھولا گیا تو تکلف خانہ تھا۔ کمرے کے بیچ میں چوکیوں کا فرش اُس پر دری اُس پسفید چاندنی اس خوش سلیقگی کے ساتھ تنی ہوئی لگے دھتے یا سلوٹ کا نام نہیں۔ صدر کی جانب گجرات کا نفیس قالین بچھا ہوا۔ گاونگہ لگا ہوا۔ سامنے اوگالداں لب قالین سجوان۔ چوکیوں کے گرد گردیاں بٹھیں تو لکڑی کی گرائینے کی طرح صاف اور چمکتی ہوئی۔ چھت میں پٹائی کی گوٹ کا پتھا لٹکا ہوا۔ ہلانے کے واسطے نہیں بلکہ دکھلانے کے لیے۔ اُس کے پہلوؤں میں جھاڑ جھاڑوں کے بیچ بیچ میں رنگ برنگ کی ٹانڈیاں کیا چھت بلا بالائے آسمان کا نمونہ تھا۔ جس میں پتھا بجاے کمکشاں کے تھا۔ جھاڑ بنزلہ آفتاب و ماہ تاب ٹانڈیاں ہو ہو جیسے ستارے۔ چھت کی مناسب حالت دیواریں تصویروں اور قطعات اور دیوار گریوں سے آراستہ تھیں۔ نصوص اس ساز و سامان کو تھوڑی دیر کے عالم میں دیکھتا رہا۔ اس کے بعد ایک آہ کھینچ کر بولا افسوس کتنی دولت خداداد اس بہبود و نالائش اور تکلف و آرائش میں ضائع کی گئی ہو کیا اچھا ہوتا کہ یہ روپیہ محتاجوں کی امداد اور غریبوں کی کارباری میں صرف کیا جاتا۔ اس کے بعد اُس کی نگاہ مقابل صدر پر جا پڑی تو کیا دیکھتا ہو کہ آٹھ منے سا منے دو میز لگی ہیں ایک پر گنجدہ شطرنج

چوسہ تاش۔ کھیل کی چیزیں اور اگر ن باجے رکھے تھے۔ دوسری پر  
گل دان اور عطردان وغیرہ ایک نہایت عمدہ طلائی جلد کی موٹی مٹی کتاب۔  
نصوح نے نہایت شوق سے اس کتاب کو کھولا تو وہ تصویروں کا اہم تھا مگر تصویریں  
کسی عالم فاضل۔ درویش۔ خدا پرست کی نہیں۔ کھوا پکھا دوجی۔ تان میں خاں  
گوٹیا۔ میرزا محمد امین نواز۔ صد خاں پہلوان۔ کھلونا بھانڈ۔ حیدر علی قوال۔  
نصوح، مہجڑا۔ قاری محمد علی پھکڑ۔ بدو جواری۔ اس قسم کے لوگوں کی شیش  
آلات کی وجہ سے نصوح نے دیوار دالی تصویروں کو بغور نہیں دیکھا تھا اب  
الہام کو دیکھ کر اُس سے خیال آیا۔ اُنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے تو وہ تصویریں اور بھی بہت خوبصورت  
قطعے اور طغرسے اگرچہ اُن کا خط پاکیزہ تھا مگر مضمون و مطلب دین کے برخلاف  
مذہب کے برعکس نصوح نے وہیں سے ایک میرز ش اٹھا کر ان سب  
کی خبر لینی شروع کی اور بات کی بات میں کل چیزوں کو توڑ پھوڑ کر برکیا اور  
جو کچھ باقی رہا اُن کو صحن میں رکھ آگ لگا دی اور نوکر دیا اچھا اب خلوت  
کھو لو۔ اُس میں تکلف کے معمولی ساز و سامان کے علاوہ کتابوں کی ایک  
المانی تھی دیکھنے میں تو اتنی جلدیں تھیں کہ انسان ان کی فہرست لکھنی چاہے  
تو مارے دن میں بھی تمام نہ ہو لیکر کیا اُردو کیا فارسی سب کی سب کچھ ایک  
طرح کی تھیں۔ جھوٹے قصے بیہودہ باتیں۔ فحش مطلب بچے مضمون۔ اخلاق  
سے بعید جیسا سے دور۔ نصوح اُن کتابوں کی جلد کی عمدگی خط کی پاکیزگی کا غد  
کی صفائی عبارت کی خوبی طرز اداسی پرستگی پر نظر کرتا تھا تو کلیم کا کتب خانہ اُس کو  
ذخیرہ بے بہا معلوم ہوتا تھا مگر معنی و مطلب کے اعتبار سے ہر ایک جلد زخمتی

اور ویرنی تھی..... بار بار کتابوں کو الٹ پلٹ کر دیکھتا تھا اور رکھ رکھ دیتا تھا آخر کار یہی رائے قرار پائی کہ اُن کا جلا دینا ہی بہتر ہے چنانچہ بھری الماری کتابیں اوپر تلے رکھ کر آگ لگا دی۔ علیم (کلیم کا چھوٹا بھائی) دوڑا دوڑا جا اپنا کلیات آتش اور دیوان شہر اٹھا لایا اور باپ سے کہا کہ جناب میرے پاس بھی یہ دو کتابیں اسی طرح کی ہیں۔ نصوص نے ان کتابوں کو بھی دجا چرکے سے کھول کر دیکھا اور کہا کہ واقع میں ان کے مضامین بھی جہاں تک میں دیکھتا ہوں بُرے اور بیہودہ ہیں لیکن تمہاری نسبت مجھ کو خدا کے فضل سے اطمینان ہے جا بہ تو اپنی کتابوں کو رہنے دو اگرچہ ان کا مطالعہ میرے نزدیک خالی از معصیت نہیں ہے۔

علیم کتاب جب دیکھنے اور پڑھنے کے لائق نہیں تو اس کا رکھنا بے سود بلکہ خطرناک ہے بہتر ہو گا کہ ان کو بھی جلا دیا جاے..... ان کے نام بھی جلتا جلتا پکارتے ہیں ارشاد ہو تو جھونک دوں۔ نصوص تمہاری مرضی ہے تو بسم اللہ۔ علیم نے آتش کو دیکھتی آگ اور شہر کو جلتے انگاروں میں پھینک دیا۔ علیم کی دیکھا دیکھی میاں سلیم (چھوٹا بھائی) نے دہوخت امانت لا باپ کے حوالے کی اوکا کہ ایک دن کوئی کتاب فروش کتابیں بیچنے لایا تھا بڑے بھائی جان نے۔ فسانہ عجائب۔ قصہ گل بکاول۔ آرائش مغل۔ ثنوی بر حسن۔ مضحکات نعمت خان عالی۔ منتخب غزلیات چرکیں۔ ہزلیات جعفر زرقلی۔

قصائد ہجو بہ مزار فیح السود۔ دیوان جان صاحب۔ بہار دانش باتصویر۔ اندر سمجھا۔ دریا سے لطافت میرا نشانہ خداں۔ کلیات رند وغیرہ..... کے ساتھ دہوخت امانت اور دیوان نظیر اکبر آبادی کی دو کتابیں انھوں نے میرے

لئے نکالیں اور کہا کہ وہ سخت تو خیر مگر یہ دیوان بڑی عمدہ کتاب ہے۔ میاں بہادر کے  
 اشارہ آج تک کسی نے حج نہیں کیے تھے اس کے حاشیہ پر پردہ بھی ہیں۔  
 چوں کہ بھائی جان نے دیوان کی بہت قمریٹ لکھی ہیں نے اس کو نہایت  
 شوق سے کھولا تو پہلے ہی چوہوں کا اجاز نکلا اس کے مضمون سے میری طبیعت  
 کچھ ایسی کھٹی ہوئی کہ میں نے دو کتابیں پھیر دیں مگر بھائی جان نے یہ دوسخت  
 زبردستی میرے سر پر دھیں بھلا کوئی ایسی گندی کتابوں کو بھی پڑھنا ہے تب سے  
 میں نے اس کو طاق میں ڈال دیا جو آج مجھ کو یاد آگئی میں نے کہا یہ بھی اپنی مراد  
 کو پونج جائے۔ جب کلیم کا خرمن عیش و عشرت جل غبن کر خاک سیاہ ہو گیا  
 تو نضوح اندر گھر میں گیا۔ مولانا سے روم کا یہ شعر گو یا ان ہی مکر وں کی شان  
 میں ہے ۵

از بروں چو گو رکافر زُرق خلل اندروں قمر خدا سے عزوجل  
 جن کتابوں کو نضوح نے جلایا ان کے مضمون شرک اور کفر اور بے دینی  
 اور بے حیائی اور خش اور بدگوئی اور جھوٹ سے بھرے ہوئے تھے  
 ..... یہ کتابیں کاہے کو تھیں گالی پھکڑ مزہیات بڑے کواس ہزیاں خرافات  
 میں نہیں جانتا ان میں سے کون سا نام ان کے لئے زیادہ زیبا تھا ہمارا  
 جو اہل مدعا اس باب میں لکھنے کا ہر وہ ایسا وسیع ہے کہ اس پر ایک جلد کا کتاب  
 لکھی جاسکتی ہے کیوں کہ سیکڑوں قسم کے کھیل تاشے اور شغل قابل اعتراض  
 ہیں کہاں تک ان کو گنوا یا جائے لیکن عام بات یہ ہے کہ ترکوئی ایسا مشغلہ اختیار  
 نہ کر د جس میں پیسہ برباد ہو یا وقت ضائع ہو یا جس میں محنت کو نقصان ہو یا جو



غریب خلاق ہو۔ دوشنل بظاہر بہت دل کش ہیں مگر اتنے ہی زیادہ خطرناک ہیں  
 اُن کے متعلق ہم کو خاص کر لکھنا ضرور ہے۔ ایک ناچ۔ دوسرا تھیٹر۔ ڈاکٹر منلوئیس  
 سنال جس ناچ کی مذمت کرتے ہیں وہ تو ولایت کا مذہب ناچ ہے جو شریف  
 بیویاں ناچتی ہیں اُس میں اُنھیں نے اتنے کٹرے ڈالے ہیں تو واسے  
 برحال ہندوستان کے ناچوں کے جو کھلی فاحشہ عورتوں کا ہوتا ہے جن کا کام  
 ہی بدکاری ہے ایک تو کرلا کرٹوا دوسرا نیم چڑھا۔ آپ یورپ کے ناچوں کا  
 حال سن کر یاں کے ناچوں کو اُس سے اضعا فاضعا عطف بلکہ اس سے  
 بھی زیادہ بلا سے بے درمان سمجھئے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ یورپ کا جو کام ہے  
 اچھا ہی اچھا ہے خواہ وہ شراب خوری ہی کیوں نہ ہو اور فلج کو تو اکثر لوگ  
 یہی سمجھتے ہیں کہ بیٹیاں ناچتی ہیں اُس میں کیا بُرائی ہے لیکن اس ناچ کا حال  
 ذرا کان کھول کر سنیئے۔ نہ میری زبان سے بلکہ ڈاکٹر سنال کی زبان سے  
 گھر کا بھیدی لشکا ڈھکا ہے ناچ وہ تفریح ہے جو پاکہ اسنی کی برباد کنیوٹی ہے۔  
 حال میں فرقہ رومن کیتھولک کے ایک بڑے پادری نے پرائس سنٹ  
 فرقہ کے شب سے بیان کیا کہ ہمارے ہاں جو عورتیں مذہب اپنے گناہوں  
 کا اقرار کرنے آتی ہیں اُن کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ بیس گروہی ہوئی  
 عورتوں میں اٹھارہ کاسٹیناس مرث اس ناچ ہی کی بدولت ہوتا ہے۔  
 اور مکمل زرق برق لباس زیورات کی جگہ گاہٹ بجلی کی روشنی کی چکا چونڈ  
 شراب کی بستی رات کا وقت پھر ناچ کا نرلا ڈھنگ اور ایسی ہی اور  
 بہت سی باتیں سخت اعتراض کے قابل ہیں۔ ہمارے خیال میں سب سے

لا علاج قناعت اور جو اصل باعث نایج کی دل بستگی اور تشویق کا ہونا صرف عیاشی اور اوباشی کا چکا ہو۔ بال کا لباس دیکھیے نصف جسم پر نہ۔ نایج میں سایہ کا زیادہ اٹھ جاتا۔ نایج کی چلت پھرت۔ جسمانی انصاف۔ جہان کا جوش اور ولولہ۔ بابجے کی گت پر بے خدوی میں ناچنا اور چک پھیری پھرنا یہ باتیں ایسی ہیں کہ کیسا بھی آدمی ہو ضرور اُسے پہچان ہو جائے گا۔ غائبانہ کوئی شخص اس بات کا اعتراف نہ کرے گا کہ وہ ایسی ٹھنڈی طبیعت کا ہو کہ عورت اُس کے سینے سے لگ جائے اور چک پھیری پھریں جب بھی اُس کی طبیعت قابو میں رہے۔ ہاں عورتیں البتہ کہتی ہیں کہ نایج میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو عیاشی یا خیال فاسد کو مشتعل کرے لیکن ہاں بہت کر کے عورتیں ہی نایج کے چکر میں گرفتار ہیں۔ اگر ہم ان کی بات کے کہنے پر مجبور ہیں کہ یا تو وہ مردوں کی خواہشوں سے بالکل ناواقف ہیں یا کہ وہ اس بات کو سمجھتی نہیں یا سمجھتی ہیں اور سچی بات کہتی نہیں مگر پھر بھی نایج کے پیچھے دیوانی ہیں۔ ذیل کا خط ایک ایسی بیٹی کا ہو کہ جس نے علم ادب میں بڑی شہرت پائی ہو۔ اور جس نے ہمیشہ کے لئے نایج چھوڑ دیا ہو۔ ایک سچا اور کھلا آقبال ہو اور ایک حد تک دوسری عورتوں کے دلی جذبات کا بھی اسی سے اندازہ ہو سکتا ہو۔ جن کا نہ عورتیں اندازہ کرتی ہیں نہ خود محسوس کرتی ہیں اور نہ دوسروں سے دن کھول کر کہتی ہیں مگر وہ الشہزاد (ایک قسم کا گول نایج) پر گرویدہ مغرور ہیں۔ ”اُس زمانے میں میں پولکا یا دھینیا ریل (ناچوں کے نام ہیں) کو پسند نہ کرتی تھی اور تعجب کرتی تھی کہ کیوں لوگوں کو یہ

مدم نامچ پسند میں لیکن دانش کی بھلائی چک پیڑی میں کچھ ایسا حزمہ ملتا تھا کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔ اُس کے تصور ہی سے مبرا دل بانسوں اُچھلنے لگتا تھا اور جب میرا جوڑی داڑیس سے میرا نامچ پھیر چکا تھا مجھے لینے آتا تھا تو مات خوشی کے میرے چہرے پر سرخی دوڑ جاتی تھی اور سچی بات یہ کہ میں اُس سے (مارے مڑم کے) پہلی جیسی صاف دل سے آنکھ نہ ملا سکتی تھی لیکن میری انتہائی خوشی کے دیکھنے کا تو وہ وقت ہوتا تھا کہ وہ مجھے اپنی گرم بغل میں دبا لیتا تھا اور چک پیڑیوں سے میرا سر چکرانے لگتا تھا کہ اسی حالت میں ایسا ایسا قابل انظار لطف ملتا تھا کہ سر سے پاؤں تک سنبھ دوڑ جاتی تھی۔ میری حالت یہ ہوتی تھی کہ میں ایسی نڈھال اور بے سکت ہو جاتی تھی کہ ناچار اپنے ساتھی پر ایسی جھاک جاتی تھی کہ اُس سے اپنے ہاتھ سے جو میری کر کے گرد ہوتا تھا سنبھالنا پڑتا تھا۔ اگر کبھی میرا پاؤں رٹنا ٹاڑی ہوا یا نامچ کے نکات سے نادانف ہوا اور اُس کے ساتھ ناچنے میں مجھے وہ لطف نہ ملا (جو اوپر لکھ آئی ہوں) تو پھر دوبارہ میں اُس کے ساتھ کبھی نہ ناچتی تھی۔ جب میں نے صاف صاف کھلے دل سے اپنی کیفیت کہہ دی تو میری اس بات کو بھی یقین کرنا چاہیے کہ میں جب کچھ نہیں سمجھتی تھی کہ یہ کیا معاملہ تھا اور اس نامچ میں جو مجھے دلی خوشی ہوتی تھی وہ کیا بات تھی۔ لیکن اگر ان دنوں میرا چہرہ غیر معمولی خوشی سے قمقامٹھا تھا تو آج اُس کے تصور سے تمنا ہٹ تو دہی ہو مگر شرم اور ندامت کی۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ جس بات کی مجھے مسرت تھی وہ صرف تو اسے شہوانی تھی۔

جو جواں مرد کے مفناطیسی اثر کے ادغام سے پیدا ہوتے تھے نہ میں نلیج کی عاشق تھی نہ ان مردوں پر زینہ تھی میں تو صرنا دارنگی کی دیوانی تھی اسی وجہ سے میری فطرت اسفل غیر معمول طور پر مشتعل ہو گئی میری شہم درمب جاتی رہی دیدہ ہوئی ہو گیا پہلے تو شہم کے مارے کسی کے سامنے آنکھ نہ کر سکتی تھی یا اب یہ حال تھا کہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کرنے کی جرأت ہو گئی۔  
نوبت باین جا رسید کہ دلائل کناج میرے لیے اور ہر اُس شخص کے لیے جو میرے ساتھ ایک دفعہ ناج لینا تھا ایک ایسی سرت انگیز خواہش تھی کہ جس کا ارمان دل کا دل ہی میں رہ جاتا تھا ۵

دل کی دل ہی میں رہی بات نہ کھلی مُنہ سے  
کہنے کو شمع کی مانند زباں رکھنے تھے  
یہ بالکل شہوانی خوشی تھی جہاں دل سے دل اور ہاتھ سے ہاتھ مل جاتے  
تھے اور آنکھوں ہی آنکھوں میں وہ باتیں ہو جاتی تھیں جو زبان سے کبھی ادا  
نہیں ہو سکتیں ۵

کوئی میرے دل سے بوجھے ترے تیریم کش کو  
پہنچش کہاں سے ہونی جو جگر کے پا رہو نا +  
یہ تو حال تھا مگر کسی نے اُلبت کرنا بھی نہ کہا کہ یہ بُری بات ہے۔ میرے دماغ  
میں وہ کاناچوسی کی باتیں چکرا کر تکی تھیں جو ناج کے وقت ایک ابچھڑک  
دیتے تھے اور تنہائی میں اُس کے تصور سے ارے خوشی کے  
دل بچرک اُٹھتا تھا گو وہ حالت قابلِ بیاں نہیں مگر دل موسنے والی ہے۔

انچھر مار پران ہوسد بھول گئی بھئی بادریاں۔ کس کام پر جی نہیں لگتا تھا  
پڑھتے پڑھتے میرا دل اچاٹ ہو جاتا تھا اور اپنے کسی دوست کی شوخی  
بیمال اور چیل کی کھل بات یاد آ جاتی تھی ۵

باد آیا سے کہ در کویت مکانے داشتم  
بجو بمل در چین ہم آشیانے داشتم  
اب تو میری شادی ہو گئی کھروالی بال بچے دار ہو گئی اور خدا کا شکر ہے کہ مجھے  
ایسا تجربہ حاصل ہوا کہ کبھی میں اپنی چھوٹی لڑکیوں کو ایسی خطرناک باتوں کے  
پاس چھٹکنے نہ دوں گی لیکن جب جوان بھول جاتی وہ شیرازہ لڑکی کی جو  
دینا داری کی باتوں سے نادانغت محض ہو ایسی حالت ہو جیسی کہ مجھ پر  
گزر رہی ہو تو اُسے بر حال اُن بیاہی ہوئی عورتوں کے جو آنکھوں کی ہر حرکت  
سکھ ہر جنبش۔ ہاتھ کی گرفت۔ نسل گیری کے معنی اچھی طرح جانتی ہوں  
اور یہ جان بوجھ کر خود اپنی طرف سے بھی ایسی باتوں کی تائید کرتی ہیں اور کل کل کر  
ناچتی بھی جاتی ہیں۔ اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ اس راہ میں قدم رکھنا محذور  
بے غیرت کی خطرناک شرک پر چلتا ہے، نوجوان کے لیے ایک بلا سے بے دریا  
تھمیر بھی ہے جس سے ہر شخص کو محذور رہنا چاہیے۔ اسی کے اثر بد سے بے  
جوان آدمی روز بروز ایسے بگڑتے چلے جاتے ہیں اور گمراہوں میں ملوث

۵ کس غلبہ کا انچھارہ کہلیہ نکال لیا جس سے میرے ہوش و حواس بجابی نہیں رہے

اور دیوانی ہو گئی۔ دیوانہ کیا جان کیا جاؤں گا ۱۲  
۵ اس خد میں بخار دیکھ کر مبداء لوگوں کو بگن ہو کر ہم نے کچھ (غیبی نوٹ برصغیر آمیزہ)

ہوتے جانے ہیں کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ ایک مرتبہ ڈاکٹر بیچرنے جب وہ  
نوجوانوں کے ایک بڑے مجمع میں دھنک رہے تھے بیان کیا کہ ”اگر کوئی شخص  
تھیر سے بڑھ کر جلد دوزخ میں پونہنے کا طریقہ ایسا کر سکتا ہو تو اس کو اپنی ایسا دکو  
مز پٹینٹ کر لینا چاہیے“ خیال کیا جاتا تھا کہ سائے ستر جس کے بعد  
تھیروں کی حالت کچھ دست ہو جائے گی اور فخر گراہی سے اُبھرائیں گے۔  
بدی اور جرائم کی تصویر کشی تو ہمیشہ سے ناٹکوں کا اصل مقصد رہا ہے لیکن اگر ان  
میرے کے رفع کرنے کی کوشش کی جاتی تو چہراں وہ ابی کیا تھا ان لوگوں کو  
ایسا مال نقصان پہنچنا کر دیوال نکھنے کے قریب ہو جاتے۔ اگر تھیر میں پاکبازی  
کی تعلیم ہوتی تو ان کے لباس سیدھے سادے ہوتے لیکن بدکاری ہمیشہ  
زرق برق لباس میں نمودار ہوتی ہے۔ ادباشی کی جھلک جھرمیرے لباس  
میں نظر آتی ہے اور جب ہی پوشیدہ خواہشوں کی غریب ہوتی ہے۔ تھیر کے اثرات  
فوراً لوگوں کی طبیعت میں گھر کر جاتے ہیں۔ سالہا سال میں ماں باپ نے جان  
مار کر جو کچا خلاق کی درستی اور تربیت کی ہے اس پر ایک ہی گھنٹے میں پانی پھر جاتا ہے۔  
شراب خواری کا چسکہ پیس پڑتا ہے۔ آوارہ گرد لچتوں بدعاشوں۔ شرابیوں  
جواریوں۔ فاحشہ عورتوں کی صحبت تھیر ہی میں آتی ہے جس کا رنگ فوراً  
طبیعت پر چڑھ جاتا ہے۔ یہاں عورتوں کو برہنہ لباس میں دیکھ کر ان کے ناز و انداز

(بقیہ صفحہ ۲۵۴)

مرن چند اشعار موقع کے لحاظ سے البتہ جو دیکھے ہیں ۱۲

اور غم سے اور پھیل پھیل کچا اس غضب کے ہوتے ہیں کہ پہلے پہل تو اسے شرم کے انسان برق برق اور انگشت بدن ہو جاتا ہو مگر تھوڑی دیر میں اُسی شخص کے بدن میں گرگدی پیدا ہوتی ہوا اور ایسا دلوڑا اور جوش اٹھتا ہو کہ دل بے قابو ہو جاتا ہو اور ہزاروں آدمی روشنی کی چکاچوند معشوقوں کے خرام ناز سے ایسے متواتر ہو جاتے ہیں کہ جھٹ بار دم میں گھس جاتے ہیں جو اکھینا شہر و ع کر دیتے ہیں اور اُن ناکفہ بہ حرکات کے مزکب ہوتے ہیں جن کا سامان کثر ہے۔  
تھیکڑوں میں میسا رہتا ہو۔ یہاں فاحش عورتیں چاروں طرف منڈلاتی پھرتی ہیں جو بہت آسانی سے ایک چھوٹے آدمی کو شکار کر لیتی ہیں۔ بہت سے آدمی تھیکڑوں میں جا کر ایسے مہبوت ہو جاتے ہیں کہ بچہ اُنہیں کچھ آگاہیچھا نہیں سوچتا۔  
ہم نے مانا کہ اگر اس قسم کی افسوسناک صورت شروع شروع میں پیش بھی نہ آئے تو بھی دل کا التاب - اخلاق کی خرابی - بدکاری کی ترغیب و تحریص - دل کی خرابی اور گمراہی کیا کچھ کم خوف ہو جو ہر شخص کو لگا ہوا ہو ناچ اور تھیکڑ کا تماشا دیکھنا یہ دونوں باتیں پاکبازی کی دشمن جانی ہیں اور انسان کو ایسا برباد کرنے والی ہیں جیسا آگ کو پانی - لوہے کو زنگ - ربڑ کو تیل - زندگی کو موت - اس میں شک نہیں کہ ہر نوجوان آدمی کو دل بستگی اور تفریح کا کچھ نہ کچھ سامان کرنا چاہیے لیکن ایسی بات کیوں کرے جس سے بچے لوگ نام و نہر اور اُنکلیاں اُٹھنے لگیں۔ اسی کے قریب قریب تماش اور گنجنہ اور چوسہ وغیرہ بھی جو پہلے تو خال خال تفریح معلوم دیتی ہو مگر آگے چل کر زبان بد بد کے کھیلنے میں میں سے سیکڑوں روپیوں کی حاجت ہوتی ہو اور گھر کے گھر یاد ہو جائیں

پھر اس کی لت ایسی بڑ جاتی ہو کہ ہر وقت اسی کی دُمن رہتی ہو نہ وقت کا خیال رہتا ہو نہ کام کی فکر تمام وہ وقت جو اپنے فرائض یا عمدہ کاموں میں صرت کرنے کا ہو ان مزخرفات میں ضائع ہوتا ہو پس جس کو ہم تفریح سمجھے ہوے ہیں وہ ہرگز تفریح نہیں ہو۔ اس تفریح ایسی ہوتی ہو جیسے آٹے میں مک نہ بیکارے کام اینڈا چرے ہیں صبح سے شام تک پنجاچھ کا چل رہا ہو پانسے پھینک رہے ہیں کوڑیاں کھڑک رہی ہیں گوثیں ماری جا رہی ہیں شطرنج کی بازی بھی ہوئی ہو تو نہ کھانے کا خیال نہ مہربانے کی فکر بس اسی پر اوندھے پڑے ہیں ایسا آدمی دو کوڑی کا ہو جاتا ہو۔ کبوتر بازی۔ بٹیر بازی۔ مرغ لڑانا۔ مینڈھے لڑانا۔ چنگ بازی۔ کیریاں اور کبڈی کھیلنا۔ سب ایسے بیہودہ اور نامعقول مشغلے ہیں کہ خواہ کھینوں اور رفلوں کے اب کوئی شریف آدمی تو ادھر رخ بھی نہیں کرتا۔ اور جیت کے جتنے کھیل ہیں سب حرام ہیں اور یاد رکھو کہ جو شراب خوری اور زنا کاری یہ سب ان کھیلوں کا لوازمہ ہیں اس لت کے آگے بھر دینا کا کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ زندگی صرت بیکاری۔ آرام طلبی۔ ہنسی۔ مذاق۔ تھٹے بازی۔ اور پھکڑ کا ہی نام نہیں ہو کوئی شخص اپنے متعدد فرائض اپنی مختلف ذمہ داریوں کی طرف سے ایسے بے اعتنائی نہیں کر سکتا کہ

ع دیوانہ باشش تا غم تو دیگران خویرند

اگر تم کھیلوں میں جنسو گے تو لامحالہ جو ایوں شرابی ایوں چند باز بھنگڑوں سے سابقہ پڑے گا جن کی صحبت میں ایک لمحہ بیٹھنا کوئی شریف گوارا نہیں کر سکتا۔ آج کل سب سے زیادہ ہاشش کی دھت لوگوں کو ہو اگر تم نے آج



تاشش نہیں کیلا ہر تو میں تم کو کبھی صلاح نہ دوں گا بس مہی میں غریب کو تم تاشش  
 کی گڈی کو سرے سے ہتھی نہ لگاؤ مشرعو شروع شروع میں تمہارا ایمان دل  
 میں جگہاں لے گا اور تمہیں ایک اور ہی بات معلوم ہوگی لیکن شاید تم اپنے دل  
 کو یہ جھوٹی تسلی دے کر سمجھاؤ کہ ہم نے ایسی کون سی انوکھی بات کی ساری  
 دنیا کرتی ہو اس میں گناہ کی بات ہی کیا ہو ہم کیا دنیا سے نرا لے ہیں۔ جہاں یہ خیال  
 جاتا تو پہلے تو تم کبھی سمجھا کر کھیلنے ہو گے اب تو دل کھول کر کھیلنے لگو گے اور رفتہ  
 رفتہ زیادہ دل چسپی کے لیے شرط بد کر بھی کھیلنا شروع کر دو گے۔ ابھی باتوں  
 سے تمہیں نفرت ہونے لگے گی۔ اگر کوئی نصیحت کرے گا تو تلخ معلوم دے گی  
 اوقات متفرق ہر کام کرنا ایک بار ہو جائے گا۔ چھٹے تاشش چھٹے تاشش بس  
 یہی دھن رہے گی اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی کہ تم ایسے ریلے میں چھپس جاؤ گے  
 جو بدکرداری۔ بددیانتی۔ دغا بازی۔ کرد و نب کے پھاڑوں سے نکلنا ہو اور تم کو اپنی  
 رُو میں سیٹ کر رہو کہ کبھی بدی کے تر میں ڈال دے گا۔

شہر اب خواری بھی ایک بڑی سمٹ بلا ہو۔ اس کے نقصانات اور اس سے  
 جو بربادی اور تباہی ہوتی ہو اس کی تفصیل کے لیے ایک جداگانہ کتاب درکار  
 ہو مگر یہاں علی سبیل الاختصار ذکر کیا جاتا ہو۔ شکر ہو کہ شہر اب خواری کی کثرت  
 اس ملک میں اس قدر نہیں ہو جیسی کہ یورپ میں ہو مگر اتنا ضرور ہو کہ انگریزوں  
 کی نظید میں اب شہر اب خواری بھی ایک قسم کی ڈگری بھی جاتی ہو جو نہیں چیتا  
 اس کو ایک گونہ بے وقوف اور احمق اور تہذیب سے گرا ہوا سمجھا جاتا ہو آزاد  
 اس دھخیر میں بڑھ گئی ہو کہ ان لوگوں کا مقولہ ہو کہ

## ع کیا ایک چٹوپانی سے ایمان بگیا

شہر آب مذہبیا کیوں حرام ہے اس بحث کو تو چھوڑ دیجیے شہریوں کو مذہب سے کیا تعلق خود شہریوں کی جو حالت سب کی پیش نظر ہو وہ کیا کچھ کم عبرت تاک ہیں عزت - آبرو - جان و مال - صحت و عافیت - گھر دار - چور و بچے سب کو غیر بادگنا چڑتا ہی صرف یونائیٹڈ سیٹ امریکہ میں ساٹھ ہزار آدمی سالانہ اس دیوار کے ہاتھ سے قتل ہوتے ہیں۔ لیکن بات یہ ہے کہ شہر آب خواری کے راست ہوئے لوگ اور ان کی آسے دن کی تباہی کو دیکھ دیکھ کر مسادات سی ہو گئی ہے ورنہ تھوڑا سا بیان بھی نوجوانوں کے لیے اس قدر کافی ہوتا کہ وہ شہر آب کو ہاتھ نہ لگاتے لیکن غفلت کا پردہ ایسا کچھ بڑگیا ہے کہ مطلق پروانہ کی جاتی اور اسے ایک معمول بات سمجھ لیا ہے حالانکہ جن کے ہاتھ میں شہر آب کا کلاس پتلے پل آتا ہو وہ بھی اپنی آنکھوں سے ہزار ہا آدمی اسی میں مرتے دیکھ چکے ہیں مگر بھر بھی کچھ عبرت نہیں ہوتی۔ ناٹ (جو جسے جھگو کر شہر آب بناتے ہیں) اور شہر آب کے بنانے میں صرف اسی ملک (امریکہ) میں اتنا اناج کھپ جاتا ہے جتنا کہ سارے ملک کی خوراک کو کافی ہو سکتا تھا۔ صرف شہر آب پر سالانہ اتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے جو تمام ملک کی روٹی - گوشت - اور معمولی مرنے سے بھی زیادہ ہے شہر آب کا صرفہ تمام گرجاؤں پادریوں کے ملکوں کے کی عمارتوں کی زمرہ لاگت سے بلکہ ان کی زمینات کی قیمت بھی شامل کر لی جائے تو اس سے دو چند ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انگلش اور امریکہ دونوں ملکوں کے لوگ سالانہ ۱۵۰۰۰۰۰ ڈالر شہر آب خریدتے

۱۵ امریکہ کا سکھ ایک ڈھار خلنگ و دھنپس کا پوتا ہے جس کے پرے پرے ۱۲

میں صرف کرتے ہیں اگر اس رقم کو اوپر تلے رکھا جائے تو بیماری گنگاری کی  
 شدت تک یا دو گار ۲۹۹۵ میں زمین سے اوپر بلند ہوگی یا اتنا فاصلہ ہوگا جو  
 قریب قریب نیویارک اور سین فرانسسکو کے درمیان ہے۔ اتنا بڑا بجاری  
 صرف نہ صرف لوگوں کو غربت میں مبتلا کرتا ہے بلکہ قوم کو مفلس بناتا ہے۔ اگر  
 اتنی بڑی رقم غریب لوگوں کے پیٹ بھرے اور لباس اور اُن کی تلاش  
 جائز میں صرف ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ الکحل (روح مشراب) کسی قسم کی  
 غذا نہیں ہے بلکہ جسم انسان کی دشمن جان ہے۔ الکحل کو معدہ قبول نہیں کرتا نہ قابل  
 ہضم ہے بلکہ جب معدہ میں پونچھتا ہے تو شش اس کو بذریعہ نفس کے باہر  
 پھینک دیتے ہیں اور ہر عضو جسمانی اُس کے اخراج کی کوشش کرتا ہے۔ اگر  
 زیادہ مقدار میں اس کا استعمال کیا جائے تو وہ دوران خون میں شریک  
 ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اور تمام جسم کو خراب کرتا ہے۔ جگر کو بڑھا دیتا اور  
 خراب کر دیتا ہے اور عام تن درستی کو خراب کرتا ہے جس سے چرے پر تہیج اور  
 آنکھیں چرمی ہوئی اور بدن پر سوجھ چڑھ جاتے ہیں۔ اگر تم بہتر سے بہتر  
 مشراب بھی لو اور اُسے دیا سلائی لگاؤ تو وہ بھک سے اُڑ جائے گی  
 جو الکحل کی موجودگی کا تین ثبوت ہے۔ اگر اُس میں پانی ملا کر دیا سلائی لگاؤ  
 تو الکحل تو جل جائے گا اور گلاس میں خالی پانی یہ جائے گا۔ اگر کسی  
 شخص ابلی کے جسم کا خون لے کر اُسے دیا سلائی لگا دو تو اُس کا یہی ہی حال  
 ہوگا کہ الکحل تو جل جائے گا صرف خون ہی خون رہ جائے گا۔ مشراب میں  
 الکحل کے سوا اور ایسے اجزاء بھی ملائے جاتے ہیں جو مضر صحت ہیں۔ بڑے غریب

اس میں یہ کہہ چہنے کے بعد چھوٹی نہیں جتنا ہے جاو اتنی ہی خواہش برحق جاتی ہو  
ع چھٹی نہیں یہ کا ڈھونڈنے سے لگی ہوئی

اگر تم اپنی جان کی سلامتی چاہتے ہو تو ہرگز اس کے پاس نہ پھٹکو شراب خواہی  
اور زنا کاری دونوں کا جوڑ ہو مسخہ اب کے نفسے میں عقل سلب ہو جاتی ہو  
کیسے کیسے نگفہ بہ حکما مسخرہ ہوتے ہیں۔ مشرب الی ماری دولت چھوٹک  
دیتا ہو گھر میں ٹھیکر ابھی باقی نہیں چھوڑتا۔ بڑے بڑے جواہر کا ارتکاب صرف  
نشہ کی بدولت ہوتا ہو مشرب الی کو کسی قسم کی شہم یا پاس عزت باقی نہیں رہتا  
وہ اس بات کا غلام بن جاتا ہو عورت ہو یا مرد جو کوئی پیسے کا لبس سمجھو کہ وہ دنیا  
اور دین دونوں سے کیا کیوں کہ انہیں قہر سے دیکھا ہو کہ کوئی سفہ زانی  
جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ قرآن شریف میں بھی اس کی حرمت بڑی  
شد و مد سے آئی ہو جیسا کہ ہم اوپر کہیں ذکر کر آئے ہیں مشرب کا استعمال  
کے یہ نتائج ہیں۔ عام تن درستی کی بربادی۔ چہرہ کی بدغالی۔ نظام عصبی کی کمزوری  
رعشہ۔ حافظہ و عقل کا نقص۔ ضبط الحواس۔ عمدہ اور پاکبازی کے خیالات کا  
کند ہو جانا۔ محتاج خانے اور جیل خانوں کی آبادی کی ترقی والدین کی دل شکستگی  
بال بچوں کا افلاس اور خانہ بربادی۔ مختلف گناہوں کا ارتکاب۔ جنگجوئی اور  
آخر کار مشرب الی کا انجام سولہ سے بربادی کے اور کچھ نہیں ہے۔

تَرَكْتُ الْبَيْتَ وَشَرَّ أَبَدُ وَصِيَّتُ خَدِيجَاتُ بَيْنَ عَائِدُ  
شَرَابُ يُضِلُّ سَبِيلَ الْهَدَى وَلَقَدْ رَفَعْتُ الْكُؤُوفَ

لہٰذا میں نے شراب اور مشرب الی کو بیزاری اور نفرت سے ان کی زبان پر آج کے ہم زبان ہو گیا ہے

جب تک صیفہ ملازمت کے ہیں وہ سب شہریوں کے لئے بند ہیں خصوصاً دیو سے  
 اور جازوں کی کہنیاں شہریوں کو نہیں معیں اور اسی طرح اور بہت سے ذرائع  
 معاش کے دن پرسدہ ہیں اور آئندہ کے لئے مسدود ہوتے چلے جاتے  
 ہیں۔ بخمال تھاری اپنی جان کے بدی سے بچنے کے اور بخمال دنیاوی کامیابی  
 کے اور روح کی پاکبازی کا تو کچھ کشاہی نہیں تم کو اس بلا سے بے درماں سے  
 الحذر مانگنا چاہیے جو ہزار ہا نوجوانوں کی ہر مینے قبریں کھود کر تیار کر دیتی ہے۔  
 احمد لہر کہ مسلمانوں میں یہ کثرت نہیں نہ ہندوستان میں ایسا شدت ہو مگر جتنی کچھ ہو  
 وہ بھی قابل افسوس ہے۔ ولایت کا ملک سرحد ہواں شہلہ خواری سے  
 اتنا بہت نقصان نہیں ہوتا جتنا کہ اس گرم ملک میں ہوتا ہے یہاں تو یہ عالم  
 بہت جلد کلیجہ بھیس دیتی ہے اور بہت سے نوجوانوں کو جلد زندہ درگور کر دیتی  
 ہے۔ پھر انگریز اگر چہ ہیں تو وہ آڑ بہت تھوڑی مقدار میں اور یہاں تو وقت  
 دیکھیں نہ بیلادور پر دور چلا ہی جاتا ہے۔ ذرا دیر ہوئی کہ خمار شروع ہوا اعضاء شکنی  
 محسوس ہونے لگی پھر وہی شغل ہے۔ یہ بلا بحالت خوشی بھی زیادہ ہوتی ہے اور بحالت غم بھی  
 شہرابی کو ہوا ہے اپنے کسی کی پردہ انہیں رہتی جو رو بچوں پر کچھ ہی گزر جائے  
 گھر لٹ جائے ان کو کچھ غرض نہیں ۵

موسے غرض نشا ہے کسی سو سیاہ کو اک گونہ بے خودی مجھے ہر آن چاہیے  
 تما کو کا بھی فزیب قریب ہی حال ہے کہ لاکھوں روپیہ اس میں برباد ہوتے ہیں۔

(بقیہ نمبر ۱۱۰ شہر باب ۱ کے راستے سے گزرا کرتی ہے اور بدکاروں کی وہ کھول دیتی ہے ۱۱)

سہ کاری حسابات سے یہ بات ثابت ہو کر روٹی سے زیادہ ٹاکو پر خرچ ہوتا ہے۔  
 امریکہ میں اگر ایک ڈالرائیبل کی اشاعت میں صفحہ ہوتا ہو تو ایک سو بیس ڈالرائفٹ  
 ٹاکو پر خرچ ہوتے ہیں۔ اگرچہ بعض لوگوں کو حد اعتدال سے استعمال کرنے کی بات  
 میں ٹاکو سے کوئی نقصان محسوس نہیں ہوتا تاہم انسان کے کسی حصہ عمر میں  
 اس کی عادت مفید نہیں پائی جاتی۔ سب اس بات پر متفق ہیں کہ جڑھتی جوانی  
 کی حالت میں ٹاکو ضرور معزز ہے۔ جب تک نمو کامل نہ ہو جائے ٹاکو کا استعمال  
 قوت نامیہ کو ردک دیتا ہے اور اعصاب ٹھنک کر الجھے اور کم زور ہو جاتے ہیں اگر  
 کثرت سے استعمال کیا جائے تو بصارت کو مضرب ہو۔ آنکھوں کے معالج کتنے  
 ہیں کہ جب وہ میگنی فائی انگ لنز (یعنی وہ آئینہ جس سے چیز بڑی نظر آئے)  
 کے ذریعہ سے آنکھ کا امتحان کرتے ہیں تو فوراً اس شخص کو بتلا سکتے ہیں  
 جو ٹاکو کا زیادہ استعمال کرتا ہے۔ ثقل سماعت بھی اس سے ہوتا ہے۔ دل پر  
 اثر ہو کر اختلاج قلب ہو جاتا ہے۔ ٹاکو کا بڑا اثر اعصاب پر ہوتا ہے خواہ وہ پیاجا  
 یا کھایا جائے اس سے آدمی کم جرات۔ بزدل اور چڑچڑا ہو جاتا ہے ذرا سی بات  
 میں اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ عمل جراحی میں اس کا اکثر  
 تجربہ ہوا ہے کہ ٹاکو نوشش بڑے ڈرپوک ہوتے ہیں ان میں مردانگی طبیعت  
 ہوتی نہیں رہتی اور ذرا سے آپریشن کے متعل نہیں ہو سکتے۔ ٹاکو بے دانت  
 بد رنگ ہو جاتے ہیں منہ میں بو آنے لگتی ہے۔ لمبائی اندوہوں میں خریک  
 پیدا ہو جاتی ہے۔ ضعف معدہ۔ بستی۔ چہرے کی زردی اور عام کم زوری ہو جاتی  
 ہے۔ اس سے دوران سہ بھی اور خون کا دوران دماغ کی طرف زیادہ ہو جاتا

ہی۔ حافظہ کند ہو جاتا ہے اور جگر بھی بگڑ جاتا ہے۔ بعض وقت منہ میں ناسور بھی  
 ہو جاتا ہے جیسے کہ مشہور جنرل کرانٹے ہو گیا تھا۔ علاوہ ان تمام نقصانات  
 کے اس مفضل میں ایک کثیر رقم کا مرنہ بھی بے کار محض ہو پھر اس کے ساتھ  
 ہی بعض ایسی عادتیں ہو جاتی ہیں جو دوسروں کو ناگوار ہوتی ہیں مثلاً بار بار  
 کھنکارنا اور حقون یا پان کی پیک پچ پچ حقون۔ سگریٹ پینا تو سب سے  
 زیادہ منفرد خصوصاً اُس کا دھواں ملن کے نیچے اُتار کر ناک سے چھوڑنا  
 چوٹ اور سگریٹ دونوں سے حقہ پھر سترہ کہ اُس میں سفیر کی آمیزش  
 رہتی ہر اور دھواں پانی میں سے چھن کر آتا ہے اس واسطے فی الجملہ ٹھنڈا ہوتا  
 ہے۔ تاکو پینے سے اکثر ملن خشک ہو جاتا ہے یہ غریبک ہر پیاس بھانے  
 یعنی شراب خواری کی اور جو لوگ تاکو نہیں پیتے وہ یقیناً اس قسم کی ترفیہوں  
 سے محفوز رہتے ہیں۔ جب خداوند تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو اُسے اپنا  
 خلیفہ بنا کر دنیا میں بھیجا اور اُسے دنیا کی بادشاہت اور تمامی مخلوقات پر  
 حکومت دی کیسے افسوس کی بات ہے کہ تمام قوم اپنے گنہوں کے سبب سے  
 خدا کی بادشاہت سے بے تاج و تخت کر دی گئی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَكَامًا  
 بِقَوْمٍ حَتّٰی يُغَيِّرُوْا اَمَّا بِالنَّفْسِہِمۡ ۝۱۰۰  
 لیکن سب سے بڑھ کر دنا تو اس بات کا ہے کہ بہت سے لوگوں میں اپنے

لہجہ (نعت) کسی قوم کو (مذاک حوت سے) حاصل ہو جب تک وہ (قوم) اپنی ذاتی صلاحیت  
 کو نہ بدلے خا اُس (نعت) میں کسی طرح کا تیز (بدل) نہیں کرنا ۱۱





اِذْ هَدَيْنَاكَ وَهْبَ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

(۴۴ مان)

اور اُدھ بھی خود ہی مصیبت کے اُسی دریا میں جا کر ڈوب جائیں جس سے کہ ابھی ابھی ہم نے نجات پانے کی درخواست کی تھی کیا یہ وہ غلاہن سنتِ شریعہ ناک نہیں ہو۔ مذہب سے اگر تم لاپرواہ و غافل بن جاؤ گے تو ان کی غیر منانے ہو تو بھی جب تک تم ان باتوں سے گریز نہ کرو گے کبھی صحت و توانائی کا برقرار رکھنا ممکن نہیں ہو۔ ایسی بہت سی باتیں ہیں جن سے انسان کو بچنا چاہیے لیکن ہم نے صرف وہی باتیں بیان کی ہیں جس میں لوگ زیادہ تر مبتلا ہوتے ہیں اور زیادہ تر صعب سمجھی جاتی ہیں اگر یہ باتیں تمہاری قوا سے جسامتی کو برد کرنے والی ہیں تو یقیناً یہ تمہاری قوا سے روحانی کی بھی سداہ ہیں جن کے بدوں انسان نہیں کہا جاسکتا۔



## سولہواں باب

حنات (نیک)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّٰتُ الْفِرْدَوْسِ

۱۵ البند جو لوگ ایمان لائے (اور انہوں نے) نیک عمل (کیے) اُن کی حنات کے لئے فہم (دہی) کے بلج ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور (کبھی) یس سے اُنہیں نہیں چاہیں گے ۱۶

تَوَلَّىٰ خَلِيدُ بْنُ قَتَادَةَ لَا يَبْغُونَ عَثَا حَوْلًا (دچا گف)

دنیا میں اپنے آپ پر قابو رکھنا ایک مشکل امر ہے خواہ وہ روٹی پیدا کرنے کے لیے ہو یا دنیا میں آرام و سائیش اور نام و نمود سے گران کرنے کے لیے خواہ نفس کی روک تھام کے لیے۔ ہیں یہ سب باتیں مشکل۔ جس نے اپنے آپ کو قابو میں

رکھا اصل مردہی ہو اور یہ بدوں اس کے ممکن نہیں کہ ہم بڑی باتوں سے بچیں اور اچھی باتوں کو اختیار کریں۔ یہ باتیں جوانی میں نہیں سوجھتی اور بعض تو آگے چل کر بھی نہیں سدھرتے۔ دوسروں کی مثال دیکھ کر سبب حاصل کرتے۔ ہر شخص کو اپنی زندگی کا ایک مقصد قرار دینا چاہیے۔ اگر ہم اپنی دوز کے لیے کوئی مقام خاص نہ طے کریں گے تو ہر ہم کس مرکز پر پونچنے کے لیے جدوجہد کریں گے۔ ہماری حالت تو بننا ہی کے میل کی سی ہو جائے گی پس زندگی کا ایک مال کار

مقرر کرو اور ہمیشہ تمہارا مقصد اور غرض زندگی اعلیٰ درجے کی ہونی چاہیے جس میں خدا کے احکام سے سر مو تاقا نہ ہو۔ جو کام ہو اسٹی اور است بازی کا ہو اور اپنے اور اپنے ملک کے لیے ستر سرفید ہو۔ یہ نہ سمجھو کہ زندگی بس اسی کا نام

ہو کہ پیدا ہو۔ چند روز زندہ رہے اور ہر گئے۔ یہ تو حشرات الارض کی زندگی ہوئی۔ ہمارے لیے اس زندگی کے سواے ایک دوسری دائمی زندگی بھی ہے۔

ہم کو غور کرنا چاہیے کہ ہم کو خداوند تعالیٰ نے کیوں پیدا کیا۔ دنیا میں سہیں کیوں بھیجا اور آخری ٹھکانا ہمارا کہاں ہے۔ مرے بعد ہم کو مٹی رنی کا حساب دینا ہوگا

دنیا الم روزی عقبی غم احوال      آسودگی ازادو جہاں فاصلہ داد  
یہ خیال پیش نظر رکھ کر جس دھندے میں بھی جا ہو شوق سے لگ جاؤ۔ جس

شخص کی طبیعت میں استقلال ارادہ سہی اور کوشش نہ ہو وہ کبھی اس دنیا میں  
 رہو راہ نہیں ہو سکتا۔ بہت سے بھلے بچکے آدمی دیکھنے کو تو نامادرتن درست  
 گھر کے بھی بھرے پڑے کھاتے پیتے تھے مگر تھوڑے ہی دنوں میں دیکھا  
 تو تباہ اور برباد۔ بات کیا ہو کہ ان میں ہمت و استقلال نہ تھا۔ بیٹھ کر لٹا دینے کو  
 غرائز قارون بھی کافی نہیں۔ جس کام میں لگے ہو اس میں پاؤں گاڑ دو۔ زمین کے  
 گز بن جاؤ۔ سہی اور کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو۔ اگر کوئی مشکلات پیش آئیں  
 تو ہمت نہ مارو بد دل نہ ہو کچھ نہیں بڑے بڑے نامور لوگوں کی مثالیں دیکھو  
 کہ استقلال اور ہمت کی بدولت وہ کیا سے کیا ہو گئے دلی شوق اور ولولہ  
 صادق ہو اور اٹھو چہو کہ "ہاں بڑے چلو" تو چہرہ بڑا ہر۔ ملن مشہور شاعر کو دیکھو  
 بے چارے کی آنکھیں بھی نہ تھیں اندھا تھا لیکن اُس نے اپنی کتابیں پیراڈائز  
 لاسٹ اور پیراڈائز گینڈہ بول بول کر لکھوائیں مگر کیسی لکھوائی ہیں گویا موتی جڑے  
 ہیں اُس کے مُنہ سے لفظ نہیں نکلے بلکہ بھول جھڑے ہیں یہ کتابیں ایسی  
 مقبول ہوئیں کہ اب بھی چار دانگ عالم میں ان کی شہرت ہو۔ سرواٹر ویلے۔  
 جان بنیان۔ نیلسٹر۔ لوئیر۔ کو دیکھو کہ نگ و تار یک جل خانوں۔ یہ خانوں میں  
 یہ لوگ قید تھے کہ دتہ پاؤں ہلانہ سکتے تھے مگر کام کیا کر گئے کہ باید و شاید۔  
 "وے زمین کی تاریخ" "پلگورڈ پروگریس" "وی سینٹس ریٹ"۔  
 "وی کال ٹوڈی ان کنوینٹ" کیسی کیسی ناباب کتابیں دنیا میں اپنی یا ہمارے چہرہ  
 گئے کہ آج بھی کتابیں انگلش شریچ کا مترین ذخیرہ سمجھی جاتی ہیں اور لوگ ان کو  
 اپنی آنکھوں سے لگانے ہیں ہندوستان میں اور سید احمد خاں کیا سے کیا

ہو گئے۔ ایک متنفس کی ہمت اور مستقل مزاجی اور کوشش نے قوم کی  
 کا یا پٹ کر دی۔ اپنے رہنے کے لیے ایک ٹوٹی چھڑیا بھی نہ چھوڑی مگر قوم  
 کے بے لاکھوں رویوں کا کالج بنا گئے۔ یکس کا نتیجہ تھا صرف خلوص نیت  
 اور استقلال کا۔ ہندوؤں میں دیکھو جسٹس رائٹس۔ پرا بچے۔ آنر بیل کو کھلے  
 سرٹی اور ہراد۔ آنر بیل جسٹس سر ناراین چاندا دار کر۔ پارسیوں میں دیکھو  
 دادا بھائی نور دز جی۔ سر فرید شاہ مہتا۔ سر دتھا ملک جی ٹیٹ۔

یہودیوں میں سڈیوڈ ساسون اور کون کون کیسے کیسے نامور لوگ ہیں غیر مسلم  
 قوم کے لوگوں کو جانے دیجئے اس زمانہ کا حال دیکھئے کہ

عہدے از غیب بروں آید و کارے بکند۔

کی مثال ہر ایشیائی ممالک باقیہ کو لیجیے کہ دم زدوں میں سارے ہندوستان  
 میں ایک تازہ روح چھوٹ کر دی۔ یہ مسلمان چھوڑی دوال نہ تھے انہوں نے  
 پچاس لاکھ چندہ دے دیا اور ان شار احمد آپ دیکھیں گے تھوڑے ہی  
 دنوں میں ایک کروڑ تک پونج کر مسلم یونیورسٹی بس سمجھ گویا بن گئی۔ مسلمانوں  
 کی مردہ قوم کے سربراہ اور وہ اشخاص کو لیجیے مولوی ممدی علی صاحب مرحوم  
 اٹاؤس کے ایک معمولی رئیس تھے محسن الملک کیسے بن گئے۔ امرہ  
 کے مشق مشتاق حسین صاحب کیسے چوٹی حالت سے اپنی دیانت اور  
 راست بادی اور خلوص نیت کی وجہ سے آج ساری قوم کے متفقہ لیڈر  
 تسلیم کئے گئے ہیں نوبلی اور ملی خطاب کو چھوڑ دیجیے بہت سے بھرے  
 پڑے ہیں مگر تو اس بات کا جو کہ قوم ان کے قدموں کے تلے اپنی

## آنکھیں بچاؤ کر شعر

ایں سعادت بزرگ بازو نیست      تانہ بخشہ خدا سے بخشندہ  
 یہ تو قومی شہد اور فانی القوم کی خدمت ہوئی اب اردو لٹریچر کی طرف رجوع کیجئے  
 مولوی الطاف حسین صاحب حلال ایک خانگی رسے کے معمول مدرس  
 تھے اور وہ بھی فارسی کے آج وہ وحید عصر میں جنہوں نے مردہ شاعری میں جان  
 ڈال دی اُن کے مدرس کا ایک ایک بند جو ہر بے باک اُن کا کلام زبان  
 سے نکل کر دل میں گر جاتا ہے۔ ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب کو یسے کہ بجنور کے  
 رہنے والے جن کے مرتبہ باپ کا سایہ بارہ برس کی عمر میں اٹھ گیا جو  
 دلی کی مسجدوں میں بزمِ حصولِ علم بلا باغ لگا گری کرتے تھے آج وہ قوم کے  
 بہترین مصنف مانے جاتے ہیں اُن کی کتابیں ہندوستان کے پینے چے  
 میں پھیلی پڑی ہیں اُن کے قرآن شریف کے اردو ترجمے اُن کو اُن مٹ  
 شہرت دی ہے اور اسی طرح ہم اور بھی درجن دو درجن قوی لیڈر گنا سکتے ہیں لیکن  
 جتنے نام ہم نے گناے کیا یہ ہمارے لیے کافی نہیں ان میں سے کوئی  
 شخص بھی نہ کہیں کا رئیس تھا نہ نواب تھا نہ کسی کے گھر پر ہاضمی جھولتے تھے  
 نہ لکھتے تھے سب سب ملتِ ہپ کا نمونہ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں بزرگ  
 سے ترقی کی۔ یہ لوگ ہیں جو اپنی ہمت اپنے ارادے اپنی عقل رسا  
 اپنے علم و تجربہ کی وجہ سے ترقی کے اعلیٰ زینے پر پہنچے اور اُسے سے

تقاب بن کر تمام ہندوستان میں چکے۔ انسان کی زندگی بے غم و غری ہو  
 بارہ برس تو بچپن ہی میں گئے اور چالیس کے بعد تو زوال ہو۔ بارہ سچے بچپن  
 تک زمانہ تعلیم رکھئے اب ساکر پنڈہ برس نہ ہے۔ اس میں دنیا بھر کے  
 جھگڑے اور تہنہ ہیں یک سو دو ہزار سودا۔ سب بڑھ کر تو ہیٹ کا دھندا  
 ہو۔ نوکری کے سوا مسلمانوں نے دوسرا سبق ہی نہیں پڑھا اور نوکری ہو  
 کہ ڈھونڈے نہیں ملتی۔

فکر معاش و عشق جنساں یا درنگاں      دودن کی زندگی میں بھلا کوئی کیا کرے  
 اوسط عمر ساٹھ سال ہو غرض بیٹکل سیس تیس سال ہم کو کچھ کرنے دھرنے کے  
 لیے مل سکتے ہیں۔ انیس سو بارے حال پر اگر ہم اس مختصر زمانے کو بھی  
 عیش و آرام میں ضائع کر دیں۔ پس اگر ہم نے شہ دے ہی سے بد حال نہ  
 سنبھالے تو بڑے چلوٹے کیا پڑھیں گے۔ اگر تم نے چالیس کے اندر  
 ہی اندر اپنا مستقل ٹھکانہ کر لیا تو پھر اس کے بعد کچھ ہونے ہوانے کو  
 امید نہ رکھنی چاہیے۔ کبھی دست دہاکی محنت اور پیشہ سے جھوٹی شہ  
 نہ کرو۔ ہمیشہ محنت کے عادی رہو۔ تن درست اور خوش رہنے کا یہی گڑھ  
 محنت ہی کے بعد سچی راحت ملتی ہے جو سب بڑا کرتا ہے وہی میوہ کھاتا ہے۔ بیٹھی نیند  
 اُسے ہی آتی ہے جو جان توڑ کر محنت کرتا ہے کھل کر جھوک لگا اور باغیچے کا کھیت  
 رہنا بدوں محنت کے نامکن ہے۔ عہدوں کی طرح بے کار پڑے رہنا ہزار بھاریوں  
 خودی ایک باری ہے۔ اس میں تو شک نہیں کہ بے دلا خدا ہی ہے لیکن بے  
 ہاتھ پاؤں بلائے کیا کچھ ہو سکتا ہے۔ خدا نے زمین کے پیٹ میں تلخ پانی تانا

سب ہی کچھ بھردیا ہو لیکن کھونا بھی تو مشہور ہو۔ کون نہیں جانتا کہ زمین سے ہر قسم کا مادہ پیدا ہوتا ہے لیکن ہم اگر زمین کو جو نہیں بویں تو تب کیسے فصل بھی کاٹ سکیں۔

بے جو نے بے آب پھر گائے کا بیج کیا؟ ہم ہی اگر نہ چاہیں تو اس کا علاج کیا جب تک سستی کا ہلی اور غفلت کو بھل کر کوئی کام دنیا کا نہیں ہو سکتا ہر کام کے لیے دل رہی اور محنت مشہور ہو

غفلت سے مس جان میں سہ رافا دہر

غفلت کو آؤ مارہٹا میں جب دہر دہر

دنیا بڑی پیڑھی ہے تیرے سر کا پسینہ جب ایڑی میں اترتا ہے تب تو لالہ پیٹ میں جاتا ہے۔ کام، خدمت، دالے ہی آدمی کی قدر ہے دنیا بھی اُس سے رہتی اور خدا بھی اُس سے خوش اور وہ بھی خود مطمئن۔ لاکھ عقل و فراست ہو مگر غفلت نہ ہو کام کی عادت نہ ہو تو سب بیچ بیکو کچھ بیکو اور خرگوش کی دوڑ کی نقل مشہور ہے۔ کہاں خرگوش کی بلی کی طرح تڑپتا ہے کہ ہر کچھ سے کی چال جو چوں کی طرح رہنمائی ہو مگر بہت احمق و غافل ہے کی بدولت وہ خرگوش سے بازی لے گیا پس غفلتی آدمی ہمیشہ خواستہ حل اور فراخ البال رہتا ہے عہدی اور کام چاہیے ذلیل اور خوار۔

جو لوگ محض اپنی عقل کے گھنٹہ پر بھروسہ کر کے کچھ نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ ادھیہ ہم کو کیا پروا ہو دولت اور خدوت ہماری جوتوں سے لگی پڑی ہو چکی جاتے سب حاضر و موجود ہیں اُن سے یقیناً وہ کوڑھ مغز جو آہستہ آہستہ کچھ نہ کچھ روز کرتا رہتا ہے بستر پر۔ قطعاً فخر و تیج ہو کر تالاب بھر جاتا ہے۔ جو لوگ صبح

سویرے اُٹھتے ہی کام دھندے میں لگ جاتے ہیں وہ ناسختے کے اول  
اول ہی اپنا کچھ کر لیتے ہیں کہ دو سو دن بھر میں بھی نہیں کر سکتے۔ اگر گتھارا  
ارادہ کس جس کام کے کرنے کا ہو تو یاد رکھو کہ ہیل پر سوں نہیں جم سکتی  
نیکوئی بڑا کام ایک دن میں ہو سکتا ہے چھوٹے چھوٹے مفید کام کرنے کرنے  
اُن کا مجموعہ ایک بڑا کام ہو جاتا ہے کیوں کہ زندگی خود چھوٹے چھوٹے واقعات کا  
مجموعہ ہے۔ ایسے مثال شاؤ دناور نے لگی کہ کسی شخص نے صرف ایک ہی بڑے  
کام کی بدولت نام و نمود پیدا کیا ہو ایسا نست کا دھنی شاید لاکھوں میں کوئی  
ایک نکلے تو نکلے ہم کو جب جب موقع ملے بہتری کا کام کرنا چاہیے۔ آج  
کچھ کیا کل کچھ دیکھو۔ پھر اس کی برکت دیکھو کہ کہاں سے کہاں پونہ پختے ہو۔  
جوان آدمی جو محضی کفایت شمار ممتا۔ نیک نیت اور مستقل مزاج اور شیب و فراز  
دنیا سے بے خبر نہ ہو اور زندگی رفتار کے ساتھ چلتا ہو

ع زمانہ بانو نسا زود تو بازماند باز۔

جہاں جیسا موقع ہو جوڑو توڑ کرے

نہر جاے مرکب تو ان تاختن کہ جاہ سپر باید انما ختن

تو سمجھو کہ ایسا ہی شخص ایک عمدہ بنیاد اور مستحکم اصول پر قائم ہو اور دنیا اس کی  
اچھی کٹنگی دنیا میں کامیاب زندگی بسر کرنے کے لیے بہت بڑی ضرورت ہے اچھی  
صحبت کی ہے۔ حضرت سلیمان کا مقولہ ہے کہ ”جو دانش مندوں میں بیٹھے گا دانش مند  
ہو گا“ اچھے اچھے لوگوں سے ملنے جلنے میں ہماری وقعت بڑھتی ہے اور  
بت سی عمدہ عمدہ باتیں معلوم ہو کر ہمیں خود اطمینان خاطر اور مسرت ہوتی ہے اور بڑی



بات یہ کہ بڑی صحبتوں سے محفوظ رہنے ہیں جس میں ہزار طرح کی خرابی ہو۔  
 ابھی صحبت کی بدولت ہمارے خیالات درست ہماری عقل روشن غرض  
 عمدہ باتیں ذہن نشین ہوں گی ابھی عادتیں یکجہاں گے اور ہمت سائبان  
 میں داخل جائیں گے۔ پس دوں ہمت کی جگہ ہمت اور حوصلہ بلند ہوگا اور مقاصد  
 زندگی سب اعلیٰ و ارفع ہو جائیں گے۔ انہوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے میں  
 ہمارا چال چلن خود بخود اچھا ہو جائے گا۔

وَحَدَّثَنَا عَنْ نَسَائِكَ خَيْرًا مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ وَمَعْلَا  
 وَجَلِيسِ الْخَشِيرِ خَيْرًا مِنْ جُلُوسِ الْمُرْمَرِ وَمَعْلَا

یہ جی بڑھیں نیک بہت عورتوں کے پاس بیٹھا بھی عالی از منفعت نہیں۔  
 ہمارے ملک میں جوان ہو کر سب سے ملنا ملنا تو ممکن نہیں ہے لیکن پھر بھی اپنا نیت  
 کی وہ دریاں جو بہ لاف ترابت تہ بہ تم سے بدہ نہیں کرتیں اور تمہارے سامنے  
 نکلتی ہیں ان سے بہت شرم و لاج سے لوگوں بات رکیک یا بے تکلفی  
 کی نہ کر دھت پٹہ دیکھنے ہی کسی کو یہ سمجھ جاؤ کہ میں تو اسی سے شادی کروں گا  
 تمہارے ماں باپ اور تمہارے بزرگ اس بارے میں تم سے زیادہ عقل  
 و تجربہ رکھتے ہیں۔ دنیا میں آج کل بلا حصول علم کچھ دال نہیں لگتی پس سب سے  
 پہلے تو تم کو اپنی تعلیم مکمل کرنی چاہیے جب کہیں شادی یا دہ کا خیال کرنا۔ زمانے

۱۵۔ بری صحبت سے توفان کا اکیلا ہی میٹھا رہتا اچھا ہی اور اکیلے بیٹھے رہنے سے

عمر و صحبت بدرجہا بڑھتی ۱۶

نے وہ ترقی کی ہر کسمولی مل اور انٹرنس کو تو کوئی پوچھتا بھی نہیں کم سے کم کوئی ڈگری حاصل کرو۔ بہر حال قیصر اُس ورے تک ہوئی ضرور ہو کہ تم کو کافی ذخیرہ معلومات کامل جائے۔ جو شخص دینیز آٹھیس اور کان کھول کر جھٹکا کر وہ ضرور ان اندیشی کر وجہ سے کامیاب رہے گا۔ عقل مند وہ ہر جو باتوں کو دیکھ کر منہ حاصل کرے۔ تمہارے مزاج میں تفصیل اور گریک عادت ہونی چاہئے۔ مثلاً اگر تم کو کبھی کسی کا شتکار سے ملنے کا اتفاق ہو تو اُس پرستہ نہ بنی ایسی باتیں معلوم کر سکتے ہو جو تمہاری واقفیت کو بڑھائیں۔ کسی انجینیر یا کسی ماہرین یا ذمی علم شخص سے اگر ملاقات ہو جائے یا سفر میں کہیں ساتھ ہو جائے تو اُس کی تموزی سی صحبت کو ضمنت سمجھو اُس کے مذاق کی گفتگو کرو اُس سے باتوں ہی باتوں میں ذہنیت سی باتیں معلوم کر سکتے ہو۔ چھوٹے سے چھوٹے آدمی کی بات کو توجہ اور دل لگاؤ سنو۔

ح شاعریک ہر دکان کہ باشہ

ذکر چاکر۔ ہونے والے۔ بگھی اور ذمہ والے غرض کسے باشہ شخص کوئی پیشہ کرتا ہو اُس سے باتیں کرنے میں کوئی نہ کوئی نئی بات نہ کر کہ معلوم ہو جاوے گا۔ خاکساران جہاں راجہ حقارت ٹکڑ تو چہ دانی کہ دریں گاہو باشہ یہ نہ سمجھو کہ ہمیں ان باتوں سے کیا غرض۔ علم شہرہ از جہل شہر۔ خد ماصفاً و دغ مالکین۔ جو بات سنو اچھتی اور کسی طور پر نہ سنو طور سے سنو

اور دھیان رکھو کسی نہ کسی دن کام ہی آجائے گی۔ گوش زہ اثر سے وارڈ  
 یاد رکھو بات چیت کا عفت یہی عفت نہیں ہے کہ ہم تجھے در باتیں کر سکیں آداب  
 گفتگو میں نور اور تہمت سے دوسرے کی بات سننا بھی لازم ہے۔ کسی کی بات کو  
 غلط کہہ دینا چٹ سے کاٹ کر ٹکڑا توڑ کر ہاتھ میں دے دینا ذرا سی بات  
 میں بڑے نادان داخل بد فیزی ہے۔ جب لوگ دیکھتے ہیں کہ شیخخص ہماری بات کو غور  
 اور توجہ سے سنتا تو وہ کٹا وہ دل سے باتیں بھی کرتے ہیں۔ شیریں سننی  
 اور خوش گفتاری بھی ایک ہنر ہے۔ وکوں کا دل لگنا ہر لحظہ سے بھول بھڑانے  
 کے ہیں معنی ہیں۔ زبان شیریں ملک کی یہی بات ہے یہ نہیں کہ بات اس طرح  
 کرے کہ تو یا کسی کو بچہ کھینچ لے۔ اس موقع پر ایک نقل یاد آئی۔ کوئی صاحب اپنے  
 نیچے کوٹہ میں بیٹے کا کان کے باہر چبوترے پر بیٹھے کھلا رہے تھے۔  
 اُدھر سے ایک بھلے مانس کر رہے بچے کو دیکھ کر سب ہی کو پیار آتا ہے انھوں  
 نے پوچھا کہ یہ آپ کا صاحبزادہ ہے؟۔ باپ۔ میرا نہیں تو کیا آپ کا ہے۔  
 وہ بے چارے اس روکھے جواب پر بہت کھیا نے ہوئے اور کہنے  
 لگا اے عمر دے۔ لڑکے کے والد ماجد کو یہ فشاں ہوئے کہ آپ کا بس بچہ  
 تو مار ڈالیے۔ بجلا یہ کوئی طریقہ بات چیت کا ہے۔ نوجوان آدمی اگر اپنی قوت  
 رجولیت کو مستعمل اور معتدل حالت میں رکھنا چاہتے ہیں اور اپنے تن بدن  
 کی انھیں مصلحت مقصود ہے اور اپنے دل و دماغ کی خیر چاہتے ہیں اور دنیا کی  
 منزل میں درستی اور نیک نامی سے گزران کرنی چاہتے ہیں تو ان کے لئے  
 اچھی کتابوں سے بہتر کوئی رفیق نہیں ہو سکتا۔ اپنے وقت کو کبھی رائیگاں

نہ کرو وقت بڑی قیمتی چیز ہو جس نے وقت کی قدر نہ جانی اُس نے کچھ نہ جانا۔

ع گیا وقت پھر ماتمہ آتا نہیں

مغرب کی نماز کے بعد سے سونے تک اکثر فرصت کا وقت رہتا ہے۔

منقول گپ شب میں اوقات عزیز کو ضائع نہ کرو اسی وقت میں تم بہت سے مفید کام کر سکتے ہو۔ بڑے بڑے شہروں میں بیسیوں قسم کے تاشے اور

جلتے آئے دن ایسے ہوا کرتے ہیں کہ یہی وقت جو تمہارے کام کا ہو اور جس کے عمدہ معرے سے تمہاری آئندہ زندگی کی بہتری کی بنیاد بنتی ہو انہوں

سے ہو کہ وہی وقت لہو و لعب اور زل قانیوں میں برہم ہوتا ہو۔ ایسے شہروں سے تو قصبات اور دیہات بھلے کہ وہاں یہ مصیبت تو نہیں ہو۔ جتنے بڑے بڑے

آدمی گزرے ہیں وہ شام ہی کے وقت کی قدر کرتے رہے ہیں۔ اگر ترکو دن میں فرصت نہ ہو تو بعد مغرب کھٹنے دو گھٹنے کا مطالعہ یا کتب بینی

تمہارے واسطے ایک باقاعدہ مدرسے کی تعمیر کے برابر مفید ہو۔

ع بے کار بے شمس کی طرح

کچھ اچھی اچھی کتابیں پڑھا کر دیکھیں ایسا نہ کرنا کہ کہیں کتابوں کے انتخاب میں دھوکا کھاؤ جو پڑھو غور سے پڑھو اور اچھی طرح سمجھ کر پڑھو کتابوں کی افادہ کسی زمانے

میں ایسی نہ تھی جیسی کہ فی زمانہ ہوتی ہے یہ ارزانیست تھی کہ کچھ دھڑی پڑی ہوئی ہیں لیکن ساتھ ہی اس کے اس قدر کی آخر کی بھرتی بھی کبھی نہ تھی۔ کسی نے الاماری

میں سے ایک کتاب نکالی وہاں عجیب تھا ڈنک مار دیا کچھ کمر بستہ کچھ ایسا نہ پڑھا تھا کہ وہ بے چارہ مری گیا۔ بعض کتابوں میں ایسا ہی ذہر بھرا ہوتا ہے اور ان کا نہ پڑھنا

بھی ایسا ہی صلیک ہوتا ہے کہ پھر اُس کا مسوم بچہ کانٹیں کھانا۔ یہ کتابیں کیا ہیں  
گرو باڑنے والے سانپ ہیں لیکن ہزاروں کتابیں ایسی بھی ہیں جو مہتر سے بہتر  
ہیں۔ جو شخص کتب بینی کا شائق نہیں اُس کی معلومات وسیع ہو سکتی ہونہ اُس کی  
نظر غائر۔ کن ہیں کیا چیز ہیں؟ کتاب ایک ذریعہ ہے جو ہم کو بہترین مسخفین کے  
بہترین مضامین اور خیالات سے دوچار کرنا ہے۔ چار آدمی بعد مغرب جمع ہو گئے  
حقہ بان اُڑا رہے تاش گنہمنہیں۔ ۱۱۔ ۱۱۔ ۱۱۔ ہو ہو۔ ہنسی ٹھٹھا۔ مذاق  
تھقے اُڑ رہے ہیں۔ زمین آسمان کے تلابے ملاے جا رہے ہیں۔ کارے  
معلمتے ایسی باتوں سے تو ہواے وقت صنایع کرنے کے کچھ بھی فائدہ نہیں  
جو سمجھا رہیں وہ ایسی زخرفات کو کب پسند کرتے ہیں۔



برسرِ پرزہ ڈالنے میں جس سے جلد اور بغور کے پڑھنے کی عادت پڑ جائے  
 ہر پچڑل لگا کر غور اور خوض اور گہری نظر سے پڑھنا طبیعت پر بارِ معلوم ہوتا ہے۔  
 ناول کا یہ حال ہوتا ہے کہ اُدھر پڑھا اُدھر ذہن سے اُتر گیا۔ دماغ میں کسی بات  
 کے جنسے کی عادت نہیں پڑتی نہ طبیعت پر زور پڑتا ہے یہی بات آگے چل کر خرابی  
 لاتی ہے۔ جس طرح ہر کو اپنے جس کو تازہ رکھنے کے لیے عمدہ اور متقی غذا  
 کی ضرورت ہے اسی طرح دل و دماغ کی غذا کا حال ہر عمدہ سے عمدہ غذا اُسے  
 بھی ضرور ہے اس لیے بہتر سے بہتر ہی کتابیں پڑھنی چاہئیں۔ بہت سی کتابیں ایسی  
 ہیں کہ اُن کا پہلا ایڈیشن بھی نہیں چلتا وہ مثل حضراتِ الارض کے ہیں پانی پڑا  
 اور ابل پڑے برسات گئی اور پتہ نہیں۔ جو کتاب پانچ برس چلے گھو کر خیر وہ  
 کچھ دیکھنے کے قابل ہے جس کی مانگ دس برس رہے وہ اُس سے بہتر  
 و قس علیٰ ہذا۔ بعض کتابیں پچاس پچاس اور سو برس سے بلکہ اس سے بھی  
 زیادہ مکرر ایڈیشن میں ہیں گراؤن کی مانگ آج تک برابر جاری ہے۔ بس ایسی ہی  
 کتابیں پڑھنے کے قابل ہیں۔ جس فن کی کتاب بشروع کر دے پہلے آسان میں لو  
 پھر تہذیب اُسے جڑاتے جاؤ مثلاً سائنس پہلے اُس کی ابتدائی کتاب پڑھو پھر  
 ہندو مت پڑھتے پڑھتے اعلیٰ درجے کی کتابوں پر پڑھو۔ تاریخ میں مشہور مصنفین  
 کی کتابیں جس میں انھوں نے ہندو نسل کو بے کرب کر دیا ہے زیادہ دلچسپی  
 اور غور سے پڑھو اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرو کہ تم بھی اُن جہاں کی طرح ہو  
 اور نامور ہو جاؤ۔ جو کتابیں رہا راست کی رہنمائی کرتی ہیں جو زندگی کے صحیح ہوکل  
 بتلاتی ہیں جو اخلاق کی تعلیم ہیں وہی سب سے بہتر اور وہی پڑھنے کی کتاب ہیں۔

جب یہ سوال طر ہو گا کہ ہم کو کیا پڑھنا چاہیے اور کیا نہ پڑھنا چاہیے تو اب دوسرا سوال یہ ہو کہ کس طرح پڑھنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ سچ چار پاسے برو کتابے چند۔  
 کبھی جلدی جلدی ادبیری دل سے پڑھو۔ تھوڑا پڑھو تھوڑا پڑھو۔ ایک وقت میں ایک مضمون پڑھو۔ کئی کتاب میں ملا کر ست بجائے کر دو کتابوں کے ضروری مطالب پر مار کر دو۔ نوٹ لکھو حاشیہ پڑھاؤ۔ پڑھتے جاؤ اور غور کرتے جاؤ اور دل میں دھراتے جاؤ کہ ہم نے کیا پڑھا غرض کتاب کے کپڑے بن جاؤ اور جو پڑھو دل پر نقش کا لکھ رہا ہے یہ نہیں کہ

سچ چکنے ٹھٹھٹے پو پو پڑی اور پھسل پڑی  
 جس کتاب میں کوئی بات یاد رکھنے کے قابل نہیں وہ کتاب سرے سے پڑھنے ہی کے قابل نہیں۔ یہ تو ممکن نہیں کہ تم دنیا بھر کی کتابیں پڑھ لو۔ پس تھوڑا پڑھو مگر پڑھنے کی طرح پڑھو کہ مضمون دل میں جم جائے اور دماغ میں گونج رہا ہے اُتنا ہی پڑھو جتنا کہ تم دل لگا کر پڑھ سکتے ہو اس سے زیادہ پڑھنا بے کار محض ہو اور بجائے فائدہ کے اُتنا نقصان دہ ہو۔ جو شخص سن سنو پر پو پو پو پو پو کے بعد دس برس کے اندر ہی کافی ذخیرہ علم اور اہمیت مار کا حاصل نہیں کر سکا اور اس کے اخلاق اور طرز و روش کی بچھڑ اور استوار داغ بیل نہیں پڑ چکی تو بھلا ایسے شخص کی آئندہ رہبر رہا ہونے کی بہت کم امید رکھنی چاہیے۔ مرن پلا دیا یا مرن کو سمجھو کہ جس میں انسان آئندہ زندگی کے لیے بہت کچھ کر سکتا ہو اس کے بعد یا تو دنیا کے دھندوں کی گردنوں سے سر کھانے کی فرست دے گی اور یا تو نرم ایسے قن انسان اور صدی بن جاؤ گے کہ دنیا تمہارے لیے بے کار نہ رہے



ہو گئے شعر

نہ خدا ہی ملانہ وصال منم ۔ نہ ادم کہہ ہے نہ ادم کے چہ  
 دنیا میں ایسے بھی لوگ ہیں کہ بیت کمر جنہوں نے نہ تو کسی کالج میں یا قاعدہ تعلیم  
 پان اور نہ کوئی ڈگری ہی حاصل کی مگر اُن میں خدا داد ذات جو ہر ایک تھا کمالی بڑے  
 سے بڑے گریجو اٹ بھی اُن سے نکال نہیں کھا سکتے لیکن ایسی مثالیں خدا و ہر  
 انسان کے لیے عموماً تعلیم و تربیت دونوں درکار ہیں محض تعلیم بدون تربیت کے  
 ٹوٹنے کی طرح کار مشابہ۔ دونوں باتیں مل جاتی ہیں انہیں نہیں میسر ہو سکتیں جب تک  
 کہ بوجہ۔ تہ بنہ کا بیچ میں تعلیم نہ حاصل کی جائے مگر کاجوں کی تعلیم میں صرف زکریہ  
 ہے جس کا ہر کردار متحمل نہیں ہو سکتا تاہم بہت اور اشتغال اور طلب صادق سے  
 سب شکلیں آسان ہو جاتی ہیں شعر

مرد باید کہ ہر سانس نہ شود مشکلے نیست کہ آسان نہ شود

ہمارے ملاقاتیوں میں خود ایسے لوگ موجود ہیں جو ہمارے ساتھ مدرسے  
 میں پڑھتے تھے۔ فیس دینے اور کٹا میں خریدنے تک کی مقدرت اُن میں  
 نہ تھی ایک غریب لڑکا تو شاہ در سے سے جو دہلی سے (۴) میل جہانپارہ جو  
 روز آیا کرتا تھا۔ آٹھ میل تو اُسے آنا جانا ہی ہو گیا۔ ریل میں دو آنے روز کا خرچ  
 تھا اور وہاں دو پیسے پنن کا محصول دینے کو بھی پاس نہ تھے۔ جبر پلن کا محصول  
 تو میری سچائی نے رعایت نہ کر دیا تھا اور دوسرے خرچ امیروں کے لڑکوں  
 کی دوسرے چلتے تھے۔ بھلا امیر تو خدا کا سہارا کیوں پڑھنے لگے تھے وہ تو  
 پچھتے ہی رہے مگر غریبوں کو تو طلب صادق حق خنق کامل تھا حالت خطرہ میں

تھی ایک اُن میں سے بی۔ اے ہو کر بجا ہی میں ڈپٹی انسپکٹر مارا اس پر  
 اور دوسرا ایم۔ اے ہوا اور اب انسپکٹر مارا اس پر۔ خدا سب پر ان کا پرچھاٹاں  
 ڈالے۔ بہت سے لوگ جو ان اخراجات کے تحمل نہیں ہو سکتے وہ سو طرح  
 کی کٹریز مت کرتے ہیں ننگی ترشی سے بسر کرتے ہیں موتا جھونا چھٹتے آدھا بیت  
 کھاتے تلخیص اٹھاتے مصیبتیں جھیلنے مگر بڑھنے کی دمن سے غافل نہیں  
 رہتے۔ ایسے ہی لوگوں کو امدادی و تحفے ملنے میں بلکہ مفت تعلیم دی جاتی  
 ہے۔ کوئی نہ کوئی بندہ خدا اُن کی دست گیری کو کھڑا ہو جاتا ہے اور یہ خود بھی فرست  
 کے گفتوں میں پریوٹ ڈیویشن (خانگی تعلیم دی) سے کچھ پیدا کریتے ہیں غرض  
 کسی نہ کسی طرح ان کا کام چل جاتا ہے۔ بہر حال غرق چاہئے

ع غرق ہر دل کہ باشد رہبر سے در کائنات

اللہ تعالیٰ سبب الاسباب ہے سو سب سے نکال دیتا ہے۔ علم و قسم کا ہے ایک علی دینوی  
 ہے جس سے روٹی کمانے کی سبیل ہوتی ہے ایک علم الادیان ہے یعنی مذہبی تعلیم  
 اگر کوئی شخص بہت بڑا عالم ہے مگر وہ دہریہ ہے یا مذہب کا پابند نہیں تو ہمارے  
 حساب اُس سے جاہل درجہ ۱ ہوتا ہے۔ ایسے پڑھے جن کو لے کر کیا کرنا ہے۔  
 شخص خاص یا بازاری سے خدا رسول کے احکام کے موافق زندگی بسر کرتا ہے انسان  
 کھلانے کا تو وہی مستحق ہے۔ دنیا اور دین دونوں ہی دست رہیں تو بات ہے۔  
 اللہ تعالیٰ نے چھ دن ہم کو دنیا دی کاروبار کے لیے چھوڑ دیے ہیں صرف  
 ایک دن جمعہ کا اپنے لیے رکھا ہے۔ کیا صبحے میں ایک دن بھی عبادت  
 اسی کے لیے مخصوص کرنا شاق ہے؟ جمعہ کا دن اس لیے نہیں ہے کہ اُسے

بھی دنیاوی کاموں میں کھپا دیں بلکہ یہ ایک دن خاص کر عبادت الہی۔ مذہبی تعلیم۔ درست اخلاق کے واسطے مخصوص ہو اور ہر کو اس کی پابندی لازم ہو تاکہ وقتاً فوقتاً ہمارے مذہبی خیالات کی تجدید و ترمیم ہوتی رہے۔ شخص مذہب کی خدمت سے بے پروا ہو تو اسے ایسا سمجھو کہ جیسا جہانی اعتبار سے لنگڑا بولا یا بیچ۔ اگر کوئی شخص ستر برس تک جیئے اور ہر جمعے کو وہ پابندی سے عمل کرنا۔ ہے تو اس عمر تک اسے پورے دس برس مذہبی دوستی کے لئے مل سکتے ہیں لیکن افسوس تو یہ ہو کہ اس عمر کے بہت لوگ ہمارے دیکھنے میں ایسے آئے ہیں جنہیں اشعار آباد، ٹھہریاں غزلیں دھوخت بلکہ دیوان کے دیوانہ زہر میں سیکڑوں نفلیں ہزاروں لطیف نوک زبان ہیں جب بونا شروع کریں تو کو یا طوطی ہزار داستان چمک رہی لیکن کلام مجید کی سورتوں کے نام تک یاد نہیں ہیں حفظ کرنا اور مطلب سمجھنا تو کجا! خیر روز اتنی فرصت نہ ملے تو جمعے کے جمعے تو ہم کو مقرر مذہب کی خدمت توجہ کرنی چاہئے۔ اس میں ہر امر ہمارا ہی فائدہ ہو۔ جمعہ کے فضائل بے شمار ہیں کلام مجید میں جمعہ کے متعلق

۱۔ حدیث شریف میں ہر کہ سب دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے اس میں آدم پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے باہر کیے گئے (کہ وہ بھی نسل آدم کے پہلی بڑی رحمت اور برکت تھی کہ دنیا میں خدا کا جلال و تبارک و تعالیٰ کا سلسلہ چلا اور اہل دنیا پر خدائی روز روشن کا رخ ظاہر ہو گئی) اسی دن قیامت بھی پورے ہوئی ہے اور ایک ایسی ساعت ہو کہ نہ اس میں جو بھی دعا مانگے قبول ہوگی (بقیہ نوٹ و توضیح)

ایک طرح کا کریم موجود ہے مسلمانوں کے لیے بڑا اور اہم فریضہ و بیخ و بن نماز

(بیت اللہ معلوم ہے)

وہ ساعت عامہ کے خیریت شروع کرنے سے آخر نماز تک ہر جمعہ کے دن منسلک کرنا چھ  
کپڑے پہناؤ شبہ و گمان نہ ہو۔ جو شخص تین بجے سسقی اور کالی سے چھوڑے گا اسے  
تھان اُس کے دل پر نہ کوئے گا۔ جس کی نماز پڑھنے کو تین قسم کے لوگ آتے ہیں ایک وہ  
ہیں کہ آتے تو ہیں مگر عزائمات سے نہیں بچتے ان کے لیے عزائمات کا ہی حصہ ہے۔ یعنی جب  
کے ثواب سے دور ہیں کہ دوسرے وہ ہیں کہ اگر خدا سے ما کرتے ہیں اور مانگتے ہیں تو  
یہ گروہ خدا کے شکنجہ میں آتا تو ای چاہے دے چاہے نہ دے میرے وہ ہیں کہ اگر خوشی  
اور کسوت اختیار کرتے ہیں اور کسی کی گردن نہیں بھانہ تے اور کسی کو ایذا دیتے ہیں (یعنی نہیں  
چیر چیر کے لوگوں کے سروں پر سے کوڑھ کر کے نہیں آتے) اصل میں جو تو ان ہیں لوگوں کا  
جو ایک جمعہ سے دوسرے ہر جمعہ مع ان تین دن کے گناہوں کو مٹاتا ہے ۱۲

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ  
فَاذْكُرُوا اللَّهََ وَخَرُّوا لِلْبَيْعِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ  
فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَسْوَاقِ وَابْتَاعُوا مِنْ تَحْتِ  
وَأَذْكُرُوا اللَّهََ كَثِيرًا أَنْتُمْ قَاعِلُونَ ۝ وَإِذَا سَأَلَكَ التَّجَارَةَ  
فَأَنْفِضْهُ أَلَيَّكَ وَذَكَرْكَ قَلِيلًا قَلِيلًا ۝ قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الْفُلُورِ مِنَ التَّجَارَةِ  
وَاللَّهُ وَخِيَرُ الْوَارِثِينَ ۝ ۱۲

میں جو واجب جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لیے ایمان دی ہے تو یاد رکھو (یعنی نماز کی  
نماز پکڑو اور اس وقت) (کہنا) بھر نہ دے تمہارے میں ہر روز بتیہ و شبہ و گمان

پھر ادا کر کے پھر حج۔ نماز روزے کی اہمیت ہم جوز حلال کے میوے اور

(بقیہ فوٹ منو گزشتہ) بشرطیکہ کہ کچھ پھر جب نماز ہو چکے تو (تم کو اختیار ہوگا) (ہنگامہ)  
 رہو اور خدا کے فضل (یعنی معاشی) کی جستجو میں لگ جاؤ اور (جہاں رہو) کثرت سے خدا کی یاد  
 کرتے رہو تاکہ تم ظاہر پاؤ اور (جو چیز) جب یہ لوگ سودا (کرتا) یا تماشہ (ہوتا) دیکھیں (تمہارے  
 پاس سے) چمک کر اسی کی طرف چل دوڑیں اور انھیں (خطبہ پڑھتے) کھڑا چھوڑ جائیں۔

(جو چیز پان لوگوں سے) کہو کہ جو (غواب عبادت) اللہ کے ہاں ہو (وہ) تماشے اور سودے  
 سے بہتر ہے۔ اور اللہ (سب) روزی دینے والوں سے بہتر (روزی دینے والا) ہے ۱۲

۱۳ جس کے پاس دوسو درہم یعنی باون روپے کھارہوں اور پورا برس گزیرا سے تو اس کا پانچواں حصہ  
 یعنی ایک روپیہ پانچ آنے زکوٰۃ دینی اسے گی اور یہی نصاب ہر چاندی کا یعنی جس شخص کے پاس زرے  
 تین مث کے قریب چاندی ہو اور چاندی کا زرغنی تو زبہ آنے ہو جیسا کہ اس زمانے میں اکثر  
 رہتے ہو تو بھی ایک روپیہ پانچ آنے اس پر فرض ہوں گے اس سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں گنا سانی  
 کے لئے یہ قاعدہ طریقہ لایا کہ کئی صدی احوال مد یہ نکالتے جائیں سال کے اندر کچھ اور روپیہ جمع ہو جائے  
 اور اس پر پورا سال نگرز سے تو زائد روپیہ پر زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک اس زیادہ روپیہ پر پانچ سو سے  
 ایک سال نگرز ہے۔ ان فرض زکوٰۃ کے ادا کرنے کی خاطر یہ نصاب کا پورا اپنا اور برس روزگار گزرتا  
 چاندی یا دوسرے کا نصاب الگ الگ ہر جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا ہو اور اس پر  
 پورا سال گزیرا سے تو زائد سے سونا یا اس کی قیمت دینا فرض ہے ۱۴

۱۵ حج ہر کہ احرام باندھا مرنے کے دن غنیمت جا مانے ہو سے وہاں سے فارغ ہو کر  
 لوٹے تو اتار ہے شہر مدینہ میں جس کو مشرک الحرام بھی کہتے ہیں اگلے دن عید کی صبح بتائیں جا کر  
 کھڑے ہوئے بال اتار کر احرام اتار دیں پھر کر طہارت کعبہ کی صفائی کے درمیان دوڑے پھر



تمام دے تک حاکم دنیا اس کا کچھ نہیں کر سکتا لیکن قانون الہی میں جرم کا ارادہ کرنا  
 بھی جرم ہے وَإِنْ بَيْنَكَ أَمْكَانِ أَنْفُسِكُمْ أَتُمْ تُخْفُونَ بِهَا مَا سَبَّحْتَ بِهِنَّ اللَّهُ  
 اور ظاہر ہو کر ارادہ اصل ہے اور فعل اس کی فرع ہے تو نتیجہ کیا نکلا کہ قانون الہی جرموں  
 کو جڑ سے اکھاڑتا ہے اور حاکم دقت کا قانون جرموں کی جڑ پر تو دست رس نہیں رکھتا  
 نہیں اور جرموں کو کاٹنا چھاننا ہوتا ہے۔ بدی کی جڑ بہ ستر قائم ہے یا دوسرے لفظوں  
 میں یوں سمجھو کہ قانون الہی باطن اور ظاہر دونوں کی اصلاح کرتا ہے اور حاکم دقت کا  
 قانون صرف ظاہر کی۔ حکام دقت کے قانون میں اس کے سوا ایک اور  
 نقص ہے کہ اس قانون میں ثبوت جرم کا مار شہادت پر ہے اور شہادت ہو یا نہ ہو  
 اور کافی نہ ہو تو مجرم سزا سے بچ جاتا ہے بخلاف اس کے قانون الہی کا جرم  
 سزا سے بچ ہی نہیں سکتا نفس کو مار کا مجرب ثبوت مجرم کے دل میں بیٹھا ہوا  
 اس کو مذمت اور طاعت اور حسرت اور افسوس کی سزا دے رہا ہے جس کی  
 ایذا قید اور جرمانے اور تازیانے سے بڑھ کر ہے۔ غرض مذہب ہی وہ چیز  
 ہے جس نے دنیا کے نظم و نسق کو برقرار رکھا ہے۔ صرف خدا ہی کا دُر ایسا غالب ہے  
 جب کہ کو تھامے ہوئے ہے۔ آج اگر لوگوں کے دلوں سے خوف خدا اٹھ جائے  
 نکل جائے تو کل ہی دیکھیں گے کہ ایسی اودھم مچ جاتی ہے جو کسی کے سمجھنے سے بے  
 نہ کے اور غن کے مذی نالے جاتے ہیں۔ مذہب کا استعمال اور انسان کی

۱۵۰ (لوگو!) جو تھامے دلوں میں ہو اگر اس کو ظاہر کر دیا اس کو چھپا دھتے ہیں  
 اس کا سبب ہے گا

روک تمام پابندی مذہب پسند و فساد اور عطا ہر سو قوت ہو اگر لوگ اس کی طرف  
 کان بہرے کر لیں تو پھر اندھیر نگری جو پٹ رائج ہو جائے۔ اس لیے ضرور ہو کہ  
 ہم کبھی کبھی دھمکی مجال میں بھی بٹا کریں کہ اس کا بت مفید اثر دہیں پر قائم رہتا  
 ہو۔ جو شخص شرعیانہ زندگی بسر کرنا چاہتا ہو وہ تو بے اس کے ہو نہیں سکتی  
 کہ قرآن شریف کو مضبوط پکڑے رہے اس کو اپنا دستور العمل قرار دے اور  
 اس کی ہدایتوں پر نظر رکھے۔ یہ کلام خدا ہے تعالیٰ اس کا کیا پوچھنا ہو **فَضَّلَ**  
**كَلَامَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى سَائِرِ الْكَلِمِ كَفَضَّلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ يَكُنْ**  
 سب کتابوں سے انوکھی ہو اس کے شل جامع اور مانع فصیح اور بیخ از سر تا  
 مجموعہ خوبی کوئی دوسری کتاب دین میں نہیں ہو۔ ساری دنیا کی کتابیں ایک طرف  
 اور یہ ایک طرف۔ یہی وہ کتاب ہو جس نے عرب جیسی وحشی خوں خوار اور  
 بت پرست قوم کو موحد بنا دیا۔ اسی نے کفر و ضلالت اور تہک کی ہر جہاد دی  
 اس کتاب کو نازل ہوا کہ تیرہ سو برس سے ادا ہوئے آئے گزرتے آج تک اس میں  
 کس بات کا رتی برابر فرق نہ نکلا۔ **أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ أَلَمْ يَكُنْ مَا وَكُفَّ عَنْ**  
**مِنْ**

۱۰ جیسی ہر ہی خداوند تعالیٰ کی اپنی ساری مخلوق پر ہر دہائی ہی ہر ہی کلام خدا کی دیکھ سکتی

کلام پر ہو ۱۰

۱۱ کیا یہ لوگ قرآن (کے مطالب) میں غور نہیں کرتے (دیکھیں کہ ہر فرقہ میں اور اگر

(قرآن) خدا کے کلام (کسی کلمہ) کے پاس سے (آیا) ہو ہر فرقہ اس میں بت سے

و اختلاف پاتے ۱۱



عَلَيْهِ غَيْرِ اللَّهِ لَوْ جَدُّ وَابْنُهُ اخْتَلَفَا كَثِيرًا ۝ ۴۰

اس کی نصاحت بلاغت ایسی ہے کہ اگر دنیا بھر کے جن و انس سب اکٹھے ہو کر بھی زور نہ لگائیں تو اس کے مثل مجبوری میں چھوٹی ہوت ہے جس میں نہیں پاسکتے۔  
 قُلْ لِّیْنَ اِجْتَمَعَتْ اِلَٰہُ النَّاسِ وَالْجَنُّ عَلٰی اَنْ یَّا تَوَابِعِشِلْ هٰذَا الْقُرْآنِ  
 لَا یَا یَا لَوْ نَبِیْہِہٖ لَوْ کَانَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ ظَہِیْرًا ۝ ۴۱ بنی اسرائیل۔

اس آسمانی کتاب نے لوگوں کے دلوں کو سحر کر لیا ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس کی بدولت پچیس کروڑ مسلمان خدا سے واحد کے سامنے سجدہ عہودیت کرتے ہیں اور روئے زمین کے مملوکیات میں سے ہندوہ فی صدی مذہب اسلام کے پیرو ہیں۔ یہی وہ کتاب ہے جو شاہ و گدا۔ عالم و جاہل۔ آزاد اور غلام۔ جوان اور بوڑھے۔ مرد اور عورت غرض ہر فرد بشر کے لئے یکساں معینہ ہے۔ اس کتاب کا اعلیٰ مقصد ایمان داری۔ راست بازی۔ نیکو کاری کا نام دنیا میں پھیلانا ہے۔ اس کے کھلے کھلے اور صاف صاف احکام ہمیشہ کہنے کے لئے سب کے واسطے واجب العمل ہیں یہ کتاب کسی قوم کے لئے مخصوص ہے نہ کسی خاص زمانے اور وقت کے لئے آخری ہر نہ کسی خاص ملک میں محدود ہے بلکہ رنج ہو یا خوشی۔ شادی ہو یا غمی۔ بیماری ہو یا تندرستی۔ عسر و آسیر۔ زندگی ہو یا موت۔ یہ کتاب کچھ

۱۔ (میں نہیں انہیں سے) کہہ کر اگر آدمی اور جفا صبح (ہو کر اس بات پر آمادہ) ہوں کہ اس وقت  
 کی ہر کام (اور کام) بنائیں ہم میں جیسا نہیں (بنا) لاسکتے اگر ہم ان میں سے ایک کی پشت پر  
 ایک (کہیں نہ) ہو ۱۲

ایسی نعمت غفلتی ہو کہ حالت میں اور ہر جگہ کے لئے ایک بجار آم ہدایت نامہ اور دستور العمل ہو۔ یہ کتاب ہر شخص کے دل کی کنجی ہو جو ہر قسم کے فعل میں خواہ وہ کیسا ہی پیچیدہ ہو برابر پھر پور ٹھیک جا بیٹھتی ہو اور محبت سے مکمل دیتی ہو یہی کتاب ہو جو غم زدوں کے دل کی تسلی نا امیدوں کی امید گاہ ہو جو ترقی کی نقیب اور روشنی کا یونیکل۔ عقل فلسفیانہ اور اخلاقی کرداروں کا محور ہو یہی کتاب گنہگار اور بگڑے ہوؤں کو راہ راست پر لانے والی ہو وہ خدا سے پاک کا کلام ہو جو ہمیشہ ہمیشہ قابل ہر قرار رہے گا۔ آگ۔ طوفان۔ زلزلے۔ وبائیوں۔ دیکھوئی بھی اسے نیست و نابود نہیں کر سکتا وہ لوگوں کے دلوں پر لکھا ہوا ہو۔ کتنی سسطنیت پیدا ہویں اور مٹ بھی گئیں دنیا میں کیسے کیسے انقلاب ہوئے مگر قرآن مجید خدا و یسا ہی ہو اور قیامت تک ویسا ہی رہے گا۔ خدا خود اس کا محافظ ہو۔ بھائیو! یہی کتاب ہو جس کے پڑھنے کی تہ کو تاکید اکید کرتے ہوں۔ اسے ہمیشہ

۱۵ قرآن شریف کی تلاوت کے لئے سب سے ضروری اس کے خطاب اور مضامین میں خود ملاحظہ فرمائیے۔ کلام مجید خدا کا ایک قرآن پر بندہ دل کی دلت جس میں اس نے اپنی رضامندی اور نا رضامندی کے موجبات سے لوگوں کو اطلاع دی ہو اور اس کے مطالبہ پر انسان جب مطلع ہو سکتا ہو کہ اسے فوراً پرے اور بظنوں کے منہ سے بھیجے۔ اگر دنیا کا کوئی حاکم اپنے حکوم کو بدنام نہ کرے اور حکوم پر انصاف نہ دے اس کے اصل نظار اور حکم کو نہ سمجھے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس سے حکم خدا ناراض ہو گا جو عجیب نہیں کہ عدل علی کے جہم میں موختہ کرے۔ قرآن مجید کے الفاظ کو غلطی کی طرح سے پڑھنا اور مطالبہ اور احکام

پڑھا کرو۔ معنی اور مطلب سمجھ کر پڑھو اور اُس کے احکام پر چلنے کی غرض سے پڑھو۔

ابنہ جوت مہر کر مشد (غور نہ کرنا بعینہ اب ہو کسی غلام کے پاس اُس کے آٹاکا خط۔  
آیا اور اُس میں لکھا تھا کہ ظاں ظاں کا مکیہ پو اور ظاں ظاں سے باز رہو۔ غلام کا سے اُس کے  
کڑا کی کے احکام کی تعمیل میں سرگرمی دکھاتا۔ خط کو نہایت خوش آوری سے پڑھے اور عرض کیا  
کہ اُن کے فحاشی سے نکالنے بیٹھ گیا اور اُن احکام کو جو اُس میں لکھے تھے نہ تو سمجھا ہی  
وہ عمل میں لایا اب غلام بے شک مراد و مقربت کو برحق مذاب ہو گا الوضو قرآن مجید کے  
انزال سے اصل مقصد و مراد لفظوں کا پڑھنا نہیں بلکہ اُس کا سمجھنا اور عمل کرنا ہو۔ پڑھنا تو یاد  
رکھنے کے لئے ہو اور یاد رکھنا عمل کرنے کے واسطے۔ جو لوگ صرف الفاظ کے یاد اور پڑھنے  
پس کرتے اور مطلب میں غور و نظر نہیں کرتے ایسے ہی لوگوں کی نسبت مولانا دوم نے  
فرمایا ہے۔

من قرآن مغرور بروداشتم استخوان پیش سگان اندازتم  
قرآن شریعت کو تعظیم سے پڑھنا چاہیے اور نہ محیرِ خیال کر پڑھے اور مطالب میں غور و تامل کرنا چاہیے  
(عرب نہ جانتا ہو تو نیز ترجمہ ہی سے کا نہ نالے) قرآن پڑھتے وقت روئے کیوں کہ جناب  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن پڑھتے وقت روؤ اور غور و بخود روزانہ آئے تو تکلف کر کے  
روکو۔ یہ بھی فرمایا کہ قرآن رنج کے واسطے اُتار ہو۔ جب اس کی تلاوت میں سرور ہو تو اپنے  
خمس غمگین جیاد اور اس عید شہید نہیں کہ شخص قرآن کے احکام اور اُس کے وعدہ و وعید میں  
غور و تامل کرے گا اور اپنی ماجرہ اور مسکنت طور بے حقیقتی طور کو نہائی پڑھو، کہے گا وہ خدا جو وہ  
اندو گھبراہٹ کا بشریک اُس پر غفلت سوار نہ ہو۔ ہر بہت کا حق ادا کرے جس کا مطلب یہ ہے۔

ہی ایک کتاب پر جو تمہارے دین و دنیا و طرز معاشرت غرض یہ کہ زندگی اور موت  
 کی سب حالتوں کی پوری رہنمائی جو دشمنوں کو گے اس میں پاؤ گے۔ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا  
 لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ قُلْنَا  
 عَصَايَا عِمْرَانُ ذِي عِوَجٍ أَعْمَهُمْ يَتَّقُونَ ۝ ۳۳ زمر

(بقیہ نوٹ معزز گزشتہ) کہ آیہ دیمید پر پونچے تو خدا سے پناہ مانگئے۔ آیا رحمت پر گزر رہو تو طالب  
 رحمت ہو۔ تنزیہ کی آیت پڑھے تو خدا کی تسبیح و تقدیس کرے۔ اگر یا کا سغیبہ یا اندیشہ ہو یا  
 کسی کی غامضی غلط پڑنا برتاؤ ہے پڑھے۔ حدیث مشہور ہے میں آؤ کہ چپکے چپکے قرآن مجید  
 پڑھنا بلا کر پڑھنے پر ویس ہی نفیست رکھنا ہے جیسے چپکے سے صدقہ دنیا کھم کھٹا خیرات کرنے  
 پر۔ اس اگر نمودار ہو اور کسی کی غامضی غلط پڑنے کا اندیشہ نہ ہو تو بلا کر پڑھنا بہتر ہے تاکہ اور لوگ  
 بھی مفید قرآن محسن کر مستفید ہوں اور اس کی بہت نیچ ہو شوق پڑھے۔ آگاہی حاصل ہو  
 مجتہد بھائے سوتے جاگیں۔ خوش آواز ہی سے پڑھنے کی کوشش کرے۔ جہ سے فواید  
 کہ قرآن کو بھی آواز سے آراستہ کر دو۔ اس کی پڑھی وجہ ہو کر آواز جس قدر اچھی ہوگی قرآن کا اثر  
 اُنہیں زیادہ پڑے گا لیکن کلمات اور حروف میں بہت اعلان کرنا ویسا تو اہل اور گویوں کی عادت  
 ہو کر رہی ہے ۱۱ از املق و الفرائض۔

۱۲ اور ہر نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے اس قرآن میں سب ہی طرح کی مثالیں بیان  
 کی ہیں تاکہ ہر کوئی نصیحت پکڑ دے (یہ قرآن احسان اور طیس) ۱۳ (زبان میں ہی) اس میں سب طرح  
 کی پیچیدگی نہیں تاکہ (اولیٰ کلام) ب اپنی زبان ہی ہونے کی وجہ سے اس کو غلط سمجھیں اور  
 سمجھ کر خدا سے ڈریں ۱۴

اخلاق کی کتاب اس سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ پاکبازی۔ نیکو کاری۔ راست بازی۔  
 استقامت سب باتیں موجود ہیں۔ غرض کم کو پارس بنانے والی اگر کوئی کتاب  
 ہو تو یہی ہے۔ اگر آفرینش آدم۔ حیات و ممات کے نکات معلوم کرنے ہیں تو یہی  
 زبان سے سنو جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ اگر تم کو دیانت امانت۔ امن چین۔  
 فلاح دارین کے رستے کی تلاش ہو تو یہی کتاب تمہارے لئے مشعل کا کام دے گی  
 خلاصہ یہ کہ دینا بھر کی ساری کتابوں میں صرف یہی ایک کتاب ان صفات کی ہے  
 اور انسان کے لئے اس سے بڑھ کر نہ کوئی رہنا ہے نہ یاد دہندہ کار۔ اسی میرے  
 پیارے دوست! اب وہ وقت قریب ہے کہ میں تم سے رخصت ہوں۔ اس  
 کتاب کے ذریعہ سے میں نے جو کچھ تمہاری سمع غراش کی سہوہ معاملہ نہایت اہم تھا  
 میں اُس کی اہمیت اور ضرورت سے ناواقف نہ تھا جب ہی میں نے تمہارا اتنا قیام  
 لیا۔ اب چلتے چلاتے دو جا رہا ہوں میری اور سن لو بھر ہم اور تم کہاں مشعر  
 اَنْتَ مَحْنٌ عَشْنَا بِجَمْعِ اللّٰهِ بَيْنَنَا  
 فَاَنْ مَحْنٌ مِّنْ نَّافِقِيَامَةٍ يُجْمَعُ  
 یاد رکھ کر یہی دن تمہارے ہونا رہنے کے ہیں۔ جو کچھ ان روزانے کا تم پر پڑ رہا ہے  
 وہ دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ تم کو راہ راست کی طرف لے جا رہا ہے یا صراطِ مستقیم  
 سے پرے کھسکا رہا ہے۔ یہی زمانہ ساری زندگی میں بہت نازک ہے اسی کو عمارت  
 زندگی کی تعمیر کا وقت سمجھو یا انہدام کا۔ اسی سے چال چلن کی یا تو اچھی بنیاد پڑے گی

اے اگر زندہ رہے تو پھر اللہ ملا دے گا اور اگر مر گئے تو پھر قیامت ہی میں ملنا ہو گا ۱۲

یا بُری۔ جوں جس تمہاری عمر بڑھتی جاتی ہو اُس کے سلقوں ساتھ یا تو ہر سال تیرا ہر سال  
 کی طرف ترقی کر رہے ہو یا لو راہ چل کر تباہ ہو رہے ہو۔ تمہارے آج کل کے کام  
 آگے چل کر عادت، اسخ ہو جائیں گے اور عادت ہی چال چلن کی جڑ ہے۔ میں نے  
 کچھ لگی بیٹی نہیں رکھی۔ تم سے سیدھے جھاڑوہ ساری باتیں کہہ دی ہیں جو جوانی کے  
 زمانے میں آسے دن پیش آتی رہتی ہیں۔ میں نے تم کو اُن تمام خطرات سے  
 آگاہ کر دیا ہے جو ناقابل اندیشی سے نہیں ہو جتے۔ لیکن اگر میرا مقصد پورا نہ ہو  
 یعنی تمہارے مزاج اور تمہاری علوات کی کچھ بھی اصلاح نہ ہوئی تو افسوس ہر  
 کہ میرا اور میرے ساتھ تمہارا بھی وقت ضائع ہوا اور کی کرائی محنت کا ارت کئی  
 اور اگر میں نے تمہارے طرز زندگی میں ذرا سی بھی بہتری کی مہمک پیدا کر دی اور  
 بُرے کاموں سے نفرت اور نیک کاموں کی طرف رغبت کا مذاق صحیح پیدا کر دیا  
 تو میری مراد برائی اور میری محنت ٹھکانے لگی۔

آخری باسے جو میں کہنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دنیا ہو یا آخرت کیسے بھی ہماری حالت  
 سکون کی نہیں ہو ہم برابر کوشش میں گرفتار ہیں۔ یا تو ہم ترقی کرتے چلے جاتے ہیں  
 یا تنزل کر کوئی شخص ایک حالت پر برقرار نہیں رہ سکتا

### رباعی

کر عجز اگر مافل و فرزند ہو      دانائی پے بھولا ہو تو دیوانہ ہو  
 تسبیح کے دانوں پہ نظر نہ کر      گردش میں گرفتار ہو جو دیوانہ ہو

اگر ہمارے اہل اچھے ہیں تو ہم اچھائی میں ترقی کرتے کرتے اچھوں سے بھی  
 اچھے ہو جائیں گے اگر بُرے ہیں تو بڑھتے بڑھتے بدتر اور بدتر سے کم تر ہو جائیں گے

لازمی امر ہے۔ آج جو ہم میں کل وہ نہیں رہ سکتے۔ ایک سال ہماری عمر کا کیا گزر رہا ہو  
 گویا ہمیں یاد تو (۲۹۵) قدم انسانیت کی مدت بڑا کرتی دیتا ہے اسی قدر انسانیت  
 سے بڑے چینک کر جو انسانیت کی جانب تفرار کر دیتا ہو اور یہی بڑھو گناہ کا سلسلہ  
 جب تک دم میں دم پر بار رکھتا، چلا جاتا ہو اور جب ہم دنیا کی منزل طر کر چکے ہیں  
 اور جیل جلاؤ کا وقت آتا ہو تو بہر زمین کے بندے بن جاتے ہیں یا شیطان کے  
 یہ تو کرنے کی بریا ہو۔ جس رک پر پڑو گئے اسی پر چلتے ہو گئے اور جہاں کہیں  
 وہ رستہ ختم ہوتا ہو گا غور وہ ہشت ہو یا دوزخ دہیں تم کو پہنچا دے گا۔ جو کچھ  
 کرنا ہو جانی میر کرلو۔ عبادت بھی جانی ہی کی قابل تریفت ہو رہا عی

عیش و نشاط و کاروانی کشتک عشرت بھی ہوئی تو بھر جانی کشتک  
 گریہ بھی سہی قیام دولت ہو کمال دولت بھی ہوئی تو زندگانی کشتک

بڑا پیسے میں تو خود بخود ہاتھ پاؤں جواب دے دیں گے جب اگر با ز بھی آئے تو کیا

عصمت بلبل ست زبے چادری

بھلا وہ بھی کوئی وقت تو یہ استغفار کا ہے۔ لوسوچ ہے کھا کے تہی حج کو چلی۔ بڑا پیسے  
 میں تم نے دنیا ترک کی تو کیا کی جب کہ خود دنیا ہی نے تم کو چھوڑ دیا اور تم کسی قابل  
 ہی نہ رہے۔

قطعہ

آہ زدن کے گا کوئی دنیا کی ترک دینا ہو بڑی بلا ارے کیا ترک

مکن نہیں ترک ہو کسی سے دینا جب تک نہ کرے آپ سے نکلتا

اگر جانی ہی میں تم نہ سنبھلے اور تم نے اپنے نفس پر قابو نہ پایا تو ادھو کو کھو کھو کھو  
 گورکھ دھندے میں گرنا ہو گئے جوں جوں بڑھتی جاے گی خواہشات نفسانی

بھی بڑھتی جائیں گی ع مردچوں پر شو دھر ص جواں می گردو۔  
آخر کار وہ وقت آنے والا ہو کہ تم سے کچھ کرتے دھر نے بن نہ پڑے گی مائے  
باؤں تو تمہارا ساتھ نہ دیں گے۔

جھللاتی مجھاتی برنظ شمع حیات صبح پیری ہر عیاں باد صبا چلتی ہو  
گردل کو کیا کر دے وہ تو مارے گناہوں کے بجائے گوشت کے ٹوٹے  
کے پتھر کا ٹکڑا بن گیا جو اس میں جو خیالات بر جھے ہوے ہیں وہ بہت بڑھتا  
دماغ میں گونجتے رہیں گے اور جوانی کو یاد کر کے آٹھ آٹھ السور لائیں گے۔ پیری  
و صد عیب۔

وقت پیری شباب کی باتیں ابھی میں جیسے خواب کی باتیں۔  
پس اگر دل جوانی میں کدورتوں اور لالیش سے پاک ہو گیا تو بڑا با بھی خبر گزرے گا  
دین بڑا پیے کی مٹی پیدا ہوگی۔ ایسے بڑے جنھوں نے اپنی جوانی برباد کی عزت  
خطرناک ہیں۔ ایسے لوگوں کی صحبت کو کو بہادر کرنے وال ہو۔ ان سے خود تواب  
کچھ ہو ہوا نہیں سکتا۔ جوانی کو روکنے میں۔ یا کینت الشباب کی عود۔

مرد مردوں کے بگاڑنے میں ان کو دقتا ہوتا ہے۔ ان کا ماتہ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں  
خمن سرام صغور الودع من عکاظہ کمن سرام ذوق العسل عند العلاء قم  
۱۷ ایک کاخر جانی پھر ایک بار آجاتے۔

جب جوان کا مزہ جاتا رہا۔ زندگانی کا مزہ جاتا رہا۔  
۱۸ جن جن خاص ہستی کی توقع ایک ناہنہ سے کرتے رہے تو ایسی ہی بات ہو کہ جیسے کہ کوئی  
ابوے جیسی کوڑی چیز میں خمد کا شمس تلاش کرے۔



جوانی کے ایک ایک منٹ کی قدر۔ پل پل کی خیر مٹاؤ۔ جوانی بابر نے وال نہیں  
 بوڑھے ہوئے گئے تھکنا تھا بکے ایک دھوپ تھی کیا سنگنی آقا بکے  
 جو درخت خیمت ہے۔ خدا جانے کب و مدہ یور ہو جائے

آگاہ اپنی موت سے کوئی بڑ نہیں سامان سو برس کا ہر کل کی خبر نہیں  
 جب قدر و حد تو نیکی ادا رہے اس کی ہفت بڑ ہذا جہاں تک ممکن ہو بدی سے بچو  
 کیوں کہ جی زیادہ تھری ترقی اور تھری آئندہ زندگی کی داغ بیل کا بونہ صرت یہ  
 زمانہ دنیا میں تمہاری زندگی کا خاکہ طیار کرنا ہو بلکہ ماقبت کی جی خبر دیتا ہے۔ اگر تمہاری  
 زندگی دنیا میں بڑی گزری ہو تو یاد رکھو کہ وہاں کی بھی خیر نہیں ہو گئی۔

ایک کماؤت زبان زد خاص دام پر کس سربازا کسی کسی کا کوٹھا تھا۔ دن کے وقت  
 چند بار آستانہ بیٹھے ہوئے تھے۔ شرک پر سے ایک جنازہ جانا ہوا نظر آیا۔ کسی نے جھٹ  
 اپنی چھوڑی سے کہا اری دور ہو دیکھو کہ کون لگا ہو ختی ہو یا دوزخی؟ چھوڑی تھپتھپ کر لگی اور  
 ذرا سی دیر میں آکر کہنے لگی بوی ختی ہو۔ لوگ جو وہاں بیٹھے تھے منہ پر سے کہ یکساں سادہ ہو  
 اسے کیسے معلوم ہوا کہ ختی ہو یا دوزخی۔ ان سے رہا نہ گیا۔ پوچھا کیوں صاحب یہ تم نے عجیب  
 بات کو غیب کا حال تم کو کیسے معلوم ہوا؟

کبھی۔ ابھی جناب۔ یہ کون سی دوزی بات ہو خدا کو دیکھا نہیں تو عقل سے پہچانا۔ جسے رے سب  
 چار آدمی اچھا کہیں اُس کی موت پر انوس کر رہا تھو کہ وہ بیچ کیست ختی ہو اور جس کے مرنے پر  
 لوگ خوش ہیں اُسے جڑاں سے یاد کریں سمجھو کہ وہ دوزخی ہے

اس طرح جی کہ بعد مرنے کے گاہ گاہ ہے کو کوئی یاد کرے



ایک خواب کی صورت میں بڑی خوب سے خیال کیا ہو لوگ اُسے پڑھیں اور  
 عجزت پکڑیں۔ یہ تصویریں دو ہر عشرہ شخصوں کی ہیں ایک تو کیسی خوب صورت اور  
 دل کش ہو کہ طبیعت پھر دکھ جاتی ہو دل بوٹ بوٹ ہو جاتا ہو اور دوسری ایسی  
 ڈر فٹنی اور ہیبت ناک ہو کہ بدن پر کانٹے آجاتے ہیں کہ الٹی تو بیویوں سمجھو کہ  
 ایک اندھیرے ٹھپ کرے میں دو در دے پڑے ہیں۔ جن کی شمع زندگانی

(بید نہ منور کر سکتا) (بڑے) باغ تھارے لیے (موجود) کردہ جن کے تے نہیں بڑھی  
 یہ ہیں اور (باغوں کے علاوہ) تھارے (رہنے کے) لیے مل لیا۔ اگر وہ اصل بات ہو کہ یہ سب  
 شائیں اس سے ہیں کہ ہر لوگ فاسد کج بخت کھتے ہیں اور ہر لوگ فاسد کو بخت سمجھیں اُن کے لیے ہر  
 دوزخ تیار رکھی ہو۔ جب وہ اُن کو دوسرے دیکھے گی تو (دیکھتے ہی جوش مارے گی اور وہ دوسری سے)  
 اس کا جوش و خروش نہیں گے اور جب دوزخ کی کسی ٹنگ جگہ میں شکیں باندھ کر ڈال دیے  
 جائیں گے تو وہاں موت (ہی موت) بکارتیں کے (فرشتے) اُن کے جلانے کو کہیں گے  
 کہ (ایک موت نہ پکارو بلکہ سب سے موتوں کو پکارو) (ایک ہی زبان لوگوں سے) کہو کہ یہ  
 (دوزخ) ہم سب ہی ہمیشہ رہنے کا (باغ) بشت جس کا دعوہ ہر بزرگادوں کے  
 ساتھ کیا گیا ہو کہ وہ اُن (کی پرہیز گاری) کا صلہ ہو گا اور (اُن کا) آخر ٹھکانا۔ جو چیز  
 وہ چاہیں گے اُن کے لیے وہاں موجود ہوگی (اور وہ اُس حال میں) ہمیشہ (ہمیشہ)  
 رہیں گے۔ (ایک ہی زبان)۔ (ایک) وہ جو (جس کا ایسا) تھارے پروردگار  
 (نے اپنے) اوپر (لازم کر لیا ہو) ۱۲



ابھی ابھی خاموش ہوئی ہو۔ گو ان کے بدن برت کی طرح ٹھنڈے ہیں اور روح  
 پرواز کر گئی ہو اور دنیا کی چند روزہ زندگی کا خاتمہ ہو گیا ہو مگر سچ پوچھو تو حیات ابدی  
 ابھی شروع ہوئی ہو۔ وہی زندگی ایسی ہو جسے موت کا ڈر نہیں۔ دونوں سلمان  
 تھے اور دونوں کلہو کو۔ دم نکلنے کی دیر تھی کہ وہ سفر شروع ہو گیا جو کبھی ختم نہ ہو گا  
 ابن میں سے ایک شخص کا چہرہ تو کیسا نورانی ہو کہ گویا مینھی خند سورہ ہو وہ بڑا  
 نازی متقی اور پرہیزگار تھا۔ دوسرے کی شکل ڈراؤنی ہو آنکھیں مٹی کی پٹی رہ گئی  
 میں زبان بھی باہر نکل چڑی ہو دیکھے سے ڈر گتا ہو۔ تھا تو یہ بھی مسلمان مگر خدا اس کی  
 امداد کو نہ شہرہ سے اور اس کی مغفرت فرما سے اس کم نیت نے بھول کر  
 بھی کبھی بدہ نہیں کیا تھا۔ یہ دونوں ایک ہی دن ایک ہی وقت ایک ہی جگہ  
 مرے۔ جو ہی روح نے پرواز کی جلد طبع سے دے دلا کر کفن دونوں جنازے  
 قبرستان میں لے پونچے۔ نماز پڑھانے کے بعد دفناے گئے۔ قبر میں بھی پہلو  
 پہ پہلو کھودی گئی تھیں۔ پتا تو پڑے کی دیر تھی کہ منکر ٹکڑے سامنے آمو جو وہو سے کچھ  
 سسری سوال وجواب ہونے کے بعد دونوں کی قبروں میں درکھ کیا نکلیں  
 ایک دائیں طرف دوسری بائیں جانب۔ دائیں جانب کھڑکی میں سے تو ہوا کا ایک  
 ایسا ٹھنڈا جھونکا آیا کہ داغ سمجھ گیا بائیں کھڑکی میں سے ایسی ٹوکی لپٹ آئی  
 کہ بس ٹھاس دیا۔ دونوں مردوں نے جھانک کر خوب غور سے انہی جگہ  
 کو دیکھا۔

فرشتے نے نیکو کار سے پوچھا۔ کیسے معذرت آج پہنچا دیکھا؟  
 نیکو کار میں نے تو بڑا جینھا دیکھا۔ بس کیا کہوں کچھ کہانیوں کا۔ سبحان اللہ

کیسی پُرفضا جگہ ہو۔ اسٹار اسٹار خاک قدرت کا منور ہر سبزہ کا زردیوں فرش  
 جہاں تک نگاہ جاتی ہے کچا ہوا ہو۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے درخت ستانہ  
 جھوم رہے ہیں چڑیاں چھپا رہی ہیں۔ اربنت میوں سے لدے ہوئے  
 زمین سے لگ گئے ہیں۔ انار کیسے بڑے بڑے اور لال لال میں بڑے  
 پتوں میں کیسے بھلے معلوم دیتے ہیں کچور اور انگور کے خوشے لٹک رہے ہیں  
 طبع طبع کے خوب صورت خوشبودار پھولوں کے تختے کے تختے لگے ہوئے  
 ہیں۔ لال لال جڑی کی سٹرکیں کیسی بہار دے رہی ہیں۔ جا بجا چشمنے صاف  
 وشتات شیریں پانی کے اُبل رہے ہیں نور سے چھوٹ رہے ہیں۔  
 بہرین پڑی۔ یہی ہیں جدھر دیکھو سبزی لوشا والی جدھر دیکھو۔ یہی بہار۔ پھاڑ  
 میں کہ اُن کی چوٹیاں آسمان کو لگ گئی ہیں سبزہ ٹھٹھٹھ پھٹا ہوا ہے ہار کیسی  
 زرد کے ٹکڑے ہیں محل دیکھو تو نہ کہے۔ کوئی زرد کا ہو کوئی باقوت کا کوئی سوتی  
 کا۔ عمدہ عمدہ فرشتے چاروں طرف نہ چھپے ہوئے ہیں اور سبز قالینوں پر  
 لوگ گاؤں کیلئے لکائے بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے ہاتھوں میں سونے چاندی  
 کے لنگن ہیں اور لونڈیوں غلام ایک سے ایک بڑھ کر خدمت کو حاضر۔ میں نے تو  
 ایسے باغ ایسی طراوت کبھی دیکھی کیا مٹنی بھی نہیں کہ آنکھوں تک ٹھنڈک  
 پہنچ گئی نہیں نے ایسے خوش ناچھول دیکھے ایسی جگہ تو میرے خواب خیال میں  
 بھی نہ تھی اور جوں جوں دیکھتا جاتا ہوں اور بھلا معلوم دیتا ہو۔

نزدق تا بقدم ہر کما کہ می نگرم  
 کر شستہ امن دل می کشد کجا است  
 تم نے ناحق مجھے بھاریا میرا دل تو کسی طرح سیر نہیں ہوتا میری نگاہ جہاں تک دھڑکی

بس باغ ہی باغ چلا گیا ہر خدا ہا نے اس کی کہیں تھا بھی ہر نہیں اور تعجب  
تو یہ کہ جتنی دور آگے دوار کر نظر دیتی ہر آئے ہی زیادہ درخت بلند اور خوشنما  
معلوم دیتے ہیں۔ آسمان کیسا نیلا۔ صاف شفاف اور خوشنما ہر ہوئے دیکھو  
تو ایسے بڑے ایسے ابدہ ایسے خوش نما ہر نے کبھی سنے ہی نہیں۔ غرض جو  
بات ہر عجیب ہر جو چیز ہر نوکمی ۵

اگر زرد دل بروے زمین ست      ہمیں ست وہیں ست ہمیں ست  
لا نہیں۔ اے دل اذان ست تعجب۔ تعجب!! حیرت!! حیرت!!  
اس کے بعد زرد نے ایک پھریری لی اور چپے پر بٹا شت دوڑ گئی۔  
فرشتہ۔ کیوں! کیا دیکھا جو مسکر رہے ہو؟

نیکو کار۔ اے تو میں کتنا ہی بھول گیا کہ ابھی ابھی مجھے اُسی باغ میں دور سے  
ایک عجیب شخص دکھائی دیا۔ جو بات یہاں کی دیکھ کر ال ہی ہر۔ وہ شخص بھی کچھ  
عجوبہ روز کا تھا۔ قد اُس کا خاصہ بڑا تھا اور تن دیت اور تو نا تھا کیسا نکیل اور  
خوب صورت تھا کہ میں کیا کہوں۔ انسان تو اس شکل و شمار کا ہو نہیں سکتا۔

ہاں۔ ہونہ ہو کوئی فرشتہ ہوگا۔ بھائی! خدا!۔ تم ہی بتلاؤ کہ وہ کون تھا؟

فرشتہ نے کچھ جواب نہ دیا اور وہاں سے غایب ہو گیا اور دوسری قبر پر پوچھا  
اور اُس سے پوچھا کہ کو تم نے اس کھڑکی میں سے کیا دیکھا؟ وہ بے جا رہہ سہا  
سمٹا سمٹا پاڑا ہوا تھا رنگ فق جبرے پہنایاں اور ہی تھیں جیسے سچ سج  
کا مردہ بات کرنی اُسے مشکل تھی یہ ہزار خرابی اُس نے کہا کہ جناب میں نے تو بس  
ذرا کی ذرا دیکھا میرا تو کلیجہ دہل گیا۔ تو یہ تو یہ خدا کی پناہ۔ خدا کسی دشمن کو بھی نہ دکھا

وہ حق دوق چٹیل میدان جس میں درخت کا نام و نشان نہیں دھوپ نہ کرا کے  
 کی کہ جیل بڑا چھوڑے آسمان تانبہ ہوا ہوا۔ ندی نہ لے مشک نہرے کا نام  
 نہیں۔ زمین ایسی تپ رہی تو کہ قدم نہیں دھرا جاتا۔ لو اس غضب کی جیل ہی ہو کہ  
 حق بن بھنا جاتا ہو۔ پھاڑیں کہتے کے گتے آگ کے عمل رہے ہیں شاید کوہ  
 آتش فشاں بھی ہوں گے۔ دریا تو ہیں گہرائی کی جگہ ان میں کچھ کالی کالی چیز  
 یہ رہی ہو نہ پینے کی کام کی اور نہ کسی صفت کی۔ پھاڑیوں کی گگیاں ایسی  
 ڈراؤنی تیرتو رہیں کہ در سلب ہوا جاتا ہو اور جدھر دیکھو سانپ ہی سانپ بچھو ہی بچھو  
 سارا میدان ایک ہو کا عالم ہو خاک اڑ رہی ہو پڑہ پر نہیں اڑتا جہاں گھانسن تک  
 نہیں وہاں پھول پتے کیا خاک ہوں گے آسمان دیکھو تو عجب ڈراؤنا اور سیٹنگ  
 ہو ایسا معلوم دیتا ہو کہ ہر ایک نوالہ نڈہ ہوا ہو اور چاندی طٹ سے گشتا ٹوپ  
 چھایا ہوا ہو۔ دم بوکھلایا جاتا ہو۔ گرمی کدوہ حال ہو کہ سوانہ سے پر آنا ہو۔ زبان ہو  
 کہ پیاس کے مارے نکل پڑتی ہو حلق میں کاسٹے پڑ گئے۔ بادل گرج رہا ہو۔ بکلی  
 لوٹی ہوئی بھرت ہو گہرائی کی ایک بوند نہیں پڑتی کہ بلا سے طق تو تر کر لیتے۔ جہاں تک  
 میری نگاہ پہنچی مجھے سو سے ویرانی تباہی بربادی جنگل بیابان حق دوق میدان کے  
 کچھ نظر نہیں آیا۔ کہیں ایک جھوپڑی بھی نہ دکھلائی دی کہ آدمی وہاں در ادم لے سکے  
 یہ کہ کہ مردہ ایک شائے میں آگیا اور مارے حوت کے قہر کا پینے لگا۔

فرشتہ۔ کیوں کیوں! کیا ہوا؟

گنہگار۔ اچی حضرت ہوا کیا۔ جو تقدیر کا لکھا تھا وہ ہوا۔ اصل بات تو میں نے  
 کسی ہی نہیں نہ میری زبان الٹی۔ اُسی حق دوق میدان میں پہلے سر سے پر بہت

دور سے ایک آدمی نظر پڑا۔ آدمی کا ہبہ کتنا کوئی دیوتا تھا۔ بس اُسے دیکھ کر تڑپا رہے تھے ہوش و حواس بھی جاتے رہے۔ اسی پروردگار پرچہ دکھائی ہو۔ اُس کمربند کی صورت پر ایسی زراؤنی تھی اب تک ہر اکیس برسوں اچھل رہا ہو۔ سلا تباویں نہیں ہو۔ میں نے ڈر کے مارے اُس کا چہرہ بھی برا نہیں دیکھا۔ اُس کے سارے جسم پر پڑے بڑے داغ ایسے پڑے ہوئے تھے جیسے کسی نے بڑی بے رحمی سے داغ ہار مارا بدن اُتو ہو گیا تھا۔ رنگ کالا بھٹ۔ شکل سمیت ناک بڑے بڑے دانت باہر نکلے ہوئے۔ خونخوار آنکھیں سُناٹا دوزخ کا گڑبگڑ۔ آدمی ایسا کیوں ہونے چلا کوئی بھوت پید یا لول پڑا پالی گھنٹکا۔ دوزخ کا گندابوگا۔ میں نے تو کبھی آؤ زار کی ایسی شکل دیکھی نہ تھی۔ توبہ توبہ۔ خدا پرند دکھا۔ فرشتہ یہ کہہ کر چلتا ہوا کہ معلوم ہو نہ کہ تم نے اُسے اچھی طرح دیکھا ہی نہیں۔ درنہ تم خود چہان بیتہ خیر ابھی ذرا اور دیکھ لو۔ پھر فرشتہ نیکو کار کی قبر پر آیا اور پوچھا کیوں بھائی کچھ چہ چلا کہ وہ خوب صورت شخص جسے تم نے دیکھا تھا وہ کون تھا؟

نیکو کار۔ نہیں نہیں۔ مجھے تو کچھ بھی پتہ نہیں لگا۔ تم ہی بتلاؤ تمہاں کے رہنے والے ہو مگر بھائی میری کچھ پوچھو جسے اُسے دیکھا ہو دل بے قابو ہو گیا۔ بھائی وہ انسان کیا تھا خدا کی خدمت کا نمونہ تھا اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اُسے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ آدمی کیا تھا فرشتہ تھا۔ فرشتہ نے ہلکی ہلکی آواز میں اُس شخص کو سامنے لاکھوایا۔ اب پہچان لے کون ہے؟

نیکو کار۔ خوش ہو کر سارے تعجب! آنکھیں مل کر ہیں! کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں یا جاگ رہا ہوں۔ یہ تو عین زمین میں ہی ہوں۔ ہو ہو میری شکل ہے۔ اہ! اب مجھے



معلوم ہوا حشر میں ہر شکل میں افسوس کہ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ یَا اَیُّهَا  
النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکَ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَاذْخُلِیْ فِیْ  
عِبْدِیْ کُوَاذْخُلِیْ جَنَّۃً (۱۳۱ الف)

گنہگار سے فرشتہ نے پوچھا ہوں تجھے جی کچھ سمجھاں دیا کہ جو شخص تجھے دکھلاں  
دیا خدا کو کون ہر؟

گنہگار۔ اہی پچھ تم نے اُس کو نجات کا ذکر نکالا۔ بس جانے جی دو مجھے  
خبر نہیں میں اپنی سیبت میں گرفتار ہوں۔ میری تو اس منہوس کے تصور سے  
روح کا پتی تڑپ۔

فرشتہ۔ تو اچھا اب تو جی اُسے دیکھ لے اور یہ کہہ کر اُسے دو بدو  
لاکھ اکیا۔

گنہگار۔ غور سے دیکھ کر لرز گیا اور پیچھے چلانے لگا۔ واویلا۔ وا مصیبتا! یہ  
تو مجھ پر نسیب ہی کی شکل معلوم دیتی ہے۔ ارے خدا کے واسطے اسے میرے  
سامنے سے ہٹاؤ اسے دیکھ دیکھ کر میرا دم سلب ہو جاتا ہے۔ اے میرے گناہوں  
کی تو پھر کیا سچ بچ حشر میں میری ہی گت بنے گی۔ کیا میں ان ہی جگلوں میں انا مارا

۱۳ اس پر اصرار کا شکریہ ۱۲

۱۳ اور جس روح کو خدا کی بات سے اطمینان نہیں ہو اُس سے کہا جائے گا کہ (اے روح مطمئن اپنے  
ہود و گناہ کی حق بات تو اس سے راضی (اور) دو تجھ سے راضی پھر خدا اُس کو حکم دے گا کہ ہمارے  
(خاص) بندوں میں جا مل اور ہماری بہشت میں جا داخل ہو ۱۲)



# تاریخ کتاب یادگار شاطی عمر نوشتہ مولوی کمال الدین صاحب

۱۳۶۴ھ

## تحصیل دارکنگاونی

۱۔ بیج خلق دمعہ مولوی بشیر الدین  
 کیا انھیں نے یہ شعر شریف فیض کا جاری  
 ہر اس کتاب کا باب باب اول  
 ”نشاۃ عمر کا سربراہ ہر کو کا ری“  
 ۱۳۶۹ھ

## قطعہ تاریخ نوشتہ جناب مولوی حکیم لطیف احمد صاحب تھانی ضلع

- (۱) ایضاً دت آیا تاریخ اب لکھ دیجئے (۱) ایضاً دت احمد ہر حاضر خاتمہ گوہر نشان
- (۲) ہر نشانہ عمر بعد از حزر فلان زیر مع (۲) منہی ”دڑے“ ہوتے آتے ہیں لے کر لکھ جائے
- (۳) کیوں ہو کیوں کر نہ ہو جس مفسد کو نہ (۳) نکتہ سنجہ نکتہ پرور نکتہ فہم و نکتہ دلاں
- (۴) نام ان کا ہر لکھ اور ان کے والد کا نذر (۴) خدمت ان کی ہو دکن میں اور وہیں میں
- (۵) صاف باطن پاک صفت ہم دل دل نذر (۵) ان پر ان پر آپ پر ہم پر برابر مہرباں
- (۶) فرد میں کتنا ہیں مہنا ہیں نذر تو ہم ہیں (۶) ہم کریں توصیف ان کی بجز ان نہ میں کساں
- (۷) خوش خیال نیک اندیشی اخلاق و تیز (۷) قادر مطلق نے وی ہیں ان کو ساری خوبیاں
- (۸) کب لکھی کسی نے لکھی کوئی کتاب یہی مفید (۸) ہو جو کافی از پر اصلاح ناشائستگیاں
- (۹) یہ کوئی جاوہر یا اعیان یا شان خدا (۹) دیکھ کر جس کو ہیں لو گشت حیرت درد ہاں
- (۱۰) اس کے چہرہ تو لکھ ہر سری میں چھپے (۱۰) دیکھئے گم غنی ظہر ہے یہ در شاہ لگاں
- (۱۱) تھوڑے دھوکے پر خوش ترے کاموں کا (۱۱) موتوں کے مول میں بھی یہ نہیں ہرگز گراں

(۵) ہر ہی امید اب اس کی روگاہ سے (۳) جائے گی ہرگز نہیں محنت کسی کی بایگاہ  
 (۶) حرز طفلان ہی کا آخر دوسرا حصہ ہے۔ (۷) زور زہر جائے گا اب یہی مقبول جہاں  
 (۸) کردہ چہوٹوں کے لیے یہ ہر زور کے واسطے (۱۰۰) تا رہیں محفوظ کردہات سے خرد و کلاں  
 (۱۱) ہر ہفتہ بھی نے وقت نکھر سال عیسوی (۶۰) سچ کہا۔ وہ حرز طفلان ہر یہ ہر تیغ جہاں

۱۹۱۱ء

۱۳۲۰ھ

۱۳۲۹ھ

نوٹ: واضح ہے کہ شجر کے اعلیٰ حصے سنہ ۱۳۲۹ھ میں اور ہر حصہ خالی کے حرد و اول سنہ ۱۹۱۱ء میں

### ولہ

نشادہ حصہ دوسرا ہر حرز طفلان کا کہانی ہر حصہ ہر کوئی واقعی تاریخ  
 وہی اس کے مصنف میں بشیر دہری مہینہ جنہوں نے لکھی ہر ہر نگار کی اکثر تاریخ  
 پندرہ اب تہذیب طبع بامد مسرت ہر سب اک ٹول بھول ہی ہر ہی میں ہی تاریخ  
 بہت کرنگے کی تفسیر ان کی کہل مطبوعہ کہ جس کی ہر نے لکھی ہر نہیں اچھی ہی تاریخ  
 قلم زطاس حاضر ہر طبیعت گدگداتی ہر ہر سب کچھ ہر اب لکھ دینے کی ہر ہی تاریخ  
 یہی کچھ سوچنے تھے ہم کہ اتنے میں نہ آئی نہیں رونق پذیر اب ہر گلی دہر تاریخ

خبر ہو یا نہیں کچھ آپ کو یہ امر لپیٹ احمد

کہ تاریخ آپ اپنی ہر نشادہ حصہ کی تاریخ

۱۹۱۱ء



# غلط نامہ

ناظرین سے التماس ہے کہ براہ مہربانی مندرجہ ذیل غلطیوں کی تصحیح فرمائیں +

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۷	دیر سو	۹	۴	۳	۲	۱
دیر سو	دیر سو	۸	۹	۳۰۵	۲۰۵	آخر	۱
فاضلہ	فاضلہ	۹	۱۰	پونپنا	پونپنا	۷	۲
ایسوی	ایسوی	۹	۱۲	انسان	انسان	۹	۳
دارد	دار	۵	۱۳	زہ	زہ	۵	۴
بھنپنا	بھنپنا	۷	۱۴	ہوئے	ہوئے	۸	۵
+	"	۱۲	۱۵	عل	عل	۱۳	۶
دشرا	دشرا	۵	۱۶	لوا لڈیو	لوا لڈیو	۱۵	۷
تصییر	تصیر	۷	۱۷	بصیرہما	بصیرہما	۸	۸
جاتے - ہم	جاتے ہم	۱۵	۱۸	قولا صدیق	قولا	۷	۹
ان کی	کے ان کی	۱	۱۹	یطیع	یطیع	۸	۱۰
ہماری	ہمارے	۱۴	۲۰	یجتنب	یجتنب	۹	۱۱
عہنا	عہ	۱۴	۲۱	ادھیر	ادھیر	۷	۱۲
کر توں	کر توں	۱۷	۲۲	لوگوں	لوگوں	۷	۱۳
پاک صاف	پاک صاف	۵	۲۳	لک الله	ان الله	۸	۱۴
خیال ہی	خیال ہی	۷	۲۴	محبوب	محبوب	۹	۱۵

صفحہ	صفحہ	سطر	صفحہ	صفحہ	سطر	صفحہ	صفحہ
جہاں	جہاں	۱۸	۳۳	غالی نہیں	۱۲	۱۶	
ہجرت (۴۱)	ہجرت	۱۹	۲	تعلیم کی	۲۷	۱	
خوش مزاجی	خوش مزاج	۳	۳۳	بیمہ	۱۰	۱۸	
من کا	اُن کے	۶	۵	الذنیٰ	۱۸	۱	
پیدا کیا	پیدا کیا	۸	۳۵	لنگور	۱۴	۱۹	
اُس کا	اُس کو	۱۹	۵	وَقَعَهُ	۵	۱	
خریدا	خریدا	۱۲	۳۶	گالت	۱۸	۲۱	
مزموم	مزموم	۱۹	۳۷	نبا	۱۹	۲۲	
تم کو بھی	تم ہی کو	۱۲	۴۰	کیا	۵	۳۳	
کا دوس	کا دوس	۱۳	۴۴	اجزائے	۱۸	۱	
الکھٹ	الکھٹ	۱۲	۴۵	نخل	۱۲	۲۵	
قوائے	قوائے	۲	۴۷	چھوڑ دی	۳	۲۷	
نادائقیت	نادائق	۸	۴۸	تعلقات کے	۱	۵	
راج الوقت	راج الوقت	۱۱	۴۸	تو کیا ہا	۵	۳۸	
روپو	روپو	۹	۴۹	کچھ ہیں یہ	۱۱	۳۸	
فیشن	فیشن	۱۵	۵۰	پنس	۱۵	۵	
فطرت	فطرت	۱۸	۵۰	بکرنے	۹	۳۱	
اِنَّ	اِنَّ	۷	۵۰	آکھ نک	۲۷	۳۳	
تخلیق	تخلیق	۹	۵۰	کر کا مک	۱۷	۵	
یوجہ	یوجہ	۳	۵۱	چھاڑے	۷	۵	
جالی	جالی	۵	۵۱	اندھے کے	۱۸	۵	

لفظ	صفر	میسر	صفر	میسر	لفظ	صفر	میسر
۱۷	۵۹	۱۸	دور دور	دور دور	۱۷	۵۹	۱۸
۱۸	۶۰	۱	پیش پیش	پیش پیش	۱۸	۶۰	۱
۱۹	۶۱	۲	پیش پیش	پیش پیش	۱۹	۶۱	۲
۲۰	۶۲	۳	پیش پیش	پیش پیش	۲۰	۶۲	۳
۲۱	۶۳	۴	پیش پیش	پیش پیش	۲۱	۶۳	۴
۲۲	۶۴	۵	پیش پیش	پیش پیش	۲۲	۶۴	۵
۲۳	۶۵	۶	پیش پیش	پیش پیش	۲۳	۶۵	۶
۲۴	۶۶	۷	پیش پیش	پیش پیش	۲۴	۶۶	۷
۲۵	۶۷	۸	پیش پیش	پیش پیش	۲۵	۶۷	۸
۲۶	۶۸	۹	پیش پیش	پیش پیش	۲۶	۶۸	۹
۲۷	۶۹	۱۰	پیش پیش	پیش پیش	۲۷	۶۹	۱۰
۲۸	۷۰	۱۱	پیش پیش	پیش پیش	۲۸	۷۰	۱۱
۲۹	۷۱	۱۲	پیش پیش	پیش پیش	۲۹	۷۱	۱۲
۳۰	۷۲	۱۳	پیش پیش	پیش پیش	۳۰	۷۲	۱۳
۳۱	۷۳	۱۴	پیش پیش	پیش پیش	۳۱	۷۳	۱۴
۳۲	۷۴	۱۵	پیش پیش	پیش پیش	۳۲	۷۴	۱۵
۳۳	۷۵	۱۶	پیش پیش	پیش پیش	۳۳	۷۵	۱۶
۳۴	۷۶	۱۷	پیش پیش	پیش پیش	۳۴	۷۶	۱۷
۳۵	۷۷	۱۸	پیش پیش	پیش پیش	۳۵	۷۷	۱۸
۳۶	۷۸	۱۹	پیش پیش	پیش پیش	۳۶	۷۸	۱۹
۳۷	۷۹	۲۰	پیش پیش	پیش پیش	۳۷	۷۹	۲۰
۳۸	۸۰	۲۱	پیش پیش	پیش پیش	۳۸	۸۰	۲۱
۳۹	۸۱	۲۲	پیش پیش	پیش پیش	۳۹	۸۱	۲۲
۴۰	۸۲	۲۳	پیش پیش	پیش پیش	۴۰	۸۲	۲۳
۴۱	۸۳	۲۴	پیش پیش	پیش پیش	۴۱	۸۳	۲۴
۴۲	۸۴	۲۵	پیش پیش	پیش پیش	۴۲	۸۴	۲۵
۴۳	۸۵	۲۶	پیش پیش	پیش پیش	۴۳	۸۵	۲۶
۴۴	۸۶	۲۷	پیش پیش	پیش پیش	۴۴	۸۶	۲۷
۴۵	۸۷	۲۸	پیش پیش	پیش پیش	۴۵	۸۷	۲۸
۴۶	۸۸	۲۹	پیش پیش	پیش پیش	۴۶	۸۸	۲۹
۴۷	۸۹	۳۰	پیش پیش	پیش پیش	۴۷	۸۹	۳۰
۴۸	۹۰	۳۱	پیش پیش	پیش پیش	۴۸	۹۰	۳۱
۴۹	۹۱	۳۲	پیش پیش	پیش پیش	۴۹	۹۱	۳۲
۵۰	۹۲	۳۳	پیش پیش	پیش پیش	۵۰	۹۲	۳۳
۵۱	۹۳	۳۴	پیش پیش	پیش پیش	۵۱	۹۳	۳۴
۵۲	۹۴	۳۵	پیش پیش	پیش پیش	۵۲	۹۴	۳۵
۵۳	۹۵	۳۶	پیش پیش	پیش پیش	۵۳	۹۵	۳۶
۵۴	۹۶	۳۷	پیش پیش	پیش پیش	۵۴	۹۶	۳۷
۵۵	۹۷	۳۸	پیش پیش	پیش پیش	۵۵	۹۷	۳۸
۵۶	۹۸	۳۹	پیش پیش	پیش پیش	۵۶	۹۸	۳۹
۵۷	۹۹	۴۰	پیش پیش	پیش پیش	۵۷	۹۹	۴۰
۵۸	۱۰۰	۴۱	پیش پیش	پیش پیش	۵۸	۱۰۰	۴۱
۵۹	۱۰۱	۴۲	پیش پیش	پیش پیش	۵۹	۱۰۱	۴۲
۶۰	۱۰۲	۴۳	پیش پیش	پیش پیش	۶۰	۱۰۲	۴۳
۶۱	۱۰۳	۴۴	پیش پیش	پیش پیش	۶۱	۱۰۳	۴۴
۶۲	۱۰۴	۴۵	پیش پیش	پیش پیش	۶۲	۱۰۴	۴۵
۶۳	۱۰۵	۴۶	پیش پیش	پیش پیش	۶۳	۱۰۵	۴۶
۶۴	۱۰۶	۴۷	پیش پیش	پیش پیش	۶۴	۱۰۶	۴۷
۶۵	۱۰۷	۴۸	پیش پیش	پیش پیش	۶۵	۱۰۷	۴۸
۶۶	۱۰۸	۴۹	پیش پیش	پیش پیش	۶۶	۱۰۸	۴۹
۶۷	۱۰۹	۵۰	پیش پیش	پیش پیش	۶۷	۱۰۹	۵۰
۶۸	۱۱۰	۵۱	پیش پیش	پیش پیش	۶۸	۱۱۰	۵۱
۶۹	۱۱۱	۵۲	پیش پیش	پیش پیش	۶۹	۱۱۱	۵۲
۷۰	۱۱۲	۵۳	پیش پیش	پیش پیش	۷۰	۱۱۲	۵۳
۷۱	۱۱۳	۵۴	پیش پیش	پیش پیش	۷۱	۱۱۳	۵۴
۷۲	۱۱۴	۵۵	پیش پیش	پیش پیش	۷۲	۱۱۴	۵۵
۷۳	۱۱۵	۵۶	پیش پیش	پیش پیش	۷۳	۱۱۵	۵۶
۷۴	۱۱۶	۵۷	پیش پیش	پیش پیش	۷۴	۱۱۶	۵۷
۷۵	۱۱۷	۵۸	پیش پیش	پیش پیش	۷۵	۱۱۷	۵۸
۷۶	۱۱۸	۵۹	پیش پیش	پیش پیش	۷۶	۱۱۸	۵۹
۷۷	۱۱۹	۶۰	پیش پیش	پیش پیش	۷۷	۱۱۹	۶۰
۷۸	۱۲۰	۶۱	پیش پیش	پیش پیش	۷۸	۱۲۰	۶۱
۷۹	۱۲۱	۶۲	پیش پیش	پیش پیش	۷۹	۱۲۱	۶۲
۸۰	۱۲۲	۶۳	پیش پیش	پیش پیش	۸۰	۱۲۲	۶۳
۸۱	۱۲۳	۶۴	پیش پیش	پیش پیش	۸۱	۱۲۳	۶۴
۸۲	۱۲۴	۶۵	پیش پیش	پیش پیش	۸۲	۱۲۴	۶۵
۸۳	۱۲۵	۶۶	پیش پیش	پیش پیش	۸۳	۱۲۵	۶۶
۸۴	۱۲۶	۶۷	پیش پیش	پیش پیش	۸۴	۱۲۶	۶۷
۸۵	۱۲۷	۶۸	پیش پیش	پیش پیش	۸۵	۱۲۷	۶۸
۸۶	۱۲۸	۶۹	پیش پیش	پیش پیش	۸۶	۱۲۸	۶۹
۸۷	۱۲۹	۷۰	پیش پیش	پیش پیش	۸۷	۱۲۹	۷۰
۸۸	۱۳۰	۷۱	پیش پیش	پیش پیش	۸۸	۱۳۰	۷۱
۸۹	۱۳۱	۷۲	پیش پیش	پیش پیش	۸۹	۱۳۱	۷۲
۹۰	۱۳۲	۷۳	پیش پیش	پیش پیش	۹۰	۱۳۲	۷۳
۹۱	۱۳۳	۷۴	پیش پیش	پیش پیش	۹۱	۱۳۳	۷۴
۹۲	۱۳۴	۷۵	پیش پیش	پیش پیش	۹۲	۱۳۴	۷۵
۹۳	۱۳۵	۷۶	پیش پیش	پیش پیش	۹۳	۱۳۵	۷۶
۹۴	۱۳۶	۷۷	پیش پیش	پیش پیش	۹۴	۱۳۶	۷۷
۹۵	۱۳۷	۷۸	پیش پیش	پیش پیش	۹۵	۱۳۷	۷۸
۹۶	۱۳۸	۷۹	پیش پیش	پیش پیش	۹۶	۱۳۸	۷۹
۹۷	۱۳۹	۸۰	پیش پیش	پیش پیش	۹۷	۱۳۹	۸۰
۹۸	۱۴۰	۸۱	پیش پیش	پیش پیش	۹۸	۱۴۰	۸۱
۹۹	۱۴۱	۸۲	پیش پیش	پیش پیش	۹۹	۱۴۱	۸۲
۱۰۰	۱۴۲	۸۳	پیش پیش	پیش پیش	۱۰۰	۱۴۲	۸۳



صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۵۷	۹	۹۳	۹	۹۳	۹	۹۳	۹
۵۸	۳	۹۴	۱۲	۹۴	۱۲	۹۴	۱۲
۵۹	۱۰	۹۵	۹	۹۵	۹	۹۵	۹
۶۰	۵	۹۶	۱۱	۹۶	۱۱	۹۶	۱۱
۶۱	۳	۹۷	۱۳	۹۷	۱۳	۹۷	۱۳
۶۲	۹	۹۸	۵	۹۸	۵	۹۸	۵
۶۳	۲	۹۹	۲	۹۹	۲	۹۹	۲
۶۴	۵	۱۰۰	۳	۱۰۰	۳	۱۰۰	۳
۶۵	۸	۱۰۱	۶	۱۰۱	۶	۱۰۱	۶
۶۶	۱۱	۱۰۲	۱۵	۱۰۲	۱۵	۱۰۲	۱۵
۶۷	۵	۱۰۳	۱۳	۱۰۳	۱۳	۱۰۳	۱۳
۶۸	۱۱	۱۰۴	۱۶	۱۰۴	۱۶	۱۰۴	۱۶
۶۹	۵	۱۰۵	۹	۱۰۵	۹	۱۰۵	۹
۷۰	۱۶	۱۰۶	۱۵	۱۰۶	۱۵	۱۰۶	۱۵
۷۱	۱۴	۱۰۷	۸	۱۰۷	۸	۱۰۷	۸
۷۲	۵	۱۰۸	۱	۱۰۸	۱	۱۰۸	۱
۷۳	۱۱	۱۰۹	۱۱	۱۰۹	۱۱	۱۰۹	۱۱
۷۴	۵	۱۱۰	۱۲	۱۱۰	۱۲	۱۱۰	۱۲
۷۵	۱۶	۱۱۱	۱۵	۱۱۱	۱۵	۱۱۱	۱۵
۷۶	۱۴	۱۱۲	۸	۱۱۲	۸	۱۱۲	۸
۷۷	۱۱	۱۱۳	۱	۱۱۳	۱	۱۱۳	۱
۷۸	۵	۱۱۴	۱۱	۱۱۴	۱۱	۱۱۴	۱۱
۷۹	۱۶	۱۱۵	۱۵	۱۱۵	۱۵	۱۱۵	۱۵
۸۰	۱۴	۱۱۶	۸	۱۱۶	۸	۱۱۶	۸
۸۱	۱۱	۱۱۷	۱	۱۱۷	۱	۱۱۷	۱
۸۲	۵	۱۱۸	۱۱	۱۱۸	۱۱	۱۱۸	۱۱
۸۳	۱۶	۱۱۹	۱۵	۱۱۹	۱۵	۱۱۹	۱۵
۸۴	۱۴	۱۲۰	۸	۱۲۰	۸	۱۲۰	۸
۸۵	۱۱	۱۲۱	۱	۱۲۱	۱	۱۲۱	۱
۸۶	۵	۱۲۲	۱۱	۱۲۲	۱۱	۱۲۲	۱۱
۸۷	۱۶	۱۲۳	۱۵	۱۲۳	۱۵	۱۲۳	۱۵
۸۸	۱۴	۱۲۴	۸	۱۲۴	۸	۱۲۴	۸
۸۹	۱۱	۱۲۵	۱	۱۲۵	۱	۱۲۵	۱
۹۰	۵	۱۲۶	۱۱	۱۲۶	۱۱	۱۲۶	۱۱
۹۱	۱۶	۱۲۷	۱۵	۱۲۷	۱۵	۱۲۷	۱۵
۹۲	۱۴	۱۲۸	۸	۱۲۸	۸	۱۲۸	۸
۹۳	۱۱	۱۲۹	۱	۱۲۹	۱	۱۲۹	۱
۹۴	۵	۱۳۰	۱۱	۱۳۰	۱۱	۱۳۰	۱۱
۹۵	۱۶	۱۳۱	۱۵	۱۳۱	۱۵	۱۳۱	۱۵
۹۶	۱۴	۱۳۲	۸	۱۳۲	۸	۱۳۲	۸
۹۷	۱۱	۱۳۳	۱	۱۳۳	۱	۱۳۳	۱
۹۸	۵	۱۳۴	۱۱	۱۳۴	۱۱	۱۳۴	۱۱
۹۹	۱۶	۱۳۵	۱۵	۱۳۵	۱۵	۱۳۵	۱۵
۱۰۰	۱۴	۱۳۶	۸	۱۳۶	۸	۱۳۶	۸
۱۰۱	۱۱	۱۳۷	۱	۱۳۷	۱	۱۳۷	۱
۱۰۲	۵	۱۳۸	۱۱	۱۳۸	۱۱	۱۳۸	۱۱
۱۰۳	۱۶	۱۳۹	۱۵	۱۳۹	۱۵	۱۳۹	۱۵
۱۰۴	۱۴	۱۴۰	۸	۱۴۰	۸	۱۴۰	۸
۱۰۵	۱۱	۱۴۱	۱	۱۴۱	۱	۱۴۱	۱
۱۰۶	۵	۱۴۲	۱۱	۱۴۲	۱۱	۱۴۲	۱۱
۱۰۷	۱۶	۱۴۳	۱۵	۱۴۳	۱۵	۱۴۳	۱۵
۱۰۸	۱۴	۱۴۴	۸	۱۴۴	۸	۱۴۴	۸
۱۰۹	۱۱	۱۴۵	۱	۱۴۵	۱	۱۴۵	۱
۱۱۰	۵	۱۴۶	۱۱	۱۴۶	۱۱	۱۴۶	۱۱
۱۱۱	۱۶	۱۴۷	۱۵	۱۴۷	۱۵	۱۴۷	۱۵
۱۱۲	۱۴	۱۴۸	۸	۱۴۸	۸	۱۴۸	۸
۱۱۳	۱۱	۱۴۹	۱	۱۴۹	۱	۱۴۹	۱
۱۱۴	۵	۱۵۰	۱۱	۱۵۰	۱۱	۱۵۰	۱۱
۱۱۵	۱۶	۱۵۱	۱۵	۱۵۱	۱۵	۱۵۱	۱۵
۱۱۶	۱۴	۱۵۲	۸	۱۵۲	۸	۱۵۲	۸
۱۱۷	۱۱	۱۵۳	۱	۱۵۳	۱	۱۵۳	۱
۱۱۸	۵	۱۵۴	۱۱	۱۵۴	۱۱	۱۵۴	۱۱
۱۱۹	۱۶	۱۵۵	۱۵	۱۵۵	۱۵	۱۵۵	۱۵
۱۲۰	۱۴	۱۵۶	۸	۱۵۶	۸	۱۵۶	۸
۱۲۱	۱۱	۱۵۷	۱	۱۵۷	۱	۱۵۷	۱
۱۲۲	۵	۱۵۸	۱۱	۱۵۸	۱۱	۱۵۸	۱۱
۱۲۳	۱۶	۱۵۹	۱۵	۱۵۹	۱۵	۱۵۹	۱۵
۱۲۴	۱۴	۱۶۰	۸	۱۶۰	۸	۱۶۰	۸
۱۲۵	۱۱	۱۶۱	۱	۱۶۱	۱	۱۶۱	۱
۱۲۶	۵	۱۶۲	۱۱	۱۶۲	۱۱	۱۶۲	۱۱
۱۲۷	۱۶	۱۶۳	۱۵	۱۶۳	۱۵	۱۶۳	۱۵
۱۲۸	۱۴	۱۶۴	۸	۱۶۴	۸	۱۶۴	۸
۱۲۹	۱۱	۱۶۵	۱	۱۶۵	۱	۱۶۵	۱
۱۳۰	۵	۱۶۶	۱۱	۱۶۶	۱۱	۱۶۶	۱۱
۱۳۱	۱۶	۱۶۷	۱۵	۱۶۷	۱۵	۱۶۷	۱۵
۱۳۲	۱۴	۱۶۸	۸	۱۶۸	۸	۱۶۸	۸
۱۳۳	۱۱	۱۶۹	۱	۱۶۹	۱	۱۶۹	۱
۱۳۴	۵	۱۷۰	۱۱	۱۷۰	۱۱	۱۷۰	۱۱
۱۳۵	۱۶	۱۷۱	۱۵	۱۷۱	۱۵	۱۷۱	۱۵
۱۳۶	۱۴	۱۷۲	۸	۱۷۲	۸	۱۷۲	۸
۱۳۷	۱۱	۱۷۳	۱	۱۷۳	۱	۱۷۳	۱
۱۳۸	۵	۱۷۴	۱۱	۱۷۴	۱۱	۱۷۴	۱۱
۱۳۹	۱۶	۱۷۵	۱۵	۱۷۵	۱۵	۱۷۵	۱۵
۱۴۰	۱۴	۱۷۶	۸	۱۷۶	۸	۱۷۶	۸
۱۴۱	۱۱	۱۷۷	۱	۱۷۷	۱	۱۷۷	۱
۱۴۲	۵	۱۷۸	۱۱	۱۷۸	۱۱	۱۷۸	۱۱
۱۴۳	۱۶	۱۷۹	۱۵	۱۷۹	۱۵	۱۷۹	۱۵
۱۴۴	۱۴	۱۸۰	۸	۱۸۰	۸	۱۸۰	۸
۱۴۵	۱۱	۱۸۱	۱	۱۸۱	۱	۱۸۱	۱
۱۴۶	۵	۱۸۲	۱۱	۱۸۲	۱۱	۱۸۲	۱۱
۱۴۷	۱۶	۱۸۳	۱۵	۱۸۳	۱۵	۱۸۳	۱۵
۱۴۸	۱۴	۱۸۴	۸	۱۸۴	۸	۱۸۴	۸
۱۴۹	۱۱	۱۸۵	۱	۱۸۵	۱	۱۸۵	۱
۱۵۰	۵	۱۸۶	۱۱	۱۸۶	۱۱	۱۸۶	۱۱
۱۵۱	۱۶	۱۸۷	۱۵	۱۸۷	۱۵	۱۸۷	۱۵
۱۵۲	۱۴	۱۸۸	۸	۱۸۸	۸	۱۸۸	۸
۱۵۳	۱۱	۱۸۹	۱	۱۸۹	۱	۱۸۹	۱
۱۵۴	۵	۱۹۰	۱۱	۱۹۰	۱۱	۱۹۰	۱۱
۱۵۵	۱۶	۱۹۱	۱۵	۱۹۱	۱۵	۱۹۱	۱۵
۱۵۶	۱۴	۱۹۲	۸	۱۹۲	۸	۱۹۲	۸
۱۵۷	۱۱	۱۹۳	۱	۱۹۳	۱	۱۹۳	۱
۱۵۸	۵	۱۹۴	۱۱	۱۹۴	۱۱	۱۹۴	۱۱
۱۵۹	۱۶	۱۹۵	۱۵	۱۹۵	۱۵	۱۹۵	۱۵
۱۶۰	۱۴	۱۹۶	۸	۱۹۶	۸	۱۹۶	۸
۱۶۱	۱۱	۱۹۷	۱	۱۹۷	۱	۱۹۷	۱
۱۶۲	۵	۱۹۸	۱۱	۱۹۸	۱۱	۱۹۸	۱۱
۱۶۳	۱۶	۱۹۹	۱۵	۱۹۹	۱۵	۱۹۹	۱۵
۱۶۴	۱۴	۲۰۰	۸	۲۰۰	۸	۲۰۰	۸
۱۶۵	۱۱	۲۰۱	۱	۲۰۱	۱	۲۰۱	۱
۱۶۶	۵	۲۰۲	۱۱	۲۰۲	۱۱	۲۰۲	۱۱
۱۶۷	۱۶	۲۰۳	۱۵	۲۰۳	۱۵	۲۰۳	۱۵
۱۶۸	۱۴	۲۰۴	۸	۲۰۴	۸	۲۰۴	۸
۱۶۹	۱۱	۲۰۵	۱	۲۰۵	۱	۲۰۵	۱
۱۷۰	۵	۲۰۶	۱۱	۲۰۶	۱۱	۲۰۶	۱۱
۱۷۱	۱۶	۲۰۷	۱۵	۲۰۷	۱۵	۲۰۷	۱۵
۱۷۲	۱۴	۲۰۸	۸	۲۰۸	۸	۲۰۸	۸
۱۷۳	۱۱	۲۰۹	۱	۲۰۹	۱	۲۰۹	۱
۱۷۴	۵	۲۱۰	۱۱	۲۱۰	۱۱	۲۱۰	۱۱
۱۷۵	۱۶	۲۱۱	۱۵	۲۱۱	۱۵	۲۱۱	۱۵
۱۷۶	۱۴	۲۱۲	۸	۲۱۲	۸	۲۱۲	۸
۱۷۷	۱۱	۲۱۳	۱	۲۱۳	۱	۲۱۳	۱
۱۷۸	۵	۲۱۴	۱۱	۲۱۴	۱۱	۲۱۴	۱۱
۱۷۹	۱۶	۲۱۵	۱۵	۲۱۵	۱۵	۲۱۵	۱۵
۱۸۰	۱۴	۲۱۶	۸	۲۱۶	۸	۲۱۶	۸
۱۸۱	۱۱	۲۱۷	۱	۲۱۷	۱	۲۱۷	۱
۱۸۲	۵	۲۱۸	۱۱	۲۱۸	۱۱	۲۱۸	۱۱
۱۸۳	۱۶	۲۱۹	۱۵	۲۱۹	۱۵	۲۱۹	۱۵
۱۸۴	۱۴	۲۲۰	۸	۲۲۰	۸	۲۲۰	۸
۱۸۵	۱۱	۲۲۱	۱	۲۲۱	۱	۲۲۱	۱
۱۸۶	۵	۲۲۲	۱۱	۲۲۲	۱۱	۲۲۲	۱۱
۱۸۷	۱۶	۲۲۳	۱۵	۲۲۳	۱۵	۲۲۳	۱۵
۱۸۸	۱۴	۲۲۴	۸	۲۲۴	۸	۲۲۴	۸
۱۸۹	۱۱	۲۲۵	۱	۲۲۵	۱	۲۲۵	۱
۱۹۰	۵	۲۲۶	۱۱	۲۲۶	۱۱	۲۲۶	۱۱
۱۹۱	۱۶	۲۲۷	۱۵	۲۲۷	۱۵	۲۲۷	۱۵
۱۹۲	۱۴	۲۲۸	۸	۲۲۸	۸	۲۲۸	۸
۱۹۳	۱۱	۲۲۹	۱	۲۲۹	۱	۲۲۹	۱
۱۹۴	۵	۲۳۰	۱۱	۲۳۰	۱۱	۲۳۰	۱۱
۱۹۵	۱۶	۲۳۱	۱۵	۲۳۱	۱۵	۲۳۱	۱۵
۱۹۶	۱۴	۲۳۲	۸	۲۳۲	۸	۲۳۲	۸
۱۹۷	۱۱	۲۳۳	۱	۲۳۳	۱	۲۳۳	۱
۱۹۸	۵	۲۳۴	۱۱	۲۳۴	۱۱	۲۳۴	۱۱
۱۹۹	۱۶	۲۳۵	۱۵	۲۳۵	۱۵	۲۳۵	۱۵
۲۰۰	۱۴	۲۳۶	۸	۲۳۶	۸	۲۳۶	۸
۲۰۱	۱۱	۲۳۷	۱	۲۳۷	۱	۲۳۷	۱
۲۰۲	۵	۲۳۸	۱۱	۲۳۸	۱۱	۲۳۸	۱۱
۲۰۳	۱۶	۲۳۹	۱۵	۲۳۹	۱۵	۲۳۹	۱۵
۲۰۴	۱۴	۲۴۰	۸	۲۴۰	۸	۲۴۰	۸
۲۰۵	۱۱	۲۴۱	۱	۲۴۱	۱	۲۴۱	۱
۲۰۶	۵	۲۴۲	۱۱	۲۴۲	۱۱	۲۴۲	۱۱
۲۰۷	۱۶	۲۴					

صفحہ	لفظ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
تفہمات	تفہمات	۹	۱۲۵	تفہمات	۱۵	۱۰۹	
دھکیل	دھکیل	۱۶	۱۲۵	کی دیانت کو	۹	۱۰۷	
غریب ہو	غریب ہو	۵	۱۲۵	گھینڈ	۱۳	۹	
مستزاد	مستزاد	۱	۱۲۵	المضار	۱	۱۰۸	
شائبہ	شائبہ	۲	۱۳۱	Tallofian	۲	۹	
+	نبس	۹	۱۳۳	Prostatitis	۱۳	۵	
ہم	سم	۱۱	۱۳۳	Physicist	۳	۱۰۹	
+	وہ	۲	۱۳۴	+	۱۳	۱۱۰	
+	بچے	۱۲	۱۳۵	فکل	۱۷	۹	
سرچ	سرچ	۱۵	۱۳۵	اس	۷	۱۱۳	
مادہ	ادہ	۷	۱۳۶	کا	۱۲	۱۱۴	
ذرا	ذرا	۱۷	۱۳۶	شینگریڈ	۱۱	۱۱۵	
بہی	بہی	۶	۱۳۷	صورتوں میں	۱۵	۹	
گھٹتے	گھٹتے	۱۲	۱۳۷	اعظم	۲	۱۲	
سکرا فیولا	سکرا فیولا	۱۶	۱۳۷	دوڑا	۲	۱۳۱	
سیل	نسل	۱۲	۱۳۷	دوڑے	۵	۵	
التاب	التاب	۱۳	۱۳۷	پینا	۶	۵	
فاما	فاما	۱۵	۱۳۷	تولے	۹	۱۳۳	
قاب	قاب	۷	۱۳۷	منعمہ	۱۲	۵	
جر	جب	۱۲	۱۳۸	بتلا میں	۱۲	۱۳۶	
تہا	تہا	۳	۱۳۹	تہوڑن	۶	۱۳۷	

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۱۵۹	۵	کم زور	کم زور	۱۸۶	۱۸	دھکیلنے
۱۵۲	۱	تَوَاضَعٌ	تَوَاضَعٌ	۱۸۸	۱۱	دھکیلنے
۵	۱۰	نک	نک	۱۹۰	۱۶	تقد
۲	۱۵	بدکا	بدکا	۱۹۲	۶	حق
۱۵۳	۳	بصرف	بصرف	۱۹۴	۱۶	قرینہ
۱۵۴	۱۶	اُس بے قرار	اُس بے قرار	۱۹۳	۲	ازواج
۱۵۶	۱۳	دیجو	دیجو	۱۹۴	۳	چنانچہ
۱۵۸	۱۵	دی	دی	۱۹۵	۶	رکھو اپنے
۱۵۹	۱۰	غیر لہائیہ	غیر لہائیہ	۱۹۵	۱۲	انیا دی
۱۶۱	۷	لگت	لگت	۱۹۶	۸	و
۱۶۳	۸	صَلَّاهُمْ	صَلَّاهُمْ	۱۹۶	۳	عمر
۱۶۴	۱۱	کرتے	کرتے	۱۹۷	۹	رہتی رہتی ہو
۱۶۶	۳	برکدای	برکدای	۱۹۷	۹	ہو
۱۶۹	۶	أَنْفَقُوا	أَنْفَقُوا	۱۹۸	۵	مرف
۱۷۱	۱	ہوتے	ہوتے	۱۹۸	۵	شہر میں ہو تو
۷	۳	جان مال	جان مال	۱۹۹	۱۳	سکتی
۱۷۲	۱۵	تاک	تاک	۲۰۰	۶۵	دھکیلنے
۱۷۳	۹	لَقَدْ	لَقَدْ	۲۰۱	۱۴	کے جنم
۱۷۴	۲	ٹنے	ٹنے	۲۰۲	۱۵	کوٹھڑی
۱۷۹	۳	رَغَبٌ	رَغَبٌ	۲۰۳	۱۰	آنسو
۱۸۳	۹	ہلا	ہلا	۲۰۴	۱۱	بیٹھے
				۲۰۵	۱۱	چند

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۲۰۰	۲	۲۰۰	۲	۲۰۰	۲	۲۰۰	۲
۰	۱۷	۰	۱۷	۰	۱۷	۰	۱۷
۲۰۹	۷	۲۰۹	۷	۲۰۹	۷	۲۰۹	۷
۲۱۰	۷	۲۱۰	۷	۲۱۰	۷	۲۱۰	۷
۰	۱۷	۰	۱۷	۰	۱۷	۰	۱۷
۲۱۱	۵	۲۱۱	۵	۲۱۱	۵	۲۱۱	۵
۰	۱۸	۰	۱۸	۰	۱۸	۰	۱۸
۲۱۲	۱۳	۲۱۲	۱۳	۲۱۲	۱۳	۲۱۲	۱۳
۲۱۳	"	۲۱۳	"	۲۱۳	"	۲۱۳	"
۲۱۴	۱۳	۲۱۴	۱۳	۲۱۴	۱۳	۲۱۴	۱۳
۲۱۵	۱۰	۲۱۵	۱۰	۲۱۵	۱۰	۲۱۵	۱۰
۲۱۶	۹	۲۱۶	۹	۲۱۶	۹	۲۱۶	۹
"	۱۲	"	۱۲	"	۱۲	"	۱۲
۲۱۷	۱۶	۲۱۷	۱۶	۲۱۷	۱۶	۲۱۷	۱۶
۰	۱۹	۰	۱۹	۰	۱۹	۰	۱۹
۲۱۸	۱۰	۲۱۸	۱۰	۲۱۸	۱۰	۲۱۸	۱۰
۲۲۱	۲	۲۲۱	۲	۲۲۱	۲	۲۲۱	۲
۲۲۲	۳	۲۲۲	۳	۲۲۲	۳	۲۲۲	۳
۲۲۵	۲	۲۲۵	۲	۲۲۵	۲	۲۲۵	۲
"	۸	"	۸	"	۸	"	۸
۰	"	۰	"	۰	"	۰	"

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۲۵۳	۲	دھات	اُچاٹ	۲۸۰	۱	گے	گ
۲۵۴	۳	باد	یاد	۲۸۱	۱	مرداس	مرداس
۲۵۵	۱۲	آہ	تھ	۲۸۲	۲	ایک	دوسرا
۲۵۶	۳	دن	ان	۲۸۳	۲	ان	ان
۲۵۷	۵	کہت	کہنا	۲۸۴	۳	پاسکتے	نہ پاسکتے
۲۵۸	۷	ایسا	ایسی	۲۸۵	۱	ہمارا اور	ہم کہاں اور
۲۵۹	۱۰	انسان نہیں	انسان نہیں	۲۸۶	آخر	ہوگے	رہوگے
۲۶۰	۷	سر	سر	۲۸۷	۳	الیہ	بالیدہ
۲۶۱	۷	دڑی	دڑی	۲۸۸	۷	اُذُن	اُذُن
۲۶۲	۷	طہین	طہین	۲۸۹	۷	نَسْتَلْنِ	نَسْتَلْنِ
۲۶۳	۲۷	دہو	دہو	۲۹۰	۱۱	ہنا	ہمت
۲۶۴	۲۷	سے بات کاٹ	سے بات کاٹ	۲۹۱	۱۲	لو	لوگ
۲۶۵	۱۰	جھوٹے	جھوٹے	۲۹۲	۱۳	سوچنے	سوچتے
۲۶۶	۱۵	جھی	جھی	۲۹۳	۷	نڈا کی	نڈا کی
۲۶۷	۳	سی	سے	۲۹۴	۷	پنہ	پنہ

